اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو اُس کو دین کی سمجھ بوجھ عطا فرما دیتا ہے۔ الحدیث

بفیضانِ نظر محدث اعظم حضرت مولانا محمد سردار احمد رحمۃ اللہ علیہ

بفیضانِ نظر حق صداقت کی نشانی حضرت مولانا شاہ احمد نورانی رحمۃ اللہ علیہ

بفیضانِ نظر حضرت خواجہ محمد قمر الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ

بفیضانِ نظر غزالی دوراں حضرت سید سعید احمد کاظمی رحمۃ اللہ علیہ

اس کتاب میں شریعت کے بنیادی عقائد اور خواتین سے متعلق فقہی سوال اور جواب کی ترتیب پر عام فہم انداز میں ترتیب دیا گیا ہے۔

مصنف

حضرت مولانا قاری محمد سعید القادری صاحب

ناشر

نالج ڈیپارٹمنٹ

790 کلیم شہید روڈ غلام محمد آباد نمبر 1 فیصل آباد

0300.0312.0321.721.1.978

نام کتاب ۔ فقہ النساء مع بہشتی باغ

مصنف ۔ حضرت مولانا قاری محمد شفیع القادری

تعداد ۔ گیارہ سو

سن اشاعت ۔ 2015

طابع ۔ محمد طیب

صفحات۔

قیمت اعلیٰ ایڈیشن

قیمت عام ایڈیشن

ڈسٹری بیوٹر

شبیر برادرز اردو بازار لاہور فون نمبر:042.37246006

ملنے کے پتے

اللہ کی رضا

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو تھوڑا رزق لے کر اللہ سے راضی رہا۔ اللہ اُس کے تھوڑے سے عمل سے راضی ہو گیا۔

اس حدیث میں غریب لوگوں کے لیے بڑی ہمت افزائی ہے کہ وہ ہر وقت غربت کا گلہ اور اللہ تعالیٰ کی ناشکری نہ کیا کرتے رہیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے جو کچھ انہیں دیا ہے اور جو کچھ وہ حلال اور جائز کوششوں سے حاصل کر سکتے ہیں اُس پر راضی رہیں اور تنگدستی کے باوجود اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے رہیں اور اپنی تھوڑی پونجی میں سے تھوڑا تھوڑا ہی سہی ضروری موقعوں پر اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے خرچ کرتے رہیں تو اللہ تعالیٰ اُن سے راضی ہو جائے گا۔ وہ اُن کی تھوڑی رقم کو نہیں بلکہ ان کی نیت اور خلوص کو دیکھے گا اور ممکن ہے کہ ان کے بڑے بڑے امیروں سے بڑھ کر درجہ دے اور قیامت کے دن ان کی عزت امیر کبیر سخیوں سے بھی بڑھ جائے۔

﴿ماخوذ از درس حدیث﴾

بسم الله الرحمن الرحيم

فہرست مضامین

شرف انتساب

صدیقہ کائنات

رفیقہ سید کائنات ﷺ

محبوبہ محبوب خدا

اُم المومنین سیدہ طاہرہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا
کے نام نامی اسم گرامی سے اس کاوش کو منسوب
کرتا ہوں۔

جنہوں نے آفتاب نبوت سے کسب فیض کیا
اورعلم وعرفان کی ایسی شمع روشن کی جس کی تابانی
میں مسلم خواتین قیامت تک راہ ہدایت پر گامزن
رہیں گی۔

محمد سعید القادری

تقریظ طیب

شاہراہِ زندگی پر کامیابی کا سفر مرد اور عورت کی خواندگی کے بغیر ممکن نہیں۔

اسلامی تعلیم سے آشنائی جہاں مسلمان مرد کی ضرورت ہے وہیں مسلمان عورت کو بھی اس کی اشد ضرورت ہے۔ کیونکہ اس کی گود سے نئی نسل نے پروان چڑھنا ہے۔

کتاب فقہ النساء میں مولف نے تمام اہم عنوانات کو عمدہ انداز میں احاطہ کیا ہے۔ اور کوشش یہ کی گئی ہے کہ کوئی جزئی چھٹنے نہ پائے۔

ایمانیات، عقائد وافکار، رسالت، بدعات، رسومات، توہم پرستی، علم ودانش، عظمت قرآن، مسائل وضو، مسائل غسل، خواتین کے مخصوص مسائل، مسائل نماز، مسائل اذان، مسائل تراویح، قضاء نمازیں، نفل نمازیں، مسائل زکوٰۃ، روزوں کے احکام، نکاح کے اہم مسائل، زوجین کے حقوق، بچوں کی اسلامی احکام وتربیت۔ اس کتاب کے اہم عنوانات ہیں۔

مولف نے موضوع کا اس قدر بحسن وخوبی مستند حوالہ جات سے احاطہ کیا ہے اس کے پیش نظر یہ کتاب ہر گھر کی ہر، کلاس کی، ہر مدرسے کی بنیادی ضرورت ہے۔

مُحَمَّدْ طَیِّبْ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

پیش لفظ

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

اما بعد: اللہ تعالیٰ نے آخری اور مکمل دین جو نوع انسانی کے لیے پسند فرمایا ہے وہ اسلام ہے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا۔

ترجمہ: آج کے دن تمہارے لیے تمہارے دین کو میں نے کامل کر دیا اور میں نے تم پر انعام تمام کر دیا اور میں نے دین اسلام کو تمہارے لیے پسند کر لیا: (سورۃ المائدہ آیت نمبر:۳)

کیونکہ اسلام ایک مکمل نظامِ زندگی ہے، یہ عقائد و نظریات اور عبادات سے لے کر زندگی کے اخلاقی، معاشی، سیاسی اور تمدنی مسائل تک ہماری رہنمائی کرتا ہے۔

اس دین کی تعلیمات بڑی وسیع اور جامع ہیں، ہر زمانے اور ہر علاقے کے مقتضیات اور حوادث کے لیے ان میں رشد و ہدایت ہے۔ نہ صرف یہ کہ انسان کی پیدائش سے لے کر موت تک کی زندگی گزارنے کا دستور العمل ہے جس میں معاشی، معاشرتی اور کاروباری ضرورتوں کو پورا کرنے کے لیے ہدایت ہے۔ حلال و حرام اور معروف و منکر اور خلاق حسنہ اور سیۂ کی تفصیل، جسم و روح کی طہارت اور پاکیزگی کی

تعلیم، اللہ تعالی سے رشتہ جوڑے رکھنے، اس کا قرب تلاش کرنے، اس کے اوامر کو بجا لانے اور نواہی سے اجتناب کرنے کے بھی احکام واضح ہیں، بلکہ موت کے وقت کا شرعی دستور العمل اور موت واقع ہو جانے سے لے کر غسل، کفن و دفن، دعا اور ایصال ثواب تقسیم میراث، میت کے حقوق کی ادائیگی، کسی کی موت کے بعد اس کے لواحقین پر نافذ ہونے والے احکام، زیارت قبور، میت کا خیر کے ساتھ تذکرہ، اس کی وصیت کا بطریق شرعی نفاذ اور ایسے اعمال اختیار کرنے تک کا دستور العمل موجود ہے جو ہم سب کے عالم برزخ اور عالم آخرت میں کام آئے۔

آج کے معاشرتی ماحول اور دنیاوی بھاگ دوڑ نے مسلمانوں کو ایسا الجھا دیا ہے کہ وہ نہ تو مکمل دینی تعلیم حاصل کر سکتے ہیں اور نہ ہی وہ مشغولیت کی بنا پر علما کرام اور مفتیان عظام کی خدمت میں کثرت سے ہر وقت حاضر ہو سکتے ہیں۔ اور اگر کہیں ہماری بہنوں کو گھریلو مصروفیات سے کچھ فراغت نصیب بھی ہو جائے تو محرم کی عدم موجودگی ان کے لیے ایک بہت بڑا عذر ہے۔ جس کی وجہ سے وہ بہت سے ایسے اہم اور ضروری مسائل کی معرفت سے محروم رہتی ہیں جن کا جاننا پاکیزہ اور پر سکون زندگی گزارنے کے لیے انتہائی ضروری ہے۔

اس لیے ضرورت اس امر کی ہے کہ ایک ایسی مختصر آسان اور جامع کتاب مرتب کی جائے جو ایسے تمام ضروری اور اہم مسائل کا حتی الامکان احاطہ کیے ہوئے ہو جو روزمرہ کی زندگی میں پیش آتے رہتے ہیں، تاکہ ہماری یہ مسلمان بہنیں گھر بیٹھے مختصر وقت میں ان اہم مسائل سے آگاہ ہوں اور ان پر عمل کر کے اپنی دنیا و آخرت کو سنوار سکیں۔

عقائد کا بیان

ایمان وعقائد درست ہوئے بغیر انسان کا کوئی عمل قابل قبول نہیں ہوتا، یہی وجہ ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اسی بنی نوع انسان کے عقائد کو صحیح اور درست کرنیکے لیے انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام کی مقدس ہستیوں کے سلسلے کو جاری وساری فرمایا، گویا کہ عقائد کا درست ہونا ہی اسلام کی بنیادی حیثیت ہے۔عقائد کی درستگی کے بغیر اعمال ضائع ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے وجود کا ہونا:

عقیدہ : ساری دنیا پہلے بالکل نہ تھی۔اللہ تعالیٰ نے اس کو پیدا کیا تو یہ وجود میں آئی۔

عقیدہ : اللہ ایک ہے۔وہ کسی کا محتاج نہیں۔نہ اس نے کسی کو جنا اور نہ وہ کسی سے جنا گیا۔نہ اس کی کوئی بیوی ہے اور نہ ہی کوئی اس کا ہمسر ہے یعنی کوئی اس کے برابر کا نہیں ہے۔

عقیدہ : اللہ تبارک وتعالیٰ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔

عقیدہ : کوئی چیز بھی اس جیسی نہیں ہے۔وہ سب سے الگ اور منفرد ہے۔

عقیدہ : وہ زندہ ہے اور ہر چیز پر اس کی قدرت ہے۔کوئی چیز اس کے علم سے باہر نہیں وہ سب کچھ دیکھتا ہے،سنتا ہے، باتیں فرماتا ہے، لیکن اس کی گفتگو ہم لوگوں کی گفتگو کی طرح نہیں، جو چاہتا ہے اپنی مرضی سے کرتا ہے، اس کو

روک ٹوک کرنے والا کوئی نہیں وہ ہی اس لائق ہے کہ اس کی عبادت کی جائے، کسی چیز میں اس کا حصہ دار کوئی نہیں، اپنے بندوں پر مہربان ہے، بادشاہ ہے، سب عیبوں سے پاک ہے، وہی اپنے بندوں کو مصیبتوں اور آفتوں سے بچاتا ہے، وہی عزت والا ہے، بڑائی والا ہے، اور ساری چیزوں کو پیدا کرنے والا ہے، بہت دینے والا ہے، روزی پہنچانے والا ہے، جس کی روزی چاہے تنگ کردے اور جس کی چاہے زیادہ کر دے، جس کو چاہے عزت دے اور جس کو چاہے ذلیل کر دے، انصاف والا ہے، بڑے تحمل اور برداشت والا ہے۔ خدمت اور عبادت کی قدر کرنے والا ہے، یعنی اس پر استحقاق سے زیادہ ثواب دے گا وہ سب پر حاکم ہے، اور اس کے تمام کام حکمت سے پُر ہیں، اس کا کوئی بھی کام حکمت سے خالی نہیں، وہ سب کے کام بنانے والا ہے، پہلے بھی اسی نے ہی سب کو پیدا کیا اور مرنے کے بعد قیامت میں بھی پھر وہی پیدا کرے گا۔

عقیدہ : اس کی نشانیوں اور صفات کو سب جانتے ہیں، اس کی ذات کی حقیقت کو کوئی نہیں جان سکتا، گناہگاروں کی توبہ کو قبول کرتا ہے، جو سزا کے قابل ہیں انہیں سزا دیتا ہے، اور وہی جسے چاہے ہدایت دیتا ہے۔

عقیدہ : دنیا میں جو کچھ ہوتا ہے اُسی کے حکم سے ہوتا ہے۔ اُس کے حکم کے بغیر ذرہ تک نہیں ہل سکتا، نہ وہ سوتا ہے اور نہ ہی اس کو اونگھ آتی ہے، وہ تمام جہانوں کی حفاظت سے تھکتا نہیں۔ وہ سب چیزوں کو اپنے قبضہ میں لیے ہوئے ہے۔

عقیدہ : دنیا میں جو کچھ اچھا برا ہوتا ہے سب کو خدا تعالیٰ اس کے ہونے سے پہلے ہمیشہ سے جانتا ہے اور اپنے علم کے مطابق اُس کو پیدا کرتا ہے۔ تقدیر اُسی کا نام ہے اور بُری چیزوں کو پیدا کرنے میں بہت سے راز پوشیدہ ہیں۔ اُن رازوں کو ہر کوئی نہیں جان سکتا۔

عقیدہ : بندوں کو اللہ تعالیٰ نے سمجھ اور ارادہ دیا ہے جس سے وہ ثواب والے کام اور گناہ والے کام اپنے اختیار سے کرتے ہیں، لیکن بندوں کو کسی کام کو پیدا کرنے کی قدرت نہیں، گناہ کے کام سے اللہ تبارک وتعالیٰ ناراض ہوتا ہے اور ثواب والے کاموں سے خوش ہوتا ہے۔

عقیدہ : اللہ تعالیٰ کو اللہ میاں نہیں کہنا چاہیے کیونکہ میاں مالک کو بھی کہتے ہیں اور شوہر کو بھی کہا جاتا ہے۔

عقیدہ: جمع کا لفظ اللہ تعالیٰ کے لیے درست نہیں ہے۔ جیسے اللہ فرماتے ہیں۔ یا اللہ حکم دیتے ہیں وغیرہ۔ اسی طرح ہر وہ لفظ جس سے ایک سے زیادہ خداؤں کا شبہ ہو۔

عقیدہ: غیر اللہ سے مدد مانگنا جائز ہے۔ جب کہ اُسے خدا سمجھ کر نہ مانگا جائے۔ اور یہ عقیدہ بھی ہو کہ یہ خدا کے حکم سے دیں گے۔ بصورت دیگر درست نہیں۔

عقیدہ: وہ ہر خوبی وکمال کا مالک ہے اس میں عیب یا برائی کا عقیدہ رکھنا کفر ہے۔ جیسے ظلم، جھوٹ بولنا، خیانت وغیرہ۔ (بہار شریعت جلد اوّل ص ۲۴)

انبیائے کرام علیہم السلام

عقیدہ : بہت سے پیغمبر اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے بندوں کو سیدھی راہ بتانے آئے وہ سب گناہوں سے پاک ہیں۔ پیغمبروں کی مکمل اور صحیح تعداد اللہ تعالیٰ نے نہیں بتائی، پس یوں عقیدہ رکھنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے جتنے بھی پیغمبر ہیں اُن سب پر ہم ایمان رکھتے ہیں۔ جو ہمیں معلوم ہیں اُن پر بھی اور جو ہمیں معلوم نہیں اُن پر بھی۔

عقیدہ : حضور پُر نور ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری رسول ہیں۔ آپ ﷺ کے بعد کوئی بھی رسول نہیں آئے گا۔ اور اگر کوئی دعوی کرے اور کوئی اُس کو مانے وہ مرتد اور بے ایمان ہے۔ جیسے: مرزائی:

رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ میری اور میرے انبیاء سابقین کی مثال ایسے ہے جیسے کسی نے محل بنایا اور اُسے آراستہ کیا مگر ایک کونے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی تو لوگ اس کے گرد گھومنے لگے کہ یہ اینٹ کیوں نہ لگائی گئی آپ ﷺ نے فرمایا وہ اینٹ میں ہوں اور میں خاتم النبیین ہوں۔

(صحیح مسلم جلد دوئم)

عقیدہ : وحی صرف انبیاء کا خاصہ ہے۔ غیر نبی پر وحی ماننا کفر ہے۔

عقیدہ: حضور اکرم ﷺ کی محبت کے بغیر کوئی ایمان والا نہیں ہوسکتا۔ حضور ﷺ کی محبت مدار ایمان میں سے ہے۔ ماں، باپ اولاد اور تمام جہان سے زیادہ

حضور ﷺ سے محبت نہ ہو تو آدمی مسلمان نہیں ہو سکتا۔

عقیدہ: شفاعت کبریٰ حضور ﷺ کے خصائص میں سے ہے قیامت کے روز سب سے پہلے شفاعت کا دروازہ آپ ﷺ ہی کھولیں گے۔ پھر انبیاء اولیاء، شہدا، حفاظ اور معصوم بچے شفاعت کریں گے۔

عقیدہ: انبیاء کی تعداد مقرر کرنا جائز نہیں ہے۔ مثلاً انبیاء ایک لاکھ چوبیس ہزار ہی ہیں۔ بلکہ یہ کہا جائے کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار کے قریب کم و پیش ہیں۔

(بہار شریعت)

عقیدہ: صرف مرد ہی نبی ہو سکتا ہے عورت نہیں اور سب بشر ہیں۔ (بہار شریعت)

عقیدہ: نبوۃ سے پہلے اور بعد سب نبی گناہوں سے پاک ہیں۔ (فقہ اہلسنت ص ۳۰)

عقیدہ: جس مرض سے لوگوں کو نفرت ہو خدا کا ہر نبی ان امراض سے پاک ہوتا ہے۔ جیسے کیڑے پڑنا، برص، وغیرہ البتہ بخار وغیرہ ہو جاتا ہے۔

(فقہ اہلسنت، بہار شریعت)

عقیدہ: اللہ کے تمام نبی اللہ کے ہاں بھی معزز ہیں ان کو خدا تعالیٰ کی نظر میں چوہڑے چمار (معاذ اللہ) قرار دینا کفر ہے۔

عقیدہ: انبیاء کرام اپنی قبروں میں حقیقی زندگی کے ساتھ زندہ ہیں۔ اُن کی زندگی شہدا کی زندگی سے بھی اعلیٰ ہے۔ (فقہ اہلسنت،

عقیدہ: نبی کی تعظیم فرض ہے اس کی ادنیٰ سی بھی توہین کفر ہے۔ (فقہ اہلسنت،

حضرت محمد ﷺ کے فضائل وکمالات

سب سے پہلے جس کو نبوت ملی وہ آپ ﷺ ہیں۔

قیامت کے روز جو سب سے پہلے اُٹھے گا وہ آپ ﷺ ہیں۔

شفاعت کی اجازت سب سے پہلے آپ ﷺ کو ہی دی جائے گی۔

پل صراط سے سب سے پہلے آپ ﷺ اپنی اُمت کو لے کر گزریں گے۔

حضور ﷺ کو اللہ تعالیٰ مقام محمود عطا فرمائے گا۔ کہ تمام اوّلین آخرین حضور ﷺ کی حمد ستائش کریں گے۔

حضور ﷺ کو ایک جھنڈا مرحمت ہوگا جس کو لواء الحمد کہتے ہیں تمام مومنین حضرت آدم علیہ سلام سے آخر تک سب نبی اسی کے نیچے ہوں گے۔

حضور ﷺ ہی کے لیے مال غنیمت ہلال کیا گیا۔

حضور ﷺ رحمت اللعالمین ہیں خدائی نعمتوں کی تقسیم انہی کے مبارک ہاتھوں ہوتی ہے۔ اور بارگاہ الٰہی سے جو کچھ بھی ملتا ہے انہیں کے واسطے سے ملتا ہے۔ احکام شریعت حضور ﷺ کے قبضہ میں کر دیتے ہیں کہ جس کے لیے چاہیں حلال فرمادیں اور جو فرض چاہیں۔ جس سے چاہیں معاف فرمادیں۔

حضور ﷺ کی رسالت عام ہیں۔ باقی انبیاء مخصوص اقوام یا قبائل کی طرف

بھیجے گئے۔ جب کہ حضور ﷺ تمام انسانیت کے رسول ہیں۔

آپ ﷺ ہی کے لیے کائنات پیدا کی گئی ہے۔ حدیث قدسی ہے کہ اگر تو نہ ہوتا تو میں آسمان وزمین پیدہ نہ کرتا۔

آپ ﷺ کو ہی جسمانی معراج ہوئی۔

آپ کو نبوۃ سب سے پہلے ملی۔ لیکن آپ سے آخر میں آئے ہیں۔ اسی لیے آپ ﷺ کو خاتم النبیین کہا جاتا ہے۔

آسمانی کتابیں:

عقیدہ : چار کتابیں سب سے افضل ہیں۔

(۱) توارات: حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی

(۲) زبور: حضرت داؤد علیہ السلام پر نازل ہوئی

(۳) انجیل: حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی

(۴) قرآن پاک: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا

عقیدہ : اللہ تعالیٰ نے بہت سی چھوٹی بڑی کتابیں آسمان سے جبرائیل علیہ اسلام کے ذریعہ سے اپنے بہت سے پیغمبروں پر نازل فرمائیں۔ تاکہ وہ اپنی اپنی اُمتوں کو دین کی باتیں سیکھائیں۔ ان سب کتابوں پر ایمان رکھنا چاہیے کہ وہ سب کتابیں حق تھیں۔

مگر قرآن الکریم نازل ہونے کے بعد ان کے احکام منسوخ ہو گئے۔ اب قیامت تک قرآن الکریم کے احکام چلیں گے۔ قرآن الکریم کے علاوہ دوسری آسمانی کتابوں کو گمراہ لوگوں نے بہت کچھ بدل دیا۔

قرآن الکریم کی حفاظت کا ذمہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے خود لے رکھا ہے۔ اس کو کوئی بھی نہیں بدل سکتا۔ لہٰذہ یہ تحریر لفظی ومعنوی دونوں سے پاک ہے۔

عقیدہ: اگلی کتابیں انبیاء کرام کو یاد ہوتیں تھیں لیکن قرآن کریم کا معجزہ ہے کہ اسے

مسلمان کا بچہ بچہ یاد کر لیتا ہے۔

عقیدہ: قرآن کریم تیئس سال کی مدت میں تھوڑا تھوڑا حسب حاجت نازل ہوا۔ جس حکم کی حاجت ہوتی اُس کے مطابق سورت یا کوئی آیت نازل ہوتی۔ حضرت جبرائیل علیہ سلام اس کا مقام بھی بتا دیتے اور اس طرح قرآن کریم کی سورتیں اپنی اپنی آیتوں کے ساتھ جمع ہو جاتیں۔ اور خود رسول اللہ ﷺ اسی ترتیب سے نمازوں میں پڑھتے اور تلاوت فرماتے۔ پھر حضور ﷺ سے سن کر صحابہ رضی اللہ عنہم اُسے یاد کر لیتے الغرض قرآن کریم کی تفصیل اللہ تعالیٰ کے حکم سے جبرائیل کے بیان کے مطابق اور لوح محفوظ کی ترتیب کے موافق حضور ﷺ کے زمانہ اقدس میں ہی واقع ہوئی تھی۔ یہی ترتیب آج بھی باقی ہے اور قیامت تک باقی رہے گی۔

عقیدہ: ۔ تمام آسمانی کتابیں اور صحیفے برحق ہیں لیکن ان کی حفاظت اُن اُمتوں پر تھی۔ جن کی طرف یہ نازل کیں گئیں تھیں۔ وہ حفاظت نہ کر سکے۔ اور اس میں تحریف ہوگئی تو آسمانی کتابوں میں سے قرآن کے موافق ہو تو درست ہوگی اور اگر متضادم ہو جیسے تین خداؤں والا عقید ہو غیرہ تو یہ تحریف متصوّر ہوگی۔ اور اگر موافقت، مخالفت کا علم نہ ہو تو خاموشی کا حکم ہے۔

(از بہار شریعت)

فرشتے اور جنات

عقیدہ: اللہ تعالیٰ نے کچھ مخلوقات کو نور سے پیدا کر کے اِن کو ہماری نظروں سے چھپا دیا ہے، ان کو فرشتے کہتے ہیں۔ بہت سے کام اُن کے حوالے ہیں۔ وہ کبھی اللہ تعالیٰ کے حکم کے خلاف کوئی کام نہیں کرتے۔ جس کام میں اللہ تعالیٰ نے انہیں لگا دیا ہے وہ اُسی میں لگے ہوئے ہیں۔

عقیدہ: چار فرشتے افضل ہیں:

(۱) حضرت جبریل علیہ السلام

(ان کا کام وحی لانا ہے اور یہ سید الملائکہ ہیں۔)

(۲) حضرت میکائیل علیہ السلام

(ان کا کام بارش برسانا اور رزق پہنچانا ہے۔)

(۳) حضرت عزرائیل علیہ السلام

(ان کا کام جان نکالنا ہے۔)

(۴) حضرت اسرافیل علیہ السلام

(ان کا کام صور پھونکنا ہے۔) (فقہ اہلسنت)

عقیدہ: اللہ تعالیٰ نے کچھ مخلوق کو آگ سے پیدا کیا ہے، وہ بھی ہمیں دکھائی نہیں دیتی اُن کو جنات کہتے ہیں۔ اُن میں نیک و بد ہر قسم کے ہوتے ہیں۔ اُن کی

اولاد بھی ہوتی ہے۔

عقیدہ: جس طرح فرشتوں کا انکار کرنا کفر ہے۔اسی طرح حوروں کو خدا کی بیٹیاں کہنا خدا کے اوتار قرار دینا کفر ہے۔ان کی عبادت کرنا بھی شرک ہے۔

(فقہ اہلسنت)

عقیدہ: فرشتے نوری مخلوق ہیں وہ نہ مرد ہیں نہ عورت۔ ہر کام اللہ کے حکم سے کرتے ہیں۔ نہ سوتے ہیں اور نہ ہی کھاتے ہیں۔

عقیدہ: فرشتوں کو برا کہنا کفر ہے جیسے ناپسندیدہ شخص کو دیکھ کر کہا جاتا ہے کہ یہ تو عزرائیل آگیا۔

عقیدہ: فرشتوں کا انکار کرنا انہیں صرف نیکی کی قوت کہنا اور جنوں کو برائی کی قوت کے سوا کچھ نہ ماننا کفر ہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

عقیدہ : چار صحابی سب سے افضل ہیں۔

(۱) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

(۲) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ

(۳) حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ

(۴) حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ

عقیدہ: ہمارے پیغمبر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو جن لوگوں نے دیکھا اور اُن کا خاتمہ ایمان کی حالت میں ہوا، اُن کو،، صحابی ،، کہتے ہیں اور جس نے مسلمان ہونے کی حالت میں صحابی کو دیکھا اور مسلمان ہونے کی ہی حالت میں انتقال ہوا، اُس کو،، تابعی،، کہتے ہیں اور جس نے تابعی کو اُسی طرح دیکھا وہ تبع تابعی کہلاتا ہے۔

عقیدہ: تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اہل خیر واصلاح ہیں اور عادل۔ عدل گزیں ان کا ذکر جب بھی کیا جائے تو خیر ہی کے ساتھ ہونا ضروری ہے۔

عقیدہ: جو ترتیب ان کی خلافت کی ہے وہی ان کی فضیلت وشرف کی ترتیب ہے۔

عقیدہ: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو پہلا خلیفہ ماننا لازمی ہے جو انکار کرے وہ کافر ہے۔

عقیدہ: جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کو روحانی طور پر پہلا خلیفہ اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو سیاسی طور پر پہلا خلیفہ مانے تو وہ بھی گمراہ ہے۔

عقیدہ: اہل بیت کشتی کی طرح ہیں اور صحابہ کرام ستاروں کی طرح ہیں۔ لہٰذا صحابہ کو چھوڑنے والا یا اہل بیت کو چھوڑنے والا دونوں جہنمی ہیں۔ حدیث پاک ہے کہ علی کی محبت اور ابو بکر کا بغض ایک دل میں جمع نہیں ہوتے۔

(ہمارا اسلام)

اولیا کرام رحمۃ اللہ علیہم

عقیدہ: مسلمان جب خوب عبادت کرتا ہے تو گناہوں سے بچتا ہے اور رسول اللہ ﷺ کی ہر طرح سے فرمابرداری کرتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کا دوست اور پیارا بن جاتا ہے ایسے شخص کو،،ولی،، کہتے ہیں۔ اس شخص سے کبھی ایسی باتیں ہونے لگتی ہیں جو اور لوگوں سے نہیں ہوسکتیں ان باتوں کو،،کرامت،، کہتے ہیں۔

عقیدہ: تمام اولیائے واولین آخرین میں، اولیائے محمد مصطفے ﷺ یعنی اس اُمت کے اولیاء افضل ہیں (حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی غوث اعظم، حضرت داتا گنج بخش ہجویری، حضرت معین الدین اجمیری، حضرت فرید الدین گنج شکر، حضرت نظام الدین اولیاء، حضرت احمد رضا خان بریلوی، حضرت مولانا محمد سردار احمدؒ) اور تمام اولیاء محمد مصطفےٰ ﷺ میں سب سے زیادہ معرفت اور قرب الٰہی میں خلفاء اربعہ ہیں اور اُن میں سب سے زیادہ معرفت وقرب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو ہے اس کے بعد فاروق اعظم کو، اس کے بعد ذولنورین کو، اس کے بعد مولا علی مرتضیٰ کو اس کے بعد تمام صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کو۔

عقیدہ: اولیاء اللہ سے مدد مانگنا، ایصال ثواب کرنا، ان کے مزارات پر حاضری دینا

خیر و برکت کا موجب ہے۔ اور ممنوع شرعیہ جیسے ڈھول بجانا، رقص، قوالی، یہ مزار کے پاس زیادہ قبیح ہے۔ (بہار شریعت)

عقیدہ: جب تک عقل سلامت ہے کوئی بھی ولی کیسے بھی قرب کا کیوں نہ ہو وہ احکام شرعیہ کی پابندی سے آزاد نہیں ہے۔

عقیدہ: جاہل کو ولایت نہیں ملتی اسی طرح شریعت و طریقت کو علیحدہ ماننے والا بھی گمراہ ہے ولی نہیں ہے۔

عقیدہ: یہ لازمی نہیں کہ ہر ولی سے کرامت صادر ہو اور یہ بھی لازم نہیں کہ جس سے کرامت صادر ہو وہ ولی ہو کیونکہ کفار جادوگر جیسے پرتھوی راج وغیرہ بھی حیرت انگیز کام کرتے تھے۔

عقیدہ: پیر کی چار شرائط جن کے بغیر بیعت نہیں ہوتی وہ یہ ہیں۔

(۱)......سُنی صحیح العقیدہ ہو۔

(۲)......اپنی ضرورت کے مطابق مسائل کتابوں سے لے سکے۔

(۳)......فاسق معلن نہ ہو۔

(۴)......اس کا سلسلہ نبی اکرم ﷺ تک ملتا ہو۔ (بہار شریعت)

سنت و بدعت

عقیدہ : حضور پاک محمد مصطفیٰ ﷺ کے قول و فعل سے جو چیزیں ثابت ہیں۔ اُن کو،،سنت،، کہتے ہیں اسی طرح جو کام حضور پاک ﷺ کے علم میں آیا اور آپ ﷺ نے اس سے منع نہیں فرمایا اُسے بھی،،سنت،، کہتے ہیں۔

عقیدہ : اللہ تعالیٰ نے اور حضور پاک ﷺ نے دین کی سب باتیں قرآن الکریم اور احادیث مبارکہ میں بندوں کو بتادیں ہیں ان باتوں کے علاوہ دین میں کوئی نئی بات ایجاد کرنا درست نہیں۔ ایسی نئی بات جو سنت کو بدل دے اس کو،،بدعت،، کہتے ہیں۔ بدعت بہت بڑا گناہ ہے۔

عقیدہ : بدعت کی اقسام دو ہیں۔ بدعت حسنہ، بدعت سئیہ

بدعت حسنہ: ایسا نیا کام جو سنت کے خلاف نہ ہو جیسے محفل میلا مصطفےٰ ﷺ، سیرت کانفرس قرآن کے اعراب، دینی مدارس، علم صرف ونحو، حدیث کو کتابی شکل دینا، چھپے کلمے، مساجد پر مینار بنانا، تراویح کی باجماعت نماز، ایصال ثواب کی محافل، طریق شریعت کے سلاسل، حنفی، مالکی، شافعی، حنبلی وغیرہ۔

بدعت سئیہ: جیسے شادی بیاہ کی رسومات، بُرے عقائد وغیرہ۔

علامات قیامت اور قیامت

عقیدہ : اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے قیامت کی جتنی بھی علامتیں بتائی ہیں۔ وہ سب ضرور ہونے والی ہیں۔ حضرت مہدی ظاہر ہوں گے اور خوب انصاف سے شرعی حکومت جسے،، خلافت،، کہتے ہیں قائم کریں گے۔ کانا دجال جو کہ یہودی قوم کا ایک شخص ہے، وہ نکلے گا اور دنیا میں فساد مچا دے گا۔ اُس کو مارنے اور قتل کرنے کے لیے حضرت عیسیٰؑ آسمان سے اتریں گے۔ اور اُس مردُود کو قتل کر ڈالیں گے اور صلیب توڑ دیں گے۔

یاجوج ماجوج بڑی فسادی قوم ہے وہ تمام زمین پر پھیل جائیں گے اور بڑی ہی تباہی پھیلائیں گے۔ پھر خدا تعالیٰ کے قہر سے ہلاک ہو جائیں گے۔ ایک عجیب سا جانور نکلے گا اور آدمیوں سے باتیں کرے گا۔ مغرب کی جانب سے سورج طلوع ہوگا، اُس وقت توبہ کے دروازے بند ہو جائیں۔ قرآن الکریم اوراق سے اٹھ جائے گا اور تھوڑے ہی دنوں میں سب مسلمان ہلاک ہو جائیں گے، اور تمام دنیا کافروں سے بھر جائے گی۔ اُنکے علاوہ اور بھی بہت سی باتیں ہوگی۔

عقیدہ : جب تمام نشانیاں پوری ہو جائیں گی تو قیامت شروع ہوگی حضرت اسرافیل خدا تعالیٰ کے حکم سے صور پھونکیں گے۔ صور ایک بہت بڑی چیز ہے۔ جو

سینگ کی طرح ہے اس صور کو پھونکنے سے تمام زمین و آسمان پھٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں گے۔ تمام مخلوقات مر جائے گی اور جو مر چکے ہیں اُن کی روحیں بے ہوش ہو جائیں گی، مگر اللہ تبارک و تعالیٰ جن کو بچانا چاہے گا، وہ اپنے حال میں رہیں گے ایک مدت اُسی کیفیت و حالت میں گزر جائے گی۔

عقیدہ : پھر اللہ تعالیٰ کو منظور ہوگا کہ سب کو دوبارہ پیدا کرے تو پھر دوسری بار صور پھونکا جائے گا۔ اس سے پھر سارا عالم پیدا ہو جائے گا مردے زندہ ہو جائیں گے اور سب قیامت کے میدان میں اکٹھے ہو جائیں گے۔ اور وہاں کی تکلیف سے گھبرا کر سب پیغمبروں کے پاس سفارش کروانے جائیں گے کہ ہمارا حساب شروع کیا جائے۔ کوئی اس کی ہمت نہ کرے گا۔ آخر ہمارے پیارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ سفارش کریں گے۔

ترازو لا کر رکھی جائے گی ۔ اچھے برے اعمال تولے جائیں گے۔ ان کا حساب ہوگا۔ بعض لوگ بغیر حساب جنت میں جائیں گے۔ نیک لوگوں کا نامہ اعمال داہنے ہاتھ میں ہوگا، اور برے لوگوں کا نامہ اعمال بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا۔ حضور پاک ﷺ اپنی اُمت کو حوض کوثر کا پانی پلائیں گے جو دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہوگا۔ پل صراط پر چلنا ہوگا۔ جو لوگ نیک ہوں گے۔ وہ پل صراط پار کر کے جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ اور جو برے ہوں گے وہ پل صراط پار کرتے وقت اس سے گر کر دوزخ میں چلے جائیں گے۔

عقیدہ: حتمی طور پر قیامت کے بارے میں معلوم نہیں کہ کب آئے گی۔ لیکن نبی اکرم محمد مصطفےٰ ﷺ اس کی نشانیاں بیان فرما دیں۔

عقیدہ: حضرت محمد ﷺ کی طرف اس بات کی نسبت کرنا جو آپ ﷺ نے نہیں کی قطعی حرام ہے۔ آپ ﷺ نے اس کا ٹھکانا جہنم فرمایا۔ لہٰذا اگر کوئی کہے کہ حدیث پاک میں آیا ہے کہ چودویں صدی کے مولویوں سے بچنا تو یہ بے اصل بات ہے۔ جاہل عوام میں مشہور ہے۔ یہ قطعی حرام بات ہے اور من گھڑت ہے۔

جنت اور جہنم

عقیدہ : جنت بھی پیدا ہو چکی ہے اور اس میں چین، سکون، راحت اور طرح طرح کی بے شمار نعمتیں ہوں گی جنت میں سب سے بڑی نعمت اللہ تعالیٰ کا دیدار ہے۔ جو جنتیوں کو نصیب ہوگا اس کی لذت کے بارے میں تمام نعمتیں بے حیثیت ہوں گی۔ جنتیوں کو کسی بھی قسم کا ڈر، خوف اور غم نہ ہوگا اور وہ جنت میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ نہ اس سے باہر نکلیں گے اور نہ ہی پھر کبھی مریں گے۔

عقیدہ : دوزخ پیدا ہو چکی ہے۔ اُس میں سانپ، بچھو اور طرح طرح کا عذاب ہے۔ دوزخیوں سے جن میں ذرا بھی ایمان ہوگا، وہ اپنے اعمال کی سزا بھگت کر رسولوں اور نبیوں کی سفارش سے نکل کر جنت میں داخل ہونگے، چاہے کتنے بڑے گناہگار ہوں۔ اور جو کافر اور مشرک ہوگا وہ ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے اور ان کو موت بھی نہیں آئے گی۔ اللہ تعالیٰ کو اختیار ہے۔ کہ چھوٹے گناہ پر سزا دے دے اور بڑے گناہ کو اپنی رحمت و مہربانی سے معاف فرما دے اور اس پر بالکل سزا نہ دے۔

عقیدہ : جنت و جہنم برحق ہیں۔ ان کا انکار کرنے والا کافر ہے۔

عقیدہ : جنت اور جہنم کو بنے ہوئے ہزار ہا سال ہو چکے اور وہ اب بھی موجود ہیں یہ

نہیں کہ اُس وقت تک تخلیق نہ ہوئیں قیامت کے دن بنائی جائیں گی۔

عقیدہ: اہل جنت کو موت نہیں آئے گی۔ نہ اُن کی جوانی ختم ہوگی۔ نہ کپڑے پرانے ہوں گے۔ جنت میں موجود ہر چیز ایسی ہے کہ نہ کانوں نے سنا اور نہ آنکھوں نے دیکھا اور نہ ہی دل پر اس کا خطرہ گزرا۔ (بہار شریعت)

عقیدہ: جس کے عقائد ٹھیک نہ ہوں وہ جنتی نہیں ہوسکتا خواہ کتنا ہی عبادت گزار ہو۔ اور گناہ گار ٹھیک عقیدے والا اپنی سزا پوری کرکے یا اللہ کے فضل سے جنت میں داخل ہو جائے گا۔

اعتبار خاتمے کا ہے

عقیدہ : عمر بھر کوئی شخص کیسا بھی بھلا ہو، مگر جس حالت میں اس شخص کا خاتمہ ہوتا ہے اُسی کے مطابق ہی اُس کو اچھا برا بدلہ ملتا ہے۔

عقیدہ : آدمی عمر بھر میں جب کبھی توبہ کرے یا مسلمان ہو، اللہ تعالیٰ کے یہاں مقبول ہے۔ البتہ مرتے دم جب سانس ٹوٹنے لگے اور عذاب کے فرشتے دکھائی دینے لگیں تو اُس وقت نہ ہی توبہ قبول ہوتی ہے اور نہ ہی ایمان قبول ہوتا ہے۔

عقیدہ: کسی کافر یا مرتد کو مرنے کے بعد مرحوم و مغفور کہنا کفر ہے۔ اس کے لیئے دعائے مغفرت کرنا بھی جائز نہیں ہے۔

عقیدہ: گناہ کبیرہ کا مرتکب کافر نہیں ہے۔

عقیدہ: مسلمان کو مسلمان کہنا اور کافر کو کافر کہنا ضرورت دینی ہے۔

عقیدہ: اگر کسی مسلمان سے مجبوراً کلمہ کفر شدید دھمکی کر کہلوایا جائے۔ اس حال میں رخصت ہے کہ کہہ دے لیکن دل مطمعین ہو۔ جب کہ افضل یہی ہے کہ کلمہ کفر نہ کہے۔ (بہار شریعت)

عقیدہ: جس چیز کا حلال ہونا نص قطعی سے ثابت ہوا سے حرام کہنا یا حرام کو حرام جانتے ہوئے حلال کہنا کفر ہے۔ (بہار شریعت)

وضو کا بیان

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَ اَیْدِیَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَ امْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَ اَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَیْنِؕ

ترجمہ: اے ایمان والوں: جب تم نماز کے لیے کھڑے ہونا چاہو تو اپنا منہ دھوؤ اور کہنوں تک ہاتھ اور سر کا مسح کرو اور ٹخنوں تک پاؤں دھوؤ۔

(کنز الایمان) (سورۃ المائدہ آیت نمبر ۶)

حدیث: حضرت سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو سخت سردی میں کامل وضو کرے گا۔ اُس کے لیے دگنا ثواب ہے۔

(طبرانی اوسط۔ بحوالہ بہار شریعت)

حدیث: جو ایک بار وضو کرے تو یہ ضروری بات ہے۔ جو دو مرتبہ وضو کرے (یعنی دو مرتبہ اعضاء دھوئے) تو دگنا ثواب ہے اور جو تین مرتبہ دھوئے تو یہ میرا اور اگلے نبیوں کا وضو ہے۔

حدیث: جس نے بسم اللہ پڑھ کر وضو کیا۔ سر سے پاؤں تک اس کا سارا جسم پاک ہو گیا۔ اور جس نے بسم اللہ نہ پڑھی اُس کا صرف وہی حصہ پاک ہوا جس پر پانی گزرا۔

حدیث: جو نماز مسواک کر کے پڑھی جائے وہ نماز بے مسواک کے پڑھی گئی نماز سے ہزار گناہ افضل ہے۔

(۱) وضو انسان کو ظاہری و باطنی گناہ اور سستی چھوڑنے پر آمادہ کرتا ہے اور جب بغیر وضو کے انسان نماز پڑھنا شروع کرتا ہے۔ تو اُس کے اندر ایک قسم کی غفلت موجود رہتی ہے۔ یہی غفلت اُسے دنیاوی خیالات و پریشانیوں میں لے جاتی ہے، اب جب انسان اللہ تبارک وتعالیٰ کے سامنے حاضر ہونے جارہا ہے تو اسے خوب چاق و چوبند اور چُستی کے ساتھ حاضر ہونا ہے اور اس میں یہ چُستی وضو پیدا کرتا ہے۔

(۲) جدید میڈیکل سائنس اور مشاہدہ اور تجربہ سے یہ بات مزید پختہ ہوگئی ہے کہ انسان کے اندر جسم کے زہریلے مواد بدن کے مختلف حصوں سے خارج ہوتے رہتے ہیں۔ وہ مواد ہاتھ پاؤں یا منہ و سر میں آکر ٹھہر جاتے ہیں۔ اور مختلف قسم کے پھوڑے پھنسیوں کی شکل میں ظاہر ہوتے رہتے ہیں۔ ایسے میں بدن کے مختلف حصوں کے اعضاء کو دھونے سے زہریلے مادے یا تو دور ہو جاتے ہیں یا جسم کے اندر ہی ان کا جوش پانی سے بجھ جاتا ہے یا پھر بدن سے باہر نکل جاتے ہیں۔

(۳) جو شخص ظاہری و باطنی نظافت کا پابند ہو اُسے اللہ تعالیٰ محبوب رکھتا ہے جیسا کہ فرمان باری تعالیٰ ہے کہ:

اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ۝ (سورۃ البقرہ آیت ۲۲۲)

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں اور پاکیزہ لوگوں کو محبوب رکھتا ہے۔

(۴) پاکیزہ رہنے سے نیک اعمال کی ادائیگی کی زیادہ توفیق ملتی ہے۔

(۵) گناہ و سستی سے روحانی نور چہرہ و جسم کے مختلف حصوں سے ختم ہو چکا ہوتا ہے۔ وہ دوبارہ لوٹ آتا ہے اور یہی روحانی نور، وضو، میں دھوئے جانے والے اعضاء قیامت کے دن چمکنے لگیں گے۔ جیسا کہ حضور اکرم ﷺ کا ارشاد پاک ہے:

اِنَّ اُمَّتِیْ یَأْتُوْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ غُرًّا مُّحَجَّلِیْنَ مِنْ اٰثَارِ الْوُضُوْءِ، فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْکُمْ اَنْ یَّسْتَطِیْلَ غُرَّتَهٗ فَلْیَفْعَلْ (مسند احمد بن حنبل ج۲ص۴۰۰)

ترجمہ: قیامت کے دن میری اُمت اس حال میں آئے گی کہ وضو کے آثار سے ان کے ہاتھ، پاؤں اور چہرے روشن ہوں گے۔ اس لیے تم میں سے جو کوئی اپنی روشنی بڑھا سکے وہ بڑھائے۔

(۶) ہمیشہ باوضو رہنے سے انسان فرشتے کے قریب ہو جاتا ہے اور شیطان بھاگتا ہے۔

(۷) اب وضو میں جس ترتیب کی بذریعہ قرآن تعلیم دی گئی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ انسان احکام الٰہی کی مخالفت یا گناہ بھی اسی ترتیب سے کرتا ہے۔ اب جس عضو نے احکام الٰہی کی مخالفت میں پہلے حصہ لیا اُس کو پہلے دھونا فرض کیا، تا کہ اس کی توبہ پہلے ہو جائے۔

جیسے سب سے پہلے توبہ زبان کی کلی کو مسنون قرار دیا۔ کیونکہ انسان کی زبان احکام الٰہی کی مخالفت میں باقی عضاء سے پہل کر جاتی ہے۔

چنانچہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا،، اَکْثَرُ خَطَایَا ابْنِ اٰدَمَ فِیْ لِسَانِهٖ "

یعنی بنی آدم کے اکثر گناہ اُس کی زبان سے صادر ہوتے ہیں، اُسی سے کفر، غیبت ،گالی گلوچ اور ہزاروں اقسام کے بے حیائی کلمات نکلتے ہیں، اس کے بعد ناک کی صفائی کو مسنون قرار دیا۔اس سے دماغی غرور اور تکبر سے توبہ ہو جاتی ہے۔اس کے بعد چہرے کو دھوئے تا کہ بدنظری چھوٹ جائے، پھر دونوں ہاتھوں کو دھویا جائے تا کہ گناہ چھوڑ دیے جائیں، پھر سر کے مسح کے بعد کان کے مسح کا بھی حکم دیا گیا ہے، کیونکہ کان بلا ارادہ بھی بہت سی آوازیں سنتے ہیں، پھر گردن کے مسح کا حکم ہوا تا کہ آئندہ اس سے سرکش نہ ہو، اب سب کے آخر میں پاؤں کے دھونے کو ضروری قرار دیا جس کی وجہ یہ ہے کہ سب سے آخر میں منصوبے پر یہی عمل کراتا ہے کیوں کہ آنکھ دیکھتی ہے، زبان بات کرتی ہے، ہاتھ حرکت کرتے ہیں، کان سنتے ہیں اور پھر سب کے بعد میں پاؤں چلتے ہیں اور تین بار دھونے میں یہ اشارہ ہے کہ انسان پختہ ارادہ کرتا ہے کہ آئندہ ایسا گناہ مجھ سے سرزد نہیں ہوگا اور میں پچھلے گناہ کی توبہ کرتی ہو۔

سوال: کیا نماز سے پہلے وضو میں مسواک کرنا عورتوں کے لیے بھی اسی طرح سنت ہے جیسے مردوں کے لیے ہے؟

جواب: مسواک خواتین کے لیے بھی سنت ہے لیکن اگر ان کے دانتوں کے مسوڑھے مسواک کو برداشت نہ کریں تو اُن کے لئے دندا سہ کا استعمال بھی مسواک کے قائم مقام ہے جب کہ مسواک کی نیت سے اس کا استعمال کریں۔

سوال: کریم پاؤڈر یا سرخی لگانا کیسا ہے، کیونکہ اس سے ناخن پالش کی طرح کوئی

قباحت نہیں کہ وضو کا پانی اندر نہ جائے؟

جواب : کریم پاوڈر یا سرخی میں اگر کوئی ناپاک چیز ملی ہوئی نہ ہو تو کوئی حرج نہیں، مگر ناخن پالش کی طرح سرخی کی تہہ جم جاتی ہے اس لیے سرخی کا اُتارنا ضروری ہے۔

سوال: کیا وضو کرتے وقت عورت کا سر پر دوپٹہ اُوڑھنا ضروری ہے؟

جواب : عورت کو چاہیے کہ حتی المقدور (بقدر استطاعت) سر ننگا نہیں کرنا چاہیے مگر وضو ہو جائے گا۔

سوال : ناخن پالش لگانے سے وضو نہیں ہوتا اگر کبھی ہونٹوں پر ہلکی سی لالی لگی ہو تو کیا وضو ہو جاتا ہے؟ یا اگر وضو کرنے کے بعد لگائی جائے تو اس سے نماز درست ہے؟

جواب : ناخن پالش لگانے سے وضو اور غسل اس لیے نہیں ہوتا کہ ناخن پالش پانی کو بدن تک پہنچنے نہیں دیتی، لبوں کی سرخی میں بھی اگر یہی بات پائی جاتی ہے۔ کہ وہ پانی کے جلد تک پہنچنے میں رکاوٹ ہو تو اس کو اُتارے بغیر غسل اور وضو نہیں ہوگا۔ اور اگر وہ پانی کا بدن تک پہنچنے میں مانع نہیں تو غسل اور وضو ہو جائے گا۔ اور اگر وضو کے بعد ناخن پالش یا سرخی لگا کر نماز پڑھے تو نماز ہو جائے گی لیکن اِس سے بچنا بہتر ہے۔

سوال : کیا مصنوعی دانت لگا کر وضو ہو جاتا ہے یا دانت کا نکالنا ضروری ہے؟

جواب : مصنوعی دانت نکالنے کی ضرورت نہیں اُن کے ساتھ ہی وضو ہو جائے گا۔

سوال : استحاضہ (جاری خون) والی عورت کیا ہر فرض نماز کے لیے نیا وضو کرے؟

جواب : استحاضہ والی عورت ہر فرض نماز کے لیے نیا وضو کرے، اور جب تک نماز کا

وقت رہے اس کا وضو باقی رہے گا بشرطیکہ وضو کو توڑنے والی اور کوئی چیز پیش نہ آئے ، اور اس وضو سے فرض نماز کے وقت میں جس قدر چاہے فرض، واجب، سنت اور نفل نمازیں اور قضاء نمازیں پڑھ سکتی ہے۔

سوال : بعض عورتیں حالت احرام میں سر پر رومال باندھتی ہیں اور وضو کے وقت رومال نہیں اُتارتیں بلکہ رومال ہی پر مسح کر لیتی ہیں۔ کیا یہ درست ہے؟

جواب : ایسی خواتین کا وضو نہیں ہوتا، لہٰذا وضو کرتے وقت سر سے رومال کھول کر سر کا مسح کرنا ضروری ہے۔

سوال : چہرے پر پھنسی یا زخم ہے اُس پر انگریزی مرہم کا پھایہ یعنی (سنی پلاسٹ) لگا ہوا ہے کیا اس کو ہٹا کر وضو کرے یا (سنی پلاسٹ) کے اُوپر سے ہی پانی بہا لے؟

جواب : اگر زخم کو پانی نقصان پہنچاتا ہو یا پھایہ (سنی پلاسٹ) ہٹانے میں تکلیف ہو تو پھایہ ہٹائے بغیر ہی اُس کے اُوپر سے مسح کرے۔

نوٹ: جس چیز کی تہہ پانی کو جسم تک پہنچنے سے روکے اس سے وضو نہیں ہوگا۔

مسئلہ: جس چیز کو جسم سے علیحدہ کرنے اور اس کا خیال کرنے میں تکلیف ہو۔ جیسے: دانت میں پھنسی ہوئی سپاری یا پان کا پتا۔ اسی طرح انگلیوں میں پھنسا ہوا آٹا اور مہندی کی تہہ وغیرہ تو اس میں سے جتنی دھونے یا کھرچنے سے اترے اُتار لے جب اُتارنے میں تکلیف ہو سو اب وضو کر لے اگر چہ وہ تہہ پانی نہ پہنچنے دے۔ (بہار شریعت)

وضو کی شرائط کا بیان

سوال : نماز میں وضو کا کیا حکم ہے؟

جواب: نماز صحیح ہونے کے لیے بدن، کپڑے اور جائے نماز کا پاک ہونا شرط ہے اور نماز پڑھنے والے کا باوضو ہونا بھی شرط ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ آقائے دوجہاں ﷺ نے فرمایا: کوئی نماز بغیر پاکی کے قبول نہیں ہوتی اور حرام مال سے کوئی صدقہ قبول نہیں ہوتا۔

سوال : فرض، سنت، مستحب اور مکروہ کسے کہتے ہیں؟

جواب : تفصیل درج ذیل ہے۔

فرض: فرض ایسی چیزوں کو کہتے ہیں کہ اگر ان میں سے ایک بھی چھوٹ جائے یا ان میں کچھ کمی رہ جائے تو وضو نہیں ہوتا، جیسے پہلے بے وضو تھی ویسے ہی بے وضو رہے گی۔

سنت: سنت ایسی چیزوں کو کہتے ہیں کہ ان کے چھوٹ جانے سے وضو تو ہو جاتا ہے مگر ثواب کم ملتا ہے۔ ان کے کرنے سے ثواب ملتا ہے اور شریعت میں ان کے کرنے کی تاکید آتی ہے اگر ان کو اکثر بیشتر چھوڑنے لگے تو گناہ ہوتا ہے۔

مستحب: مستحب ایسی چیزوں کو کہتے ہیں، جن کے کرنے سے ثواب ملتا ہے، اور نہ کرنے سے گناہ نہیں ہوتا اور شریعت میں ان کے کرنے کی تاکید نہیں آتی ہے۔

مکروہ: جو چیزیں ناپسندیدہ ہوتی ہیں انہیں ،،مکروہ،، کہتے ہیں۔ اُن سے وضو تو ہو جاتا ہے۔ لیکن پسندیدہ نہیں ہوتا اور اکثر بیشتر اِن کو کرنے لگ جائے تو گناہ ہوتا ہے۔

سوال: وضو کے فرائض بیان کریں؟

جواب: وضو میں چار فرض ہیں۔

(۱) پیشانی کے بالوں سے لے کر ٹھوڑی کے نیچے تک اور ایک کان کی لو سے دوسرے کان کی لو تک پورا چہرہ ایک بار دھونا۔

(۲) ایک ایک مرتبہ دونوں کہنیوں تک دھونا۔

(۳) ایک بار چوتھائی سر کا مسح کرنا۔ (فتاویٰ عالمگیری جلد نمبر ا صفحہ نمبر ۸)

(۴) ایک مرتبہ دونوں پاؤں کو ٹخنوں تک دھونا۔ (علم الفقہ جلد نمبر ا صفحہ نمبر ۵۸)

سوال: وضو کی سنتیں بیان کریں؟

جواب: وضو کی سترہ سنتیں ہیں۔

(۱) نیت کرنا۔

(۲) شروع میں بسم اللہ پڑھنا۔

(۳) تین بار دونوں ہاتھ گٹوں تک دھونا۔

(۴) تین بار کلی کرنا۔ (اگرچہ ایک ہی بار منہ میں پانی ڈالے)

(۵) مسواک کرنا۔(اگر نہ ہو تو انگلی پھیرلینا)

(۶) تین بار ناک میں پانی ڈالنا۔

(۷) تین بار چہرہ دھونا۔

(۸) پورے سر اور بالوں کا مسح کرنا۔

(۹) ہاتھ اور پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرنا۔

(۱۰) لگاتار اس طرح دھونا کہ پہلا عضو خشک نہ ہونے پائے کہ دوسرا عضو دھل جائے۔

(۱۱) ترتیب وار دھونا کہ پہلے چہرہ دھوئے، پھر کہنیوں سمیت ہاتھ دھوئے پھر سر کا مسح کرے، اور پھر پاؤں دھوئے۔

(۱۲) اگر روزہ دار نہ ہو کلی اور ناک میں پانی ڈالنے میں مبالغہ کرنا۔

(۱۳) انگلیوں کا خلال کرنا۔

(۱۴) دنیاوی باتیں نہ کرنا۔

(۱۵) وقت شروع ہونے سے پہلے وضو کرنا جبکہ عذرِ شرعی نہ ہو۔

(۱۶) انگوٹھی وغیرہ اگرچہ ڈھیلی ہو حرکت دینا کہ اچھی طرح پانی پہنچ جائے۔(نورالایضاح)

(۱۷) یہ دعا کرنا: اے اللہ مجھے توبہ کرنے والوں اور پاک رہنے والوں میں سے کردے۔

سوال: وضو کے مستحبات کون کون سے ہیں؟

جواب: سنتوں کے علاوہ باقی تمام باتیں جو وضو کے مسنون طریقہ میں ہیں وہ

مستحب ہیں جیسے:

(۱) قبلہ رخ ہوکر بیٹھنا۔

(۲) بدن مل کر دھونا۔

(۳) داہنی طرف سے شروع کرنا۔

(۴) دوسرے سے مدد نہ لینا۔اس سے مراد ہے کہ اپنے ہاتھ سے مل کر دھوئے جبکہ پانی دوسرا گرائے یہ مکروہ نہیں ہے۔

(۵) وضو سے بچا ہوا پانی کھڑے ہوکر پینا۔

سوال: وضو کے دوران کون کون سی چیزیں مکروہ ہیں۔

جواب: وضو میں درج ذیل چیزیں مکروہ ہیں۔

(۱) ناپاک جگہ وضو کرنا۔

(۲) پانی کم استعمال کرنا جیسے جسم پر تیل چپڑا جاتا ہے۔

(۳) زیادہ پانی استعمال کرنا۔

(۴) وضو کرتے وقت دنیا کی باتیں کرنا۔

(۵) خلاف سنت وضو کرنا۔(بغیر ضرورت مدد لینا کہ جسم کوئی اور ملے)

(نورالایضاح)

(۶) زور سے چھینٹے مارنا۔

سوال: وضو کا مکمل مسنون طریقہ بیان کریں۔

جواب: وضو کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ پاک جگہ پر قبلہ رُخ ہوکر بیٹھ جائیں اور کسی اونچی جگہ پر بیٹھیں تاکہ چھینٹیں اُڑ کر اُوپر نہ آئیں پھر وضو کرنے سے پہلے بسم اللہ

پڑھیں اور سب سے پہلے تین مرتبہ گٹوں تک ہاتھ دھوئیں۔ اس کے بعد تین بار کلی کریں اور مسواک کریں (یہ عورتوں کے لیے اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی سنت ہے) اگر مسواک نہ ہو تو حرج نہیں، لیکن انگلی سے دانت مل لیں اور صاف کرلیں (اس لیے کہ عورتوں کے دانت اور مسوڑھے بہ نسبت مردوں کے کمزور ہوتے ہیں) اگر روزہ نہ ہو تو غرغرہ بھی کریں۔ اس کے بعد تین بار ناک میں پانی ڈالیں اور بائیں ہاتھ سے ناک صاف کریں۔ پھر تین بار چہرہ دھوئیں۔ اس طرح سے کہ سر سے لے کر ٹھوڑی کے نیچے تک اور ایک کان کی لو سے دوسرے کان کی لو تک دھل جائے اور دونوں ابروں کے نیچے بھی پانی پہنچ جائے، کوئی جگہ خشک نہ رہ جائے۔

اسکے بعد داہنا ہاتھ کہنی سمیت تین مرتبہ دھوئیں پھر بایاں ہاتھ تین مرتبہ کہنی تک دھوئیں اور ایک ہاتھ کی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی انگلیاں ڈال کر خلال کریں اور انگوٹھی، چھلا، چوڑی جو بھی ہاتھ میں پہنی ہوئی ہو اس کو ہلالیں اور اس کے نیچے تک پانی پہنچائیں۔

اس کے بعد پورے سر کا مسح کریں پھر کانوں کے اندر شہادت کی انگلی داخل کر کے کانوں کا مسح کریں اور کانوں کی پشت کا انگوٹھوں سے مسح کریں، اس کے بعد انگلیوں کی پشت سے گردن کا مسح کریں لیکن گلے کا مسح نہ کریں کیوں کہ یہ بُرا اور منع ہے۔ اس کے بعد تین مرتبہ دایاں پاؤں ٹخنے سمیت دھوئیں، پھر بایاں پاؤں ٹخنے سمیت دھوئیں اور پاؤں کی انگلیوں کا ہاتھ کی چھوٹی انگلی سے خلال کریں۔

(بخاری جلد اول، طحاوی، فتاویٰ عالمگیری جلد اول)

سوال: اگر کوئی غسل کرتے ہوئے پورے بدن پر پانی بہائے لیکن وضو نہ کرے اور

نہ ہی وضو کا ارادہ کرے تو کیا اُس کا وضو ہو جائے گا؟

جواب: وضو کے چار فرض اُوپر بیان ہوئے ہیں یہ پورے ہو جائیں تو وضو ہو جاتا ہے چاہے وضو کا ارادا کیا ہو یا نہ کیا ہو۔ چنانچہ اگر کوئی غسل کرتے ہوئے پورے بدن پر پانی بہالے اور وضو نہ کرے یا بارش میں کھڑی ہو اور وضو کے یہ اعضاء دھل جائیں تو وضو ہو جاتا ہے لیکن وضو کا جو ثواب ہے اس سے محروم رہ جاتی ہے۔ جب کہ وضو کی نیت نہ کی ہو اگر کی ہو تو وضو کا ثواب بھی مل جاتا ہے۔

سوال: انگوٹھی، چھلے، چوڑی پہنے ہوئے ہوں تو وضو کرتے وقت ان کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب: انگوٹھی، چھلے، چوڑی، کنگن، اور ناک میں نتھ یا کوکا پہنا ہوا گر وہ ڈھیلے ہوں کہ ہلائے بغیر بھی ان کے نیچے پانی پہنچ سکتا ہو تو تب بھی ہلا لینا مستحب ہے اور اگر ایسے تنگ ہوں کہ بغیر ہلائے پانی نہ پہنچنے کا اندیشہ ہو تو ان کو ہلا کر اچھی طرح سے پانی پہنچانا ضروری اور واجب ہے۔

سوال: اگر کسی کے ناخن میں آٹا لگ کر سوکھ گیا ہو اور اسی حالت میں اس نے وضو کر لیا اور اس کے نیچے پانی نہ پہنچ سکا تو اس عورت کے لیے کیا حکم ہے۔

جواب: ایسی صورت میں وضو نہیں ہوا۔ جب یاد آئے یا نظر آئے تو آٹے کو چھڑا کر اتنی جگہ پر پانی ڈالے، پورا وضو دہرانے کی ضرورت نہیں ہے۔ اگر پانی پہنچانے سے پہلے کوئی نماز پڑھ چکی ہے تو اب اُس کو دوبارہ ادا کرے۔

سوال: گوند لگا کر اُوپر افشاں وغیرہ لگائی جاتی ہے وضو میں اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر کسی کے ماتھے پر افشاں لگی ہوئی ہے اور اُوپر سے پانی بہا لیا جائے اور

اس کے نیچے پانی نہ پہنچے تو وضو نہیں ہوتا لہٰذا ماتھے پر سے گوند چھڑا کر چہرہ دھونا چاہیے۔

سوال: اگر نماز کے لیے وضو کیا تھا اور دوبارہ نماز کا وقت آ گیا اور ابھی وضو باقی ہے تو اسی وضو سے نماز پڑھنا جائز ہے یا نیا وضو کرے؟

جواب: اس وضو سے نماز پڑھنا جائز ہے اور اگر نیا وضو کر لے تو بہت زیادہ ثواب ملتا ہے۔

سوال: اگر کسی عورت نے وضو کر لیا لیکن بعد میں معلوم ہوا کہ فلاں جگہ مثلاً ایڑی وغیرہ پر پانی نہیں پہنچا ہے تو عورت کیا کرے۔

جواب: ایسی صورت میں اس جگہ پر پانی بہا لے، اس عورت کو پورا وضو کرنے کی ضرورت نہیں۔ البتہ یہ یاد رہے کہ اس جگہ پر گیلا ہاتھ پھیر لینا کافی نہیں ہے بلکہ پانی بہانا ضروری ہے۔

سوال: اگر ہاتھ یا پاؤں میں کوئی زخم ہے اور پانی ڈالنے سے نقصان ہوتا ہے تو وضو میں اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر ہاتھ یا پاؤں میں کوئی پھوڑا ہے یا کوئی ایسی بیماری ہے کہ اس پر پانی ڈالنے سے نقصان ہوتا ہے تو پانی نہ ڈالے۔ وضو کرتے وقت اس پر بھیگا ہوا ہاتھ پھیر دے۔ اس طرح گیلا ہاتھ پھیر لینے کو،، مسح،، کہتے ہیں اور اگر اس سے بھی نقصان ہو تو ہاتھ بھی نہ پھیرے اور اُتنی جگہ کو چھوڑ دے۔ یہ معاف ہے۔

سوال: اگر کسی زخم پر پٹی بندھی ہے تو وضو میں اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر پوری پٹی کے نیچے زخم نہیں ہے تو پٹی کھول کر زخم والی جگہ کو چھوڑ کر باقی جگہ کو اگر دھو سکے تو دھونا چاہیے اور اگر پٹی نہ کھول سکتی ہو تو پوری پٹی پر مسح کر لے۔

جہاں زخم ہے وہاں بھی اور جہاں زخم نہیں ہے وہاں بھی۔ ہڈی ٹوٹ جانے پر جو پٹی باندھی جاتی ہے یا پلاسٹر کیا جاتا ہے اسکا بھی یہی حکم ہے۔

سوال : اگر کسی کا پہلے وضو تھا اور اُس نے دوبارہ وضو کیا اور کوئی عضو نہ دھویا تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب : اگر کسی کا پہلے سے وضو تھا نماز کے وقت دوبارہ وضو کیا جس میں کوئی عضو پوری طرح نہ دھل سکا تو نماز ہو جائے گی کیونکہ وضو اس کا پہلے ہی ہے۔ دوسرا وضو کرنا ثواب کا کام ہے۔

وضو توڑنے والی چیزوں کا بیان

سوال: وضو کن چیزوں سے ٹوٹتا ہے؟

جواب: پاخانہ، پیشاب، اور اُس ہوا سے وضو ٹوٹ جاتا ہے جو پیچھے کی راہ سے نکلے۔ اگر آگے کی راہ سے ہوا نکلے تو وضو نہیں ٹوٹتا اور ایسا کبھی بیماری کی وجہ سے ہوجاتا ہے اور اگر آگے یا پیچھے کی جگہ سے کوئی کیڑا یا کنکری وغیرہ نکلے تو وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ اس طرح خون یا پیپ بہہ جانے سے، ٹیک لگا کر یا لیٹ کر سو جانے سے، نشہ میں مست یا بیہوش ہو جانے کی صورت میں، جنون یعنی پاگل پن کی صورت میں، رکوع سجدہ والی نماز میں قہقہہ مار کر ہنسنے سے بھی وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ (جامع ترمذی، معجم طبرانی، بہار شریعت)

سوال: کسی کے زخم سے خون ظاہر ہو تو وضو کا کیا حکم ہے

جواب: کسی کے زخم سے خون ظاہر ہوا اور وہ اُسے بہنے سے پہلے ہی صاف کرتی رہی۔ اگر اس تھا کہ سارا مل کر بہہ جاتا تب بھی وضو ختم ہو جائے گا۔ اسی طرح اگر کسی نے پھنسی یا پھوڑا نچوڑ دیا اور خون یا پیپ اتنی نکلی کہ اگر نچوڑتی تو نہ بہتی تب بھی وضو ٹوٹ جائے گا۔ (بہار شریعت)

سوال: اگر کسی عورت کو سوئی چبھی اور خون نکل آیا تو اس کے لئے کیا حکم ہے؟

جواب: اگر خون نہیں بہا تو وضو نہیں ٹوٹا اور اگر ذرا سا بھی بہہ گیا تو وضو ٹوٹ جائے گا۔

سوال: اگر کسی کی چھاتی سے پانی نکلتا ہے تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر کسی عورت کی چھاتی سے پانی نکلتا ہے اور درد بھی ہوتا ہے تو وہ ناپاک ہے، اس سے وضو ٹوٹ جائے گا اگر درد نہیں ہوتا تو پاک ہے، اس سے وضو بھی نہیں ٹوٹے گا۔

سوال: منہ بھر قے ہونے کا کیا مطلب ہے؟

جواب: اس کا مطلب یہ ہے کہ مشکل سے منہ میں رو کے۔ اور اگر قے میں خالص بلغم نکلا تو اس سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ چاہے جتنا ہو منہ بھر ہو یا نہ ہو سب کا یہی حکم ہے۔

سوال: اگر وضو کی حالت میں قے ہوگئی تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟

جواب: اگر قے میں کھانا یا پانی یا پت (زرد پانی) نکلے تو اگر منہ بھر کر قے ہوئی تو وضو ٹوٹ جائے گا اور اگر منہ بھر کے نہ ہو تو وضو نہیں ٹوٹے گا۔

سوال: اگر دانت سے خون نکلتا ہو اور وضو بھی ہو تو کیا وضو ٹوٹ جائے گا؟

جواب: اگر وضو والی عورت کے منہ سے خون کا ذائقہ آنے لگے یا تھوک میں سرخی مائل ہو تو وضو ٹوٹ جائے گا ورنہ وضو نہیں ٹوٹے گا۔

سوال: نماز پڑھتے ہوئے اگر نکسیر نکل آئے تو نماز چھوڑنے کی اجازت ہوتی ہے؟

جواب: نکسیر چھوٹ جانے کی وجہ سے وضو ختم ہو جاتا ہے لہٰذا نماز ادا کرنے کے لیے دوبارہ وضو کرے۔

سوال: اگر عورت کو بیماری کی وجہ سے اس کے آگے کی راہ سے پانی کی طرح سفید

رطوبت آتی ہے، اسے سیلان الرحم اور ڈاکٹروں کی اصطلاح میں لیکوریا کہتے ہیں اس کا کیا حکم ہے؟

جواب : یہ پانی ورطوبت ناپاک ہوتی ہے اس سے وضو ٹوٹ جائے گا اور اگر کپڑے جسم پر لگ جائیں تو وہ عورت بھی ناپاک ہو جائے گی۔

سوال : وضو کی حالت میں سو جانے سے وضو پر کیا اثر پڑتا ہے؟

جواب : اگر لیٹے لیٹے آنکھ لگ گئی یا کسی چیز سے ٹیک لگا کر بیٹھے بیٹھے اسی طرح سو گئی کہ وہ حالت غافل کر دینے والی ہے جیسے سیدھے لیٹنا یا کروٹ کے بل لیٹنا تو وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ اور اگر سیدھے بیٹھے بیٹھے نیند کا ایسا جھونکا آیا کہ گر پڑی تو گرتے ہی فوراً آنکھ کھل گئی تو وضو نہیں ٹوٹا، اور اگر گرتے ہی آنکھ نہ کھلی ذرا دیر بعد کھلی تو وضو ٹوٹ جائے گا، عورت اگر سجدہ کی حالت میں سو گئی تو وضو ٹوٹ گیا اور اگر بیٹھی جھومتی رہی گری نہیں تو وضو نہیں ٹوٹا۔ (بہار شریعت)

سوال : اگر نماز پڑھنے کی حالت میں ہنسی نکل گئی تو وضو کا کیا حکم ہے؟

جواب : ہنسنے کی تین صورتیں ہیں۔

(۱) کھلکھلا کر ہنسنا: اس طرح سے کہ پاس والی بھی آواز سن لیں، اس کا حکم یہ ہے کہ اس سے نماز بھی ٹوٹ جائے گی اور وضو بھی ٹوٹ جائے گا۔

(۲) اس طرح ہنسنا کہ خود کو تو آواز سنائی دے مگر پاس والی آواز نہ سن سکیں اگرچہ بالکل قریب والی سن لیں تاہم اس کا حکم یہ ہے کہ نماز ٹوٹ جائے گی لیکن وضو نہیں ٹوٹے گا۔

(۳) اس طرح سے ہنسنا کہ صرف دانت نظر آئیں، آواز بالکل نہ نکلے تو اس کا حکم

یہ ہے کہ اس سے نہ وضو ٹوٹے گا اور نہ ہی نماز ٹوٹے گی۔

فائدہ : یہ حکم بالغ عورت کا ہے۔ اگر چھوٹی لڑکی یعنی جو ابھی نابالغ ہے نماز میں زور سے ہنسے تو وضو میں کوئی فرق نہیں آئے گا۔ اور اس طرح بالغ عورت کو نماز جنازہ یا سجدہ تلاوت میں ہنسی زور سے بھی آ گئی تو بھی وضو نہیں ٹوٹے گا البتہ سجدہ اور نماز ٹوٹ جائے گی جس میں ہنسی آ گئی تھی۔

سوال : دودھ پیتا بچہ جو دودھ نکالتا ہے اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب : اگر یہ دودھ منہ بھر نہ ہو تو یہ ناپاک نہیں ہے اور اگر منہ بھر ہو تو ناپاک ہے۔ اگر اس کو دھوئے بغیر انہی کپڑوں میں نماز پڑھے گی تو نماز نہیں ہوگی۔ اور اگر سینے سے ہی لوٹ آیا تو بہتر صورت پاک ہے۔

سوال : اگر وضو کرنا یاد ہو اور وضو ٹوٹنا یاد نہ ہو تو ایسی صورت میں کیا حکم ہے؟

جواب : ایسی صورت میں وضو باقی سمجھا جائے گا اسی سے نماز درست ہے بہتر یہی ہے کہ وضو دوبارہ کرلے۔

سوال : اگر کسی کو وضو میں شک ہو کہ فلاں اعضاء دھویا نہیں تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب : ایسی صورت میں وہ اعضاء دوبارہ دھو لینا چاہیے اگر وضو کرنے کے بعد شک ہوا ہو تو اب کچھ پرواہ نہ کرے وضو ہو گیا اور اگر آپ کو یقین ہو جائے کہ فلاں اعضاء باقی رہ گیا ہے تو اس کو دھولے۔

سوال : بغیر وضو کے قرآن پاک کو پکڑنے یا چھونے کا کیا حکم ہے؟

جواب : بغیر وضو کے قرآن پاک کو پکڑنا یا چھونا درست نہیں۔ ہاں ایسے کپڑے سے پکڑے جو خود پہنا ہوا نہ ہو۔ بدن سے جدا ہو تو بہتر ہے۔ جیسے رومال وغیرہ۔

سوال : کون سا پانی نجس ہے؟

جواب : مردہ کے منہ سے بہنے والا پانی نجس (ناپاک) ہے اسی طرح جو پانی آنکھ دکھنے سے آئے نجس ناپاک ہے اور اس کا وضو ناقص ہے۔ (بہار شریعت)

سوال : بغیر وضو کے قرآن پاک پڑھنے کا کیا حکم ہے؟

جواب : اگر وضو نہ ہو تو قرآن پاک کو زبانی پڑھنا درست ہے اور اگر قرآن پاک کھلا رکھا ہوا اور اُس کو دیکھ دیکھ کر پڑھے۔ لیکن ہاتھ نہ لگائے تب بھی درست ہے اور اگر جسم سے الگ کپڑے وغیرہ سے پکڑ کر، دیکھ کر پڑھے تو بھی درست ہے لیکن غسل فرض ہونے کی صورت میں اور خواتین مخصوص ایام میں اس طرح سے بھی نہیں پڑھ سکتیں۔

غسل کا بیان

ترجمہ: اگر تم نہانے کی ضرورت محسوس ہو تو خوب ستھرے ہو جاؤ۔

حدیث: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ ملائکہ اُس گھر میں نہیں جاتے جس میں تصویر، کتا یا جنبی ہو۔ (سنن ابوداؤد)

حدیث: حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حیض والی اور جنابت دار قرآن سے کچھ نہ پڑھیں۔

حدیث: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ جب مرد کا ختنہ عورت کے مقام میں غائب ہو جائے تو غسل واجب ہو جائے گا۔ (بہار شریعت)

سوال: غسل میں کتنے فرض ہیں اور کیا کیا ہیں؟

جواب: غسل میں تین فرض ہیں۔

(۱) منہ بھر کر کلی کرنا۔ (کلی اس طرح کرے کی سارے منہ میں پانی بھر جائے) (بحرالرائق)

(۲) ناک کے اندر نرم جگہ تک پانی پہنچانا۔ (کہ پانی سونگ کر اوپر چڑھ جائے)

(۳) پورے بدن پر ایک دفعہ پانی بہانا۔ (اس طرح کہ سر کے بالوں سے لے کر پاؤ کے تلوں تک ہر حصہ دھل جائے اس میں احتیاط ضروری ہے۔)

سوال: غسل کی سنتیں کتنی ہیں اور کیا کیا ہیں؟

جواب: غسل کی سات سنتیں ہیں۔

(۱) غسل کی نیت کرنا۔

(۲) دونوں ہاتھ کلائیوں تک دھونا۔

(۳) پہلے جسم کی ناپاکی دور کرنا اور استنجا کرنا۔ (خواہ نجاست نہ لگی ہو)

(۴) پھر وضو کرنا۔ (جیسے نماز میں کیا جاتا ہے)

(۵) بدن کو ملنا۔

(۶) سارے بدن پر تین بار پانی بہانا۔

(پہلے دائیں کندھے پھر بائیں کندھے پھر سر پر پھر پورے جسم پر)

(۷) ایسی جگہ نہانا کہ کوئی نہ دیکھے کسی قسم کا کلام نہ کرے اور نہ ہی دعائیں پڑھے۔

سوال: غسل کے مکروہات کیا کیا ہیں؟

جواب: غسل کے مکروہات چار ہیں۔

(۱) ننگا ہونے کی حالت میں غسل کرتے وقت کسی سے بات کرنا۔

(۲) قبلہ کی جانب رُخ کرکے غسل کرنا۔

(۳) پانی بہت زیادہ بہانا۔

(۴) اتنا کم پانی لینا کہ اچھی طرح غسل نہ ہو سکے۔

نوٹ: مکروہات وضو ہی مکروہات غسل ہیں۔

سوال : غسل کرنے کا طریقہ کیا ہے؟

جواب : غسل کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ سب سے پہلے

(۱) غسل کرنے والی کو گٹوں تک دونوں ہاتھ دھونے چاہییں۔

(بخاری جلد اول صفحہ ۴۷)

(۲) پھر استنجے کی جگہ کو دھوئے، ہاتھ اور استنجے کی جگہ پر نجاست ہو تب بھی اور اگر نہ ہو تب بھی۔ ہر حال میں ان دونوں کو سب سے پہلے دھونا چاہیے۔

(۳) بدن پر جہاں نجاست لگی ہوئی ہو اُس کو پاک کرے۔

(۴) نماز کے وضو کی طرح وضو کرے۔

(۵) تین مرتبہ اپنے سر پر پانی ڈالے۔

(۶) تین مرتبہ اپنے دائیں کندھے پر پانی ڈالے۔

(۷) تین مرتبہ اپنے بائیں کندھے پر پانی ڈالے۔

نوٹ: پورے بدن پر اس طرح پانی بہائے کہ کوئی جگہ سوکھی نہ رہ جائے اگر پورے بدن میں بال برابر بھی سوکھی جگہ رہ گئی تو غسل نہیں ہوگا۔

نوٹ: اگر فوارے کے نیچے غسل کیا جا رہا ہے تو اتنی دیر کھڑی رہے کہ جس سے تین مرتبہ پانی ڈالنے جتنا پانی بہہ جائے، تین بار پانی ڈالنے کے قائم مقام ہو گا۔

سوال : غسل کن چیزوں سے فرض ہوتا ہے؟

جواب : حیض سے فارغ ہونا

نفاس کا ختم ہونا۔

مرد کی شرم گاہ کا عورت کی شرم گاہ میں داخل ہونا یا نچ ہونا۔

منی کا شہوت سے نکلنا۔

احتلام ہونا

(یعنی سو کر اُٹھی ہو تو اپنے کپڑوں پر نمی پائی۔ اور اس نمی کا منی ہونے یا مذی ہونے کا یقین ہو)

سوال : جس پر غسل فرض ہو اُس کو کون کون سے کام کرنا حرام ہیں؟

جواب : مسجد جانا۔ طواف کرنا۔ قرآن کو چھونا۔ قرآن کو پڑھنا اگرچہ زبانی ہو۔ آیت کا لکھنا۔ ایسی انگوٹھی، لاکٹ یا تعویز کو چھونا جس پر قرآنی آیت درج ہو۔

(بہار شریعت)

سوال : اگر غسل کرنے کے بعد یاد آئے کہ فلاں جگہ تو سوکھی رہ گئی تو ایسی صورت میں کیا کرے؟

جواب : ایسی صورت میں پھر سے غسل کرنا واجب نہیں ہے، بلکہ جہاں سے جو جگہ خشک رہ گئی تھی وہاں سے دھولے، لیکن وہاں پر ہاتھ پھیر لینا بھی کافی نہیں ہے تھوڑا پانی لے کر وہاں پر بہانا چاہیے۔

اگر کلی کرنا یاد نہ رہا تو کلی کرلے۔ اگر ناک میں پانی ڈالنا رہ گیا تو اب ڈال لے۔ غرض یہ کہ جو چیز باقی رہ گئی ہو اب اس کو کرلے نئے سرے سے غسل کرنے کی ضرورت نہیں۔

سوال : اگر کسی وجہ سے سر میں پانی ڈالنا نقصان دہ ہو تو کیا کرے؟

جواب : اگر کسی بیماری کی وجہ سے سر میں پانی ڈالنا نقصان دہ ہو تو سر کو چھوڑ کر باقی تمام بدن کو دھولے لیکن جب ٹھیک ہو جائے، تو اب سر کو دھولے۔ دوبارہ غسل

دُہرانے کی ضرورت نہیں ہے۔ (بہار شریعت)

سوال : اگر سر کے بال گندھے ہوئے ہوں تو اس عورت کے لیے کیا حکم ہے؟

جواب : ایسی صورت میں عورتوں کے لئے سارے بالوں کو بھگونا معاف ہے البتہ ان کی جڑوں میں پانی پہنچانا فرض ہے۔ اگر ایسا نہ ہو تو بالوں کو کھولنا ضروری ہے۔ اور اگر سر کے بال گندھے ہوئے نہ ہوں تو سب بال بھگونا اور ساری جڑوں تک پانی پہنچانا فرض ہے۔ (بہار شریعت)

سوال : اگر ناخن میں آٹا لگ کر سوکھ گیا اور اس کے نیچے پانی نہ پہنچا تو اس غسل والی کے لیے کیا حکم ہے؟

جواب : اگر ایسا مسئلہ آ گیا تو غسل نہیں ہوا جب یاد آئے اور نظر پڑھے تو اس کو اتار کر پانی ڈال لے۔

سوال : مردوں کی طرح عورتوں کو اگر شہوت سے منی نکلے تو ان پر غسل فرض ہے یا کہ نہیں؟

جواب : منی نکلنے کی صورت میں عورت پر غسل فرض ہے۔

سوال : عورت کو مرد کی طرح احتلام ہو جائے تو مردوں کی طرح غسل فرض ہے یا کہ نہیں؟

جواب : احتلام ہونے کی صورت میں عورت پر غسل فرض ہے۔

سوال : وظیفہ زوجیت کے بعد بیوی حائضہ ہو گئی تو اس کی بیوی پر غسل فرض ہے کہ یا نہیں؟

جواب : اس عورت پر غسل فرض نہیں رہا۔ حیض سے پاک ہو کر غسل کرے۔

سوال : اکثر خواتین کا کہنا ہے کہ اگر ایام کے دنوں میں مہندی لگائی جائے تو جب تک حنا کا رنگ مکمل طور پر اُتر نہ جائے پاکی کا غسل نہیں ہوگا کیا یہ درست ہے؟

جواب : عورتوں کا یہ کہنا بالکل غلط ہے غسل ہو جائے گا غسل صحیح ہونے کے لیے مہندی کے رنگ کا اُترنا ضروری نہیں۔

سوال : عورت کا جب بچہ پیدا ہوتا ہے، کیا اُسی وقت غسل کرنا واجب ہو؟ کیا جب تک غسل نہ کریں اُس کا پکایا ہوا کھانا کھانا حرام اور گناہ ہے؟

جواب : حیض اور نفاس والی عورت کا پکایا ہوا کھانا جائز ہے۔ (نبی کریم ﷺ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا جوٹھا پانی ان کے حیض کے دنوں میں ہی پی لیتے تھے) جب تک وہ پاک نہ ہو جائے اس پر غسل فرض نہیں۔ یہ خیال بالکل غلط ہے کہ بچہ پیدا ہو جائے تو اس کے بعد غسل واجب ہوگا۔

سوال : کسی عورت کو بچہ پیدا ہونے کے بعد بالکل خون نہ آئے کیا وہ غسل کرے یا نہ کرے؟

جواب : بچہ پیدا ہونے کے بعد کسی کو بالکل خون نہ آئے، تب بھی جننے کے بعد احتیاطاً نہانا واجب ہے۔

سوال : عورتوں کا جب حیض ونفاس بند ہو تو کیا غسل واجب ہے؟

جواب : عورتوں کا جب حیض ونفاس کا خون بند ہو تو اس پر غسل کرنا واجب ہے۔

تیمّم کا بیان

وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰۤى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآىٕطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَیَمَّمُوْا صَعِیْدًا طَیِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَ اَیْدِیْكُمْؕ

ترجمہ: اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی قضائے حاجت سے آیا یا تم نے عورتوں کو چھوا اور پانی نہ پایا تو پاک مٹی سے تیمم کرو تو اپنے منہ اور ہاتھ کا اس مسح کرو۔

(کنزالایمان)

حدیث: حضرت ابو حذیفہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: منجملہ ان باتوں کے جن سے ہم کو لوگوں پر فضیلت دی گئی یہ ہیں ہماری صفیں فرشتوں کی صفوں کی طرح کردی گئیں۔ تمام زمیں ہمارے لیے مسجد کردی گئی اور جب پانی نہ پائیں تو زمین کی مٹی ہمارے لیے پاک کرنے والی بنادی گئی۔ (صحیح مسلم، بہار شریعت)

حدیث: امام احمد، ترمذی، ابوداؤد سے راوی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ پاک مٹی مومن کا وضو ہے اگرچہ دس سال تک پانی نہ پائے اور جب پانی کو پائے تو اسے اپنے جسم پر پہنچائے کہ یہ اس کے لیے بہتر ہے۔

(بہار شریعت)

سوال: تیمم کسے کہتے ہیں؟

جواب: خاص طریقے سے پاک مٹی کے ذریعے طہارت حاصل کرنے کو تیمم کہتے ہیں۔

سوال : تیمّم کرنے کی اجازت کن کن صورتوں میں ہے؟

جواب : جس کو وضو یا غسل کرنے کی ضرورت ہو اور پانی نہ ملے، یا پانی تو ہو، لیکن اس کے استعمال سے سخت بیماری کا اندیشہ ہو یا مرض بڑھ جانے کا ڈر ہو، یا رسی، ڈول یعنی کنویں سے پانی مہیا کرنے کا سامان موجود نہ ہو، یا دشمن سے خوف ہو، یا سفر میں پانی ایک میل کے زیادہ فاصلے پر ہو تو ان صورتوں میں وضو اور غسل کی جگہ تیمّم کرنے کی اجازت ہے۔

سوال : تیمّم کی شرائط کیا ہیں؟

جواب : تیمّم کی آٹھ شرائط ہیں۔

(۱) نیت عبادت مقصودہ کی کرے عبادت مقصودہ سے مراد وہ عبادات ہیں جو فرض ہی جیسے نماز، طواف وغیرہ اگر قرآن پڑھنے کی نیت سے تیمّم کیا تو اس سے نماز نہیں پڑھ سکتی۔

(۲) تیمّم جائز کرنے والا عذر جیسے پانی ایک میل دور ہو یا اس کے استعمال پر قادر نہ ہو۔

(۳) تیمّم جنس زمین سے ہو۔

(۴) مقام مسح کا پوری طرح سے کرنا۔

(۵) ہاتھ کے اکثر حصے یا مکمل ہاتھ سے مسح کرے۔ اگر دونوں انگلیوں سے کیا تو نہیں ہوگا۔

(۶) حیض ونفاس یا جنابت وغیرہ جو منافی تیمّم ہو موجود نہ ہو۔

(۷) ہتھیلیوں کو دو مرتبہ مٹی پر مارے۔

(۸) جو مسح کو مانع ہو وہ موجود نہ ہو جیسے اگر جسم پر موم یا چربی وغیرہ لگائی ہو تو تیمم نہیں ہوگا۔(نورالایضاح)

سوال : تیمم کن چیزوں سے ہوسکتا ہے؟

جواب : تیمم پاک مٹی سے ہوسکتا ہے یا جو چیز مٹی کی جنس سے ہو۔لکڑی. کپڑا،لوہا جیسی چیزوں سے تیمم نہیں ہوگا۔البتہ اگر کپڑے،لکڑی پر غبار پڑا ہو تو اس سے تیمم جائز ہے۔صراحی،گھڑا،مٹکا وغیرہ ان میں پانی بھرا ہو نہ ہو، بلکہ خشک ہو اور اس پر گردوغبار بھی نہ پڑی ہو تب بھی اس پر تیمم جائز ہے۔

اسی طرح دیوار جس پر سفیدی ہوچکی ہو خواہ چونے سے یا چونے میں نیل یا کوئی رنگ ملایا گیا ہو۔اس پر بھی تیمم جائز ہے۔بعض عورتیں مٹی بگھو کر جمالیتی ہیں اور اس کے خشک ہونے کے بعد اس سے تیمم کرتی رہتی ہیں یہ صورت بھی جائز ہے۔ مطلب یہ کہ جو چیز زمین کی جنس سے ہے اُس سے تیمم جائز ہے اور جو جنس زمین سے نہیں اس سے جائز نہیں۔جو نمک سمندری پانی سے بنے اس بت تیمم جائز نہیں ہے اور جو نمک کان سے نکلے اُس سے تیمم جائز ہے۔وجہ وہی ہے کہ سمندری نمک جنس زمین سے نہیں ہے(فتاویٰ سراجیہ، بہار شریعت)

سوال : تیمم کرنے کا طریقہ کیا ہے؟

جواب : تیمم میں نیت فرض ہے،یعنی پہلے یہ نیت کرے کہ میں ناپاکی دور کرنے کے لیے یا نماز پڑھنے کے لیے تیمم کرتی ہوں۔نیت کرنے کے بعد دونوں ہتھیلیوں کو اُنگلیوں سمیت پاک مٹی پر مارے،پھر ہاتھ جھاڑے اسی طرح کہ پورا ہاتھ دوسرے ہاتھ پر نہ مارے بلکہ انگوٹھ مارے کر تمام چہرے پر ملے اور جتنا حصہ چہرے کا وضو میں

دھویا جاتا ہے اُتنے حصے پر ہاتھ پھیرے، پھر دوبارہ اسی طرح مٹی پر ہاتھ مار کر ہاتھوں کو کہنیوں تک ملے اور انگلیوں کا خلال بھی کرے۔ چوڑیاں اور کنگن کے درمیان بھی اچھی طرح ملے اور اگر ناخن برابر بھی کوئی جگہ باقی رہ گئی تو تیمّم نہیں ہوگا۔

(کتاب الفقہ جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۲۳۵، فتاویٰ عالمگیری جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۵۶)

سوال : کیا وضو اور غسل کے تیمّم میں کوئی فرق ہے؟

جواب : وضو اور غسل کے تیمّم میں کوئی فرق نہیں ہے جتنی پاکی غسل اور وضو سے ہوتی ہے اُتنی ہی تیمّم سے بھی ہو جاتی ہے اگر بیس سال تک بھی پانی نہ ملے تو تیمّم ہی کرتے رہیں۔

سوال : اس صورت میں جو نجاست جسم کو لگی ہو وہ کیسے صاف ہوگی؟

جواب : اس صورت میں نجاست کے ساتھ ہی نماز پڑھ لے، معاف ہے۔ یاد رہے کہ اگر دوسری نماز کے وقت میں پانی ملنے کا امکان ہو تو اب نماز پڑھنا فرض نہیں ہوگا، البتہ بہتر یہ ہے کہ اُس وقت نماز پڑھ لے اور پانی ملنے کے بعد دوبارہ قضاء پڑھ لے۔

سوال : اگر پانی موجود نہیں تھا لیکن قرآن مجید کو چھونے کے لیے تیمّم کیا تو اس سے نماز پڑھنا درست ہے؟

جواب : اگر قرآن مجید کو چھونے کے لیے تیمّم کیا تو اس سے نماز پڑھنا درست نہیں ہے البتہ اگر نماز کے لیے تیمّم کیا گیا تو دوسرے وقت کی نماز پڑھنا درست ہے اور قرآن مجید کا چھونا بھی اس تیمّم سے درست ہے۔ (احسن الفتاویٰ جلد نمبر ۳ صفحہ نمبر ۲۴۱)

سوال : کیا پانی کے ہوتے ہوئے قرآن پاک کے لیے تیمّم کرنا درست ہے؟

جواب : پانی ہوتے ہوئے قرآن پاک کے لیے تیمّم کرنا درست نہیں ہے۔ جبکہ کہ

کوئی عذر نہ ہو جیسے پانی کا استعمال کرنے سے بیمار ہونے یا شدید سردی میں مر جانے کا خطرہ ہو۔

سوال: تیمم کن کن چیزوں سے ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب: جن چیزوں سے وضو یا غسل ٹوٹ جاتا ہے ان سے تیمم بھی ٹوٹ جاتا ہے۔ اس کے علاوہ پانی کے ملنے اور اس کے استعمال پر قادر ہونے سے بھی تیمم ٹوٹ جاتا ہے۔(بہار شریعت)

سوال: بیماری کی حالت میں پانی نقصان کرے تو تیمم کرنا درست ہے کہ نہیں؟

جواب: اگر بیماری کی وجہ سے پانی نقصان کرتا ہو، کہ اگر وضو یا غسل کرے گی تو بیمار پڑ جائے گی، یا دیر میں اچھی ہوگی، تب بھی تیمم درست ہے، لیکن اگر ٹھنڈا پانی نقصان کرتا ہو اور گرم پانی نہیں تو گرم پانی سے غسل کرنا واجب ہے اور اگر ایسی جگہ ہے کہ گرم پانی نہیں مل سکتا تو تیمم کرنا درست ہے۔

سوال: ایک عورت اپنے بچے کو دودھ پلاتی ہے جو پاخانہ اور پیشاب اکثر ماں کے کپڑوں کے اُوپر کرتا ہے اور ماں کے مسلسل غسل کرنے کی وجہ سے بچہ بیمار ہو جائے گا یا ماں خود بیمار ہو جائے گی ماں نہاتی نہیں ہے تو اس وجہ سے کیا اس کو قرآن پاک پڑھنا جائز ہوگا؟

جواب: اگر بار بار کے غسل سے (ماں) کو اپنے بچے کی بیماری کا ڈر ہو تو تیمم کر کے نماز پڑھ لیا کرے پھر دھوپ کے وقت یا گرم پانی سے غسل کر کے ان نمازوں کا پھر اعادہ کر لیا کرے اور تیمم کے بعد قرآن پاک کی تلاوت بھی درست ہے۔

حیض کا بیان

وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ ۭ قُلْ هُوَ اَذًى ۙ فَاعْتَزِلُوا النِّسَاۗءَ فِي الْمَحِيْضِ ۙ وَلَا تَقْرَبُوْھُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ ۚ فَاِذَا تَطَهَّرْنَ فَاْتُوْھُنَّ مِنْ حَيْثُ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّـوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ۝

﴿پارہ نمبر۲ سورۃ البقرۃ آیت نمبر۲۲۲﴾

ترجمہ: اے محبوب تم سے پوچھتے ہیں حیض کا حکم تم فرماؤ وہ ناپاکی ہے۔ تو عورتوں سے الگ رہو حیض کے دنوں میں اور ان سے نزدیکی نہ کرو۔ جب تک پاک نہ ہوں لیں۔ اور پھر جب وہ پاک ہو جائیں تو تم اُس کے پاس جاؤ جہاں سے اللہ تعالیٰ نے تمہیں حکم دیا ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے بہت توبہ کرنے والوں کو۔ اور پسند کرتا ہے ستھروں کو۔ (کنزالایمان)

حدیث: حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس نے حیض والی عورت کے پیچھے والے مقام میں جماع کیا یا اُن کے پاس گیا اُس نے جھٹلایا اُس چیز کو جو حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ پر اُتاری گئی (یعنی قرآن مجید)۔ (جامع ترمذی، سنن ابن ماجہ)

صحیحین میں ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں حائض (حیض والی) ہوتی اور حضور ﷺ میری گود میں تکیہ لگا کر قرآن پاک پڑھتے۔

صحیحین میں ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں مدت حیض میں پانی پیتی پھر سرکار دو عالم ﷺ کو دیتی۔ آپ ﷺ اپنا منہ مبارک

وہیں پر رکھتے جہاں میرا منہ لگا ہوتا تھا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے مجھے کہا کہ ہاتھ اُٹھا کر مسجد سے مصلیٰ اُٹھا دینا تو عرض کیا میں حیض کی حالت میں ہوں۔ تو آپ ﷺ فرمایا کہ حیض تمہارے ہاتھ میں نہیں ہے۔

حیض کی حکمت:

بالغہ عورت کے بدن میں قدرتی ضرورت سے کچھ زیادہ خون پیدا ہوتا ہے کہ حمل کی حالت میں وہ خون بچے کی غذا میں کام آئے اور بچوں کے دودھ پینے کے زمانے میں وہی خون دودھ ہو جائے۔ اور ایسا نہ ہو تو حمل اور دودھ پانے کے زمانہ میں اس کی جان پر بن جائے۔ یہی وجہ ہے کہ حمل اور دودھ پلانے کے شروع کے دنوں میں خون نہیں آتا۔ اور جس زمانے میں حمل نہ ہو اور نہ ہی دودھ پانا ہو وہ خون اگر بدن سے نہ نکلے تو قسم قسم کی بیماریاں لگ سکتی ہیں۔ (بہار شریعت۔ فقہ اہل سنت)

سوال: حیض کسے کہتے ہیں؟

جواب: ہر مہینے بالغ عورت کو جو خون آتا ہے اسے ،، حیض ،، کہتے ہیں۔ بشرطیکہ وہ بیمار (یعنی اُسے خون آنے کی بیماری مثلاً لیکوریا وغیرہ نہ ہو) حاملہ یا بہت عمر کی نہ ہو۔

سوال: حیض کی کم سے کم اور زیادہ سے زیادہ مدت کتنی ہے؟

جواب: حیض کی کم سے کم مدت تین دن اور تین رات ہے۔ اگر تین دن اور تین رات سے ذرا بھی کم ہو تو حیض نہیں ،، استحاضہ ،، ہے حیض کی زیادہ سے زیادہ مدت دس

دن اور دس راتیں ہیں اور اگر اس سے ذرا بھی زائد ہو گا تو وہ زائد حیض نہیں استحاضہ ہو گا۔

سوال : حیض کی مدت میں ایک رنگ کا خون آتا ہے یا مختلف رنگوں میں آتا ہے؟

جواب : حیض کی حالت میں سرخ، سیاہ، گدلا، زرد، سبز، خاکی، یعنی مٹیالا رنگ کا خون آسکتا ہے۔ جو کپڑا (پیڈ) یا گدی وغیرہ رکھی ہو جب تک وہ سفید دکھائی نہ دے حیض ہے اور جب سفید دکھائی دے کہ جیسے رکھی تھی ویسی ہی ہے تو وہ حیض سے پاک ہوگئی۔

سوال : حیض کی ابتدائی اور انتہائی عمر کیا ہے؟

جواب : حیض کی ابتدائی عمر نو سال ہے نو سال سے پہلے کسی عورت کو حیض نہیں آتا اور انتہائی عمر پچپن سال ہے اور یہ عام طور پر ایک معمول ہے اور اس کے بعد آنا بھی ممکن ہے۔ اس لیے اگر پچپن سال کے بعد خون آجائے تو اگر خوب سرخ اور سیاہ ہو تو حیض ہے اور اگر اس کے علاوہ کسی اور رنگ کا ہو تو وہ استحاضہ ہے اور یہ جب ہے کہ پہلے اس رنگ کا خون آنے کی عادت نہ ہو اور اگر حیض کے زمانے میں بھی اس عورت کو یہ رنگ آیا کرتے تھے تو حیض ہی سمجھا جائے گا۔

سوال : اگر کسی عورت کی عادت تین دن سے چار دن کی ہے اور پھر کسی ماہ زیادہ آ گیا تو اس عورت کے لیے کیا حکم ہے؟

جواب : ایسی صورت میں جب دس دن سے بڑھ جائے، سب حیض ہے اور اگر دس دن سے زیادہ ہو جائے تو جتنے دن عادت ہے حیض ہے باقی سب استحاضہ ہے۔

سوال : اسی مسئلہ کو مثال دے کر وضاحت سے سمجھایئے؟

جواب : اس کی مثال یہ ہے کہ عورت کو تین دن حیض آنے کی عادت ہے مگر اس مہینہ میں عورت کو دس دن سے زیادہ خون آ گیا تو وہی تین دن اور تین راتیں عورت کے حیض کے دن ہیں باقی دنوں کا سب خون استحاضہ ہے۔

سوال : حیض کی حالت میں عورت کو نمازوں کا کیا حکم ہے؟

جواب : دس دن نماز نہ پڑھے کہ اندیشہ ہو کہ حیض ہو، لیکن جیسے ہی دس دن اور دس رات سے بڑھے، فوراً پاک ہو کر نماز ادا کرے، اور تین دن تین راتوں کے علاوہ باقی تمام دنوں کی نماز قضاء ادا کرے اور یہ قضاء پڑھنا اس پر واجب ہے۔

سوال : ایک عورت ہے جس کی کوئی عادت مقرر نہیں ہے کسی ماہ چار دن اور کسی ماہ سات دن اسی طرح بدلتا رہتا ہے اس عورت کے لیے کیا حکم ہے؟

جواب : ایسی عورت کے لیے یہ سب حیض شمار ہوگا۔

سوال : ایسی عورت کو کبھی دس دن بھی بڑھ جائیں تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟

جواب : ایسی صورت میں دیکھا جائے کہ اس سے پہلے مہینے میں کتنے دن حیض آیا تھا بس اتنے ہی دن حیض کے شمار کریں گے، اور باقی سب استحاضہ ہے۔ ان دنوں کی نماز روزہ کی قضاء واجب ہوگی۔

سوال : اگر کسی لڑکی کو پہلی مرتبہ خون آیا تو اس کے بارے میں کیا احکام ہیں؟

جواب : ایسی صورت میں اگر دس دن سے کم ہو تو حیض ہے اگر دس دن ہوں تو بھی حیض ہے۔ اور اگر دس دن سے بڑھ گیا تو دس دن حیض ہے باقی دن استحاضہ ہے اگر یہ مہینوں چلتا ہے یعنی برابر کئی مہینے تک جاری رہا تو جس تاریخ کو شروع ہوا ہر مہینے اسی تاریخ کو لے کر دس دن تک حیض شمار کریں گے اور باقی بیس دن استحاضہ شمار ہوگا۔

جب بھی خون آئے گا قاعدہ بڑھتا ہی جائے گا۔ (بہار شریعت)

سوال : دو حیض کے درمیان میں پاک رہنے کی کم سے کم اور زیادہ سے زیادہ مدت کتنی ہے؟

جواب : دو حیض کے درمیان میں پاک رہنے کی کم سے کم مدت پندرہ دن ہے اور زیادہ کی کوئی مدت مقرر نہیں، سالوں تک بھی ہو سکتی ہے چنانچہ اگر کسی کو حیض آنا بند ہو جائے تو جتنے مہینے نہ آئے پاک رہے گی۔

سوال : اگر کسی عورت کو ایک یا دو دن خون آیا، پھر پندرہ دن پاک رہی، پھر ایک یا دو دن خون آ گیا تو اس کے کیا احکام ہیں؟

جواب : ایسی صورت میں پندرہ دن سے پہلے اور بعد میں ایک دو دن جو خون آیا وہ حیض شمار نہیں ہوگا بلکہ یہ استحاضہ ہے۔ کیونکہ اگر تین دن مکمل نہ ہوں تو حیض ہی نہیں ہوتا۔

سوال : اگر ایک دو دن خون آیا پھر پندرہ دن سے کم پاک رہی پھر ایک دو دن خون آیا اس کا کیا حکم ہے؟

جواب : ایسی صورت میں جن دنوں پاک رہی ان کا کچھ اعتبار نہیں بلکہ یوں سمجھ لیں کہ برابر اتنے دن خون جاری رہا اب جس کو جتنے دن کی عادت ہے وہ تو حیض ہے باقی سب استحاضہ ہے۔

سوال : حمل کے زمانہ میں اگر خون آجائے تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب : ایسی حالت میں اگر خون آجائے تو وہ حیض نہیں استحاضہ ہے یہاں تک کہ بچہ نکلنے سے پہلے پہلے جو خون آتا ہے وہ بھی استحاضہ کہلاتا ہے اور پیدا ہونے کے

بعد جو خون آتا ہے وہ ،،نفاس ،، کہلاتا ہے۔

سوال : عورت حالت حیض میں ذکر اور تسبیح وغیرہ کر سکتی ہے کہ نہیں؟

جواب: حالت حیض میں تلاوت قرآن کے سوا ہر قسم کا ذکر جائز ہے قرآن کی آیات بھی دعاء کی نیت سے پڑھنا جائز ہے۔

سوال : حیض یا نفاس والی عورت پر قرآن پاک پڑھ کر دم کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: بالکل جائز ہے۔ کیونکہ اس کو پڑھنا منع ہے سننا منع نہیں ہے۔

سوال : قرآن پاک حفظ کے دوران ناپاکی کی حالت میں کسی پین وغیرہ کی مدد سے قرآن پاک کے صفحات پلٹنا جائز ہے کہ ناجائز ہے؟

جواب : عورتوں کے خاص ایام میں قرآن کریم کا زبان سے پڑھنا جائز نہیں، اگر حفظ کو بھولنے کا اندیشہ ہو تو بغیر زبان ہلائے دل میں سوچتی رہے، زبان سے نہ پڑھے۔ (البتہ قرآن پاک کی تلاوت سن سکتی ہے) کسی کپڑے وغیرہ سے صفحات الٹنا جائز ہے۔

سوال : ناپاکی کی حالت میں اگر ناخن کاٹ لیے جائیں تو کیا جب تک وہ بڑھا کر دوبارہ نہ کاٹے جائیں پاک نہیں ہوگی؟

جواب : ناپاکی کی حالت میں ناخن نہیں کاٹنے چاہیں مگر یہ غلط ہے کہ جب تک دوبارہ ناخن بڑھ نہ جائیں عورت پاک نہیں ہوتی۔

سوال : حیض کے زمانہ میں نماز روزہ کا کیا حکم ہے؟

جواب: اس زمانہ میں نماز پڑھنا اور روزے رکھنا جائز نہیں۔ ہاں اتنا فرق ہے کہ نماز تو بالکل معاف ہو جاتی ہے پاک ہونے پر قضاء پڑھنا واجب نہیں لیکن روزہ بالکل

معاف نہیں ہوتا پاک ہونے کے بعد قضا کرنا واجب ہے۔ (نور الایضاح)

سوال: اگر کسی عورت کو نماز پڑھتے ہوئے حیض آ گیا تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر فرض نماز پڑھتے ہوئے ایسا ہو تو نماز چھوڑ دے یہ نماز بالکل معاف ہو گی اس نماز کی قضاء پڑھنا بھی واجب نہیں ہے۔ اگر نفل یا سنت میں ایسی صورت پیش آ گئی ہو نماز ختم کر دے لیکن پاک ہونے کے بعد اس کی قضاء پڑھنا واجب ہے۔

(بہار شریعت)

سوال: ابھی نماز نہیں پڑھی تھی لیکن بالکل آخری وقت میں حیض آ گیا تو اس نماز کا کیا حکم ہے؟

جواب: ایسی صورت میں نماز معاف ہو گی اس کی قضاء پڑھنا واجب نہیں۔

سوال: حیض کی حالت میں میاں بیوی کے تعلق کی کیا حد ہے؟

جواب: خاص تعلق یعنی صحبت کرنا جائز نہیں ہے نیز عورت کی ناف سے لے کر گھٹنے تک کا جسم بغیر کپڑے کے نہ چھوا جائے، اس کے علاوہ باقی باتیں درست ہیں جیسے: کھانا، پینا لیٹنا وغیرہ۔

سوال: کسی کی عادت پانچ دن یا نو دن ہے اب عادت کے مطابق خون بند ہو گیا تو کیا اس کے لیے صحبت کرنا درست ہے؟

جواب: ایسی صورت میں جب تک غسل نہ کرے، صحبت درست نہیں ہے اور اگر غسل نہ کیا ہو تو خون بند ہو جانے کے بعد ایک نماز کا وقت گزر جائے کہ ایک نماز کی قضاء اس پر واجب ہو جائے یا نماز ادا کر لے۔ تب صحبت درست ہے۔ اس سے پہلے درست نہیں ہے۔ (بہار شریعت)

لوٹ: جماع (ہم بستری) حالت حیض میں حرام ہے اور جائز سمجھنے والا کافر ہے اور جو حرام سمجھ کر کرے گا وہ گناہ گار ہوگا۔

سوال: اگر عادت پانچ دن کی تھی اور خون چار دن آ کر رک گیا تو نماز اور صحبت کے بارے میں کیا احکام ہیں؟

جواب: ایسی حالت میں غسل کر کے نماز پڑھنا واجب ہے لیکن جب تک پانچ دن پورے نہ ہو جائیں صحبت کرنا درست نہیں کیونکہ اندیشہ ہے کہ خون دوبارہ نہ آ جائے۔

(بہار شریعت)

سوال: اگر ایک دو دن خون آ کر رک گیا تو اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب: ایسی صورت میں غسل کرنا واجب نہیں ہے وضو کر کے نماز پڑھے، لیکن ابھی تعلق قائم کرنا درست نہیں اگر پندرہ دن سے پہلے دوبارہ آ جائے تو سمجھا جائے کہ وہ حیض کا زمانہ تھا اب عادت دیکھ کر جتنے دن حیض کے ہوں وہ نکال کر باقی دن کی نماز، روزہ قضاء کرے اور پندرہ دن گزر گئے اور خون نہیں آیا تو وہ ایک دو دن استحاضہ کے سمجھے اور جو نمازیں ان دنوں میں چھوٹیں تھی ان کی قضاء پڑھے۔

سوال: اگر حیض نماز کے بالکل آخری وقت میں بند ہو تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر دس دن سے کم آیا اور ایسے وقت بند ہوا کہ نماز کا وقت بہت کم ہے کہ جلدی اور پھرتی سے غسل کے فرائض ادا کر کے غسل کے بعد اتنا وقت باقی رہتا ہے کہ جس میں ایک مرتبہ اللہ اکبر کہہ کر نیت باندھ جا سکتی ہے۔ اس سے زیادہ کچھ نہیں پڑھ سکتی تب بھی نماز اس پر واجب ہوگئی۔ اور قضاء پڑھے گی۔

اگر اس سے بھی کم وقت ہو تو نماز معاف ہے۔ قضاء پڑھنا واجب نہ ہوگی۔

اگر دس دن پورے آیا ہو تو اب اگر وقت صرف اتنا ہے کہ بس ایک دفعہ اللہ اکبر کہہ سکتی ہے، غسل کرنے کی بھی گنجائش نہیں ہے تو بھی نماز واجب ہو جائے گی اور اس نماز کی قضاء پڑھنا پڑے گی۔

سوال : اگر رمضان شریف میں رات کو پاک ہوگئی تو کیا حکم ہے؟

جواب : ایسی صورت میں اگر پورے دس دن حیض آیا ہو اور ایسے وقت میں پاک ہوئی ہو کہ اللہ اکبر بھی نہیں کہہ سکتی کہ سحری کا وقت ختم ہو گیا تب بھی صبح کا روزہ واجب ہے۔ چاہے کہ نیت کرلے اور صبح کو غسل کرلے۔ اگر دس دن سے کم حیض آیا اور ایسے وقت پاک ہوئی، کہ صرف فرائض غسل ادا کر کے غسل تو کرلے گی، لیکن روزہ کا وقت ختم ہونے سے پہلے اللہ اکبر بھی نہیں کہہ سکتی تب بھی روزہ واجب ہوگا۔

اگر غسل نہ کیا ہو تو چاہیے کہ روزہ کی نیت کرلے اور صبح کو غسل کرلے اور اگر دس دن سے کم آیا اور ایسے وقت بند ہوا کہ پھرتی سے غسل کرنے کا بھی وقت نہیں، تو روزہ رکھنا جائز نہیں ہے لیکن سارا دن روزہ داروں کی طرح رہے اور پھر اس کے بعد قضاء کرے۔

استحاضہ کا بیان

حدیث: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ: فاطمہ بنت جیش نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ مجھے استحاضہ آتا ہے۔ اور پاک نہیں رہتی۔ تو کیا نماز چھوڑ دوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ تو رگ کا خون ہے حیض نہیں ہے تو جب حیض کے دن جاتے رہیں تو پاک ہو کر نماز پڑھ۔ (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

حدیث: ایک اور روایت میں فاطمہ بنت جیش سے یوں ہے کہ اس سے رسول اللہ ﷺ نے یوں فرمایا کہ جب حیض کا خون ہوگا تو سیاہ ہوگا شناخت میں آئے گا۔ جب یہ ہو تو نماز سے باز رہ اور جب دوسری قسم ہو تو وضو کر کے نماز ادا کر۔ (سنن ابوداؤد، سنن نسائی ج)

سوال: استحاضہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: استحاضہ اس خون کو کہتے ہیں جو حیض اور نفاس کی بیان کردہ تعریف کے خلاف آئے۔ مثلاً حیض میں تین دن سے کم اور دس دن سے زیادہ آنے والا خون حیض نہیں استحاضہ ہے اور نفاس سے چالیس روز سے زیادہ آنے والا خون استحاضہ ہے۔

سوال: بچہ پیدا ہونے کے وقت بچہ نکلنے سے پہلے جو خون آئے اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: وہ بھی استحاضہ ہے بلکہ جب تک بچہ آدھے سے زیادہ نکل نہ آئے اس وقت تک جو خون آئے گا اس کو استحاضہ کہیں گے۔

سوال : کسی عورت کو استحاضہ کا خون جاری ہو تو اس کو کیا حکم ہے؟

جواب : استحاضہ کے خون کا حکم معذور کے حکم کی طرح ہے، جس کی تفصیل یہ ہے کہ اگر کسی عورت کو استحاضہ کا خون جاری ہو اور ایک فرض نماز کے پورے وقت میں برابر اسی طرح جاری ہو کہ عورت کو اتنا وقت بھی نہ ملے کہ اس میں خون نہ آئے اور وہ وضو کر کے اس وقت کی نماز ادا کر لے جب اس طریقہ سے مسلسل خون جاری ہو تو وہ عورت معذور کہلائے گی۔

اور اگر عورت کو اتنا وقت مل جاتا ہے کہ اس کو طہارت کیساتھ اس وقت کی نماز پڑھ لے اور اس دوران خون نہ آئے تو پھر عورت شرعاً معذور کے حکم میں نہیں آئے گی اور معذور کے احکام اس پر جاری نہیں ہوں گے۔

بلکہ تندرستوں کے حکم میں آئے گی اور جو احکام تندرستوں کے ہوتے ہیں وہی اس پر عائد ہوں گے۔ علماء نے کہا کہ یہ اس کی طرح ہے جس کی نکسیر مسلسل چلتی ہے۔

ذکر کردہ تفصیل کے مطابق ایک بار عورت کے معذور ہونے پر پھر آئندہ عذر کے باقی رہنے کے لیے مسلسل خون جاری رہنا ضروری نہیں، بلکہ وہ فرض کے وقت کم از کم ایک بار بھی خون آجائے تو بھی عورت معذور رہنے کے لیے کافی ہے۔

اور جب کسی فرض نماز کا وقت ایسا گزرے کہ ایک بار بھی خون نہ آئے تو پھر عورت معذوروں کے حکم میں نہیں رہے گی تندرستوں کے حکم میں ہو جائے گی۔ معذ سے مراد معذور شرعی ہے۔

سوال : معذور شرعی کی اسلام میں کیا رعایت ہے؟

جواب : معذور شرعی جس عذر کی وجہ سے معذور ہوا گر وہی عذر ہو تو وضو نہیں ٹوٹے گا نہ نماز ٹوٹے گی۔ جیسے استحاضہ والی کا استحاضہ کی وجہ سے وضو نہیں ٹوٹے گا اور نہ ہی نماز۔ البتہ اگر کوئی دوسرا سبب جیسے پیشاب وغیرہ پایا جائے تو یہ وضو بھی توڑ دے گا اور نماز بھی۔ دوسری نماز کا وقت شروع ہونے سے بھی وضو اور نماز دونوں ٹوٹ جائیں گے۔ (عامہ کتب فقہ)

سوال : استحاضہ والی عورت جس کا خون ابھی جاری ہے وہ قرآن الکریم اور مسجد میں جاسکتی ہے۔ اور بیت اللہ کا طواف کرسکتی ہے؟

جواب : استحاضہ والی عورت کو قرآن الکریم کی تلاوت کرنا، قرآن الکریم کو باوضو چھونا اور مسجد میں جانا اور بیت اللہ کا طواف کرنا سب جائز ہے۔

سوال : کیا عورت استحاضہ جاری خون کی حالت میں نماز ادا کرسکتی ہے؟

جواب : عورت کو استحاضہ کی حالت میں نماز روزہ ممنوع نہیں اور ہم بستری بھی ممنوع نہیں اس لیے استحاضہ والی عورت نماز بھی پڑھے اور روزہ بھی رکھے۔ باب کہ شروع کی حدیث میں اس کی وضاحت ہے۔

سوال : استحاضہ والی عورت نے اگر فجر کے وقت وضوء کیا تو سورج نکلنے کے بعد اس وضوء سے نماز ادا کرسکتی ہے؟

جواب : استحاضہ والی عورت نے اگر فجر کے وقت وضوء کیا تو سورج نکلنے کے بعد اس وضوء سے نماز ادا نہیں کرسکتی دوسرا وضو کرنا چاہیے اور جب سورج نکلنے کے بعد وضوء کیا تو اس وضوء سے ظہر کی نماز پڑھنا درست ہے نماز ظہر کے وقت دوبارہ وضوء کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ جب عصر کا وقت آئے تب نیا وضوء کرنا پڑے گا اور اگر کسی اور وجہ

سے وضوء ٹوٹ جائے تو اور بات ہے۔

سوال : استحاضہ والی عورت نے وضوء کر کے نفل نماز شروع کی جب ایک رکعت پڑھی تو نماز کا وقت نکل گیا تو نماز کا کیا حکم ہے؟

جواب : استحاضہ والی عورت نے وضوء کر کے نفل نماز شروع کی جب ایک رکعت پڑھی تو نماز کا وقت نکل گیا تو نماز فاسد ہو گئی اور احتیاطاً قضاء لازم ہے۔

نفاس کا بیان

سوال : نفاس کسے کہتے ہیں؟

جواب : بچہ پیدا ہونے کے بعد آگے کی راہ سے جو خون آتا ہے اُس کو نفاس کہتے ہیں۔

سوال : نفاس کی مدت کیا ہے؟

جواب : زیادہ سے زیادہ نفاس کی مدت چالیس روز ہے۔ اور کم سے کم کوئی مدت نہیں اگر چہ کچھ دیر خون آ کر بند ہو جائے تو وہ بھی نفاس ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ کسی عورت کو بالکل ہی نفاس نہ آئے۔ اگر ۴۰ دن سے زیادہ ہو تو استحاضہ ہے۔

سوال : دو بچوں کی پیدائش کے درمیان چھ مہینے یا اس سے زیادہ فاصلہ ہو اور جو دونوں کے بعد خون آئے وہ کس طرح شمار ہوں گے؟

جواب : اگر دو بچے پیدا ہوں اور دونوں کی ولادت میں چھ مہینے یا اس سے زیادہ کا فاصلہ ہو اور دونوں کے بعد خون آئے تو وہ دونوں خون علیحدہ علیحدہ دو نفاس کے شمار ہوں گے۔

سوال : اگر کسی بچہ کے تمام اعضاء کٹ کٹ کر آئیں تو اس کے اکثر اعضاء نکل چکنے کے بعد جو خون آئے تو کیا شمار ہوگا؟

جواب : اگر کسی بچہ کے تمام اعضاء کٹ کٹ کر آئیں تو اس کے اکثر اعضاء نکل چکنے

کے بعد جو خون آئے وہ نفاس میں شمار ہوگا۔

سوال : اگر کسی عورت کا آپریشن سے بچہ پیدا ہوا اور خون آپریشن کے مقام سے نکلے آگے کی راہ سے نہ نکلے تو یہ خون کیا ہوگا؟

جواب : اگر کسی عورت کا آپریشن سے بچہ پیدا ہوا اور خون آپریشن کے مقام سے نکلے آگے کی راہ سے نہ نکلے تو یہ خون نفاس نہیں کہلائے گا جب کہ وہ زخم سے آرہا ہو اور اگر آگے کی راہ سے بھی خون باہر نکلے تو وہ نفاس سمجھا جائے گا۔

سوال : اگر بچہ پیدا ہونے کے بعد بالکل خون نہیں آیا تو کیا اس پر بھی غسل واجب ہوتا ہے؟

جواب : جی ہاں ایسی صورت میں بھی غسل واجب ہوتا ہے۔ کیوں کہ یہ قول احتیاطاً ہے۔

سوال : اگر آدھا یا آدھے سے کم یا آدھے سے زیادہ بچہ نکل آیا لیکن پورا نہیں نکلا تو اس وقت جو خون آئے اس کا کیا حکم ہے؟

جواب : ایسی صورت میں جو خون آئے وہ نفاس کے حکم میں ہے اور اگر آدھے سے کم نکلا اس وقت جو خون آیا وہ استحاضہ کے حکم میں ہے اور اگر ہوش و حواس باقی ہوں اور نماز کا وقت ہو جائے تو اس وقت بھی نماز پڑھے اگرچہ اشارہ ہی سے کیوں نہ ہو، قضاء نہ کرے ورنہ گناہ گار ہوگی۔

سوال : ایسی صورت میں اگر بچے کے ضائع ہونے کا ڈر ہو تو کیا کرے؟

جواب : اگر کوئی ایسا اندیشہ ہو تو اس وقت نماز نہ پڑھے بعد میں قضاء پڑھ لے۔

سوال : اگر کسی کا حمل گر گیا اور اس کے بعد خون نکلا تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: ایسی صورت میں اگر بچے کا ایک آدھ عضو بن گیا ہو تو اس کے بعد آنے والا خون نفاس کے حکم میں ہے۔ اور اگر بچے کا کوئی عضو نہیں بنا بس گوشت ہی گوشت ہے تو اس کے بعد نکلنے والا خون نفاس نہیں ہے۔ اور اگر وہ خون حیض بن سکے تو حیض ہے (یعنی مدت و عادت دیکھنے کے بعد) اور اگر حیض نہ بن سکے تو استحاضہ ہے۔

سوال: اگر خون چالیس دن سے بڑھ گیا تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر پہلا بچہ ہے تو ایسی صورت میں چالیس دن نفاس کے ہیں اور جتنا زیادہ آیا ہے وہ استحاضہ ہے۔ فوراً نہا دھو کر نماز پڑھنا شروع کر دے بند ہونے کا انتظار نہ کرے۔ اگر یہ پہلا بچہ نہیں ہے، اس سے پہلے بھی یہ چیزیں پیش آ چکی ہیں تو اپنی عادت کو دیکھے کہ پہلے کتنے دن نفاس آیا تھا؟ جتنے دن نفاس کی عادت ہو اُتنے دن نفاس کے شمار کرے، باقی استحاضہ ہے۔ (بہار شریعت)

سوال: اگر کسی کی عادت تیس دن آنے کی ہے تو اب کی بار تیس دن پر بھی بند نہیں ہوا تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: ایسی صورت میں ابھی غسل نہ کرے بلکہ انتظار کرے۔ اگر چالیس دن تک بند ہو گیا تو یہ نفاس ہے اور اگر چالیس دن سے بڑھ گیا تو تیس دن نفاس کے ہیں باقی سب استحاضہ ہے۔ اب غسل کر کے ان دس دنوں کی نماز اور روزہ قضاء کرے۔

نماز کا بیان

حدیث: رسول اکرم محمد مصطفےٰ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔

(۱) شہادتیں۔ اللہ تعالیٰ کی خدائی اور حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ کی نبوت کا اقرار کرنا۔

(۲) نماز قائم کرنا۔

(۳) زکوٰۃ دینا۔

(۴) حج کرنا۔

(۵) رمضان میں روزے رکھنا۔ (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس کے گھر کے دروازے کے آگے نہر ہو تو وہ اس میں پانچ مرتبہ غسل کرے تو کیا اس کے جسم پر میل رہ جائے گی۔ تو عرض کی کہ نہیں۔ پھر آپ نے فرمایا کہ یہی مثال پانچ نمازوں کی ہے اللہ تعالیٰ اس کے سبب خطائیں مٹا دیتا ہے۔ (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

حدیث: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب تمہارے بچے سات برس کے ہوں تو نماز کا حکم دو اور دس سال کے ہو جائیں تو سختی سے پڑھاؤ۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کو صرف اور صرف اپنی بندگی کے لیے پیدا فرمایا ہے اور اس بندگی کو بجالانے کے لیئے اُسے تمام سہولتیں مہیا کردیں اس کے بعد اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے اس کا اظہار چاہتا ہے۔

(۱) اب نماز ہی احکام الٰہی سے وہ حکم ہے جس میں کمالِ بندگی پایا جاتا ہے۔

(۲) جب بندہ کھڑا ہوتا ہے تو آداب بجالاتا ہے اور ان احکامات کا تکرار ہوتا ہے جو اللہ کی طرف سے اُس کو ملے اس کے بعد بندہ پانچ وقت کی نمازوں میں اللہ تعالیٰ کے حضور اپنی گردن جھکاتا ہے۔ یہ اس طرف اشارہ کرتا ہے کہ اے اللہ! میں تمہاری ہی اطاعت بجالا رہا ہوں، میرا سر تسلیم خم ہے۔

اس کے بعد سر سجدہ ریز ہوتا ہے، گویا زبان سے اپنی پیشانی رگڑ رگڑ کر یہ بتا رہا ہوں کہ اے اللہ! عزت و شان سب تیرے لیے ہی ہے ہم تو بس ان احکامات کے پاسدار ہیں۔ جو اللہ نے ہم پر نازل فرمائے ہیں۔ نماز ادا کرنے کے لیے تکبیر تحریمہ یعنی ، ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ ، ، کہہ کر نماز میں داخل ہونا شرط ہے۔ باقی قیام، رکوع، سجدہ، قومہ، جلسہ اور تشہد قعدہ اخیرہ کے ساتھ نماز کو ادا کیا جاتا ہے ان میں سے کسی ایک چیز کے بغیر نماز ادا کی گئی تو نماز کا لوٹانا ضروری ہے۔

نماز کی اہمیت:

نماز اللہ تعالیٰ نے معراج کی رات عرش پر بلا کر اپنے پیارے محبوب کو تحفتاً دی جبکہ دیگر احکام زمین پر ہی نازل فرمائے۔ دیگر فرائض کی نسبت اس کا ذکر تقریباً ۷۰۰ سے زائد مرتبہ آیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے نماز کو دین کا

ستون قرار دیا جس نے اس کو گرایا گو اُس نے دین کو گرا دیا۔ نماز کی اہمیت کے لیے بس اتنا ہی کافی ہے کہ مسلمان اور کافر کے درمیان فرق یہی چیز کرتی ہے۔ قرآن الکریم میں بیاسی مقامات پر اللہ تعالیٰ نے نماز کی تاکید فرمائی ہے۔ قیامت کے دن جب تمام لوگوں کو جمع کیا جائے گا۔ اُس دن سب سے پہلا سوال نماز کے متعلق ہوگا۔

سوال : خواتین کے نماز پڑھنے کا طریقہ کیا ہے؟

جواب : نماز کا سنت طریقہ یہ ہے، کہ باوضو پاک جگہ قبلہ رو کھڑی ہو کھڑی ہوتے وقت دونوں پنجوں میں چار انگل کا فاصلہ کر لے۔ پھر نماز کی نیت کرے (اس وقت جو بھی نماز پڑھنی ہو اُس کی نیت کرے) کہ میں نے نیت کی ،،،، رکعت نماز ،،،، واسطے اللہ تعالیٰ کے منہ میرا کعبہ شریف کی طرف اور پھر اپنے دونوں ہاتھ کاندھوں تک اُٹھائے لیکن اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنی چادر یا دوپٹہ سے باہر نہ نکالے ہاتھ کی انگلیوں کو نہ بالکل ملائے اور نہ ہی زیادہ پھیلائے بلکہ انہیں اپنے حال پر چھوڑ دے ہتھیلیاں قبلہ کی طرف رکھے اور اللہ اکبر کہتی ہوئی اپنے ہاتھ نیچے لائے مگر تکبیر کے وقت سر نہ جھکائے اور تکبیر کے بعد فوراً ہاتھ باندھ لے۔ یوں کہ بائیں ہتھیلی سینے پر چھاتی کے نیچے رکھ کر اس کی پیٹھ پر داہنی ہتھیلی رکھے اور ثناء پڑھے۔ نیت دل میں ہونا ضروری ہے زبان پر ہونا ضروری نہیں۔

سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ

ترجمہ : پاک ہے تو اے اللہ اور میں تیری حمد بیان کرتی ہوں تیرا نام برکت

والا ہے۔

اور تیری عظمت بلند ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

پھر تعوذ پڑھے یعنی: اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْم: پڑھے

پھر تسمیہ یعنی: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم: کہے

پھر الحمد شریف پڑھے جسے سورۃ فاتحہ کہتے ہیں جب وَلَا الضَّآلِّيْنَ کہے تو اس کے فوراً بعد آمین آہستہ کہے اس کے بعد بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم: نہ پڑھے۔

اس کے بعد قرآن پاک کی کوئی بھی سورۃ پڑھے یا کہیں سے بھی قرآن پاک کی تین آیتیں پڑھ لے۔

اس کے بعد، ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ ، ، کہتے ہوئے رکوع میں جائے یعنی اس طرح جھک جائے کہ دونوں ہاتھوں کی انگلیاں ملا کر دونوں گھٹنوں پر رکھ دے اور دونوں بازو پہلو سے ملائے رہے اور رکوع میں کم از کم تین مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمَ کہے۔

اس کے بعد سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہتے ہوئے کھڑی ہو جائے۔

پھر کھڑے ہی کھڑے ، ، رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ ، ، کہے۔

جب خوب سیدھی کھڑی ہو جائے۔ پھر ، ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ ، ، کہتی ہوئی سجدے میں جائے۔ زمین پر پہلے گھٹنے رکھے پھر ہاتھ رکھے، پھر دونوں ہاتھوں کے درمیان اس طرح چہرہ رکھے کہ پہلے ناک پھر ماتھا رکھا جائے اور ہاتھ اس طرح رکھے کہ دونوں بانہیں زمین پر بچھ جائیں اور ہاتھ پاؤں کی انگلیاں قبلہ رخ کر دے۔ مگر

پاؤں کھڑے نہ رکھے بلکہ داہنی طرف کو نکال دے اور خوب سمٹ کر سجدہ کرے کہ پیٹ دونوں رانوں سے اور کہنیاں دونوں پہلوؤں سے مل جائیں۔

اور سجدے میں کم از کم تین مرتبہ "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰی" کہے۔

اس کے بعد اس طرح بیٹھے کہ دونوں پاؤں اپنی رانوں پر اس طرح رکھے کہ انگلیاں خوب ملی ہوئی ہوں اور قبلہ رخ ہوں۔ پھر "اَللّٰہُ اَکْبَرُ" کہتے ہوئے دوسرے سجدہ میں جائے اس میں بھی کم از کم تین مرتبہ، "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰی" کہے۔ اور یہ سجدہ بھی اُسی طرح ادا کرے جس طرح ابھی اُوپر بیان ہوا ہے۔ دوسرے سجدے کے ختم ہونے کے بعد ایک رکعت پوری ہوگئی۔

دوسرے سجدے کے بعد دوسری رکعت کے لیے "اَللّٰہُ اَکْبَرُ" کہتی ہوئی سیدھی کھڑی ہو جائے اور اٹھتے وقت زمین پر ہاتھ نہ ٹیکے، سیدھی کھڑی ہو کر بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھ کر سورۃ فاتحہ پڑھے اور وَلَا الضَّآلِّیْنَ کہے تو اس کے فوراً بعد آمین کہے اس کے بعد اس کے بعد قرآن پاک کی کوئی بھی سورۃ یا کسی بھی جگہ سے قرآن پاک کی کم از کم تین آیتیں پڑھے۔

اسی طرح ایک رکوع اور دو سجدے کرے جس طرح پچھلی رکعت میں بیان ہوا ہے۔ دوسرے سجدے سے فارغ ہو کر اس طرح بیٹھ جائے جس طرح دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنا بتایا ہے یعنی دونوں پاؤں داہنی طرف کو نکال دے اور پچھلے دھڑ کے بائیں طرف بیٹھ جائے اور دونوں ہاتھ اپنی رانوں پر اس طرح رکھے کہ انگلیاں خوب ملی ہوئی ہوں اور قبلہ رخ ہوں۔

جب بیٹھ جائے تو تشہد یعنی ،، التحیات ،، آخر تک پڑھے، التحیات

پڑھتے ہوئے اَشْھَدُ اَنْ لَّآاِلٰہَ اِلَّااللّٰہ پر جب پہنچے تو داہنے ہاتھ کی بیچ کی انگلی اور انگوٹھے کو ملا کر گول حلقہ بنادے اور چھنگلیاں اور اس کے پاس والی انگلی کو بند کرلے اور جب لَآاِلٰہَ کہے تو شہادت کی انگلی اٹھادے اور اِلَّااللّٰہ کہے تو اس انگلی کو جھکادے، مگر دونوں انگلیوں کو بند کرنے اور انگوٹھے سے بیچ کی انگلی ملانے سے جو شکل بن گئی اُس کو آخر نماز تک باقی رکھے۔

التحیات سے فارغ ہو کر درود شریف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍوَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ
کَمَاصَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرٰھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرٰھِیْمَ اِنَّکَ
حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍوَّعَلٰی اٰلِ
مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرٰھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ
اِبْرٰھِیْمَاِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

پڑھے پھر کوئی دعا پڑھے جو قرآن وحدیث میں آئی ہو اس کے بعد داہنی طرف منہ کرتے ہوئے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ کہے اور نماز سے نکلنے کی نیت کرے اور عَلَیْکُمْ (تم پر) کہتے ہوئے فرشتوں پر سلام کی نیت کرے جو داہنی طرف ہوں، پھر اسی طرح جو بائیں طرف ہوں یہ دو رکعت نماز ختم ہوئی۔

اگر کسی کو چار رکعت نماز پڑھنی ہے تو دوسری رکعت میں بیٹھ کر عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ تک پڑھ کر کھڑی ہو جائے اس کے بعد دو رکعتیں اور پڑھے تیسری رکعت بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم: پڑھ کر شروع کرے اس کے بعد سورۃ فاتحہ اور اس کے بعد کوئی اور سورۃ پڑھے، پھر دونوں رکوع اور سجدے اس طرح

کرے جس طرح پہلے بیان ہوا ہے، تیسری رکعت سے فارغ ہو کر چوتھی رکعت کے لیے کھڑی ہو جائے اور کھڑی ہوتے ہوئے زمین پر ہاتھ سے ٹیک نہ لگائے۔

چوتھی رکعت کو شروع کرتے ہوئے بھی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ: پڑھے اور اس کے بعد سورۃ فاتحہ پھر دوسری کوئی سورۃ پڑھے پھر اسی طرح رکوع اور دو سجدے کرے جس طرح پہلے بیان ہوا ہے۔ چوتھے سجدے سے فارغ ہو کر اس طرح بیٹھ جائے جیسے دوسری رکعت میں بیٹھی تھی اور اَلتَّحِيَاتُ پوری پڑھ کر درود شریف پڑھے پھر دعا پڑھے پھر اس کے بعد دونوں طرف سلام پھیر دے۔

دوسری، تیسری اور چوتھی رکعت میں ثناء اور تعوذ یعنی اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ: نہیں پڑھا جاتا، بلکہ یہ رکعتیں، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ: سے شروع کی جاتی ہیں اور فرضوں کی تیسری اور چوتھی رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد کوئی سورۃ یا کم از کم تین آیات پڑھنا واجب نہیں ہے۔ یہ طریقہ دوبار چار مرتبہ پڑھنے کا معلوم ہوا۔

اور اگر کسی کو تین رکعت فرض نماز مغرب پڑھنا ہو تو وہ دوسری رکعت میں بیٹھ کر عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ تک التحیات پڑھے اور کھڑی ہو جائے اور تیسری رکعت میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ: اور اس کے بعد سورۃ فاتحہ پڑھے اور اس کے بعد دونوں سجدے کرے اور بیٹھ جائے۔ اور پوری اَلتَّحِيَاتُ اور درود شریف اور دعا ترتیب وار پڑھے اور پھر سلام پھیر دے۔

نماز کے اوقات

اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا ﴿۱۰۳﴾

ترجمہ : بے شک نماز مسلمان پر وقت باندھا ہوا فرض ہے۔ (سورۃ النساء پارہ ۵ آیت ۱۰۳)

اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر پانچ نمازیں فرض فرمائی ہیں اور اس میں کسی مسلمان کا اختلاف نہیں ہے کہ جو ان کو فرض نہ مانے وہ کافر ہو جاتا ہے۔ ان پانچ نمازوں کے اوقات شریعت نے متعین کر دیے ہیں۔

حضرت محمد ﷺ نے نمازوں کو بے وقت یعنی اس کے مستحب وقت کے بعد پڑھنے والوں کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ یہ منافق کی نماز ہے کہ بیٹھے بیٹھے سورج کا انتظار کرتا رہتا ہے۔ اور جب سورج پیلا پڑ جائے تو کھڑے ہو کر (جلدی جلدی مرغ کی طرح) چار ٹھونگیں مار لیتا ہے اور اللہ تعالیٰ کو ان (سجدوں) میں بس ذرا سا یاد کر لیتا ہے۔ (شرح معانی الآثار کتاب الصلوۃ جلد اوّل)

سوال : نماز فجر کا وقت کب شروع ہوتا ہے اور کب ختم ہوتا ہے؟

جواب : نماز فجر کا وقت صبح صادق ہوتے ہی شروع ہو جاتا ہے۔ اور سورج کے طلوع ہونے تک باقی رہتا ہے۔ یعنی جب سورج طلوع ہونا شروع ہوتا ہے تو نماز فجر کا وقت ختم ہو جاتا ہے۔

سوال : نماز ظہر کا وقت کب شروع ہوتا ہے اور کب ختم ہوتا ہے؟

جواب : نماز ظہر کا وقت سورج ڈھل جانے کے بعد سے شروع ہو جاتا ہے اور جب تک ہر چیز کا سایہ اس کے اصلی سایہ کے علاوہ دوگنا نہ ہو جائے باقی رہتا ہے مطلب یہ کہ ہر چیز کا سایہ جو عین زوال کے وقت ہوتا ہے اس کو چھوڑ کر جب سایہ اس چیز سے دوگنا ہو جائے تو اس وقت نماز ظہر کا وقت ختم ہو جاتا ہے۔

سوال : نماز عصر کا وقت کب شروع ہوتا ہے اور کب ختم ہوتا ہے؟

جواب : نماز ظہر کا وقت ختم ہونے کے بعد نماز عصر کا وقت شروع ہو جاتا ہے اور سورج غروب ہونے تک باقی رہتا ہے لیکن جب سورج زرد پڑ جائے تو نماز عصر کا مکروہ وقت شروع ہو جاتا ہے

سوال : نماز مغرب کا وقت کب شروع ہوتا ہے اور کب ختم ہوتا ہے؟

جواب : جب سورج غروب ہو جائے تو مغرب کا وقت شروع ہو جاتا ہے جو سرخ روشنی (جسے ،،شفق احمر،، کہتے ہیں) غائب ہونے کے بعد سفید روشنی شفق بیض طلوع ہوتا ہے یا اس کے پھیلے رہنے تک۔

نوٹ : البتہ تھوڑی بہت دیر ہو جائے تو نماز کو قضا سمجھ کر چھوڑ نہ دینا چاہیے........

سوال : نماز عشاء کا وقت کب شروع ہوتا ہے اور کب ختم ہوتا ہے؟

جواب : نماز مغرب کا وقت ختم ہوتے ہی نماز عشاء کا وقت شروع ہو جاتا ہے اور صبح صادق تک باقی رہتا ہے لیکن آدھی رات کے بعد عشاء کا وقت مکروہ ہو جاتا ہے۔

نوٹ : ان اوقات میں سے اوّل وقت میں نماز پڑھنے کی کوشش کریں اور یہ کہ ان اوقات کے اندر اندر نماز ضرور ادا کریں ، اکثر خواتین نماز صرف اس وجہ

سے قضا کر دیتی ہیں کہ وہ سمجھتی ہیں کہ نماز کے ایک ڈیڑھ گھنٹہ بعد نماز کا وقت ختم ہو جاتا ہے جب تک دوسری نماز کا وقت شروع ہو نہ جائے نماز قضا نہیں ہوتی۔ سوائے فجر کے۔

سوال: کچھ ایسے اوقات بھی ہیں جن میں نماز نہیں ہوتی؟

جواب: جی ہاں؛ تین اوقات ایسے ہیں جن میں کوئی نماز صحیح نہیں ہوتی۔ نہ فرض اور نہ ہی نفل۔ وہ اوقات یہ ہیں۔

(۱) سورج نکلنے کے وقت۔ (۲) بالکل دوپہر یعنی زوال کے وقت۔

(۳) سورج غروب ہونے تک۔

ہاں البتہ؛ اگر اس دن کی عصر کی نماز نہ پڑھی ہو اور سورج غروب ہونے لگے تو نماز عصر ادا کر سکتے ہیں۔

نوٹ: عورتیں فجر کی نماز منہ اندھیرے ہی پڑھ لیں باقی نماں میں مردوں کی نماز کی جماعت ہو جانے کا انتظار کریں۔

سوال: کیا ان تین اوقات کے علاوہ بھی کوئی ممنوع وقت ہے؟

جواب: دو وقت ایسے ہیں جن میں صرف نفل نہیں پڑھ سکتیں، البتہ قضا نماز، سجدہ، تلاوت وغیرہ ان میں درست ہے

(گویا فرض نماز کے لیے ممنوع وقت تین ہیں اور نفل کے لیے پانچ۔ تین پچھلے سوال والے اور دو یہ والے) وہ دو وقت یہ ہیں۔

(۱) نماز فجر کا وقت شروع ہونے سے لے کر ختم ہونے تک اس میں نفل نماز درست نہیں (البتہ اگر تہجد پڑھ رہی تھی فجر کا وقت شروع ہو گیا تو اس کو پورا

کرنا بہتر ہے۔)

(۲) عصر کی نماز کے بعد سورج غروب ہونے تک۔ یہ اس صورت میں جبکہ عصر کی نماز پڑھ لی ہو اگر نماز عصر نہیں پڑھی ہو تو اس سے پہلے نفل ہو سکتے ہیں۔

(عامہ کتب فقہ)

سوال: فجر کی نماز میں دیر ہوگئی اور وقت صرف اتنا باقی ہے کہ اس میں صرف دو رکعت نماز پڑھنے کی گنجائش ہے ایسی صورت میں کیا کرے سنت پڑھے یا فرض؟

جواب: ایسی صورت میں فرض ادا کرے سنت نہ پڑھے جب سورج نکل کر ذرا روشن ہو جائے تب سنت پڑھ لے۔

سوال: فجر کی نماز پڑھتے ہوئے اگر سورج نکل آیا تو نماز ہو جائے گی یا دوبارہ پڑھے؟

جواب: ایسی صورت میں فجر کی نماز ادا نہیں ہوئی، سورج نکلنے کے بعد ذرا روشنی ہو جائے یا بیس منٹ کے بعد قضا پڑھے۔

سوال: اگر عصر کی نماز پڑھتے ہوئے سورج غروب ہو جائے تو یہ نماز ہوئی یا نہیں؟

جواب: ایسے نماز ہو جائے گی دوبارہ قضا پڑھنے کی ضرورت نہیں۔ ہاں اتنی تاخیر حرام ہے۔ علماء کرام کہتے ہیں کہ نماز کی تاخیر حرام کام ہے۔ اور دوسرا حرام کام اس کو چھوڑ دینا ہے۔ لہٰذا تاخیر کے بعد اس کو چھوڑنا نہیں چاہیے۔

نوٹ: اتنی تاخیر اگر اسی دن کی عصر کو پڑھتے ہوئے ہوئی ہو تو نماز ہو جائے گی۔ اگر قضاء پڑھتے پڑھتے ہوئی ہو تو نماز نہیں ہوگی۔

نماز کے فرائض اور واجبات کا بیان

سوال : نماز کے کتنے فرائض ہیں؟

جواب : نماز کے بارہ فرائض ہیں۔ان میں سے پانچ ایسے ہیں کہ جن کا نماز سے پہلے ہونا ضروری ہے،ان کو شرائط نماز کہتے ہیں اور سات فرائض ایسے ہیں جو نماز کے اندر ہونا ضروری ہیں۔ان کو ارکان نماز کہتے ہیں۔

سوال : نماز کی شرائط کیا کیا ہیں؟

جواب : نماز کی شرائط یہ ہیں۔

(۱) طہارت :بدن کا پاک ہونا۔کپڑوں کا پاک ہونا۔نماز کی جگہ کا پاک ہونا۔اور جائے نماز کا پاک ہونا لازمی ہے۔

(۲) ستر عورت:یعنی تمام اعضاء جسم ایسے کپڑے سے ڈھکے ہوں کہ جس سے جسم ظاہر نہ ہو صرف ہاتھ،پاؤں اور چہرا ظاہر ہو۔

(۳) نماز کا وقت ہونا:یعنی جو نماز پڑھ رہی ہو اس کا وقت موجود ہو۔اگر قضاء پڑھ رہی ہو تو ممنوع وقت نہ ہو۔

(۴) استقبال قبلہ:یعنی نماز کے وقت منہ قبلہ کی طرف ہو۔

(۵) نماز کی نیت کرنا۔جو نماز پڑھ رہی ہو اس کی نیت کرنا لازمی ہے یہ ضروری

نہیں کہ زبان سے کرے بلکہ دل میں نیت کرنے سے بھی نماز ہو جائیگی۔

سوال : نماز کے اندر والے فرائض (ارکان نماز) کیا کیا ہیں؟

جواب : ارکان نماز یہ ہیں۔

(۱) تکبیر تحریمہ: یعنی اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ اُٹھائے اور نماز شروع کر دے۔

(۲) قیام یعنی کھڑا ہونا۔

(۳) قرآت یعنی ایک بڑی آیت یا تین چھوٹی آیتیں یا ایک چھوٹی سورت پڑھنا۔

(۴) رکوع۔

(۵) سجدہ۔

(۶) قعدہ اخیرہ۔ جب کہ پہلا قعدہ واجب ہے اس کو چھوڑے تو سجدہ سہو دوسرے کو چھوڑے تو نماز دوبارہ پڑھے۔

(۷) اپنے ارادے سے نماز ختم کرنا۔ (یعنی سلام پھیرنا)

سوال : ان فرائض کا کیا حکم ہے؟

جواب : اگر ان فرائض میں سے کوئی فرض بھی جان بوجھ کر یا بھول کر رہ جائے تو سجدہ سہو کرنے سے بھی نماز نہیں ہوگی۔

سوال : نماز کے واجبات بیان کریں؟

جواب : نماز کے واجبات گیارہ ہیں۔

(۱) سورت فاتحہ پڑھنا۔

(۲) سورت فاتحہ کے ساتھ کوئی سورت ملانا۔

(۳) فرضوں کی پہلی دو رکعتوں میں قراءت کرنا۔

(۴) سورت فاتحہ کو سب سے پہلے پڑھنا۔

(۵) رکوع کرکے سیدھا کھڑا ہونا۔

(۶) دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنا۔

(۷) پہلا قعدہ کرنا۔

(۸) التحیات پڑھنا۔

(۹) لفظ سلام کے ساتھ نماز کو ختم کرنا۔

(۱۰) وتر میں دعائے قنوت پڑھنا۔

(۱۱) دعائے قنوت سے پہلے تکبیر کہنا۔

سوال : ان واجبات میں سے کوئی واجب چھوٹ گیا تو کیا حکم ہے؟

جواب : ان میں سے اگر کوئی واجب بھولے سے چھوٹ جائے تو سجدہ سہو کرنا واجب ہوگا، اور اگر جان بوجھ کر کسی واجب کو چھوڑ دیا تو دوبارہ نماز پڑھنا واجب ہے، سجدہ سہو کرنے سے بھی کام نہیں چلے گا۔

سوال : اگر دوپٹہ یا جسم پر موجود کوئی اور کپڑا اتنا باریک ہو اور اس میں سے جسم جھلکتا ہو تو کیا نماز ہو جائے گی؟

جواب : اگر دوپٹہ یا جسم پر موجود کوئی اور کپڑا اتنا باریک ہو کہ اس میں سے جسم جھلکتا ہو تو نماز نہیں ہوگی۔ احادیث میں اس کی شدید مذمت آئی ہے۔

سوال : اگر نماز پڑھتے ہوئے اچانک کوئی عضو جس کا ڈھانکنا نماز میں فرض ہے، مثلاً سر سے دوپٹہ سرک گیا تو کیا حکم ہے؟

جـــواب :اگرنماز پڑھتے ہوئے اچانک ایسا کوئی عضو جس کو نماز میں ڈھانکنا فرض ہے کھل گیا تو اگر چوتھائی برابر کھلا اور تین بار سبحان اللہ کہنے کے بقدر کھلا رہا تب تو نماز ٹوٹ جائے گی، دوبارہ نماز پڑھنا ضروری ہے۔ اگر اتنی دیر نہیں لگی کھلتے ہی ڈھانک لیا تو نماز ہو جائے گی۔

مثال کے طور پر چوتھائی پنڈلی، یا چوتھائی ران، یا چوتھائی بازو کھل گیا یا جیسے کان کا چوتھائی۔ سر یا چوتھائی پیٹ، چوتھائی پیٹھ، چوتھائی گردن، چوتھائی سینہ وغیرہ۔ اگر کم کھلے تو بھی نماز ہو جائے گی۔

سوال : اگر بدن یا کپڑے پر نجاست لگی ہے لیکن پانی کہیں نہیں ملتا تو کیا کرے؟

جـــواب : ایسی مجبوری کی صورت میں معافی ہے، اسی نجاست کے ساتھ نماز پڑھ لے، یعنی ایک میل شرعی کے اندر اندر پانی نہ ملے تو یہ شرعی مجبوری ہے، بغیر دھوئے نماز پڑھ لے نماز ہو جائے گی۔

سوال : عورت پر نماز کس عمر میں فرض ہوتی ہے؟

جواب : اگر جوان ہونے کا وقت معلوم ہو تو اُس وقت سے نماز فرض ہے ورنہ عورت پر نو سال پورے ہونے پر دسویں سال سے نماز فرض سمجھی جائے گی۔

سوال : اگر کوئی عورت سفر میں ہے اور اس کے پاس تھوڑا سا پانی ہے، بدن یا کپڑے وغیرہ میں نجاست بھی لگی ہے اور وضو کی بھی ضرورت ہے۔ اگر نجاست دھوتی ہے تو وضو کے لیے پانی نہیں بچتا اور اگر وضو کرے تو نجاست سے پاک نہیں ہو سکتی ایسی صورت میں کیا کرے؟

جواب : ایسی صورت میں اس پانی سے نجاست دھو ڈالے، پھر وضو کی جگہ تیمم کرلے

اورنماز ادا کرلے۔

سوال: کسی عورت نے ظہر کی نماز پڑھی لیکن جب پڑھ چکی تو معلوم ہو کہ جس وقت نماز پڑھی تھی اس وقت نماز ظہر کا وقت نہیں رہا تھا بلکہ عصر کا وقت شروع ہو چکا تھا اب اس کے لیے کیا حکم ہے؟

جواب: ایسی صورت میں نماز نہیں ہوئی۔ وقت آنے پر دوبارہ پڑھے۔ چاہے جان بوجھ کر پڑھی ہو یا بھولے سے۔ کیونکہ وقت ہونا نماز کی شرط ہے۔

سوال: کیا نماز کے لیے زبان سے نیت کرنا ضروری ہے؟

جواب: نیت دل کے ارادہ کو کہتے ہیں زبان سے الفاظ کو ادا کرنا مستحب ہے۔ (ہاں اگر کوئی کہہ لے تو حرج بھی نہیں ہے) بلکہ جب دل میں اتنا سوچ لے کہ میں آج ظہر کی نماز پڑھتی ہوں اگر سنت پڑھتی ہے تو یہ سوچ لے کہ میں ظہر کی سنت پڑھتی ہوں بس اتنا خیال کر کے اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ باندھ تو نماز ہو جائے گی۔

سوال: بعض عورتیں نماز میں لمبی چوڑی نیت کرتی ہیں اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: عورتیں جو لمبی چوڑی نیت کرتی ہیں۔ مثلاً چار رکعت نماز وقت ظہر، منہ میرا کعبہ کی طرف وغیرہ............ یہ سب کچھ کہنا ضروری نہیں ہے اگر زبان سے نیت کرنا چاہے تو اتنا کافی ہے کہ میں نیت کرتی ہوں آج کے ظہر کے فرض کی۔ اللہ اکبر یا نیت کرتی ہوں ظہر کی سنتوں کی، اللہ اکبر۔

سوال: اگر دل میں ارادہ کیا کہ میں ظہر کی نماز پڑھتی ہوں لیکن ظہر کی جگہ زبان سے عصر کا لفظ نکل گیا، اس طرح بھولے سے چار کی بجائے چھ رکعت یا تین رکعت زبان سے نکل گیا تو اس نماز کا کیا ہوگا؟

جواب : ایسی صورت میں نماز ہو جائے گی۔

سوال : اگر کوئی عورت رکوع سے کھڑی ہوکر سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ رَبَّنَالَکَ الْحَمْد، رکوع میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم نہ پڑھے یا سجدہ میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی نہ پڑھے یا اخیر کی بیٹھک میں التحیات کے بعد درود شریف نہ پڑھے تو کیا نماز درست ہو جائے گی؟

جواب : ایسی صورت میں نماز تو ہو جائے گی لیکن سنت کے خلاف ہے ثواب کم ہوگا اسی طرح اگر درود شریف کے بعد کوئی دعاء نہ پڑھی، صرف درود شریف پڑھ کر سلام پھیر دیا تب بھی نماز درست ہو جائے گی لیکن ایسا کرنا سنت کے خلاف ہے۔

سوال : نماز کی نیت باندھتے وقت ہاتھوں کو کاندھوں تک اُٹھانے کا کیا حکم ہے؟

جواب : خواتین کو کاندھوں تک ہاتھ اُٹھانا سنت ہے نہ اُٹھایا تو نماز خلاف سنت ہوگی۔

سوال : کیا ہر رکعت میں بسم اللہ پڑھنا ضروری ہے؟

جواب : ہر رکعت میں بسم اللہ پڑھ کر سورت فاتحہ پڑھے اور جب سورت فاتحہ کے ساتھ کوئی سورت ملائے تو پہلے بسم اللہ پڑھ لے کیونکہ یہ بہتر ہے ضروری نہیں ہے اگر نہ پڑھے تو نماز ہو جائے گی:

سوال : سجدہ میں ناک اور ماتھا زمین پر رکھنے کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب : سجدہ کرتے ہوئے ناک اور ماتھا دونوں زمین پر نہ ٹیکے بلکہ ماتھا رکھ دے اور ناک نہ رکھے تو بھی نماز درست ہے۔اور اگر ماتھا زمین پر نہیں رکھا صرف ناک زمین پر رکھی تو نماز نہیں ہوئی، خواہ جان بوجھ کر کیا ہو یا بھول گئی ہو، البتہ اگر کوئی مجبوری

ہو تو صرف ناک زمین پر رکھنا بھی درست ہے۔اس کا خلاصہ یہ ہے کہ سجدے میں دونوں کو زمین پر رکھے۔

سوال : اگر کوئی عورت رکوع کے بعد اچھی طرح کھڑی نہیں ہوئی ذرا سا سر اُٹھا کر سجدے میں چلی گئی تو کیا نماز درست ہو جائے گی؟

جـــواب :ایسی صورت میں نماز نہیں ہوئی دوبارہ نماز پڑھنا واجب ہے۔کیونکہ سیدھے کھڑے ہونا لازمی ہے۔

سوال : اگر دونوں سجدوں کے درمیان اچھی طرح نہیں بیٹھی ذرا سا سر اُٹھا کر فوراً دوسرے سجدے میں چلی گئی تو ایسی صورت میں کیا حکم ہے؟

جواب : ایسی صورت میں اگر ذرا سا سر اُٹھایا ہو تو ایک ہی سجدہ ہوا دونوں سجدے ادا نہیں ہوئے اور نماز بالکل نہیں ہوئی،دوبارہ نماز پڑھنا ضروری ہے اگر بھول کر ایسا کیا تو سجدہ سہو کرلے۔

سوال : اگر عورت اپنے کمرہ میں فوم کے گدے پر یا روئی کی کسی چیز پر سجدہ کرے تو کیا حکم ہے؟

جواب : ایسی صورت میں سر کو خوب دبا کر سجدہ کرے،اتنا دبائے کہ اس سے زیادہ نہ دب سکے۔اگر اوپر اوپر ذرا سا اشارے سے سر رکھ کر دبایا نہیں تو سجدہ ادا نہیں ہوا چاہے جان کر ایسا کیا ہو یا بھول کر۔

سوال : چار فرض پڑھتے ہوئے اگر آخری دو رکعتوں میں سورۃ فاتحہ کے بعد کوئی سورت بھی پڑھ گئی تو کیا نماز میں کوئی نقصان آئے گا؟

جواب : ایسی صورت میں نماز میں کوئی نقصان نہیں آئے گا نماز بالکل صحیح ہوگی۔بلکہ

ثواب زیادہ ہوگا۔

سوال : نماز میں سورۃ فاتحہ یا اور کوئی سورت وغیرہ پڑھنے میں عورت کی آواز کتنی ہونی چاہیے؟

جواب : نماز میں عورت ساری چیزیں آہستہ اور چپکے سے پڑھے۔ بس اتنہ ہو کہ خود کو

سنائی دے سکے۔

سوال : نماز پڑھنے کے لیے کوئی سورت مقرر کر لینا کیسا ہے؟

جواب : نماز کے لیے کوئی خاص سورت مقرر نہیں کرنا چاہیے بلکہ جو جی میں آئے پڑھ لے۔ کوئی خاص سورت مقرر کر لینا مکروہ ہے۔ ہاں اگر کبھی کبھی وہ سورتیں جو جناب رسول اللہ ﷺ نے نماز میں پڑھی ہیں تو یہ مستحب ہے مکروہ نہیں۔

سوال : نماز میں کسی میں لمبی سورت اور کسی میں چھوٹی سورت پڑھنے کا کیا حکم ہے؟

جواب : دوسری رکعت میں پہلی رکعت سے زیادہ لمبی سورت نہ پڑھنا بہتر ہے اور اگر پڑھ لی تو مکروہ ہے۔ نماز ہو جائے گی۔

سوال : عورتوں کے لیے جماعت سے نماز پڑھنے کا کیا حکم ہے؟

جواب : خواتین اپنی اپنی نماز الگ الگ پڑھیں جماعت نہ کرائیں عورتوں کی جماعت مکروہ ہے۔ البتہ گھر کے محرم افراد کسی وجہ سے گھر میں نماز پڑھ رہے ہوں تو ان کے ساتھ جماعت میں شامل ہونے میں کوئی حرج نہیں، لیکن ایسی صورت میں مردوں کے بالکل پیچھے کھڑے ہونا ضروری ہے برابر ہرگز نہ کھڑی ہو۔ یہ جائز نہیں ہے۔

سوال : عورتوں کے لیے مسجد میں جانا کیسا ہے؟

جــواب : ممنوع ہے۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: (کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جو آج کے زمانے کی عورتیں کر رہی ہیں تو ضرور انہیں مسجد میں جانے سے روک دیتے جیسا کہ بنی اسرائیل کی عورتوں کو روک دیا گیا تھا) جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اپنے زمانے کی خواتین کے بارے میں ایسا فرما رہی ہیں تو آج کے زمانے میں اس کی اجازت کتنے فتنوں کا ذریعہ ہوگی؟ یہ سمجھانا مشکل ہے۔لیکن اگر مسجد میں جا کر نماز ادا کرے گی تو نماز ہو جائے گی۔

سوال : اگر گھر کے مردوں کی نماز کسی وجہ سے چھوٹ جائے اور وہ گھر میں جماعت کرائیں تو کیا خواتین اس میں شریک ہوسکتی ہیں؟

جــواب : اگر کوئی عورت اپنے گھر میں اپنے محرم کے ساتھ جماعت میں شامل ہونا چاہے تو شریک ہوسکتی ہے لیکن اس کے برابر نہ کھڑی ہو بلکہ بالکل پیچھے کھڑی رہے، ورنہ عورت کی نماز تو خراب ہوگی ہی مرد کی نماز بھی ٹوٹ جائے گی۔

سوال : عورت نماز پڑھتے وقت اپنی نگاہیں کہاں رکھے؟

جواب : عورت جب نماز میں کھڑی ہو تو اپنی نگاہیں سجدہ کی جگہ پر رکھے، رکوع میں جائے تو پیروں پر نگاہ رکھے، سجدہ کرے تو ناک پر نگاہ رکھے تشہد کی حالت میں گود میں نگاہ رکھے اور سلام پھیرتے وقت کندھوں پر۔یہ عمل مستحب ہے۔

سوال : اگر کسی عورت کو نماز پڑھتے وقت جمائی وغیرہ آجائے تو کیا کرے؟

جــواب : جمائی آئے تو منہ کو زور سے بند کرلے۔اگر کسی طرح نہ رکے تو نچلے ہونٹ کے ایک کنارہ کو دانتوں تلے دبا لے جمائی کے لیے منہ نہ کھولنا پڑے گا۔اگر گلے یا سینے میں سوزش ہو اور کھانسی آئے تو جہاں تک ہوسکے کھانسی کو روکے۔نہ رکے تو جتنا کم

ہو سکے آواز کم رکھے۔

نوٹ: جمائی روکنے کا ایک طریقہ بزرگوں نے یہ لکھا ہے کہ یہ خیال کرے کہ انبیاء جمائی سے پاک ہیں جمائی رک جائے گی مجرب ہے۔

سوال: عورتوں کو بھی اذان کا جواب دینا چاہیے یا نہیں؟

جواب: جی ہاں عورتوں کو بھی آذان کا جواب دینا چاہیے، حیض ونفاس والی عورتیں بھی آذان کا جواب دے سکتی ہیں۔ (بہار شریعت)

سوال: اذان جواب دینے کا ثواب کتنا ہے؟

جواب: ہر کلمے کے بدلے میں ایک لاکھ نیکی لکھی جاتی ہے۔

سوال: عورتوں کی نماز ساڑھی یا لہنگا پہن کر درست ہو جاتی ہے یا نہیں؟

جواب: اگر وہاں کا رواج عورتوں کا لباس یہی ہے تو اس میں کچھ حرج نہیں ہے نماز ہو جائے گی البتہ یہ ضروری ہے کہ ستر پورا ہونا چاہیے۔

ساڑھی باندھنے میں اکثر خواتین بے احتیاطی کرتی ہیں اور اکثر ان کا بلاؤز ناف تک یا اس سے بھی اُوپر رہتا ہے۔ جس کی وجہ سے آدھا یا چوتھائی پیٹ ساڑھی باندھنے کی وجہ سے کھلا رہتا ہے اگر اسی طرح کھلے ہوئے نماز پڑھ لی تو نماز نہ ہوگی۔

نوٹ: اصل وجہ یہ ہے کہ جو لباس پہنا ہوا ہے اس سے ستر ڈھکا ہوا ہے یا نہیں۔ اگر نہیں ڈھکا ہوا تو نماز نہیں ہوگی۔ خواہ ساڑھی لہنگا ہو یا شلوار قمیض۔

سوال: کیا نیم آستین یا بلا آستین کا کرتا یا بلاؤز یا فراک پہن کر نماز پڑھنے سے نماز ہو جاتی ہے؟

جواب: ایسی صورت میں اپنی بانہوں کو الگ چادر سے چھپانا ضروری ہے اگر چادر

وغیرہ سے چھپانا بھول گئی تو نماز نہیں ہوگی۔

سوال : کیا عورت تنہائی میں اپنے شوہر کے پیچھے فرض نماز پڑھ سکتی ہے یا نہیں؟

جواب : اگر بیوی اپنے شوہر کے پیچھے اقتدا کرے تو صحیح ہے۔ مگر اس بیوی کو خاوند کے برابر نہیں کھڑا ہونا چاہیے پیچھے کھڑی ہو۔

سوال : اگر نماز ادا کرتے وقت عورتیں سامنے آجائیں تو نماز ہو جاتی ہے یا نہیں؟

جواب : عورتیں سامنے آجانے سے نماز میں کوئی خلل نہیں ہوتا اور نماز فاسد نہیں ہوتی۔

سوال : چند عورتیں حافظات قرآن یہ چاہتی ہیں کہ تراویح میں قرآن مجید اپنی جماعت سے ختم کریں۔ ان کا یہ فعل کیسا ہے؟

جواب : عورتوں کی جماعت اس طرح کہ عورت ہی امام ہو مکروہ ہے۔ خواہ تراویح کی جماعت ہو یا غیر تراویح کی، سب میں عورت کا امام ہونا عورتوں کے لیے مکروہ ہے۔

نوٹ: بالفرض اگر کہیں عورتیں جماعت تراویح کر لیتی ہیں تو حافظات خواتین کے لیے اس کی گنجائش ہے کراہت کے ساتھ. جماعت میں نماز ہو جائے گی۔

سوال : کیا عورتیں وتر کی جماعت کریں یا نہ کریں؟

جواب : عورتیں وتر کی جماعت نہ کریں۔

سوال : عورت حالت دردزہ میں باوجود کہ ہوش وحواس درست ہوں اور بظاہر بچہ ضائع ہونے کا خدشہ نہ ہو مگر رطوبت خون وغیرہ جاری ہو اور بچہ کا کچھ حصہ جسم سے نکلنا باقی ہو اور وہ محض آداب طہارت یا حرمت نماز کا خیال کرے

کہ تمام جسم خون آلودہ ہوگا نماز نہ پڑھے تو گناہ گار ہوگی یا نہیں، اور نماز پڑھے کہ نہ پڑھے؟

جواب: ایسی صورت میں اگر وقت نماز نکلنے کا اندیشہ ہو تو وہ عورت اگر ہو سکے تو وضو کر لے، ورنہ تیمّم کر کے نماز ادا کرے اور اس خون کا خیال نہ کرے کیونکہ وہ دم استحاضہ ہے، مانع عن الصلوٰۃ نہیں ہے۔

سوال: ایک عورت ظہر وعصر پنجگانہ نماز میں آ کر خود با جماعت مردوں کے برابر کھڑی ہو جائے تو مردوں کی جماعت ہوئی یا نہیں؟

جواب: ایسی صورت میں جو مرد بالغ اس عورت کے برابر ہے اس کی نماز نہیں ہوگی یعنی ایک مرد بائیں طرف اور ایک مرد دائیں طرف جو اس عورت کے ہیں دونوں کی نماز نہیں ہوگی۔

سوال: عورتیں عموماً بیٹھ کر نماز پڑھتی ہیں یا کھڑی ہو کر شروع کرتی ہیں، مگر دوسری رکعت میں بیٹھ جاتی ہیں، اگر فرض کی یا واجب کی نمازوں کی ایک رکعت بیٹھ کر پڑھ لی اور دوسری رکعت کھڑی ہو کر، ایسی صورت میں نماز ادا ہوئی کہ نہیں؟

جواب: ایسی صورت میں نماز ادا نہیں ہوئی اور سجدہ سہو سے بھی تلافی نہیں ہوگی اس لیے کہ فرض اور واجب بلکہ سنت موکدہ میں بھی قیام مرد اور عورت دونوں پر فرض ہے۔

سوال: نماز کی حالت میں عورت کے ٹخنے کھلے رہے تو نماز ہو جائے گی یا نہیں؟

جواب: قاعدہ یہ ہے کہ اگر سہواً (بھول سے) ربع عضو (چوتھائی عضو) تین بار، سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہنے تک کھلا رہے تو نماز فاسد ہو جاتی ہے اور قصداً ربع

عضو ایک لحہ بھی کھلا چھوڑ یا تو نماز فاسد ہو گئی ربع عضو سے کم ستر کھلنا خواہ سہواً ہو یا عمداً، تین تسبیح کی مقدار سے کم ہو یا زیادہ بہر حال مفسد نہیں۔ ٹخنے اور پنڈلی دونوں ساتھ ملا کر ایک عضو ہے اور ربع عضو سے کم ہے اس لیے نماز ہو جائے گی۔

سوال : عورتیں شہر کی جامع مسجد میں پردہ کے ساتھ نماز جمعہ پڑھ سکتی ہیں یا نہیں؟ جمعہ کے بہانے سے واعظ و نصیحت بھی سن لیتی ہیں؟

جواب : عورتوں کے لیے احتیاط اور پردہ کی زیادہ ضرورت ہے اور جب نفع سے دفع نقصان مقدم ہے اس لیے فقہانے عورتوں کو جماعت جمعہ وعیدین اور واعظ کی مجالس میں شامل ہونا مکروہ فرمایا ہے۔ کیوں کہ عموماً عورتیں باہر جا کر پردے کا اہتمام نہیں کرتیں۔

سوال : عورت اگر مسافر ہو تو وہ قصر کرے گی، لیکن اگر وہ سیر و تفریح کے لیے گئی جہاں قصر کی نماز اس پر لاگو نہیں، مگر نماز کا وقت ہو گیا ہے کیا وہ کھلی جگہ پر نماز ادا کر سکتی ہے یا نہیں؟

جواب : شرعی سفر میں تو بہر حال قصر کرے گی اگر سیر و تفریح کے لیے گئی ہے اور وہ نماز کھلی جگہ پڑھے گی تب بھی اس کا پڑھنا درست ہے تمام بدن کو ڈھانک کر اس طرح کہ صرف ہاتھ، پاؤں اور چہرہ کھلا رہے اس کی نماز درست ہے اگر پیروں میں موزے ہوں اور ہاتھوں میں دستانے تو بھی نماز درست ہے۔

سوال : عورتوں کو مردوں کی طرح عیدگاہ میں نماز کے لیے جانا درست ہے یا نہیں؟

جواب : اُس زمانہ میں بلکہ بہت پہلے عورتوں کا جماعت میں شریک ہونے کے لیے مسجد و عیدگاہ میں جانا ممنوع و مکروہ ہے۔ صحابہؓ کے زمانہ ہی میں یہ ممنوع ہو چکا تھا۔

سوال : زمانہ حیض میں نماز اور روزہ کے کیا احکام ہیں؟

جواب : حیض کے زمانہ میں نماز اور روزہ رکھنا درست نہیں، فرق اتنا ہے کہ نماز تو بالکل معاف ہوجاتی ہے پاک ہونے کے بعد بھی اس کی قضا نہیں ہوتی، لیکن روزہ معاف نہیں ہوتا، پاک ہونے کے بعد اس کی قضا رکھنی ہوگی۔ (نور الایضاح، مراقی الفلاح)

سوال : اگر فرض نماز پڑھتے ہوئے دوران نماز حیض آ گیا تو وہ نماز معاف ہوگی یا نہیں؟

جواب : اگر فرض نماز پڑھتے ہوئے حیض آ گیا تو وہ نماز بھی معاف ہوگئی، پاک ہونے کے بعد اس کی قضا نہ پڑھے اور اگر نماز سنت یا نفل میں حیض آ گیا تو پاک ہونے کے بعد ان کی قضا پڑھنی پڑھے گی اور اگر فرض یا نفل روزہ میں حیض آ جائے تو وہ بھی ٹوٹ جائیں گے اور ان کی بھی قضا واجب ہوگی۔ (بہار شریعت)

سوال : اگر نماز کے اخیر وقت میں حیض آیا اور ابھی نماز نہیں پڑھی تو کیا حکم ہے؟

جواب : تب بھی نماز معاف ہوگی۔

سوال : اگر دس دن سے کم حیض آیا اور ایسے وقت میں خون بند ہو کر نماز کا وقت بالکل تنگ ہے اس صورت میں نماز کا کیا حکم ہے؟

جواب : اگر دس دن سے کم حیض آیا اور ایسے وقت میں خون بند ہوا کی نماز کا وقت بالکل تنگ ہے تو جلدی اور پھرتی سے نہا لے، نہانے کے بعد اگر ذرا سا وقت بچے گا جس میں صرف ایک دفعہ اَللّٰہُ اَکْبَر کہہ کر نیت باندھ سکتی ہے اس سے زیادہ کچھ نہیں پڑھ سکتی ہے، تب بھی اس وقت کی نماز واجب ہوجائے گی اور قضا پڑھنی پڑے گی اور اگر اس سے بھی کم وقت ہو تو نماز معاف ہے اس کی قضا پڑھنا واجب نہیں۔

سوال : اگر پورے دس دن رات حیض آیا اور ایسے وقت میں خون بند ہوا کہ بالکل ذرا سا بس اتنا وقت ہے کہ ایک دفعہ اَللّٰہُ اَکبرُ: کہہ سکتی ہے اس سے زیادہ کچھ نہیں پڑھ سکتی تو ایسی صورت میں نماز کا کیا حکم ہے؟

جواب : اگر پرے دس دن رات حیض آیا اور اسے وقت میں خون بند ہوا کہ بالکل ذرا سا بس اتنا وقت ہے کہ ایک دفعہ اللہ اکبر پڑھ سکتی اور نہانے کی بھی گنجائش نہیں ہے۔ تو بھی نماز واجب ہو جاتی ہے اس کی قضاء پڑھے۔

سوال : اگر ایک دو دن خون آ کر بند ہو گیا ہے تو نماز پڑھے یا نہ پڑھے؟

جواب : اگر ایک یا دو دن خون آ کر بند ہو گیا تو نہانا واجب نہیں وضو کر کے نماز پڑھے لیکن ابھی صحبت کرنا درست نہیں، اگر پندرہ دن گزرنے سے پہلے خون آ گیا کہ معلوم ہوگا کہ وہ حیض کا زمانہ تھا۔ حساب سے جتنے دن حیض کے ہوں ان کو حیض سمجھے اور اب غسل کر کے نماز پڑھے۔

اور اگر پورے پندرہ دن گزر گئے اور خون نہیں آیا تو معلوم ہوا کہ وہ استحاضہ تھا اور ایک یا دو دن خون آنے کی وجہ سے جو نمازیں نہیں پڑھیں اب اُن کی قضاء پڑھے۔

سوال : کسی عورت کو تین دن حیض آنے کی عادت ہے لیکن کسی مہینے ایسا ہوا کہ تین دن پورے ہو چکے اور خون آنا بند نہیں ہوا تو نماز کا کیا حکم ہے؟

جواب : کسی عورت کو تین دن حیض آنے کی عادت ہے لیکن کسی مہینے ایسا ہوا کہ تین دن پورے ہو چکے اور خون آنا بند نہیں ہوا تو غسل نہ کرے اور نہ نماز پڑھے اگر پورے دس دن حیض آیا ہو اور اس سے کم میں بند ہو جائے تو ان سب دنوں کی نمازیں معاف ہیں کچھ قضاء نہ پڑھے اور یوں کہیں گے کہ عادت بدل گئی۔

اس لیے یہ سب دن حیض کے ہوں گے اور اگر گیارہویں دن بھی خون آ
تو اب معلوم ہوا کہ حیض کے فقط تین ہی دن تھے یہ سب استحاضہ ہے۔لہٰذا گیارویں
دن نہائے اور سات دن کی نمازیں قضاء پڑھے اور اب نمازیں نہ چھوڑے۔

سوال : لیکوریا کا پانی اس طرح ہو کہ پاکی کی حالت میں نماز پڑھنا ممکن نہیں تو اس
کا کیا حکم ہے؟

جواب : اس کا حکم یہ ہے کہ وہ ہر نماز میں وضو کرے اور اس کا وضو اس وقت ٹوٹے گا
جب نماز کا وقت نکل جائے گا مثلاً سورج طلوع ہونے کے بعد اس نے نماز کا وضو کیا
اب اس وضو سے ظہر کی نماز پڑھ سکتی ہے، اس کا وضو اس وقت ٹوٹ جائے گا جب ظہر
کا وقت نکل جائے گا جبکہ اسے اُس دران لیکوریا کے عذر کے علاوہ موانع وضو پیش نہ
آئے ورنہ وضو ٹوٹ جائے گا۔لیکوریا کے علاوہ بھی دیگر بیماریوں کا یہی حکم ہے جیسے
دائمی، نکسیر وغیرہ۔

سوال : اگر چالیس دن سے پہلے نفاس کا خون بند ہو جائے تو نماز کا کیا حکم ہے؟

جواب : اگر چالیس دن سے پہلے نفاس کا خون بند ہو جائے تو فوراً غسل کر کے نماز
پڑھنا شروع کر دے اور اگر غسل نقصان کرتا ہو تو تیمّم کر کے نماز پڑھنا شروع کر دے
اور ہرگز نماز قضاء نہ ہونے دے۔

سوال : اگر حالت بیماری میں جو دواء اندر رکھانی پڑتی ہے اس حالت میں نماز کو ادا
کرے یا قضاء کرے؟

جواب :اس حالت میں نماز پڑھ لے، قضاء نہ کرے۔

سوال : خواتین کو برقع اوڑھ کر مسجد میں جانا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: حضور پاک ﷺ کے زمانہ میں خواتین کو مسجد میں جانے کی اجازت تھی لیکن ساتھ یہ بھی ارشاد فرمایا کہ "بُیُوْتُهُنَّ خَیْرٌ لَّهُنَّ" یعنی ان کے گھران کے لیے مسجد سے بہتر ہیں۔ (سنن نسائی ج ا ص ۸۴)

اُم حمید ایک جانثار خاتون تھیں نے عرض فرمایا کہ یارسول اللہ ﷺ مجھے آپ کے پیچھے نماز پڑھنے کا بہت شوق ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم ٹھیک کہتی ہو۔ لیکن تمھارے لیے بند کوٹھری میں نماز پڑھنا صحن کی نماز سے بہتر ہے اور صحن کی نماز برآمدہ کی نماز سے بہتر ہے اور محلہ کی مسجد کی نماز ہماری مسجد (مسجد نبوی) میں آکر پڑھنے سے بہتر ہے۔

اس کے بعد اُم حمید نے نماز کے لیے اندھیری کوٹھری منتخب کرلی اور وفات تک وہیں نماز پڑھتی رہیں مسجد میں نہیں گئیں۔ (الترغیب الترہیب ج ا ص ۱۴۰)

جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا دور آیا تو عورتوں کی حالت میں تبدیلی (عمدہ پوشاک زیب وزینت اور خوشبو کا استعمال وغیرہ) دیکھ کر آپؓ نے خواتین کو مسجد میں آنے سے روک دیا تو صحابہ کرامؓ نے اس بات کو پسند فرمایا کسی نے بھی مخالفت نہیں کی البتہ خواتین نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اس کی شکایت کی تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بھی فیصلہ فاروقی سے اتفاق کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر حضور ﷺ ان چیزوں کو دیکھتے جواب عورتوں میں نظر آتیں ہیں تو حضور پاک ﷺ بھی خواتین کو مسجد میں آنے سے منع فرماتے۔ (سنن ابوداؤد ج ا ص ۸۴)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ جمعہ کے روز کھڑے ہو کر خواتین کو کنکریاں مارتے اور مسجد سے نکالتے۔ (عینی شرح الہدایہ جلد ۳ صفحہ ۱۵۷)

یہ اُن دنوں کی بات ہے جب اکثر خواتین میں شرم حیاء اور تقویٰ و پرہیز گاری کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی، اور مردوں میں اکثریت نیک کاروں کی تھی فیض و برکات کا حصول زریں موقع تھا اور مسجد نبوی کی فضیلت اور نماز کی باجماعت ادا کرنے کی شریعت میں سخت تاکید تھی باوجود اس کے خواتین کو مسجد کی حاضری سے روک دیا گیا تو موجودہ دور میں کیا حکم ہونا چاہیے۔

اسی بنا پر فقہاء رحمہم اللہ نے فرمایا، مکروہ ہے خواتین کو جماعت میں شریک ہونا، چاہے جمعہ وعیدین ہو یا مجلس واعظ پر، چاہے وہ عمر رسیدہ ہو یا جوان، رات ہو یا دن، ہر دور کے مفتی کا مذہب یہی ہے۔ اور یہی صحیح ہے۔ کیونکہ بالکل چھوٹ دینے میں زیادہ فتنہ ہے۔

سوال: اگر ایک رکعت میں ایک سورت پڑھی اور دوسری رکعت میں بھی وہی سورت دوبارہ پڑھ لی تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: کوئی حرج تو نہیں ہے لیکن بلا ضرورت ایسا کرنا بہتر نہیں ہے۔

سوال: اگر ایک سورت شروع کی، پھر اس سورت کو چھوڑ کر دوسری سورت شروع کردی اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: اس طرح کرنا مکروہ ہے۔

سوال: جس کو نماز بالکل نہیں آتی ہو یا نئی مسلمان ہوئی ہو تو وہ نماز میں کیا پڑھے؟

جواب: ایسی صورت میں وہ سب جگہ سبحان اللہ، سبحان اللہ وبحمدہ وغیرہ پڑھتی رہے۔ فرض ادا ہو جائے گا، لیکن نماز مسلسل سیکھتی رہے۔ اگر نماز سیکھنے میں کوتاہی کرے گی تو گناہ گار ہوگی۔

نماز کو فاسد اور مکروہ کرنے والی چیزیں

سوال : نماز کن کن باتوں سے فاسد ہو جاتی ہے؟

جواب : درج ذیل چیزوں سے نماز فاسد ہو جاتی ہے یعنی ٹوٹ جاتی ہے۔

(۱) بات کرنا خواہ تھوڑی ہو یا بہت، جان بوجھ کر ہو یا بھول کر اگر چہ مجبوری سے بھی ہو۔

(۲) سلام کرنا یا سلام کا جواب دینا۔

(۳) چھینکنے والے کا جواب میں یَرْحَمُكَ اللّٰه کہنا۔

(۴) دُکھ درد یا رنج کی خبر سن کر اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ پڑھنا چاہے آدھا پڑھے یا پورا یا تھوڑا سا۔ یا اچھی خبر سن کر اَلْحَمْدُ لِلّٰه کہنا۔ یا عجیب خبر سن کر سُبْحَانَ اللّٰه کہنا۔

(۵) درد یا تکلیف کی وجہ سے آہ، اوہ یا اُف کہنا۔

(۶) قرآن پاک دیکھ کر پڑھنا۔

(۷) سورۃ فاتحہ یا کسی اور سورت میں ایسی غلطی کرنا جس سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔

(۸) عمل کثیر یعنی کوئی ایسا فعل کرنا جسے دیکھنے والی سمجھے کہ یہ عورت نماز نہیں پڑھ

رہی، یعنی دونوں ہاتھوں سے کوئی کام کرنا۔

(۹) جان بوجھ کر یا کچھ بول کر کھانا پینا۔

(۱۰) قبلہ کی طرف سے سینہ کا پھر جانا۔

(۱۱) دُکھ یا درد کی وجہ سے اس طرح رونا کہ آواز میں کوئی حرف سُنائی دے۔

(۱۲) نماز میں اس طرح ہنسنا کہ دوسرے بھی آواز سن لیں۔

(۱۳) قرآن پاک دیکھ کر پڑھنا مفسد صلوۃ ہے۔ اگر چہ محراب کی دیواروں کو دیکھ کر پڑھے۔

(۱۴) ستر عورت کھل گئی اور تین مرتبہ سبحان اللہ کہنے کی مقدار کھلی رہی یا از خود بھی تھوڑی دیر کے لیے کھولا مفسد نماز ہے۔ (فقہ اہل سنت)

(۱۵) کسی نے اللہ تعالیٰ کا اسم گرامی لیا یا حضور ﷺ کا اسم گرام لیا تو اُس نے درود پاک پڑھا تو نماز فاسد ہو گئی۔ اور اگر جواب میں نہیں کہا (یعنی کسی نے نام مبارک لیا اور اُس کا جواب نہ دیا) بلکہ خود سے پڑھا تو کوئی حرج نہیں ہے۔ اس طرح آیت درود پڑھتے ہی زبان پر درود جاری ہو گیا تو نماز فاسد نہیں ہے۔ (فقہ اہل سنت)

(۱۶) اگر مردوں کی جماعت میں عورت بھی شامل ہوگی تو آس پاس والوں کی نماز فاصد ہو جائے گی۔ (فقہ اہل سنت)

سوال: اگر ضرورت کے بغیر کھنکھارنے لگے اور اس سے ایک آدھ حرف کی آواز پیدا ہو جائے تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: نماز ٹوٹ جائے گی البتہ مجبوری کی بات دوسری ہے۔

سوال : کیا نماز میں رونے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے؟

جواب : اگر نماز میں آواز سے روئے تو نماز ٹوٹ جاتی ہے۔ اگر دوزخ اور جنت کو یاد کر کے دل بھر آئے اور آواز سے روئے یا آہ،، اُف،، وغیرہ منہ سے نکل جائے تو نماز نہیں ٹوٹتی۔

سوال : عورت گھر میں نماز پڑھ رہی ہو تو آگے سے کوئی گزر جائے تو کیا نماز ٹوٹ جاتی ہے؟

جواب : اگر نمازی کے آگے سے کوئی شخص یا جانور جیسے مرغی، بلی وغیرہ گزر جائے تو نماز نہیں ٹوٹتی لیکن گزرنے والے کو سخت گناہ ہوگا۔ اس لیے نمازی کو چاہیے کہ ایسی جگہ نماز پڑھے جہاں آگے سے کوئی نہ گزرے اور اگر ایسی جگہ نہ ملے تو اپنے آگے ایک ہاتھ برابر لمبی لکڑی، اینٹ یا کوئی اور چیز رکھ دے۔

سوال : اگر دانتوں میں پھنسی ہوئی چیز نگل لی تو کیا نماز فاسد ہو جائے گی؟

جواب : اگر چنے سے کم ہوگی تو نماز فاسد نہیں ہوگی، اور اگر چنے جتنی تھی یا زیادہ تھی تو فاسد ہو جائے گی۔ اگر منہ سے باہر تھی تو اگرچہ تل کے برابر ہو نماز ٹوٹ جائے گی۔

(مراقی الفلاح)

سوال : مکروہ سے کیا مراد ہے؟

جواب : وہ چیزیں جس کے کرنے سے نماز نہیں ٹوٹتی لیکن نماز کا ثواب کم ہو جاتا ہے۔

سوال : مکروہ کی کتنی اقسام ہیں۔

جواب : مکروہ کی دو اقسام ہیں۔

مکروہ تحریمی:۔

یہ درجے میں حرام سے کم ہوتا ہے۔اس کے ارتکاب سے نماز لوٹانا لازم ہوتا ہے۔

مکروہ تنزیہی:۔

اس کے ارتکاب سے نماز لوٹانا ضروری نہیں۔

سوال : نماز میں کون سے کام مکروہ ہیں۔

جواب : ہر وہ کام جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے توجہ کو ہٹا دے (فقہ اہل سنت)

نماز میں مکروہ کام یہ ہیں۔

(۱) کوکھ پر ہاتھ رکھنا۔

(۲) کپڑے سمیٹنا۔یعنی کپڑے کی سلوٹیں درست کرنا۔

(۳) جسم یا کپڑے سے کھیلنا۔یعنی بالوں اور کپڑوں سے کھیلنا۔

(۴) اُنگلیاں چٹخانا۔یعنی انگلیوں میں انگلیاں پھنسا کر جال بنانا۔

(۵) دائیں بائیں گردن موڑنا۔یعنی گردن گھما کر دیکھنا۔

(۶) انگڑائی لینا۔

(۷) قعدے میں کتے کی طرح بیٹھنا۔

(۸) چادر وغیرہ کو لٹکا ہو چھوڑ دینا یعنی لپیٹ نہ لینا اور بُکل نہ مارنا۔

(۹) بغیر عذر کے چار زانوں یعنی آلتی پالتی مار کر بیٹھنا۔

(۱۰) سامنے یا سر پر کسی تصویر کا ہونا۔

(۱۱) پیشاب، پاخانہ، یا بھوک کا تقاضاء ہوتے ہوئے نماز پڑھنا۔

(۱۲) آنکھیں بند کر کے نماز پڑھنا۔ اگر اس میں زیادہ سکون ہو تو بہتر ہے۔

(۱۳) جاندار والی تصویر والے جائے نماز پر نماز پڑھنا۔

(۱۴) اشارے سے سلام کا جواب دینا۔

(۱۵) بلا عذر ناک زمین پر نہ لگانا۔

(۱۶) نماز وغیرہ میں جو وغیرہ کو پکڑ کر مارنا۔

(۱۷) نماز میں آنکھیں آسمان کی طرف اُٹھانا۔

(۱۸) نماز میں رکوع کے دوران گھٹنوں پر ہاتھ نہ رکھنا۔

(۱۹) نماز کا وقت وسیع ہونے کے باوجود پیشاب، پخانہ روک کر نماز پڑھنا۔

(۲۰) کھانا موجود ہو اور دل کھانے کو چاہے اور نماز کے وقت میں وسعت ہو تو نماز پڑھنا مکروہ ہے۔

(۲۱) منہ میں کچھ رکھنا جو قرات میں مانع ہو اگر ذائقہ بھی آجائے جیسے چیونگم وغیرہ تو نماز فاسد ہو جائیگی۔

سوال: جس جگہ کے بارے میں یہ اندیشہ ہو کہ کوئی نماز میں ہنسا دے گا یا دھیان بٹ جائے گا یا نماز میں بھول چوک ہو جائے گی ایسی جگہ پر نماز پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: ایسی جگہ نماز پڑھنا مکروہ ہے۔

سوال: جہاں تصویر ہو وہاں نماز پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: جس فرش پر تصویر بنی ہوئی ہو وہاں پر نماز ہو جاتی ہے لیکن تصویر پر سجدہ نہ کرے۔ اور تصویر والی جائے نماز نہیں رکھنی چاہیے۔ اگر تصویر سر کے اُوپر یا چھت پر

گیلری میں بنی ہوئی ہو یا آگے کی طرف ہو یا دائیں، بائیں تو نماز مکروہ ہے۔اگر پیچھے ہو تو بھی مکروہ ہے۔مگر پہلی والی صورتوں سے کم کراہت ہے۔پہلی صورتوں میں نماز لوٹانا واجب ہے اگر چہ پیر کی ہو یا فوت شدہ والدین یا کسی بزرگ کی ہو۔

سوال : اگر تصویر بہت چھوٹی ہو تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب : اگر تصویر اتنی چھوٹی ہو کہ زمین پر رکھ دی جائے تو کھڑے ہو کر دکھائی نہ دے یا پوری تصویر نہ ہو، سر کٹا ہوا ہو تو کوئی حرج نہیں۔ایسی صورت میں کسی بھی طرح نماز مکروہ نہیں ہوتی۔چاہے جس جانب ہو۔

سوال : اگر جائے نماز پر مکہ، مدینہ، بیت المقدس وغیرہ یا مقدس مقامات کی تصویریں ہوں تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب : نماز تو درست ہے۔لیکن جائے نماز پر ایسی تصویریں بنانے سے بے ادبی کا اندیشہ رہتا ہے۔مثلاً کبھی بے خیالی میں اس پر پاؤں رکھ دیا یا اُوپر سے گزر گئی یا ان پر ہی بیٹھ گئی تو بے ادبی یقینی ہے۔اس لیے جائے نماز پر ایسی تصویریں نہ بنائی جائیں۔ اور ایسی جائے نماز نہ استعمال کی جائے تو بہتر ہے۔

سوال : میلے کچیلے کپڑے پہن کر نماز پڑھنے کا کیا حکم ہے؟

جواب : بہت میلے کچیلے کپڑے پہن کر نماز پڑھنا مکروہ ہے البتہ اگر دوسرے کپڑے نہ ہوں یا کپڑے تبدیل کرنے سے نماز کے وقت کے نکل جانے کا اندیشہ ہو تو انہی کپڑوں میں نماز پڑھنا مکروہ نہیں ہے۔اس وجہ سے نماز چھوڑنا حرام ہے کہ میرے کپڑے صاف نہیں۔

سوال: اگر نماز میں مچھر، کھٹمل کاٹ لے تو کیا کرے؟

جواب: ایسی صورت میں ان کو پکڑ کر الگ کر دے نماز میں مارنا اچھا نہیں ہے اور اگر ابھی کاٹا نہ ہو تو نہ پکڑے اگر پکڑے گی تو نماز مکروہ ہوگی۔

سوال: ابھی سورت ختم نہیں ہوئی، دو ایک الفاظ رہ گئے کہ جلدی کے مارے رکوع میں چلی گئی اور رکوع میں جا کے ختم کی تو کیا حکم ہے؟

جواب: ایسا کرنا مکروہ ہے۔ لوٹا واجب ہے۔

سوال: اگر سجدہ کی جگہ پیروں کی جگہ سے اُونچی ہو تو کیا کرے؟

جواب: اگر سجدہ کی جگہ پیروں کی جگہ سے اُونچی ہو تو دیکھنا ہوگا کہ کتنی اُونچی ہے؟ اگر ایک بالشت سے زیادہ اُونچی ہوگی تو نماز درست نہ ہوگی اور اگر ایک بالشت یا اس سے کم ہو تو نماز درست ہوگی لیکن ضرورت کے بغیر ایسی جگہ نماز پڑھنا مکروہ ہے۔

وتر کا بیان

سوال : وتر کا کیا حکم ہے؟

جواب : وتر پڑھنا واجب ہے۔ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص وتر نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں۔ تین باریوں ہی فرمایا لہٰذا وتر کی نماز کبھی نہ چھوڑیں۔

سوال : وتر کی نماز میں کتنی رکعتیں ہوتی ہیں؟

جواب : وتر کی نماز میں تین رکعتیں ہوتی ہیں۔ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورت پڑھنا ضروری ہے۔ تیسری رکعت میں سورت پڑھنے کے بعد رکوع میں جانے سے پہلے دعائے قنوت پڑھنا بھی واجب ہے۔

سوال: وتر کی نماز کا طریقہ بیان کریں؟

جواب : نماز وتر پڑھنے کا طریقہ یہ ہے۔ دو رکعتیں پڑھ کر بیٹھ جائے اور عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ تک التحیات پڑھ کر کھڑی ہو جائے۔ پھر تیسری رکعت میں الحمد شریف اور دوسری سورت سے فارغ ہو کر اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہتے ہوئے کندھوں تک ہاتھ اُٹھائے اور پھر سینے پر ہاتھ باندھ کر دعائے قنوت پڑھے اُس کے بعد رکوع میں جائے اور باقی نماز پڑھے۔

سوال : کیا وتر کی نماز بیٹھ کر ہو سکتی ہے؟

جواب : کسی عذر کے بغیر وتر کی نماز بیٹھ کر نہیں ہو سکتی۔

سوال : دعائے قنوت کیا ہے؟

جواب : دعائے قنوت جو تیسری رکعت میں قرآت کے بعد پڑھی جاتی ہے وہ یہ ہے

دعائے قنوت

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ وَ نَسْتَغْفِرُكَ وَنُؤْمِنُ بِكَ وَنَتَوَكَّلُ

الٰہی ہم مدد چاہتے ہیں تجھ سے اور معافی مانگتے ہیں تجھ سے اور ایمان لاتے ہیں تجھ پر اور بھروسہ رکھتے ہیں تجھ پر اور

عَلَيْكَ وَ نُثْنِيْ عَلَيْكَ الْخَيْرَ وَنَشْكُرُكَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَ

تعریف کرتے ہیں ہم تیری اچھی اور شکر کرتے ہیں ہم تیرا اور ناشکری نہیں کرتے ہم تیری اور ہم ان سے الگ اور

نَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَّفْجُرُكَ ط اَللّٰهُمَّ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ لَكَ

علیحدہ رہتے ہیں جو نافرمانی کرتے ہیں تیری یاالٰہی تیرے لیے ہی عبادت ہے اور تیرے لیے ہی ہماری نماز اور سجدہ

نُصَلِّيْ وَنَسْجُدُ وَاِلَيْكَ نَسْعٰى وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْا رَحْمَتَكَ

ہے اور تیری ہی طرف ہماری دوڑ ہے اور ہم تیری ہی خدمت میں ہم حاضر ہیں اور تیری رحمت کے ہم امیدوار ہیں

وَنَخْشٰى عَذَابَكَ اِنَّ عَذَابَكَ بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ ط

اور ڈرتے ہیں تیرے عذاب سے بے شک تیرا عذاب کافروں کو ملنے والا ہے۔

سوال: جسے دعائے قنوت زبانی یاد نہ ہو تو وہ کیا کرے؟

جواب: جب دعائے قنوت یاد نہ ہو تو کوئی بھی دعا پڑھی جا سکتی ہے۔ مثلاً: رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا۔ مگر دعائے قنوت یاد کرنی چاہیے۔ اگر یاد نہ کرے یا کوشش نہ کرے تو گناہ گار ہوگی۔

سنت اور نفل نمازوں کا بیان

سوال: سنت نمازوں کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: سنت نمازوں کی دو قسمیں ہیں (۱) موکدہ (۲) غیر موکدہ۔

جن سنتوں کا پڑھنا ضروری ہے اور شریعت میں ان کی تاکید آئی ہے وہ ،،موکدہ،، سنتیں کہلاتی ہیں اور جن کی شریعت میں تاکید تو نہیں آئی لیکن ان کے پڑھنے سے بہت زیادہ ثواب ملتا ہے وہ،،غیر موکدہ،، سنتیں کہلاتی ہیں۔

سوال: موکدہ سنتیں دن اور رات میں کتنی ہیں؟

جواب: دن اور رات میں ایسی سنتیں بارہ ہیں۔

(۱) دو رکعتیں فجر کی نماز سے پہلے۔

(۲) چار رکعتیں ظہر کے فرضوں سے پہلے۔

(۳) دو رکعتیں ظہر کے فرضوں کے بعد۔

(۴) دو رکعتیں مغرب کے فرضوں کے بعد۔

(۵) دو رکعتیں عشاء کے فرضوں کے بعد۔

بعض علماء کرام نے تہجد کو بھی موکدہ میں شمار کیا ہے۔ (فتاوی شامی ۲۔۲۴،۲۵)

سوال: غیر موکدہ سنتیں کتنی ہیں؟

جواب: غیر موکدہ سنتیں آٹھ ہیں۔

(۱) چار عصر کے فرضوں سے پہلے۔

(۲) چار عشاء کے فرضوں سے پہلے۔

سوال : نفل نماز کا مطلب کیا ہے؟

جواب : جتنی نمازیں شریعت نے مقرر فرمائی ہیں۔ اگر ان سے زیادہ پڑھنے کو جی چاہے تو مکروہ اور ممنوع اوقات کے علاوہ پڑھ لیں۔ ایسی نمازوں کو نفل کہتے ہیں۔ مختصر یہ کہ واجب اور سنت کے علاوہ جو نماز پڑھتے ہیں ان کو نفل کہتے ہیں۔

سوال : کچھ نفل نمازوں کے نام بتائیں؟

جواب : نفل نمازوں کے نام درج ذیل ہیں۔

(۱) تہجد۔

(۲) صلوٰۃ تسبیح۔

(۳) تحیۃ الوضو۔

(۴) اشراق۔

(۵) چاشت۔

(۶) اوّابین۔

قضاء نمازوں کا بیان

بلاعذر شرعی نماز قضاء کرنا سخت گناہ ہے۔اس کی قضاء فرض ہے۔اور توبہ کرنا بھی فرض ہے۔توبہ تبھی ہوگی جب قضاء بھی کرے۔(بہار شریعت)

سوال: اگر کسی عورت کی نمازیں قضا ہوگئی ہوں تو وہ کس طرح پڑھے؟

جواب: اگر کسی عورت کی نمازیں قضا ہوگئیں تو ان کو پڑھنے کے لیے وقت مقرر کر کے نیت کرے، یعنی نیت کرے کہ میں نماز فجر کی قضا فرض پڑھتی ہوں۔ اگر ظہر کی قضا ادا کرنا ہو تو یوں نیت کرے کہ ظہر کے فرض کی نیت کرتی ہوں۔

سوال: اگر کئی دن کی نمازیں قضا ہوگئیں ہو تو ان کی قضا کرنے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: اگر دن مہینہ وغیرہ یاد ہو تو متعین کر کے قضا کرے۔ورنہ یوں نیت کرے، کہ میری ظہر (مثلاً) کی جتنی نمازیں قضا ہیں ان میں سے سب سے پہلی نماز یا سب سے آخری نماز کی قضا پڑھتی ہوں۔اسی طرح اگلی نماز کی نیت کرے۔

نوٹ: کیونکہ جیسے جیسے قضا کرتی جائے گی پہلی یا آخری نماز خود بخود بدلتی جائے گی۔

سوال: کس صورت میں نماز قضاء کرے تو گناہ نہیں ہوگا۔

جواب: اگر کوئی عورت بے ہوش ہوگئی یا بھول گئی یا بے خبر سوئی رہی یا شدید بیمار ہوگئی تو اس صورت میں نماز قضاء کر کے پڑھ لے کوئی گناہ نہیں ہوگا۔(فقہ اہل سنت)

سوال: اس طرح نیت کرتے کرتے کب تک نماز پڑھتی رہے؟

جواب: اس طرح نیت کر کے برابر نماز قضا پڑھتی رہے۔ جب دل گواہی دے کہ جتنی نمازیں چھوٹ گئی تھیں سب کی قضا پڑھ چکی ہوں تو اب قضا پڑھنا چھوڑ دے۔

سوال: کیا سنت، نفل، اور تراویح میں ان کا نام لینا ضروری ہے؟

جواب: سنت، نفل، تراویح میں فقط اتنی نیت کر لینی کافی ہے کہ میں نماز پڑھتی ہوں سنت اور نفل پڑھنے کی نیت نہ بھی کی تو درست ہے۔ مگر احتیاط کی بات یہ ہے کہ سنت اور تراویح کی نیت کرے۔ نیت دل سے ہونا ضروری ہے زبان سے نہیں۔

سوال: اگر کسی عورت کی چھ نمازوں سے کم نمازیں قضا ہوگئیں تو کیا اُن کی قضا کیے بغیر ادا نماز پڑھنا درست ہے؟

جواب: اگر ایسی صورت پیش آ گئی اور ان پانچ، چار، تین، دو یا ایک نماز کے علاوہ اس کے ذمہ اور قضا نمازیں باقی نہیں ہیں تو جب تک ان سب کی قضا نہ پڑھ لے۔ ادا نماز درست نہیں ہوگی۔ اور ان قضاوں میں ترتیب بھی واجب ہوگی۔ جبکہ پہلی مرتبہ قضاء ہوئی ہوں اگر پہلے بھی قضاء ہوئی ہوں تو ترتیب واجب نہیں۔

سوال: اگر وقت بہت تنگ ہے کہ اگر پہلے قضا پڑھے گی تو ادا نماز کا وقت نہیں رہے گا تو ایسی صورت میں کیا کرے؟

جواب: ایسی صورت میں پہلے ادا نماز پڑھے پھر قضا پڑھے۔

سوال: اگر کسی عورت کی چھ یا زیادہ نمازیں قضا ہوگئی تو کیا حکم ہے؟

جواب: ایسی صورت میں بغیر قضا نماز پڑھے ادا نماز درست ہوجائے گی اور ترتیب بھی واجب نہ رہے گی۔ صرف قضاء باقی رہے گی۔

سوال : اگر کوئی مر جائے تو اور اس کے ذمے نمازیں ہوں تو کیا کیا جائے؟

جواب : اگر کسی کی میت کے ذمے نمازیں ہوں تو اس کے ورثا کے لیے مستحب ہے کہ ہر نماز کا تقریباً پونے دو کلو گندم (۶۳۔۱کلو) فدیہ دے۔ فقہاء نے اس کا طریقہ لکھا ہے کہ کچھ روپے یا آٹا فقیر کو دے کر مالک بنا دیں مالک بننے کے بعد وہ دوبارہ دینے والے کو واپس کرے۔ اسطرح یہ عمل اس طرح دہرایا جائے کہ جب تک تمام فدیہ ادا نہ ہو جائے۔ اگر زیادہ رقم کے ساتھ کیا جائے۔ مثلاً دو نمازوں کا فدیہ ملا لے تو جب ادا ہو جائے گا اگر چند مسلمان مل کر اپنے بھائی کی مغفرت کی اُمید پر ایسا کریں تو وہ خود بھی اجر کے مستحق ہوں گے۔ اور مسلمان بھائی کی بھی مغفرت ہو گی۔ یہ حیلہ اسقاط ہے۔ (فقہ اہل سنت)

نوٹ: یہ ختم دلوانے کا بھی بہترین ذریعہ ہے۔

سوال : یہ جو عوام میں،، قضائے عمری،، کے نام سے نماز مشہور ہے۔ جس کے پڑھنے سے ساری قضا نمازیں ادا ہو جاتی ہیں۔ اس کی کیا حیثیت ہے؟

جواب : شریعت میں اس کی کوئی حیثیت نہیں۔ یہ بالکل من گھڑت اور بے اصل بات ہے۔ نماز خواہ ادا ہو یا قضاء صرف پڑھنے سے ہی ادا ہو گی۔ اور یہ بات یاد رہے کہ عبادت کا ثواب اپنی جگہ ہے لیکن وہ کسی فرض نماز کے برابر یا اُس کا کفارہ نہیں ہو سکتی۔

سوال : بااصل قضائے عمری کیا ہے۔

جواب : بااصل قضائے عمری یہ ہے کہ اگر کسی کے ذمے بہت ساری قضاء نمازیں ہوں اور یہ معلوم نہیں کہ کون سی نمازیں زیادہ قضاء ہوئیں اور کون سی کم ہوئیں تو اُسے

چاہئے کہ اوقات حرام اور مکروہ کے علاوہ جب بھی موقع ملے ان نمازوں کو ادا کرے نوافل اور سنتیں غیر مؤکدہ کی جگہ ان نمازوں کی ادائیگی ضروری ہے اس کو قضائے باصل عمری کہتے ہیں۔

سوال : قضائے عمری کی نیت کیسے کرے؟

جواب : نیت اس طرح کرے کہ نیت کی میں نے پہلی فجر کی جو مجھ سے قضاء ہوئی اس طرح ہر نماز کی نیت کرے۔ طریقہ یہ ہے کہ رکوع میں ایک مرتبہ سبحان ربی العظیم کہے اس طرح سجدے میں سبحان ربی الاعلیٰ کہے اس طرفرض کی تیسری اور چوتھی رکعت میں سورت فاتحہ کی جگہ تین بار تسبیح پڑھ کر رکوع کرے وتر میں تینوں رکعتوں میں قرآت، فاتحہ سورت ضروری ہے۔ آخری التحیات کی جگہ صرف اللّٰھم صل علی محمد ﷺ کہہ کر سلام پھیر لے۔ اور دعائے قنوت کی جگہ رب اغفرلی کہہ دے (فقہ اہل سنت)

سجدہ سہو کا بیان

سوال : سجدہ سہو کسے کہتے ہیں؟

جواب : نماز میں بھول چوک اور کمی بیشی ہو جاتی ہے۔اس کی تلافی کے لیے آخری قعدہ میں عَبۡدُہٗ وَرَسُوۡلُہٗ تک التحیات پوری پڑھ کر دو سجدے کیے جاتے ہیں۔ اس کو سجدہ سہو کہتے ہیں۔سجدہ سہو کے معنی ہیں بھول کا سجدہ۔

سوال : سجدہ سہو کب واجب ہوتا ہے؟

جواب : کسی واجب کے چھوٹ جانے سے یا کسی واجب یا فرض میں تاخیر ہو جانے سے یا کسی فرض کو دوبارہ ادا کرنے سے (مثلا: ایک رکعت میں دو رکوع کر دینے یا تین سجدے کر دینے سے) ان سب صورتوں میں سجدہ سہو واجب ہو جاتا ہے۔بشرطیکہ بھولے سے ایسا ہوا ہو جان بوجھ کر ایسا کیا تو سجدہ سہو سے کام نہیں چلے گا،نماز دُہرانی ہوگی ۔اگر سجدہ سہو نہ کیا اور سلام پھیر دیا تو بھی نماز دوبارہ پڑھی جائے گی ۔

سوال : سجدہ سہو کرنے کا طریقہ بیان کیجیے؟

جواب : سجدہ سہو کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ آخری رکعت میں التحیات پڑھ کر ایک طرف سلام پھیر کر دو سجدے کرے۔ہر دفعہ سجدے میں جاتے ہوئے اللہ اکبر کہے اور دونوں سجدے کر کے بیٹھ جائے پھر دوبارہ التحیات اور اس کے بعد درود شریف اور دعا پڑھ کر دونوں طرف سلام پھیر دے۔

نوٹ: اگر ایک سے زیادہ بار چھوٹے تو بھی ایک ہی مرتبہ سجدہ سہو ہوگا۔ (ہمارا اسلام)

سوال: سجدہ سہو صرف فرض نمازوں میں یا ہر نماز میں؟

جواب: فرض و نفل دونوں کا ایک ہی حکم ہے۔ یعنی نوافل میں واجب چھوٹنے سے سجدہ سہو ہوگا۔ (ہمارا اسلام)

سوال: جو سجدہ سہو کرنا بھول جائے تو وہ عورت کیا کرے؟

جواب: جو عورت سجدہ سہو کرنا بھول جائے اگر اُسے سہو ہونا یاد نہ تھا اور اُس نے بانیت قطع سلام پھیر دیا تو ابھی نماز سے باہر نہیں ہوئی۔ بشرطیکہ وہ سجدہ سہو کر لے لہٰذا وہ سلام پھیرنے کے بعد جب تک منافی صلوۃ کام نہ کرلے جیسے کلام کرنا وغیرہ اُسے حکم ہے کہ سجدہ سہو کرلے۔

سجدہ تلاوت کا بیان

سوال : سجدہ تلاوت کسے کہتے ہیں اور تعداد میں کتنے ہیں؟

جواب : قرآن پاک میں سجدہ تلاوت چودہ ہیں۔ جہاں یہ آیتیں ہوتی ہیں۔ قرآن پاک میں وہیں کنارے پر سجدہ لکھا ہوا ہوتا ہے۔ اس آیت کو پڑھ کر سجدہ کرنا واجب ہو جاتا ہے۔ اس سجدہ کو، سجدہ تلاوت،، کہتے ہیں۔ اس کو سننے سے بھی سجدہ تلاوت واجب ہوتا ہے۔

سوال : سجدہ تلاوت کرنے کا طریقہ کیا ہے؟

جواب : سجدہ تلاوت کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ بغیر ہاتھ اُٹھائے اللہ اکبر کہہ کر سجدے میں چلی جائے۔ اور سجدہ میں کم از کم تین مرتبہ ،، سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی ،، کہے۔ پھر اللہ اکبر کہہ کر سر اُٹھالے۔ بس اس طرح سجدہ تلاوت ادا ہو گیا۔ سجدہ کرنے کے بعد بھی کھڑی ہونا سنت ہے۔

سوال : کھڑی ہو کر اللہ اکبر کہہ کر سجدے میں جائے یا بیٹھی بیٹھی ہی کہہ کر چلی جائے؟

جواب : بہتر تو یہی ہے کہ کھڑی ہو کر اللہ اکبر کہہ کر سجدے میں جائے۔ پھر اللہ اکبر کہہ کر کھڑی ہو جائے اور اگر بیٹھ کر اللہ اکبر کہہ کر سجدہ میں جائے پھر اللہ اکبر کہہ کر بیٹھ جائے، کھڑی نہ ہو تب بھی درست ہے۔

سوال : سجدہ کی آیت پڑھنے والی پر سجدہ واجب ہوتا ہے یا سُننے والی پر بھی سجدہ

واجب ہوتا ہے؟

جواب: پڑھنے والی پر بھی سجدہ واجب ہوتا ہے اور جو سُن رہی ہو اس پر بھی سجدہ واجب ہو جاتا ہے۔ چاہے وہ قرآن پاک سُننے کے ارادے سے بیٹھی ہو یا کسی اور کام میں لگی ہو اور بغیر ارادہ کے سجدہ کی تلاوت سُن لی ہو۔ حیض ونفاس والی عورت پر سجدہ تلاوت واجب نہیں۔ (بہار شریعت)

سوال: سجدہ کی آیت کو آہستہ پڑھے یا آواز سے پڑھے؟

جواب: بہتر یہ ہے کہ سجدہ کی آیات کو آہستہ آہستہ پڑھے۔ جب کہ معلوم ہو کہ ان پر سجدہ تلاوت گراں ہوگا۔ اگر انہوں نے سجدے کا تہیہ کرلیا ہو اور سجدہ ان پر بھاری نہ ہو تو بلند آواز سے پڑھے۔ (ہمارا اسلام)

سوال: سجدہ تلاوت درست ہونے کی شرائط بیان کیجیے؟

جواب: جو چیزیں نماز کے لیے شرط ہیں۔ وہی سجدہ تلاوت کے لیے بھی شرط ہیں۔ جیسے وضو کا ہونا، جگہ کا پاک ہونا، بدن اور کپڑے کا صاف ہونا، قبلہ کی جانب منہ کرنا وغیرہ۔

سوال: کیا سجدہ تلاوت اور نماز کے سجدہ میں کوئی فرق ہے؟

جواب: جی نہیں ان دونوں میں کوئی فرق نہیں ہے۔ جس طرح نماز کا سجدہ کیا جاتا ہے اسی طرح سجدہ تلاوت ادا کیا جاتا ہے۔ بعض عورتیں قرآن پاک پر ہی سجدہ کرلیتی ہیں اُس سے سجدہ ادا نہیں ہوتا اور واجب ذمہ سے نہیں اترتا۔

سوال: جس وقت سجدہ تلاوت واجب ہوگیا تو اُسی وقت سجدہ کرنا واجب ہے؟

جواب: فوراً اُسی وقت سجدہ کرنا ضروری تو نہیں، البتہ بہتر ہے کہ اُسی وقت کر لے تا

کہ ذمہ سے اُتر جائے۔ اس لیے کہ اندیشہ ہے کہ بعد میں یاد نہ رہے۔

سوال : اگر کسی عورت کے ذُمے بہت سے سجدے ہوں تو وہ کیا کرے؟

جواب : اُس عورت کو چاہیے کہ اب اُسے ادا کرلے۔ زندگی بھر میں کبھی نہ کبھی ادا کر لینے چاہییں۔ اگر کبھی بھی نہ ادا کرے گی تو گناہ گار ہوگی۔

سوال : آیات سجدہ کی تلاوت کو چھوڑ دینا کیسا ہے؟

جواب : پوری سورت پڑھنا اور آیت سجدہ چھوڑ دینا مکروہ تحریمی ہے۔ صرف آیات سجدہ پڑھنے میں کراہت نہیں ہے۔ (ہمارا اسلام)

سوال : بہت سارے سجدہ تلاوت کس طرح ادا کرے؟

جواب : اللہ اکبر کہہ کر سجدے میں جائے۔ کم از کم تین دفعہ سجدہ کی تسبیح پڑھ کر اللہ اکبر کہہ کر سر اُٹھائے۔ پھر دوسرا، تیسرا اور سب سجدے اسی طرح ادا کرے۔ ہر سجدے کے بعد اُٹھ کر کھڑی ہو تو افضل ہے۔ اگر بیٹھ جائے پھر دوسرا سجدہ کرے تو اس کی بھی اجازت ہے۔

سوال : اگر عورت اپنے خاص ایام میں یا ولادت کے بعد والے ایام میں کسی سے سجدہ کی کوئی آیت سن لے کیا تب بھی سجدہ واجب ہو جاتا ہے؟

جواب : ایسی صورت میں سجدہ واجب نہیں ہوتا۔ البتہ اگر غسل واجب ہو اور ایسی حالت میں سُنے تو واجب ہو جاتا ہے۔ غسل کرنے کے بعد سجدہ کرے۔ غسل حیض ونفاس کے ختم ہونے پر واجب ہوتا ہے۔

نوٹ : اس لیے کہ سجدہ تلاوت اس پر واجب ہوتا ہے، جس میں نماز کی اہلیت ہو۔ جنابت کی حالت میں نماز کی اہلیت بہر حال ہوتی ہے، اسی لیے اگر غسل

کر کے نماز نہ پڑھے تو قضا واجب ہے۔ جب کہ مخصوص ایام میں نماز کی اہلیت ہی نہیں ہوتی اسی لیے ان دنوں کی قضا بھی واجب نہیں ہوتی۔

استحاضہ والی عورت پر سجدہ تلاوت واجب ہے۔ کیونکہ اس کو نماز روزہ معاف نہیں ہے۔

سوال: اگر نماز میں سجدہ کی تلاوت سنے تو سجدہ کب ادا کرے؟

جواب: اگر نماز میں کسی سے سجدہ کی آیت سُنے تو نماز میں سجدہ ادا نہ کرے، بلکہ نماز کے بعد ادا کرے۔ اگر نماز ہی میں ادا کرے گی تو وہ سجدہ ادا نہ ہوگا پھر سے کرنا پڑے گا اور ساتھ میں گناہ بھی ہوگا۔

سوال: اگر نماز میں سجدہ کی آیت پڑھے تو سجدہ کرنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: ایسی صورت میں فوراً ہی سجدہ میں چلی جائے پھر سجدہ کر کے قیام کی طرف واپس آئے اور جتنا پڑھنا چاہے پڑھ کر رکوع میں جائے۔ (فقہ اہل سنت)

سوال: کیا سجدہ کی آیت نماز میں پڑھی جائے تو بیرون نماز سجدہ ہوسکتا ہے۔؟

جواب: آیت سجدہ اگر نماز میں پڑھی تو نماز کے باہر سجدہ نہیں ہوسکتا۔

سوال: اگر سجدہ کی آیت پڑھ کر فوراً سجدہ نہ کیا بلکہ آگے دو یا تین آیات پڑھ گئی تو کیا حکم ہے؟

جواب: دو یا تین آیات آگے تلاوت کر کے سجدہ ادا کرنے کی صورت میں بھی سجدہ ادا ہو جائے گا اور اگر اس سے زیادہ تلاوت کر کے پھر سجدہ کرے گی تو سجدہ تو ادا ہو جائے گا لیکن گناہ گار ہوگی۔

سوال : ایک ہی جگہ بیٹھے بیٹھے یا نماز میں ایک ہی آیت سجدہ کو کئی بار دہرانے کی صورت میں کتنے سجدے واجب ہو گے؟

جواب : ایسی صورت میں صرف ایک ہی سجدہ واجب ہوگا۔ چاہے تو پہلی مرتبہ پڑھ کر ادا کرلے۔ چاہے تو پڑھ کر فارغ ہونے کے بعد آخر میں سجدہ ادا کرے۔ اور اگر جگہ بدلتی رہی۔ اور اسی ہی ایک آیت کو دہراتی رہی۔ تو جتنی مرتبہ جگہ تبدیل کی اُتنے ہی سجدے واجب ہوں گے۔ اور جو جگہ تبدیل کرے گی اُس کے ذمہ ہوگا خواہ وہ تلاوت والی ہو یا پھر سننے والی ہو۔

سوال : اگر ایک ہی جگہ بیٹھے بیٹھے مختلف آیات سجدہ پڑھے تو کیا اب بھی ایک ہی سجدہ واجب ہوگا؟

جواب : جی نہیں ایسی صورت میں جتنی آیات پڑھے گی اُتنے ہی سجدے واجب ہوں گے۔

سوال : کسی عورت نے ایک ہی جگہ بیٹھ کر سجدہ کی آیت پڑھی پھر وہیں بیٹھے بیٹھے کسی اور کام میں لگ گئی مثلاً سینے پرونے لگی یا کھانا کھانے لگی پھر دوبارہ آیت پڑھی تو اس پر کتنے سجدے واجب ہوں گے؟

جواب : ایسی صورت میں دو سجدے واجب ہوں گے کسی کام میں مشغولیت ایسے ہی ہے جیسے جگہ تبدیل کرلی جائے۔ اگر دو لقمے کھائے اور دو قدم چلی وغیرہ تو ایک ہی سجدہ ہوگا۔

سوال : سجدہ کی آیت پڑھی اور سجدہ ادا کرنے سے پہلے نماز کی نیت باندھ لی اور نماز میں پھر وہی آیت پڑھی تو کتنے سجدے ادا کرے؟

جواب : ایسی صورت میں ایک ہی سجدہ کافی ہے اور اگر نیت کرنے سے پہلے سجدہ ادا کرلیا تھا تو اب نماز میں دوبارہ سجدہ کرنا واجب ہے۔

سوال : اگر پڑھنے والی کی جگہ نہیں بدلی بلکہ سُننے والی کی جگہ بدلی تو کیا حکم ہے؟

جواب : ایسی صورت میں پڑھنے والی پر ایک ہی سجدہ واجب ہوا اور سُننے والی پر جتنی دفعہ جگہ بدلی اُتنے ہی سجدے واجب ہوں گے۔ اور اگر پڑھنے والی کی جگہ بدلتی رہی تو اُتنے ہی سجدے واجب ہوں گے۔ اور سُننے والی پر ایک ہی سجدہ واجب ہوگا بشرطیکہ وہ جگہ تبدیل نہ کرے۔

نوٹ: آیت سجدہ پڑھی لیکن کام میں مشغولیت کی وجہ سے نہ سن سکی تو سجدہ واجب نہیں۔ آجکل لاوڈ سپیکر پر تراویح اور شبینہ ہوتا ہے۔ اس کا بھی یہی حکم ہے۔

سجدہ تلاوت پڑھنے والے پر تب واجب ہوتا ہے جب کہ بقصد تلاوت پڑھے۔ اگر تقریر میں یا دوران تدریس سبق میں آجائے تو سجدہ تلاوت نہیں ہے۔ (فقہ اہل سنت)

فائدہ: آیات سجدہ کی خاصیت یہ ہے کہ اگر ان سب کو پڑھ لیا جائے اور سجدہ کرلیا جائے خواہ ہر ایک کا سجدہ کرے یا سارے ملا کر تو یہ جس مقصد کے لیے پڑھی جائیں گی وہ پورا ہوگا۔ (ہمارا اسلام، بہار شریعت۔ فقہ اہل سنت، نور الایضاح)

بیمار کی نماز کا بیان

سوال : کیا بیماری کی حالت میں شریعت میں نماز چھوڑنے کی اجازت ہے؟

جواب : نماز کسی بھی حالت میں چھوڑنے کی اجازت نہیں ہے۔ جب تک کھڑے ہو کر پڑھنے کی طاقت ہو کھڑے ہو کر پڑھے۔ اور جب کھڑا نہ ہوا جائے تو بیٹھ کر نماز پڑھے بیٹھے بیٹھے رکوع کرے، دونوں سجدے کرے، اور رکوع کے لیے اتنا جھکے کہ پیشانی گھٹنے کے مقابل ہو جائے۔

سوال : اگر نماز میں رکوع اور سجدہ کرنے کی بھی طاقت نہ رہے تو کیسے پڑھے؟

جواب : ایسی صورت میں رکوع اور سجدہ اشارے سے ادا کرے اور سجدے کے لیے رکوع سے زیادہ جھک جایا کرے۔

سوال : کیا سجدہ کرنے کے لیے تکیہ وغیرہ یا کوئی اُونچی چیز رکھ سکتی ہے؟

جواب : کوئی اُونچی چیز رکھ لینا جیسے تکیہ وغیرہ اور اس پر سجدہ کرنا بہتر نہیں۔ جب سجدہ نہ کر سکتی ہو تو اشارے سے سجدہ کر لیا کرے تکیہ پر سجدہ کرنے کی ضرورت نہیں۔

سوال : کسی عورت میں اگر کھڑے ہونے کی طاقت تو ہے۔ لیکن کھڑے ہونے سے تکلیف ہوتی ہو یا بیماری بڑھ جانے کا اندیشہ ہو تو کیا کرے؟

جواب: ایسی حالت میں بھی بیٹھ کر نماز پڑھنا بہتر ہے۔

سوال : اگر کھڑی تو ہو سکتی ہے لیکن رکوع و سجدہ نہیں کر سکتی تو کیا کرے؟

جــــواب: ایسی صورت میں چاہیے کہ وہ کھڑی ہو کر نماز پڑھے اور رکوع وسجدہ اشارے سے کرے اور چاہے تو بیٹھ کر پڑھے اور رکوع وسجدہ اشارے سے کرے، دونوں کی اجازت ہے، لیکن بیٹھ کر نماز پڑھنا بہتر ہے۔

سوال: اگر بیٹھنے کی بھی طاقت نہیں تو کیا سہارا لگا سکتی ہے؟

جــواب: ایسی صورت میں سہارا لگا لے، جیسے گاؤ تکیہ وغیرہ رکھ کر اس طرح لیٹ جائے کہ سر خوب اُونچا، بیٹھنے کے قریب قریب ہو جائے، اور پاؤں قبلہ کی طرف پھیلا لیا جاتا ہے۔

ہاں اگر کچھ طاقت ہو تو قبلہ کی طرف پیر نہ پھیلائے بلکہ گھٹنے کھڑے کر کے رکھے پھر سر کے اشارے سے نماز پڑھے اور سجدہ کا اشارہ رکوع سے کچھ زیادہ کرے۔

سوال: اگر گاؤ تکیہ وغیرہ سے ٹیک لگا کر بھی اس طرح سے نہ لیٹ سکے کہ سر اور سینہ وغیرہ اُونچا رہے تو کیا کرے؟

جــواب: ایسی صورت میں قبلے کی طرف پیر کر کے بالکل چت لیٹ جائے لیکن سر کے نیچے کوئی اُونچا تکیہ رکھ دیں کہ کچھ نہ کچھ قبلہ کی طرف ہو جائے۔ بالکل آسمان کی طرف نہ رہے پھر سر کے اشارے سے نماز پڑھے، رکوع کا اشارہ کم اور سجدے کا زیادہ کرے۔

سوال: اگر چت نہ لیٹے بلکہ دائیں بائیں کروٹ پر قبلہ کی طرف منہ کر کے اور سر کے اشارے سے رکوع وسجدہ کرے تو کیا جائز ہے؟

جواب: جی ہاں یہ طریقہ بھی جائز ہے لیکن چت لیٹ کر نماز پڑھنا زیادہ بہتر ہے۔

سوال: اگر سر کے اشارے سے بھی نماز پڑھنے کی طاقت نہ رہی تو کیا حکم ہے؟

جواب: ایسی صورت میں نماز نہ پڑھے اگر ایک دن یا ایک رات سے زیادہ یہ حالت رہی تو نماز بالکل معاف ہوگئی، بیماری سے ٹھیک ہو جانے کے بعد بھی قضا پڑھنا واجب نہیں ہے۔ اس سے مراد ایک رات اور دن سے زیادہ سے یہ ہے کہ کم از کم ۶ نمازوں کا وقت گزر جائے۔

اور اگر یہ حالت ایک دن اور ایک رات سے زیادہ نہ رہی، بلکہ ایک دن ایک رات کے اندر اندر اشارہ سے نماز پڑھنے کی طاقت آ گئی، تو اشارہ ہی سے ان کی قضا پڑھے۔ یہ نہ سوچے کہ میں جب تندرست ہو جاؤں گی تو قضا پڑھ لوں گی، کیا معلوم مر جائے تو گناہ گار ہوگی۔

سوال: بیماری کی حالت میں تھوڑی نماز بیٹھ کر پڑھی اور رکوع کی جگہ رکوع اور سجدہ کی جگہ سجدہ کیا پھر نماز ہی میں ٹھیک ہوگئی تو کیا حکم ہے؟

جواب: ایسی حالت میں اسی نماز کو کھڑی ہو کر پوری کرے۔

سوال: اگر بیماری کی حالت میں رکوع اور سجدہ کی طاقت نہ تھی۔ اس لیے سر کے اشارے سے رکوع وسجدہ کیا، پھر نماز پڑھ چکی تو ایسی ہوگی کہ رکوع وسجدہ کر سکتی ہے تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: اشارے سے جو نمازیں پڑھیں صحت کے بعد ان کا اعادہ نہیں۔ (ہمارا اسلام)

سوال: بیماری کی حالت میں جو نمازیں فوت ہوئیں ان قضاء کیسے کرے؟

جواب: بیماری میں جو نمازیں فوت ہوئیں اب تندرست ہو کر انہیں پڑھنا چاہتی ہے تو ویسے ہی پڑھے جیسے تندرست پڑھتے ہیں اور حالت صحت میں قضاء ہوئیں بیماری کی حالت میں پڑھنا چاہتی ہے تو جیسے چاہے پڑھ سکتی ہے۔ (ہمارا اسلام)

سوال : اگر فالج وغیرہ گرا اور ایسی بیماری ہوگئی کہ پانی سے استنجا وغیرہ نہیں کرسکتی تو کیا کرے؟

جواب : ایسی صورت میں ٹشو یا کسی کپڑے وغیرہ سے پونچھ ڈالے اور اسی طرح نماز پڑھے۔ اگر خود تیمم نہ کرسکے تو کوئی دوسرا کرادے یہ یاد رہے کہ کسی اور کو اس کا بدن دیکھنا درست نہیں نہ ہی ماں باپ، نہ ہی بیٹا بیٹی۔

البتہ میاں کو اپنی بیوی کا اور بیوی کو اپنے میاں کا بدن دیکھنا درست ہے ان کے سوا کسی کو دیکھنا درست نہیں۔

سوال : اگر ڈھیلے وغیرہ سے بھی پونچھنے کی طاقت نہ رہی ہو تو کیا کرے؟

جواب : اسی صورت میں بھی نماز قضا نہ کرے اسی حالت میں نماز پڑھے۔

سوال : تندرستی کے زمانہ میں کچھ نمازیں قضا ہوگئی تھیں لیکن اب بیمار ہوگئی ہے تو کیا حکم ہے؟

جواب : ایسی صورت میں بیماری کی ہی حالت میں جیسے بھی نماز پڑھنے کی طاقت ہو قضا پڑھے، یہ انتظار نہ کرے کہ جب کھڑے ہونے کی طاقت ہوگی تب پڑھوں گی یہ سب شیطانی خیالات ہیں دین داری کی بات یہ ہے کہ فوراً پڑھے، دیر نہ کرے۔

سوال : اگر بیمار کا بستر ناپاک ہے اور تبدیل کرنے سے تکلیف ہوتی ہے تو کیا کریں۔ اسی طرح کسی کی آنکھ کا آپریشن ہوا اور ڈاکٹروں نے ہلنے جلنے سے منع کردیا تو کیا کرے؟

جواب : پہلی صورت میں اسی حالت میں ہی نماز پڑھے اور دوسری حالت میں لیٹے لیٹے نماز پڑھے۔

سفر کی نماز کا بیان

وَإِذَا ضَرَبْتُمْ فِي الْأَرْضِ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلٰوةِ ۖ إِنْ خِفْتُمْ أَنْ يَفْتِنَكُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا ۚ

ترجمہ: جب تم زمین میں سفر کرو تو تم پر گناہ نہیں کہ نمازیں قصر کرو اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ کافر تمہیں ایضاء دیں گے۔ (پارہ نمبر ۵ آیت نمبر ۱۰۱ سورۃ النساء)

حدیث: حضرت عبداللہ ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے محمد مصطفےٰ ﷺ کی زبانی حضر (قیام) میں چار رکعتیں فرض کیں اور سفر میں دو اور خوف میں ایک یعنی امام کے ساتھ۔ (صحیح مسلم)

حدیث: عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز سفر میں دو رکعتیں مقرر فرمادیں اور یہ پوری ہیں کم نہیں (یعنی) دو رکعتیں کم ہیں لیکن ثواب میں دو ہی چار کے برابر ہیں۔

حدیث: اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نماز دو رکعت فرض ہوئی پھر جب مکہ سے حضور ﷺ نے ہجرت کی تو چار کردی گئی اور سفر کی نماز اُسی پہلے فرض پر چھوڑ دی گئی۔

سوال: شرعی مسافر کسے کہتے ہیں؟

جواب: جو کوئی تین منزل کے سفر کا ارادہ کر کے گھر سے نکلے، وہ شریعت میں مسافر ہے اور اس پر مسافر کے احکام لاگو (جاری) ہو جاتے ہیں۔

سوال : تین منزل، میل اور کلومیٹر کے اعتبار سے تقریباً کتنا ہوتا ہے؟

جواب : تین منزل یہ ہے کہ پیدل چلنے والے وہاں تین روز میں پہنچا کرتے تھے آج کل کے حساب سے تقریباً ۵۷ میل بنتے ہیں، اور یہ تقریباً سوا ستتر کلومیٹر کے برابر ہوتے ہیں۔ یاد رکھنے کے لیے ۹۲ کلومیٹر کہہ سکتے ہیں۔

سوال : شرعی سفر کے ارادہ سے نکلی تو کہاں سے مسافر شمار ہوگی؟

جواب : جب اپنے شہر کی آبادی سے باہر نکل جائے گی تو مسافر بن جائے گی اور جب تک آبادی کے اندر اندر رہے گی۔ تب تک مسافر نہیں کہلائے گی۔

سوال : شرعی مسافر کے لیے نماز کے متعلق کیا حکم ہے؟

جواب : جو کوئی شرعی مسافر ہے اور کہیں پندرہ دن تک ٹھہرنے کی نیت نہیں ہے، وہ ظہر، عصر اور عشاء کے چار چار فرض کی بجائے دو دو فرض پڑھے۔ فجر، مغرب اور وتر میں کوئی کمی نہیں ہے۔ سنتوں کے بارے میں حکم یہ ہے کہ اگر جلدی ہو تو فجر کی سنتوں کے سوا دوسری سنتیں چھوڑنا درست ہے۔ مطلب یہ کہ چھوڑ دینے سے گناہ نہیں ہوگا اگر جلدی نہ ہو اور اپنے ساتھیوں سے پیچھے رہ جانے یا گاڑی چھوٹنے، فلائٹ سے رہ جانے کا اندیشہ نہ ہو تو نہ چھوڑے بلکہ پوری پڑھے۔ ان میں کمی نہ کرے۔

سوال : اس طرح کمی کر کے نماز پڑھنے کو کیا کہتے ہیں؟

جواب : اس کو قصر نماز کہتے ہیں۔

سوال : اگر مسافر بھولے سے چار فرض پڑھ لے تو کیا حکم ہے؟

جواب : اگر سفر میں ظہر، عصر، اور عشاء کی نماز دو رکعتوں سے زیادہ پڑھے گی تو گناہ گار ہوگی۔ اگر بھول کر پڑھ لیں تو اگر دوسری رکعت پر بیٹھ کر التحیات پڑھی ہے۔ تب تو

دو رکعتیں فرض کی ہو گئیں۔

اور دو رکعتیں نفل کی اور اس صورت میں سجدہ سہو کرنا پڑے گا اور اگر دو رکعتوں پر نہ بیٹھی تو چاروں رکعتیں نفل ہو جائیں گی۔ فرض کی دو رکعتیں پھر سے پڑھے۔

سوال : ۵۷ میل یا ۹۲ کلومیٹر تک جانے کا ارادہ ہے لیکن اس سے پہلے راستے میں اپنا گھر پڑتا ہے تو کیا وہ تب بھی مسافر کہلائے گی؟

جواب : ایسی صورت میں وہ مسافر نہیں کہلائے گی۔

سوال : اگر کوئی جان بوجھ کر دوران سفر پوری نماز شرعی پڑھے تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب : اگر جان بوجھ کر کوئی نماز پڑھے تو وہ گناہ گار ہوگی رسول اللہ ﷺ نے اس قصر نماز کو اللہ تعالیٰ کا صدقہ قرار دیا ہے تو پوری نماز پڑھنا اللہ تعالیٰ کے صدقہ کو رڈ کرنا ہے۔ (فقہ اہل سنت)

سوال : اگر عورت اپنے شوہر کے ساتھ ہے یا بھائی یا باپ کے ساتھ ہے تو کس کی نیت کا اعتبار ہوگا؟

جواب : ایسی صورت میں راستہ میں جتنا ٹھہریں گے، اُتنا ہی یہ ٹھہرے گی۔ مطلب یہ کہ ایسی حالت میں ان کی نیت کا اعتبار ہوگا، اگر وہ پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کریں تو یہ مسافر نہیں رہے گی اور اگر اس سے کم رہنے کا ارادہ کریں تو یہ بھی مسافر شمار ہوگی۔

سوال : ۹۲ کلومیٹر کا ارادہ کر کے نکلی اور آگے اس کا اپنا گھر ہے تو کیا تب بھی وہ مسافر رہے گی؟

جواب : ایسی صورت میں وہ مسافر نہیں ہے۔ چاہے کم رہنے کا ارادہ ہو یا زیادہ،

البتہ کسی نے اپنا شہر بالکل چھوڑ دیا، کسی دوسری جگہ گھر بنالیا اور وہیں رہنے سہنے لگی، پہلے شہر اور پہلے گھر سے تعلق نہیں رہا، تو وہ شہر اور پردیس دونوں برابر ہیں ہو جائے گی، تو مسافر شمار ہوگی۔

سوال: اگر کسی عورت کی نمازیں سفر میں قضا ہوگئیں تو گھر پہنچ کر سفر کے اعتبار سے قضا پڑھے گی یا گھر کے اعتبار سے پوری نماز پڑھے گی؟

جواب: ایسی صورت میں سفر کا اعتبار کر کے دو دو رکعتیں قضا پڑھے۔

سوال: کسی عورت کی کچھ نمازیں گھر میں قضا ہوگئیں، سفر کے درمیاں ان کی قضا کرنا چاہتی ہے تو کیا پوری نماز پڑھے گی یا آدھی؟

جواب: ایسی صورت میں پوری نماز پڑھی جائے گی۔ قائدہ یہ ہے کہ جو نماز جس حالت میں قضاء ہوئی اُس حالت میں پڑھی جائے گی۔

سوال: میکہ اور سُسرال میں نماز قصر کا کیا حکم ہے؟

جواب: شادی کے بعد عورت اگر مستقل طور پر سُسرال رہنے لگی تو اس کا اصل گھر سُسرال ہی ہے۔ پھر اگر شرعی سفر کر کے میکے آئی تو اگر پندرہ دن سے کم ٹھہرنے کی نیت ہے تو قصر پڑھے اور اگر پندرہ دن یا اس سے زیادہ رہنے کی نیت ہے تو پوری نماز پڑھے۔

اگر شادی کے بعد سُسرال میں ہمیشہ رہنے کا ارادہ نہیں کیا تو میکہ اب بھی اس کا وطن اصلی ہے اس لیے پوری نماز پڑھا کرے۔

سوال: اگر ریل گاڑی چل رہی ہے یا سمندر میں بحری جہاز چل رہا ہو یا ہوائی جہاز پر سوار ہو اور نماز کا وقت آگیا ہو تو اس کا کیا حکم ہے؟

جـــــواب : چلتی گاڑی میں واجب وفرض وسنت فجر نہیں ہو سکتے ہاں نفل ودوسری نمازیں ہو سکتی ہیں کیونکہ فرائض میں جگہ کا ایک رہنا اور نمازی کا قبلہ روخ ہونا شرط ہے۔ اگر وقت جاتا ہو تو پڑھ لے اور بعد میں اعادہ کر لے۔

کشتی میں نماز اُس وقت جائز ہے جب بیچ سمندر کے ہو اگر کنارے پر ہو اور انسان اس سے اُتر سکے تو تب نماز کشتی میں جائز نہیں۔ یہی حکم ہوائی جہاز کا ہے۔

(ہمارا اسلام)

سوال: کیا عورت اکیلی سفر کر سکتی ہے؟

جواب : شرعی سفر میں کم از کم مسافت میں عورت اکیلی سفر کر سکتی ہے لیکن بہتر نہیں۔ اگر شرعی سفر یا اس سے زائد مسافت تک جانا ہو تو محرم کے بغیر سفر کرنا درست نہیں ہے اگر محرم کے بغیر سفر کرے گی تو گناہ گار ہو گی۔ حج وعمرے کے سفر کا بھی یہی حکم ہے۔

جس محرم کو اللہ اور رسول ﷺ کا ڈر نہ ہو اور شریعت کی پابندی نہ کرتا ہو ایسے محرم کے ساتھ سفر کرنا درست نہیں۔

سوال : اگر کوئی مسافر

جواب : مسافر شرعی کو یہ رعایات ملتی ہیں۔

(۱) نماز کا قصر ہونا۔

(۲) روزہ نہ رکھنے کی اجازت۔

(۳) جمعہ وعیدین قربانی کا اس کے ذمے نہ ہونا وغیرہ۔ (ہمارا اسلام)

سوال : اگر کوئی عورت ۹۲ کلومیٹر سے بھی زیادہ سفر کرے لیکن راستے میں جگہ جگہ ٹھہر کر جائے تو اس کے لیے کیا حکم ہے۔

جواب : تین منزلوں کا سفر مسلسل ہونا مسافر کے لیے شرط ہے۔ اگر مذکورہ مسافت گزرنے سے پہلے قیام کیا جیسے سیاح کرتے ہیں (یعنی راستے میں جو شہر آئے ٹھہر کر رہنیں لگیں) تو اگرچہ دنیا گھوم لیں مسافر نہیں ہوگی۔ (فقہ اہل سنت)

قرآن شریف پڑھنے کا بیان

قران الکریم اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔اس پر اسلام اور احکام اسلام کا دارومدار ہے۔اس کی تلاوت کرنا اس کے معانی ومفہوم کو سمجھنا اور اس کے معانی ومطلب میں غور فکر آدمی کو اللہ تعالیٰ کا مقرب بناتا ہے۔اور اس کی دنیا وآخرت سنوارتا ہے۔

یعنی یہ کتاب جس کا دیکھنا ثواب ، چھونا ثواب ، پڑھنا ثواب،اور سمجھنا موجب نجات ہے اس موقعہ پر چند احادیث ذکر کی جاتی ہیں۔

حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(۱)...... تم میں بہتر وہ شخص ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔(صحیح بخاری)

(۲)...... جس کے پیٹ میں قرآن نہیں ہے وہ ویرانے مکان کی مثل ہے۔(ترمذی)

(۳)......اپنے گھر کو قبرستان نہ بناؤ۔شیطان اُس گھر سے بھاگتا ہے جس میں سورۃ البقرا پڑھی جاتی ہے۔(صحیح مسلم)

(۴)...... ہر چیز کے لیے دل ہے اور قرآن کا دل یٰسین ہے۔جس نے یٰسین پڑھی دس مرتبہ قرآن پڑھنا اللہ تعالیٰ اس کے لئے لکھ دے گا۔

(۵)......سورۃ بقرا کی آخری دو آیتیں اللہ تعالیٰ کے اُس خزانے میں سے ہیں جو عرش کے نیچے ہے۔اللہ تعالیٰ نے مجھے دونوں آیتیں دیں۔انہیں سیکھو اور اپنی عورتوں کو سکھاؤ کہ وہ رحمت ہیں اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک ترین دعائیں ہیں

سوال : تجوید سے قرآن پاک پڑھنے کا شریعت میں کیا درجہ ہے؟

جواب : قرآن پاک کو تجوید سے پڑھنا واجب ہے۔ ہر لفظ کو ٹھیک پڑھے۔ همزه اور عین میں جوفرق ہے اسی طرح حا اور ھا میں ذال اور ظا ضاد اور سین اور ثـا میں جوفرق ہے اس کا خیال رکھے اور ہر لفظ کی صحیح ادائیگی کرے۔ ایک حرف کی جگہ دوسرا حرف نہ پڑھے۔

سوال : اگر کسی عورت سے کوئی لفظ نہیں نکلتا تو وہ کیا کرے؟

جواب : اگر کسی عورت سے کوئی لفظ نہیں نکلتا، جیسے ھا کو حا یا حا کو ھا پڑھتی ہے یا عین کی ادائیگی نہیں کرسکتی یا ثا ، سین اور صاد میں فرق کر کے نہیں پڑھ سکتی تو اس پر لازم ہے کہ صحیح پڑھنے کی مشق کرے۔ اگر صحیح پڑھنے کی مشق نہیں کرے گی تو گناہ گار ہوگی اور اس کی نماز درست نہیں ہوگی۔

نوٹ: البتہ اگر محنت کے باوجود درست نہ ہو تو معذوری ہے۔

سوال : تلاوت شروع کرنے کا طریقہ کیا ہے؟

جواب : تلاوت شروع کرنے سے پہلے ، اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْم پڑھنا ضروری ہے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم کی چند صورتیں ہیں

(۱) تلاوت سورت کے شروع سے ہو تو بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم پڑھے۔

(۲) تلاوت درمیان سورت سے ہو تو بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم پڑھنا بہتر ہے۔

(۳) تلاوت کرتے کرتے نئی سورت شروع ہو بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ

الرَّحِیْم پڑھے۔ لیکن اگر سورۃ براءۃ آجائے تو بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم نہ پڑھے۔

سوال : اگر کسی عورت نے تلاوت کے درمیان بات کر لی تو دوبارہ تلاوت کیسے شروع کرے؟

جواب : اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم پڑھ کر تلاوت شروع کرے۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھ کر تلاوت شروع کرنا بہتر ہے۔ اگر استاد شاگرد سیکھنے سکھانے کی بات کریں تب ، اَعُوْذُ بِاللّٰہِ ، بِسْمِ اللّٰہِ پڑھنے کی ضرورت نہیں۔

سوال : علم تجوید سے کیا مراد ہے؟

جواب : قرآن الکریم کے علوم دو طرح کے ہیں۔

(۱) علوم الالفاظ۔ (۲) علوم المعانی۔

علم تجوید، علوم الالفاظ کا سب سے پہلا حصہ ہے۔

سوال : تجوید کی تعریف کیا ہے؟

جواب : حروف کو قواعد کے مطابق خوبصورتی سے ادا کرنا۔

سوال : حروف تہجی سے کیا مراد ہے؟

جواب : الف سے ی تک درج ذیل ،،۲۹،، حروف ،، حروف تہجی کہلاتے ہیں۔

ا ، ب ، ت ، ث ، ج ، ح ، خ ، د ، ذ ، ر ، ز ، س ، ش ، ص ، ض، ط ، ظ، ع ، غ ، ف ،ق ، ك ، ل ، م ، ن ، و ، ہ ، ء ، ی ، ے ۔

سوال : حروف تہجی کی ادائیگی کا صحیح طریقہ کیا ہے؟

جواب: دو قسم کے حروف کی مشق کرنے سے حروف کی صحیح ادائیگی ہو جائے گی۔

(۱) حروف مشتبہہ۔

(۲) حروف مفخمہ و مرققہ۔

نوٹ: قرآن مجید کا ایک بھی حرف ،،۲۹،، حروف تہجی سے باہر نہیں ہے قرآنِ مجید صحیح پڑھنا حروف تہجی کی صحیح ادائیگی پر موقوف ہے۔

سوال: حروف مشتبہہ سے کیا مراد ہے؟

جواب: ایک دوسرے سے ملتے جلتے حروف مشتبہہ کہلاتے ہیں۔ اگران میں فرق نہ کیا جائے تو حروف ایک دوسرے سے تبدیل ہو جائیں گے اور معانی بدل جائیں گے۔ مثلا ، ذ، ز، اور، ظ ، ض ، میں دیکھیے: ، ذَلَّ کا مطلب ہے (وہ ذلیل ہوا) اور زَلَ کا مطلب ہے (وہ پھسلا) اسی طرح ظَلَّ کا مطلب ہے (سایہ حاصل ہوا) اور ضلَّ کا مطلب ہے (گمراہ ہوا) اگران حروف میں فرق نہ کریں۔ تو کیا سے کیا بن جائے گا۔

سوال: حروف مشتبہہ کی پہچان کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: اس کے دو طریقے ہیں۔

(۱) نقطوں کے ذریعے۔

(۲) کسی ماہر فن کے ذریعے۔

سوال: نقطوں کے ذریعے پہچان سے کیا مراد ہے؟

جواب: مثلاً ا ، ح ، د ، س ، ص ، ط ، ع ، ل ، م ، و ، ء ، ی ، خالی اور بغیر نقطے کے ہیں۔ ب اور ج میں ایک نقطہ اور خ ، ذ ، ز ،

ض ، ظ ، غ ، ف ، ن ، کے اُوپر ایک نقطہ اور ، ت اور ق کے اُوپر دو نقطے اور ث اور ش کے اُوپر تین نقطے ہیں اور ك کے اُوپر ـــ علامت کو مرکز کہتے ہیں اگر ی کو کسی دوسرے لفظ کے ساتھ ملا کر لکھا جائے تو پھر ی کے نیچے دو نقطے لگائے جائیں گے۔

سوال: کسی ماہر فن کے ذریعے پہچان سے کیا مراد ہے؟

جواب: متعدد بار اپنی معلّمہ سے سنا جائے اور انہیں سُنا کر مشق کی جائے۔ کہ ، ت ، ط : ، ، ث ، س ، ص ، ، ح ، ہ ، ، ذ ، ز ، ، ظ ، ض ، ، ع ء اور ك ، ق میں کیا فرق ہے؟

سوال: حروف مُفَخَّمَه اور مُرَقَّقَه سے کیا مراد ہے اور وہ کون کون سے ہیں؟

جواب: مُفَخَّمَه سے موٹے اور مُرَقَّقَه سے باریک حروف مراد ہے۔

(۱) سارے حروف ہر حال میں موٹے ہوتے ہیں۔

خ ، ص ، ض ، غ ، ط ، ق ، ظ ، ان کا مجموعہ یہ ہے۔ خُصَّ ، ضَغْطٍ ، قِظْ ۔

(۲) تین حروف کبھی موٹے اور کبھی باریک استعمال ہوتے ہیں۔ ا ، ل ، ر

(۳) باقی انیس حروف ہمیشہ باریک استعمال ہوتے ہیں۔

سوال: ا ، ل ، ر ، کب موٹے اور کب باریک استعمال ہوتے ہیں؟

جواب: تفصیل درج ہے۔

(۱) ، ، ا ، ، سے پہلے اگر سات موٹے حروف میں سے کوئی حرف آجائے تو

الف پُر ہوگا جیسے ، ، قَالَ ، ، ورنہ باریک جیسے۔کِتَابٌ۔

(۲) ، ، ل ، ، سب باریک ہوتے ہیں۔صرف ، ، اللہ ، ، کالام اس وقت پُر ہوتا ہے۔

جب اس سے پہلے زبر یا پیش ہو۔جیسے ، ھوَاللہ ۔اگر اس سے پہلے زیر ہوتو اسے بھی باریک پڑھیں گے۔جیسے ، بِسْمِ اللہ۔

(۳) ر دو حالتیں ہوتی ہیں (۲) متحرک (زیر،زبر،پیش والی (۱) ساکن

(۴) اگر ر متحرک ہوتو اس کی اپنی حرکت کا اعتبار ہوگا۔زبر یا پیش کی صورت میں پُر اور زیر کی صورت میں باریک ادا کریں گے۔جیسے: الرَّحْمٰنُ نَصْرُاللہِ ، رِحْلَۃ۔

ر اگر ساکن ہوتا ، ، ر ، ، را کو پہلے والے حروف کو دیکھیں گے۔اگر اس پر زبر یا پیش ہوتو پ پڑھیں گے۔جیسے ، وَانْحَرْ ، زُرْتُم۔اگر زیر ہوتو ر باریک ادا ہوگا جیسے:فَذَکِّر

نوٹ : طالبات کو چاہیے کہ پُر حروف کو ادا کرتے وقت ان باتوں کا دھیان رکھیں۔

(۱) طالبات ان حروف کو منہ بھر کر ادا کریں۔

(۲) ہونٹوں کو اپنی حالت پر رکھیں۔گول نہ کریں۔

سوال : تلاوت ختم کرنے کا طریقہ کیا ہے؟

جواب : جس لفظ پر تلاوت ختم کرنی ہو وہاں وقف کرے۔

سوال : وقف سے کیا مراد ہے اور اس کا طریقہ کیا ہے؟

جواب : سانس اور آواز دونوں بند کرنے کا نام ، ، وقف ، ، ہے۔اس کا طریقہ یہ ہے

کہ اگر حرف کے آخر میں گول ، تا ، ہوتو اسے ، ھا ، سے بدل دیں، جیسے: نِعْمَةٌ سے نِعْمَهْ اگر دوزبر ہوں تو الف سے بدل دیں اَحَدًا سے اَحَدَا۔

اس کے علاوہ تمام کلمات کے آخری حروف کو ساکن کر کے پڑھیں جیسے

كَسَبَ سے كَسَبْ ، اَحَدٌ سے اَحَدْ

سوال : وقف کہاں ہوتا ہے؟

جواب : وقف ہمیشہ لفظ کے آخر میں ہوتا ہے۔ جیسے: يُقِيمُونَ ، ، میں ، ، ن ، ، پر....اور لوٹاتے ہمیشہ پہلے حروف سے ہیں جیسے: رَزَقْنَا هُمْ ، ، میں ، ، ر ، ، سے لوٹایا جاتا ہے۔

سوال : جزم یا سکون سے کیا مراد ہے؟

جواب : حرف کے اوپر چھوٹی ، ، د ، ، جزم یا سکون کی علامت ہوتی ہے۔ جزم حرکات کی ضد ہے۔ حرکت کے مقابلے میں اسے ذرا ٹھہر کر ادا کرتے ہیں۔

سوال : جزم و سکون کی ادائیگی میں آواز ہلانا کیسا ہے؟

جواب : غلط ہے، صرف پانچ حروف ایسے ہیں جنہیں ادا کرتے وقت ہلاتے ہیں۔ آواز ہلانے کو ، ، قلقله ، ، کہتے ہیں حروف ، ، قلقله ، ، پانچ ہیں جن کا مجموعہ قُطْبُ جَدٍ ہے۔ سب سے زیادہ ، ، قلقله ، ، ق ، ، میں اس سے کم ب میں ط سے کم ہے۔

سوال : تشدید سے کیا مراد ہے؟

جواب : تشدید کے معنی سختی کرنے کے ہیں تشدید والے الفاظ کو سختی سے ادا کرتے ہیں۔

سوال: تشدید کی علامت کیا ہے؟

جواب: لفظ ،،تشدید،، میں موجود ش کی مناسبت سے اس کی علامت تین دندے رکھی گئی ہے۔

سوال: مشدد حرف کتنی مرتبہ پڑھا جاتا ہے؟

جواب: مشدد حرف دو مرتبہ پڑھا جاتا ہے ایک مرتبہ پچھلے حرف سے مل کر اور دوسری مرتبہ اپنی حرکت کے مطابق۔

سوال: ،، مد ،، سے کیا مراد ہے؟

جواب: ،، مد ،، کے معنی ہیں کھینچنا اور لمبا کرنا ہے۔ ،، مد ،، کو حرکات کے برخلاف کھینچ کر پڑھتے ہیں۔

سوال: ،، مد ،، والے حروف کون کون سے ہیں؟

جواب: ،، ا ،، و ،، ی ،، حروف مدہ ہیں۔ شرط یہ ہے کہ ،، الف ،، سے پہلے زبر ،، و ،، سے پہلے پیش اور ،، ی ،، سے پہلے زیر ہو جیسے: ،، بَا ،، بُوْ ،، بِیْ۔

سوال: ،، مد ،، کی مقدار کہاں کتنی ہے؟

جواب: ،، مد ،، کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) مد ذاتی ،، یعنی حروف مدہ ،، ا ،، و ،، ی ،، کی مد۔ یہ مد بغیر کسی سبب کے ہوتی ہے اس میں مد کی مقدار ایک ،، الف ،، کے برابر ہوگی۔

(۲) مد سببی ، ، یہ مد تین میں سے کسی ایک سبب سے ہوتی ہے وہ تین سبب یہ ہیں: ہمزہ، سکون، اور تشدید۔ یعنی حروف مدہ ، ، ا ، و ، ی ، ، کے بعد ہمزہ، سکون یا تشدید میں سے کوئی ایک چیز آجائے تو مد سببی ہوگا۔ جیسے

(۱) جَاءَ (الف کے بعد ہمزہ)

(۲) وَلَاالضالّین (الف کے بعد تشدید)

(۳) حٰمٓ (میم میں یہ کے بعد سکون)

اس میں مد کی مقدار تین ، ، الف ، ، سے پانچ ، ، الف ، ، تک ہیں۔

سوال : مد کی مقدار کا اندازہ کس طرح کیا جائے؟

جواب : ہاتھ کی انگلی درمیانی چال سے ایک دفعہ کھولنا یا بند کرنا ایک الفی مد کہلاتا ہے۔

جتنے ، ، الفی مد ، ، ہوا تنی انگلیاں درمیانی چال سے کھولیں یا بند کریں۔

سوال : تنوین سے کیا مراد ہے؟

جواب : ، ، ن ، ، جیسی آواز ناک میں لے جانے کو ، ، غُنّہ ، ، اور ، ، تنوین ، کہتے ہیں۔

سوال : ، ، غُنّہ ، ، کہاں ہوتا ہے؟

جواب : ، ، غُنّہ ، ، والے حروف دو ہیں ، ، ن ، ، اور ، ، م ، ،

سوال : ان حروف میں ، ، غُنّہ ، ، کب ہوتا ہے تفصیل سے بتائیں؟

جواب : تفصیل درج ہے۔

(۱) اگر ،، ن ،، اور ،، م ،، مشدد ہوں تو ان میں ہمیشہ ،، غُنّہ ہوگا جیسے اِنَّ ، ثُمَّ

(۲) اگر یہ ساکن ہو تو میم ساکن کے بعد اگر ،، ب ،، یا ،، م ،، آجائے تو ،، غُنّہ ،، ہوگا جیسے یَعْتَصِمْ بِاللّٰہ ، وَھُمْ مُّھْتَدُوْنَ۔ اس کے علاوہ کوئی بھی حرف آجائے تو ،، غُنّہ ،، نہیں ہوگا۔

نون ساکن کے بعد ان آٹھ حروف میں کوئی آجائے تو ،، غُنّہ ،، نہیں گا۔ ء ، ہ ، ع ، ح ، غ ، خ ، ل ، ر ، (یعنی چھ حروف حلقی اور ل ، ر) ورنہ ،، غُنّہ ،، ضروری۔

نوٹ: تنوین کا بھی وہی حکم ہے جو نون ساکن کا ہو۔

سوال: ،، غُنّہ ،، نہیں ہوگا۔ کا کیا مطلب ہے۔

جواب: ناک میں آواز لے جائے بغیر حروف کو ظاہر کر کے پڑھیں گے۔

سوال: حرکات کتنی ہیں اور ان سے کیا مراد ہے؟

جواب: حروف کے اُوپر نیچے تین علامات (زبر، زیر، پیش) مخصوص انداز میں لگائی جاتی ہیں۔ انہیں حرکات کہتے ہیں۔

سوال: حرکات کی ادائیگی کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: ان کی ادائیگی سے تین چیزوں سے بچنا ضروری ہے۔

(۱) رُک کر اور جھٹکے سے پڑھنا۔

(۲) مد یعنی کھینچ کر پڑھنا۔

(۳) مجہول پڑھنا۔

سوال: ان تین باتوں کا مطلب سمجھایئے؟

جواب: رُک کر اور جھٹکے سے پڑھے تو ہر لفظ کے آخر میں ہمزہ کی بو آئے گی، جیسے:

جَ ءْ ۔ جِ ءْ ۔ جُ ءْ ۔

اگر مد سے پڑھے تو حرف کے آخر میں ۔ ا ، و ، ی ، کی بو آئے گی،

جیسے: لَ ا ، لِ ی ، لُ و ۔

ان دونوں سے بچنے کا طریقہ یہ ہے کہ ایک سانس میں بغیر ٹھہرے جلدی

ادا کرے۔ جیسے: بَ ، بِ ، بُ ، تَ ، تِ ، تُ ۔

سوال: مجہول پڑھنے سے کیا مراد ہے؟

جواب: صحیح طریقے سے ہٹ کر کسی دوسرے طریقے سے ادا کرنا مثلاً: ،، اَلْحَمْدُ ،، میں دال کی پیش کو اردو میں دو کے عدد کی طرح ادا کرنا، جبکہ صحیح لفظ اردو میں ،، دنیا ،، کی دال کی پیش کی طرح ہے۔ اسی طرح ،، لِلّٰهِ ،، میں ،، ل ،، کی زیر پڑھنے لے کہ لام کی طرح ادا کرنا۔ جبکہ صحیح تلفظ اردو میں لیجیے کے ،، ل ،، کی طرح ہے۔

وضاحت: مجہول، زیر اور پیش میں ہوتا ہے زبر پر نہیں۔

نوٹ: ہمیشہ یاد رکھیں کہ الف جب حرکت اور جزم سے خالی ہو۔ الف ہے اور اس پر کوئی حرکت یا جزم آ جائے تو یہ ہمزہ کہلائے گا۔

موت کا بیان

سوال : جب موت کے آثار ظاہر ہونے لگیں تو کیا کرنا چاہیے؟

جواب : جب کسی پر موت کے آثار ظاہر ہوں تو اس کو چت لٹادیں، اس طرح کہ قبلہ اس کی داہنی طرف، ہو اور سر کو ذرا قبلہ کی طرف جھکا دیں، یا اس کے پاؤں قبلہ کی طرف کردیں اور سر کے نیچے تکیہ وغیرہ رکھ دیں، اس طرح بھی قبلہ رُخ ہو جائے گا۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ مرنے والوں کو کلمہ ،، لا الہ الا اللہ ،، کی تلقین کرو، تلقین کا طریقہ یہ ہے کہ مریض کے سامنے میٹھی میٹھی آواز میں کلمہ شریف دُہرایا جائے۔ یہاں تک کہ وہ خود کلمہ پڑھ لے، اس کو پڑھنے کا نہ کہا جائے۔ کیا پتا کہ جان نکلنے کی سختی اور تکلیف کی وجہ سے انکار ہی نہ کر بیٹھے۔

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے رویت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ تم اپنے مرنے والوں پر یٰسین پڑھا کرو۔

سوال : سانس نکل جانے کے بعد کیا کیا جائے؟

جواب : جب دم نکل جائے تو ایک چوڑی سی پٹی لے کر جبڑے کے نیچے سے سر پر لے جاکر گرہ باندھ دیں کہ منہ کھلا نہ رہے۔ نہایت نرمی سے آنکھیں بند کردیں۔ اور انگلیاں اور ہاتھ پاؤں سیدھے کردیں۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ اور محمد رسول اللہ ﷺ کی مہلت کے پر۔ اے اللہ اس پر
اس کا معاملہ آسان فرماوے اور مابعد اس پر آسان فرمادے اور تو اسے اپنی ملاقات سے خوش بخ
کر اور اس کی آخرت اس کی دنیا سے بہتر کر۔

جنازے کا بیان

نماز جنازہ کو دوسرے لفظوں میں دعائیہ اجتماع کہیے، جس طرح ایک قصوروار ہے ایسے میں بیس چالیس آدمی حاکم کے پاس جا کر گڑ گڑا کر ان سے التجاء کریں، تو وہ حاکم بھی اس کا قصور معاف کر دیتا ہے، بالکل اسی طرح مومنین کے ایک گروہ کا میت کی سفارش میں شریک ہونا اس پر رحمت الٰہی کے نزول میں بڑا اثر رکھتا ہے۔

حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:

مَامِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ يَمُوْتُ فَيَقُوْمُ عَلٰى جَنَازَتِهٖ اَرْبَعُوْنَ رَجُلًا لَا يُشْرِكُوْنَ بِاللهِ شَيْئًا اِلَّا شَفَّعَهُمُ اللهُ فِيْهِ

ترجمہ: یعنی کوئی مسلمان ایسا نہیں مرتا مگر یہ کہ ایسے چالیس آدمی جو اللہ تعالیٰ کیساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتے، اس کے جنازہ میں شریک ہوں یعنی اس کے حق میں اللہ تعالیٰ کے حضور گڑ گڑا کر دعا کریں ایسے میں اللہ تعالیٰ ان کی سفارش کو قبول فرماتا ہے اور اُسے بخش دیتا ہے۔ (صحیح مسلم، کتاب الجنائز، ج ا صفحہ ۳۰۸)

سوال: مردہ کو نہلانے کا مسنون طریقہ کیا ہے؟

جواب: مردہ کو نہلانے کا طریقہ یہ ہے کہ سب سے پہلے کسی تخت یا بڑے تختہ کو لوبان یا اگربتی وغیرہ خوشبودار چیز کی دھونی دے دو۔ تین دفعہ، پانچ دفعہ، یا سات دفعہ،

چاروں طرف دھونی دے کر مردے کو اس پر لٹا دو اور کپڑے اتار لو اور کوئی کپڑا ناف
سے لے کر زانو تک ڈال دو کہ اتنا بدن چھپا رہے اس کے بعد مردے کو استنجا کروا دو۔
لیکن اس کی رانوں اور استنجے کی جگہ کو اپنا ہاتھ مت لگاؤ، اور اس پر نگاہ بھی
ڈالو۔ بلکہ اپنے ہاتھ پر کوئی کپڑا لپیٹ لو اور جو کپڑا ناف سے لے کر زانوں تک پڑا
اس کے اندر دھلاؤ۔ پھر اس کو وضو کرادو لیکن کلی نہ کراؤ اور نہ ہی ناک میں پانی ڈالو۔
گٹے تک ہاتھ دلاؤ بلکہ پہلے منہ دھلاؤ پھر ہاتھ کہنی سمیت پھر سر کا مسح پھر دونوں پیر او
اگر تین دفعہ روئی کو پانی میں تر کر کے دانتوں اور مسوڑوں پر پھیر دی جائے تو بھی جا
ہے۔

اور اگر مردہ نہانے کی حاجت میں یا حیض ونفاس میں مر جائے تو اس طر
سے منہ اور ناک میں پانی پہنچانا ضروری ہے۔ ناک اور منہ اور کان میں روئی بھر دو۔
کہ وضو کراتے وقت یا نہلاتے وقت پانی اندر نہ جانے پائے۔ جب وضو کروا چکو تو سر
کو گل خیرو سے یا کسی اور چیز سے جس سے صاف ہو جائے جیسے بیسن یا کھلی یا صابن
سے مل کر دھووے اور صاف کر کے پھر مردے کو بائیں کروٹ پر لٹا کر بیری کے پتے
ڈال کر پکایا ہو پانی نیم گرم تین دفعہ سر سے پیر تک ڈالے یہاں تک کہ بائیں کروٹ
تک پانی پہنچ جائے۔ پھر داہنی کروٹ پر لٹائے اور اسی طرح سر سے پیر تک تین مرتبہ
اتنا پانی ڈالے کہ داہنی کروٹ تک پانی پہنچ جائے۔

اس کے بعد مردے کو اپنے بدن کی ٹیک لگا کر ذرا بیٹھا دے اور اس کے
پیٹ کو آہستہ آہستہ ملے اور دبا دے اگر کچھ پاخانہ وغیرہ نکلے تو اسے پونچھ کے دھو
ڈالے۔ وضو اور غسل میں اس کے نکلنے سے کچھ نقصان نہیں اب نہ دھراؤ۔ اس کے

بعد مردے کو بائیں کروٹ لٹا دے اور کافور ملا ہوا پانی سر سے لے کر پیر تک تین دفعہ ڈالے اور سارا بدن کسی کپڑے سے پونچھ کر کفن پہنا دو۔

سوال : عورت کو اکثر کفن اس کے والدین کی طرف سے دیا جاتا ہے کیا یہ حکم شرعی ہے کہ کفن عورت کے سُسرال کی طرف سے نہ ہو؟

جواب : نہیں، یہ شریعت کا حکم نہیں ہے بلکہ خلاف شرع رواج ہے، شرعاً عورت کا کفن شوہر کے ذمہ ہے اگر وسعت نہ ہو تو پھر عورت کے ترکہ سے کفن دیا جائے گا۔ اور اگر عورت کہ ترکہ سے پہلے ہی کوئی کفن خرید لایا تو وہ بھی جائز ہے۔

سوال : عورت کا مسنون کفن کیا ہے؟

جواب : عورت کے مسنون کفن یہ ہیں۔

(۱) بڑی چادر۔

(۲) چھوٹی چادر۔

(۳) کفنی یا کرتا۔

(۴) سینہ بند۔ دو گز لمبا اور سوا گز چوڑا۔

(۵) اوڑھنی۔ ڈیڑھ گز لمبی اور ایک گز چوڑی۔

نوٹ: نہلانے کے لیے تہبند اور دستانے اس کے علاوہ ہیں۔

خلاصہ: عورتوں کے مسنون کفن کے پانچ کپڑے ہیں۔ ازار، لفافہ، کرتہ، سینہ بند، اور سر بند یعنی اوڑھنی۔

سوال : عورتوں کو کفنانے کا طریقہ کیا ہے؟

جواب : عورتوں کو کفنانے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے لفافہ بچھا کر اس پر سینہ بند اور اس

پر ازار بچھاؤ پھر قمیض کا بقیہ حصہ بچھاؤ اُوپر کا باقی بند سمیٹ کر سر ہانے کی طرف رکھ دو ، پھر میت کو غسل کے بعد تختے سے آہستگی سے اُٹھا کر اس بچھے ہوئے کفن پر لٹادو، اور قمیض کا جو نصف حصہ سر ہانے کیطرف رکھا تھا اس کو سر کی طرف الٹ دو کہ قمیض کا سوراخ (گریبان) گلے میں آجائے اور پیروں کی طرف بڑھادو۔ کفنی پہنا کر بالوں کو دو حصوں میں کر کے کفنی کے اُوپر سینے پر ڈال دیں۔

سوال : کیا عورت کے کفن کی مقدار شریعت میں مذکور ہے؟

جواب : شریعت میں کفن کی مقدار مقرر نہیں۔ مثلاً یہ کہنا ۲۲ گز کا ہو یا ۲۰ گز کا ہو۔ کیونکہ کسی کی جسامت نہات کم ہوتی ہے اور کسی کی زیادہ ہے لہٰذا جتنا جس کو کفایت کرے وہی درست ہے۔

سوال : عورتیں قبرستان میں جاسکتی ہیں یا نہیں؟

جواب : فی زمانہ عورتوں کا قبرستان میں جانا درست نہیں ہے۔ کیونکہ فتنے کا اندیشہ ہے۔

سوال : جو عورت خاوند والی مرتی ہے اس کے جنازہ پر ایک سرخ چادر ڈالتے ہیں۔ ان کے جنازہ پر نماز جنازہ پڑھنا کیسا ہے؟

جواب : نماز جنازہ اس پر بھی درست ہے سرخ چادر کی پابندی کہیں بھی ثابت نہیں

سوال : عورت کی قبر پر پردہ کرنا رات اور دن کسی وقت شرعاً کیسا ہے اور کیوں کیا جاتا ہے۔

جواب : جنازہ کے ساتھ نامحرم بھی ہوتے ہیں اس لیے پردہ کیا جاتا ہے تاکہ قبر میں رکھتے وقت بدن کے جثہ کو نامحرم نہ دیکھیں۔

سوال : اگر کہیں موت واقع ہوگئی تو ناخن پالش لگی ہوئی عورت کی میت کا غسل صحیح ہو جائے گا؟

جواب :اس کا غسل صحیح نہیں ہوگا۔اس لیے ناخن پالش صاف کر کے غسل دیا جائے،

سوال : عورت کو نزع کے وقت مہندی لگانا مسنون ہے یا نہیں؟

جواب :یہ نہ مسنون ہے اور نہ درست ہے بلکہ نا جائز ہے۔

سوال : کیا خاوند اپنی بیوی کو اور بیوی اپنے خاوند کو غسل دے سکتے ہیں؟

جوب : بیوی اپنے شوہر کو غسل دے سکتی ہے اور شوہر اپنی بیوی کو موت کے بعد غسل نہیں دے سکتا، البتہ دیکھنے کی اجازت ہے۔

سوال : اپنی منکوحہ کے علاوہ مرد اپنی محرم عورتوں کو غسل دے سکتا ہے یا نہیں؟

جواب : غسل نہیں دے سکتا، بلکہ ایسے موقع پر (کہ غسل دینے والی کوئی عورت نہ ہو) تیمم کرانے کا حکم ہے۔

سوال : مردہ کی رونمائی محرم و غیر محرم عورتوں کو کرنا جائز ہے کہ نہیں؟

جواب : غیر محرم عورتوں کو جیسا کہ زندگی میں اجنبی مرد کا چہرہ دیکھنا ممنوع ہے مرنے کے بعد بھی ممنوع ہے۔

سوال : ایک عورت فوت ہوئی اس کا باپ اور شوہر دونوں موجود ہیں تو نماز جنازہ کے لیے کس کی اجازت معتبر ہوگی؟

جواب : اس صورت میں باپ کا حق ہے خود نماز جنازہ پڑھا دے یا کسی کو اجازت دے۔

سوال : بالغ مرد اور عورت کی نماز جنازہ میں تمیز ضروری ہے یا نہیں؟

جواب : بالغ مرد اور عورت کی نماز جنازہ میں تمیز ضروری نہیں۔ دونوں کے لیے دعا ایک ہی طرح کی ہے۔

سوال : صرف عورتیں جنازہ پڑھ سکتی ہیں یا نہیں اور عورتوں کا شریک ہونا مردوں کی جماعت میں درست ہے یا نہیں؟

جواب : تنہاء عورتوں کی جماعت جنازہ مکروہ نہیں ہے اور نماز اداء ہو جاتی ہے بلکہ تنہاء عورت بھی نماز جنازہ پڑھ لے تو فرض ساقط ہو جاتا ہے۔ اور عورتوں کا مردوں کی جماعت میں حاضر ہونا مطلقاً مکروہ ہے۔

سوال : اگر حاملہ عورت کا چار یا چھ یا سات یا نو ماہ میں انتقال ہو جائے تو اس کے بچہ کو پیٹ چاک کر کے نکالا جائے یا نہیں؟

جواب: اگر حاملہ عورت مر جائے اور بچہ اس کے پیٹ میں زندہ ہو کر حرکت کرتا ہو تو اس کے پیٹ کو چاک کر کے بچہ کو نکالا جائے، پس جس حمل کو اتنی مدت ہو جائے کہ پیٹ میں حرکت کرنے لگے کہ ماں کے مرنے کے بعد بھی اس میں حرکت واضطراب باقی ہو اس وقت یہ حکم ہے جو مذکور ہوا بس مدت کی قید نہیں ہے۔

بلکہ اگر نواں مہینہ بھی حاملہ کو ہو اور اس کے مرنے پر بچہ پیٹ میں حرکت کرتا اور اضطراب کرتا ہوا معلوم نہ ہو تو پیٹ کو چاک نہ کیا جائے گا بلکہ مدار بچہ زندہ ہونے پر اور حرکت اضطراب پر ہے نہ کسی مدت پر۔

سوال : جب کوئی عورت مر جاتی ہے تو بوقت دفن پردہ کیا جاتا ہے۔ یہ حکم سب عورتوں کے لیے ہے یا صرف پردہ کرنے والی عورت کے لیے؟

جواب: یہ حکم یعنی عورت کو دفن کرتے وقت پردہ کا سب عورتوں کے لیے ہے۔

سوال: عورت کے پیٹ سے لڑکے کا ایک پیر پیدا ہوا اور دونوں مر گئے تو کیا لڑکے کو اس کے پیٹ سے جدا کر دیا جائے یا ایک ہی غسل و کفن میں دفن کریں؟

جواب: لڑکے کو جدا نہ کیا جائے صرف عورت کا غسل و کفن و نماز پڑھنا کافی ہے۔

سوال: یہ کہا جاتا ہے کہ لاش کو ہلانا یا اِدھر اُدھر کرنا ٹھیک نہیں کیوں کہ اس سے مردے کو سخت تکلیف ہوتی ہے اگر اس میں سانس ہو تو سب کو چیر پھاڑ دے کسی جگہ پر ایک لڑکی کا انتقال ہوا پتہ نہیں غسل دے کر لے کر آئے تو کفن پہنانے کے بعد اس لڑکی کو جس کا انتقال ہوا، غسل دینے والی نے اس کی آنکھوں کو کھول کر کاجل لگایا، کیا یہ صحیح ہے؟

اگر کسی کے گھر میں کوئی لڑکا یا لڑکی یا عورت یا مرد یا بڈھا یا عمر رسیدہ یا کسی کی بھی موت ہو جائے تو بعض عورتیں پرہیز کرتی ہیں کہ ہماری پرہیز ہے یا ہم نے تعویز پہنا ہوا ہے۔ ایسی عورتیں موت والے گھر میں نہیں جاتیں۔ حتی کہ ان کی ۱۰ یا ۱۲ سال کی لڑکیوں کے بھی پرہیز ہوں گے اور یہاں تک کہ اس یعنی میت والے گھر کے آگے سے بھی نہیں گزریں گے۔ خدا نہ کرے کہ ان کو میت کی روح چمٹ جائے گی یہ پرہیز چالیس دن یا اس سے زیادہ چلتا ہے۔ یہ پرہیز اپنے سگے رشتوں یعنی بھتیجوں، بھتیجیوں یا کوئی برادری وغیرہ عزیز رشتہ دار اور پڑوسیوں تک چلتا ہے اس کا کیا حکم ہے۔؟

جواب: تفصیل درج ذیل ہے۔

(۱) لاش کو اپنی جگہ سے اِدھر اُدھر کرنا مردے کو اذیت دینا ہے۔

(۲) میت کے کاجل یا سُرمہ لگانہ حرام ہے۔

(۳) بعض عورتیں میت والے گھر نہیں جاتیں اسی طرح زچگی والے گھر سے پرہیز کرتی ہیں، یہ غلط لوگوں کی پھیلائی ہوئی گمراہی ہے وہ ان کو ایسے تعویذ دیتے ہیں کہ وہ ساری عمر اِن کے چکر سے باہر نہیں نکلتیں۔ ایسے جاہل پیروں اور ان پڑھ عاملوں سے بچنا ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو زندگی میں دین پر استقامت اور آخری وقت میں ایمان کی سلامتی نصیب فرمائے۔ آمین۔

سوال: تعزیت (افسوس کرنا) کا شرعی حکم کیا ہے؟

جواب: مسلمان کی موت پر اس کے اہل خانہ کو صبر کی تلقین کرنا تعزیت ہے تعزیت سنت ہے اور ثواب کا کام ہے۔ اس کا وقت موت سے تین دن تک ہے۔ اگر کوئی عذر ہو تو بعد میں بھی جائز ہے۔ تعزیت میں یہ کہے کہ اللہ تعالیٰ میت کی مغفرت کرے اسے اپنی رحمت میں ڈھانکے اور تمہیں صبر جمیل دے اور ثواب دے۔ کافر اور مرتد کو مرحوم کہنا کفر ہے۔ (بہار شریعت)

سوال: میت پر بین کرنے (یعنی رونے) کا کیا حکم ہے؟

جواب: میت کی صفات بڑھا چڑھا کر آواز سے رونا حرام ہے۔ یونہی گریبان پھاڑنا، منہ نوچنا، بال کھول دینا، سینہ پیٹنا۔ وغیرہ یہ سب جاہلانہ کام ہیں۔ یونہی سوگ میں سیاہ کپڑے پہننا جائز نہیں ہیں۔ (ہمارا اسلام)

حدیث: حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نوحہ کرنے والی اور سننے والی پر لعنت فرمائے۔ (مشکوٰۃ)................ اگر نوحہ کرتے ہوئے کلمہ کفر نکل گیا تو تجدید ایمان و نکاح فرض ہے۔ ورنہ مسلمان نہ رہے گی۔

روزے کا بیان

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَیْكُمُ الصِّیَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝

ترجمہ: اے ایمان والوں تم پر روزے فرض کیے گئے جیسے اگلوں پر فرض ہوئے تھے کہ تمہیں پرہیزگاری ملے۔ (پارہ ۲ سورۃ البقرہ آیت ۱۸۳)

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر شے کی زکوٰۃ ہے اور جسم کی زکوٰۃ روزہ ہے۔ اور روزہ نصف صبر ہے۔

(سنن ابن ماجہ)

حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کہ رمضان المبارک تھا فرمایا کہ یہ مہینہ آیا جس کی ایک رات ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ جو اس سے محروم وہ ہر شے سے محروم اور اس کی خیر سے وہی محروم ہے جو مکمل محروم ہے۔ (سنن بن ماجہ)

حدیث: سہیل بن سعد سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرماتے ہیں کہ جنت کے آٹھ دروازے ہیں ان میں ایک دروازے کا نام ریان ہے۔ اس میں سے وہی جائیں گے جو روزہ رکھتے ہیں۔ (بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی)

حدیث: حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا آدمی

کے ہر نیک اعمال کا بدلہ دس سے سات سو گنا دیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مگر روزہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا۔ کہ بندہ نے اپنی خواہش اور کھانے کو میرے لیے ترک کیا۔ (بخاری و مسلم)

فطری تقاضا تو یہی ہے کہ عقل ہمیشہ نفس پر غالب آئے۔ لیکن انسانی زندگی میں بہت سے مراحل ایسے آتے ہیں کہ عقل پر نفس غالب آجاتا ہے۔ جس سے انسان شتر بے مہار کی طرح بے راہ روی کا شکار ہو جاتا ہے اب یہ ضروری ہے کہ انسان کے نفس کو لگام دیا جائے۔ اب انسان کا نفس تو کہتا ہے کہ پیٹ بھر مگر رب کی مرضی ہے کہ طلوع فجر سے غروب آفتاب تک اپنے نفس کی مرضی کو چھوڑ کر ہماری مرضی پر بھوکا رہو، اسی وجہ سے روزے کو فرض قرار دیا ہے۔

جو نہ صرف نفس کو قابو کرتا ہے بلکہ عقل کو بھی حد میں رکھتا ہے اس کے اندر تقویٰ کی صفت کو اُجاگر کرتا ہے، انسان کی عاجزی کو جتلاتا ہے، بصیرت کو بڑھاتا ہے، درندگی کی صفت کو ختم کرتا ہے، اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر بجالانے کو ابھارتا ہے۔

اور سب سے بڑھ کر انسانی جسم اور روح کو اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لیے مزید توانا اور تندرست بناتا ہے۔

سوال: شریعت میں روزہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: جب فجر نماز کا وقت شروع ہوتا ہے۔ اُس وقت سے لے کر سورج غروب ہونے تک روزے کی نیت سے کھانا، پینا اور میاں بیوی کا خاص تعلق چھوڑ دینے کو شریعت میں روزہ کہتے ہیں۔

سوال: رمضان المبارک کے روزے رکھنا کن لوگوں پر فرض ہیں؟

جواب: رمضان المبارک کے روزے ہر عاقل اور بالغ مسلمان مرد عورت پر فرض ہے۔

سوال: ماہ رمضان کے علاوہ باقی مہینوں کے روزوں کا کیا حکم ہے؟

جواب: ماہ رمضان المبارک کے علاوہ باقی مہینوں میں روزے رکھنا نفل ہے۔ سوائے پانچ دنوں کے ان میں روزہ رکھنا حرام ہے۔

(۱) عیدالفطر کا دن۔

(۲) بقرعید کا دن۔

(۳) بقرعید دوسرا کا دن۔

(۴) بقرعید کا تیسرا دن۔

(۵) بقرعید کا چوتھا دن۔

سوال: کیا رمضان المبارک کے علاوہ بھی کچھ روزے ضروری ہوتے ہیں؟

جواب: جی ہاں قضا اور کفارے کے روزے فرض ہوتے ہیں اور اگر کوئی روزے کی نذر مان لے تو وہ روزہ واجب ہو جاتا ہے۔

سوال: کیا روزے کی نیت زبان سے کرنا ضروری ہے؟

جواب: زبان سے نیت کرنا اور کچھ کہنا ضروری نہیں ہے، اب دل میں یہ خیال کرے کہ آج میرا روزہ ہے اور روزے کی شرائط پوری کرے تو روزہ ہو جائے گا۔

سوال: اگر عورت زبان سے بھی کہہ دے تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر عورت زبان سے بھی کچھ کہہ دے: مثلاً یوں کہے کہ یا اللہ میں کل تیرا روزہ رکھوں گی یا عربی میں کہے:: تو بھی کوئی حرج نہیں ہے بلکہ بہتر ہے۔

سوال : اگر کسی عورت نے دن بھر نہ تو کچھ کھایا نہ پیا، شام تک بھوکی پیاسی رہی، لیکن دل میں روزے کا ارادہ نہیں تھا، بلکہ بھوک اور پیاس نہیں لگی یا کسی وجہ سے کھانے اور پینے کی نوبت نہیں آئی تو کیا اُس عورت کا روزہ ہو جائے گا؟

جواب : ایسی صورت میں روزہ نہیں ہوا اور اگر ارادہ کر لیتی تو روزہ ہو جاتا۔

سوال : روزہ کا وقت صبح صادق سے شروع ہوتا ہے۔ اگر کوئی عورت اس سے پہلے یعنی آدھی رات کو سحری کھا کر روزہ کی نیت کر کے سو جائے۔ تو کیا اس کا روزہ ہو جائے گا؟

جواب : جی ہاں اس عورت کا روزہ ہو جائے گا اور جب تک صبح صادق نہ ہو کھا اور پی سکتی ہے۔ چاہے روزہ کی نیت کر چکی ہو یا ابھی نیت کرنی باقی ہے۔

رمضان المبارک کے مہینے میں روزہ رکھنے کا بیان

سوال : رمضان شریف میں روزے کی نیت کرنا کب تک درست ہے؟

جواب : اگر کچھ کھایا پیا نہ ہو تو روزے کا آدھا وقت گزرنے سے پہلے پہلے نیت کرنا درست ہے۔

نوٹ : یعنی صبح صادق سے لے کر غروب تک کے کُل وقت کا آدھا حصہ گزرنے سے پہلے پہلے۔ اس کو ، ، نصف النہار شرعی ، ، کہتے ہیں یہ ، ، نصف النہار عرفی ، ، جسے زوال بھی کہتے ہیں، سے تقریباً گھنٹہ بھر پہلے ہوتا ہے۔

سوال : اگر رمضان المبارک کے مہینے میں کسی عورت نے نفل روزہ رکھنے کی نیت کر لی تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب : ایسی صورت میں رمضان المبارک کا روزہ ہوگا نفلی روزہ نہیں ہوگا۔

سوال : اگر پچھلے رمضان المبارک کا روزہ قضا کرنا رہ گیا تھا اب جب رمضان شریف شروع ہوا تو اس قضا کی نیت کر لی تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب : ایسی صورت میں بھی موجودہ رمضان شریف کا روزہ ادا ہوگا۔ قضا کا روزہ ادا نہیں ہوگا۔ لہٰذا قضا روزے رمضان المبارک کے بعد رکھے۔

سوال : اگر کسی عورت نے نیت کی کہ روزہ رکھے گی بعد میں ارادہ بدل دیا کہ نہیں

رکھے گی تو اس کا کیا حکم ہے۔

جواب: اگر کسی عورت نے نیت کی کہ روزہ رکھے گی بعد میں روزہ نہ رکھنے کا ارادہ کرلیا تو اُس صورت میں جب تک دوبارہ نیت نہ کرلے روزہ نہیں ہوگا اگرچہ سارا دن بھوکی پیاسی رہے۔ (ہمارا اسلام ص ۱۰۰)

سوال: اگر کسی عورت نے بغیر کسی وجہ کے رمضان المبارک کا روزہ چھوڑ دیا کہ بعد میں قضا رکھ لوں گی۔ اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: بغیر کسی وجہ کے رمضان المبارک کا روزہ چھوڑ دینا جائز نہیں، بڑا گناہ ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ رمضان کے ایک روزہ کے بدلے اگر سال بھر برابر روزے رکھتی رہے تب بھی اتنا ثواب نہیں ملے گا جتنا رمضان شریف میں روزہ رکھنے کا ملتا ہے

سوال: اگر کسی نے جان بوجھ کر روزہ نہ رکھا تو لوگوں کے سامنے کھانا، پینا کیسا ہے؟

جواب: گناہ کرکے اس کو ظاہر کرنا بھی گناہ ہے۔ ایک تو روزہ نہ رکھنا گناہ ہے پھر لوگوں کو بتانا دوہرے گناہ کا سبب ہے۔

سوال: لڑکے یا لڑکی کو کس عمر میں روزہ رکھوانا چاہیے؟

جواب: جب لڑکا یا لڑکی روزہ رکھنے کے قابل ہوجائیں تو ان کو روزہ رکھنا شروع کروادینا چاہئے۔ اور جب دس سال کے ہوجائیں تو روزہ کی تاکید اور اہتمام کروانا چاہیے، اگر ڈانٹ ڈپٹ کی بھی ضرورت پڑے تو اس کی بھی اجازت ہے اگر پورے روزے نہ رکھ سکیں تو جتنے رکھ سکیں رکھوانا چاہیے۔

سوال: اگر نابالغ لڑکا یا لڑکی روزہ رکھ کر توڑ دیں تو کیا اس کی قضا واجب ہوگی؟

جواب: ایسی صورت میں قضا واجب نہیں ہوگی۔ اگر نماز کی نیت کرکے توڑ ڈالے تو اس کو دہرانا ضروری ہے۔

قضا روزوں کا بیان

سوال : کوئی عورت کسی وجہ سے رمضان المبارک میں روزے نہیں رکھ سکی تو کیا اس کی قضا واجب ہے اور یہ کہ قضا کب رکھے؟

جواب : رمضان المبارک میں جو روزہ کسی وجہ سے قضا ہو گئے ہوں، ان کی قضا رکھنا واجب ہے رمضان المبارک کے بعد جہاں تک ہو سکے جلدی سے ان کی قضا کرے دیر نہ کرے قضا رکھنے میں بلا وجہ دیر لگانا گناہ ہے۔

سوال : کیا روزے کی قضا میں دن یا تاریخ مقرر کر کے قضا کی نیت کرنا واجب ہے؟

جواب : جی نہیں یہ ضروری نہیں بلکہ جتنے روزے قضا ہوں اُتنے ہی روزے رکھ لینے چاہییں البتہ اگر دو رمضان کے روزے قضا ہوں تو سال کا مقرر کرنا ضروری ہے یعنی اس طرح نیت کرے کہ فلاں سال کے روزے کی قضا رکھتی ہوں۔

سوال : قضا روزے کی نیت کب سے کرے؟

جواب : قضا روزے کی نیت رات سے ہی کرنا ضروری ہے۔ اگر صبح ہونے کے بعد نیت کی تو قضا صحیح نہیں ہوئی، وہ روزہ نفل ہو گیا، لہٰذا قضا کا روزہ دوبارہ رکھے۔

سوال : کفارہ کے روزہ کی کب نیت کرے؟

جواب : کفارہ کے روزے کی نیت بھی رات ہی کو کرنا ضروری ہے اگر صبح ہونے

کے بعد نیت کی تو کفارہ کا روزہ صحیح نہیں ہوا، لہٰذا کفارہ کا روزہ دوبارہ رکھے۔

سوال: جتنے روزے قضا ہو گئے ہیں کیا ان سب کا ایک ساتھ رکھنا ضروری ہے؟

جواب: چاہے تو ایک ساتھ رکھ لے اور اگر چاہے تو تھوڑے تھوڑے رکھ لے دونوں طرح سے درست ہے۔

سوال: اگر کسی نے ایک رمضان المبارک کے روزے نہیں رکھے تھے کہ دوسرا رمضان المبارک کا مہینہ آ گیا تو کیا کرے؟

جواب: ایسی صورت میں اب کے رمضان المبارک کے روزے رکھے اور عید کے بعد قضا رکھے، لیکن اتنی دیر کرنا بُری بات ہے۔

سوال: عورت کے ذمہ رمضان المبارک کے چند روزوں کی قضا باقی ہے ان کے ادا کیے بغیر نفلی روزے رکھنا کیسا ہے۔ آیا اس کے وہ نفلی روزے ہوں گے یا رمضان المبارک کے قضا شمار ہوں گے؟

جواب: نفلی روزے ہوں گے کیوں کہ قضا روزوں کے لیے تعین شرط ہے۔

نذر کے روزوں کا بیان

سوال : کیا منت کے لیے دلی ارادہ ضروری ہے؟

جواب : جی نہیں اگر کچھ اور کہنا چاہتی تھی لیکن زبان پر منت کے الفاظ جاری ہو گئے تو بھی منت ہو گئی۔ یا ایک روزہ کہنا تھا ایک ماہ کے روزہ منہ سے نکل گئے تو مہینے کا روزہ واجب ہو گا۔ (بہار شریعت ص ۹۴۰)

اگر کسی نے معلق (مشروط) منت مانی کہ فلاں کام ہو گا تو روزہ رکھوں گی تو کام ہونے کے بعد ہی منت کے روزے ہوں گے اگر پہلے رکھے اور بعد میں کام ہو تو بعد میں بھی روزے رکھنے واجب ہیں۔

سوال : اگر کسی عورت نے روزے کی نذر مانی تو اس کا پورا کرنا ضروری ہے؟

جواب : جی ہاں؛ نذر کے روزے کا پورا کرنا واجب ہے اگر پورا نہیں کرے گی تو گناہ گار ہو گی۔

سوال : کیا نذر کے روزے کو پورا کرنے کے لیے بھی رات کو نیت کرنا ضروری ہے؟

جواب : نذر دو طرح کی ہوتی ہے ایک تو یہ کہ دن تاریخ مقرر کر کے نذر مانی، مثلاً یا اللہ؛ آج میرا فلاں کام ہو جائے تو کل ہی میں تیرے لیے روزہ رکھوں گی۔ ایسی نذر

میں اگر رات ہی کو نیت کرے تو بھی درست ہے اور اگر رات سے نیت نہیں کی تو دوپہر سے ایک گھنٹہ پہلے نیت کر لے تب بھی نذر ادا ہو جائے گی۔

نذر کی دوسری قسم یہ ہے کہ دن یا تاریخ مقرر کر کے نذر نہیں مانی بلکہ اتنا ہی کہا: یا اللہ! اگر میرا فلاں کام ہو جائے تو میں تیرے لیے ایک روزہ رکھوں گی، یا کسی کام کا نام نہیں لیا ویسے ہی کہہ دیا کہ پانچ روزے رکھوں گی۔ ایسی نذر میں رات کو نیت کرنا ضروری ہے۔

سوال: نذر (منت) کے صحیح ہونے کی شرائط کیا ہیں۔؟

جواب: تفصیل درج ذیل ہے۔

(۱) ایسی چیز کی منت مانے کہ اس کی مثل کچھ واجب ہو جیسے نفل نماز پڑھنا یا صدقہ کرنا کہ اس کی مثل فرض نماز اور زکوٰۃ موجود ہے۔

(۲) وہ خود عبادت مقصود ہو دوسری عبادت کا وسیلہ نہ ہو جیسے یہ منت مانے کہ قرآن دیکھوں گی یا وضو وغسل کروں گی یہ منت درست نہیں۔

(۳) وہ منت نہ مانے جو شریعت نے اس پر پہلے سے لازم کی ہے۔ جیسے فرض نمازوں کی منت ماننا۔

(۴) جس کی منت مانے وہ بذاتہٖ گناہ نہ ہو جیسے: دھمال ڈالنا، منگتا بنانا، وغیرہ۔

(۵) محال شے کی منت نہ مانے جیسے کہے کہ میں گزرے ہوئے کل کو روزہ رکھوں گی۔

نفلی روزوں کا بیان

سوال : کیا نفلی روزہ رکھتے ہوئے نیت میں نفل کا نام لینا ضروری ہے؟

جواب : نفل روزے کی نیت اگر مقرر کر کے کرے کہ میں نفل کا روزہ رکھتی ہوں تو بھی صحیح ہے۔اور اگر فقط اتنی نیت کر لے کہ میں روزہ رکھتی ہوں تب بھی ٹھیک ہے۔

سوال : اگر دن کے دس بجے تک روزہ رکھنے کا ارادہ نہیں تھا،لیکن ابھی کچھ کھایا اور پیا نہیں اور دل میں خیال آ گیا کہ روزہ رکھ لیتی ہوں تو کیا یہ روزہ درست ہو جائے گا؟

جواب : دوپہر سے تقریباً ایک گھنٹہ پہلے تک نفل روزہ کی نیت کر لینا درست ہے۔ لیکن اگر ایسی صورت پیش آ گئی جو اُوپر سوال میں مذکور ہے تب بھی روزہ درست ہو جائے گا۔

سوال : کیا سال کے کسی بھی دن نفلی روزہ رکھنے کی اجازت ہے؟

جواب : رمضان المبارک کے مہینہ کے علاوہ جس دن چاہے نفل روزہ رکھے۔ جتنے زیادہ روزے رکھے گی اُتنا زیادہ ثواب پائے گی۔ البتہ عید الفطر کے دن یعنی شوال کی پہلی تاریخ اور عید الاضحیٰ کے چار دن (یعنی ذوالحجہ کی دسویں، گیارہویں، بارہویں اور تیرہویں ذی الحجہ) کو روزہ رکھنا حرام ہے۔ ان پانچ دنوں کے علاوہ باقی سال بھر میں کسی بھی دن روزہ رکھنا درست ہے۔

سوال : اگر کسی عورت نے ان پانچ دنوں (جن میں روزہ رکھنا حرام ہے) میں روزہ کی نذر مان لی تو وہ کیا کرے؟

جواب : ان دنوں میں روزہ رکھنا حرام ہے لہٰذا ان کے بدلے میں کسی اور دن روزہ رکھ لے۔

سوال : اگر کسی عورت نے نفل روزہ رکھ کر توڑ دیا تو اس پر قضا واجب ہے؟

جواب : نفل روزہ نیت کر لینے سے واجب ہو جاتا ہے۔ چنانچہ آج یہ نیت کی کہ آج میرا روزہ ہے پھر روزہ کا وقت شروع ہونے کے بعد توڑ دیا تو اب اس کی قضا رکھے۔

سوال : اگر کسی نے رات کو ارادہ کیا کہ میں کل صبح کو روزہ رکھوں گی لیکن پھر صبح صادق ہونے سے پہلے ارادہ بدل گیا اور روزہ نہیں رکھا تو کیا قضا واجب ہوگی؟

جواب : ایسی صورت میں قضا واجب نہیں ہوگی۔

سوال : کیا نفل روزہ میں کسی کی اجازت کی بھی ضرورت ہوتی ہے؟

جواب : نفل روزہ میں شوہر کی اجازت ضروری ہے اگر شوہر کی اجازت کے بغیر روزہ رکھ لیا اور شوہر نے توڑنے کو کہا تو توڑنا درست ہے پھر جب شوہر اجازت دے تو اس کی قضا رکھے۔

سوال : کیا مہمان کو یا میزبان کو کسی وجہ سے نفلی روزہ توڑنے کی اجازت ہے؟

جواب : ہاں؛ اگر ایسی صورت آئی کہ کسی کے گھر مہمان گئی یا کسی نے دعوت کر دی کہ سوچا کہ کھانا نہ کھانے سے میزبان کا دل بُرا ہوگا اور دل شکنی ہوگی تو اُس کی خاطر نفلی روزہ توڑ دینا درست ہے اور اسی طرح سے میزبان کو بھی مہمان کی خاطر نفلی روزہ توڑ

دینادرست ہے۔

سوال : اگر کسی عورت نے عید کے دن روزہ رکھ لیا تو کیا حکم ہے؟

جواب : ایسی صورت میں روزہ توڑ دے اور اس کی قضا رکھے جو واجب ہے۔

سوال : کیا سال بھر میں کچھ دن ایسے بھی ہیں کہ جن میں نفل روزہ رکھنے کا ثواب دوسرے دنوں کے مقابلے میں زیادہ ہے؟

جواب : جی ہاں ان روزوں کا ثواب زیادہ ہے۔

(۱) محرم کی دسویں تاریخ کا روزہ

حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو کوئی اس دن کا روزہ رکھے اُس کے گزشتہ ایک سال کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور دس محرم کے روزہ کے ساتھ نویں یا گیارہویں تاریخ کا روزہ رکھنا بھی مستحب ہے۔

(۲) بقر عید سے ایک دن قبل ذی الحجہ کی نویں تاریخ (اُسے یوم عرفہ کہتے ہیں) کو روزہ رکھنے کا بھی بہت ثواب ہے، حدیث پاک کے مطابق اس سے گزشتہ ایک سال اور آئندہ ایک سال کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

(۳) اور اگر ذی الحجہ کے شروع سے لے کر نویں تک مسلسل روزہ رکھے تو بہتر ہے

(۴) پندرہ شعبان کا روزہ۔ دو وجہ سے اس کی فضیلت ہے سنت سمجھتے ہوئے بغیر ان دو فضیلتوں کو حاصل کرنے کے لیے اس دن روزہ رکھ سکتی ہے۔ ایک تو یہ (ایام بیض) کا روزہ ہے دوسرے شعبان کے پورے مہینے کے روزے رکھنا باعث فضیلت ہیں۔

(۵) شوال کے چھ دن نفل روزہ رکھنے کی بھی بڑی فضیلت آئی ہے۔

(۶) ہر مہینہ کی تیرہویں، چودہویں، اور پندرہویں کو (تین دن) روزہ رکھ لیا تو ایسا ہے کہ جیسے پورے مہینے روزہ رکھا، حضور پاک ﷺ یہ تین روزے رکھا کرتے تھے۔

(۷) ایسے ہی پیر اور جمعرات کے دن روزہ رکھنا بھی حضور پاک ﷺ کی عادت شریفہ میں سے تھا۔ اگر کوئی رکھے تو اس کا بھی بہت ثواب ہے۔

نوٹ: ہر مہینہ کی تیرہویں، چودہویں، اور پندرہویں کے تین روزوں کو ایام بیض کے روزے کہتے ہیں یہ مستحب ہے۔

سوال: عید کے بعد چھ روزے عید کے فوراً بعد لگاتار رکھے جائیں یا کچھ وقفہ سے بھی رکھ سکتے ہیں؟

جواب: دونوں طرح سے درست ہے۔ بہتر یہ ہے کہ متفرق رکھے جائیں۔

سحری کھانے اور افطار کرنے کا بیان

حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ سحری کھاؤ سحری کھانے میں بڑی برکت ہے۔ (صحیح بخاری و مسلم)

حدیث: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ہمارے اور اہل کتاب کے روزوں میں فرق صرف سحری کا ہے (صحیح مسلم و ابوداؤد)

حدیث: سہیل بن سعد سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کہ ہمیشہ لوگ خیر کے ساتھ رہیں گے۔ جب تک افطار میں جلدی کریں گے۔

(صحیح بخاری و مسلم)

حدیث: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ رب العزت فرماتے ہیں کہ میرے بندوں میں مجھے وہ زیادہ پیارا ہے جو جلدی افطاری کرتا ہے۔ (صحیح بخاری)

سوال: سحری کھانے کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

جواب: سحری کھانا سنت ہے۔ اگر بھوک نہ ہو اور کھانا نہ کھائے تو کم از کم دو یا تین چھوہارے ہی کھالے یا کوئی اور چیز تھوڑی سی کھالے اور کچھ نہیں تو پانی ہی پی لے سحری کا ثواب مل جائے گا۔

سوال: اگر کسی نے سحری نہیں کھائی اور اُٹھ کر ایک آدھ پان کھالیا تو کیا سحری

کھانے کا ثواب مل جائے گا؟

جواب: جی ہاں؛ سحری کھانے کا ثواب مل جائے گا۔ جب کہ اس میں نشہ آور اشیاء نہ ہوں۔

سوال: سحری جلدی کھالینا بہتر ہے یا دیر سے کھانا بہتر ہے؟

جواب: سحری میں جہاں تک ہو سکے دیر سے کھانا بہتر ہے لیکن اتنی دیر بھی نہ کریں کہ صبح ہونے لگے اور روزہ میں شبہ پڑ جائے۔

سوال: اگر رات کو سحری کھانے کے لیے آنکھ نہیں کھلی تو ایسی صورت میں کیا کرے؟

جواب: ایسی صورت میں بغیر سحری کھائے روزہ رکھ لے۔ سحری چھوٹ جانے سے روزہ چھوڑ دینا بہت کم ہمتی اور بڑا گناہ ہے۔

سوال: کسی عورت کی آنکھ دیر سے کھلے۔ اور یہ خیال ہو کہ ابھی رات باقی ہے، اس گمان پر سحری کھالی، پھر معلوم ہو کہ صبح ہونے کے بعد سحری کھائی ہے تو اب روزے کا کیا حکم ہے؟

جواب: ایسی صورت میں اس روزہ کی قضا بعد میں رکھے کفارہ واجب نہیں لیکن دن بھر کچھ نہ کھائے اور پیے اور روزہ داروں کی طرح رہے۔

سوال: اگر کسی نے سورج غروب ہونے کے گمان میں روزہ کھول لیا۔ پھر سورج نکل آیا تو کیا حکم ہے؟

جواب: ایسی صورت میں روزہ ٹوٹ گیا قضا کرلے کفارہ واجب نہیں اور اب جب تک سورج غروب نہ ہو جائے کچھ کھانا اور پینا درست نہیں۔

سوال: روزہ افطار کرنے کے لیے کون سی چیزیں بہتر ہیں؟

جواب: کھجور سے روزہ افطار کرنا بہتر ہے اگر کوئی اور میٹھی چیز ہو تو اُس سے روزہ افطار کر لے وہ بھی نہ ہو تو پانی سے افطار کر لے۔ کچھ لوگ نمک سے افطار کرتے ہیں کوئی حرج نہیں۔

روزہ توڑنے اور نہ توڑنے والی چیزوں کا بیان

سوال : اگر روزہ دار عورت بھول کر کچھ کھا پی لے یا بھولے سے خاوند سے ہم بستر ہو جائے تو کیا اُس کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب : ایسی صورت میں روزہ نہیں ٹوٹتا، اگر چہ بھولے سے پیٹ بھر کر کھا پی لے یا کئی مرتبہ کھا پی لے۔

سوال : اگر کسی نے روزہ دار کو بھولے سے کچھ کھاتے پیتے دیکھ لیا تو کیا روزہ یاد دلانا واجب ہے؟

جواب : ایسی صورت میں دیکھا جائے کہ اگر روزہ دار اتنی طاقت رکھتا ہے کہ روزے سے زیادہ تکلیف نہیں ہوتی تو روزہ یاد دلانا واجب ہے۔ اور اگر وہ کمزور ہے روزہ سے اس کو تکلیف ہوتی ہے تو اس کو روزہ یاد دلانا واجب نہیں اُسے کھانے دے۔

سوال : روزہ کی حالت میں سرمہ لگانا، تیل لگانا یا خوشبو سونگھنا کیسا ہے؟

جواب : درست ہے مکروہ بھی نہیں ہے اس سے روزہ میں کچھ نقصان نہیں آتا۔ اگر چہ تھوک میں یا رینٹھ (ناک کی میل) میں سرمہ کا رنگ دکھائی دے یا تیل کا ذائقہ محسوس ہو۔

سوال : اگر حلق کے اندر مکھی چلی گئی یا دھواں یا گردوغبار خود بخود چلا گیا تو کیا روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب : ایسی صورت میں روزہ نہیں ٹوٹتا، ہاں؛ اگر جان بوجھ کر ایسا کیا تو روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

سوال : روزہ کی حالت میں کسی چیز کی دھونی لینے یا حقہ پینے کا کیا حکم ہے؟

جواب : کسی چیز کی دھونی یا سلگائی پھر اپنے پاس رکھ کر اس کو سونگھا تو روزہ ٹوٹ گیا۔ اسی طرح حقہ پینے سے بھی روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ البتہ اس دھوئیں کے علاوہ دوسری خوشبوئیں سونگھنا جن میں دھواں نہ ہو اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا: جیسے عطر، کیوڑہ، گلاب کا پھول وغیرہ۔

سوال : اگر دانت میں گوشت کی ریشہ یا چھالیہ کی ڈلی وغیرہ اٹکی ہوئی تھی اُس کو نگل گئی تو کیا حکم ہے؟

جواب : اگر منہ سے باہر نہیں نکالا خود ہی حلق میں چلی گئی تو دیکھا جائے گا اگر چنے سے کم ہے تب تو روزہ نہیں ٹوٹتا اور اگر چنے کے برابر یا اس سے زیادہ ہے تو روزہ ٹوٹ گیا۔

اگر منہ سے باہر نکال لیا تھا پھر اس کے بعد نگل گئی تو ہر حال میں روزہ ٹوٹ جائے گا چاہے وہ چیز چنے کے برابر ہو یا اس سے کم، دونوں صورتوں میں روزہ ٹوٹ جائے گا۔

سوال : کیا تھوک نگلنے سے بھی روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب : نہیں؛ تھوک نگلنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

سوال : اگر پان کھا کر خوب کلی کر لی اور غرغرا بھی کر لیا اس کے باوجود بھی تھوک میں سے سرخی نہیں گئی تو کیا حکم ہے؟

جواب :اس سے کوئی حرج نہیں روزہ نہیں ٹوٹتا۔

سوال : اگرناک کو اتنے زور سے سڑک لیا کہ رینٹھ حلق میں چلی گئی یا منہ کی رال نگل گئی تو کیا اس سے روزہ ٹوٹ گیا؟

جواب :دونوں صورتوں میں روزہ نہیں ٹوٹتا۔

سوال : اگر سحری کے وقت منہ میں پان رکھ کر سوگئی اور سحری کا وقت ختم ہونے بعد آنکھ کھلی تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب : ایسی صورت میں روزہ نہیں ہوا۔قضا واجب ہے،البتہ کفارہ واجب نہیں۔

سوال : کلی کرتے وقت حلق میں پانی چلا گیا تو کیا حکم ہے؟

جواب :اگر روزہ یاد تھا تو ٹوٹ گیا قضا واجب ہے کفارہ واجب نہیں۔

سوال : اگر خود ہی قے آگئی تو روزہ کا کیا حکم ہے؟

جواب : اگر ایسی صورت پیش آگئی تو روزہ نہیں ٹوٹا۔چاہے تھوڑی سی قے آئی ہو یا زیادہ۔البتہ اگر جان بوجھ کر اپنے اختیار سے قے کی اور منہ بھر کر ہوئی تو روزہ ٹوٹ گیا۔اور اگر منہ بھر کر قے نہیں آئی تو روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

وضاحت:منہ بھر کے قے آنے کا مطلب ہے کہ روکنے سے بھی نہ رُکے۔

سوال : اگر تھوڑی سی قے ہوئی پھر خود ہی حلق میں واپس لوٹ گئی تو کیا حکم ہے؟

جواب :ایسی صورت میں روزہ نہیں ٹوٹتا۔ہاں؛اگر جان بوجھ کر حلق میں لوٹا لے تو اس کا روزہ ٹوٹ جائے گا۔

سوال : کسی نے کنکری یا لوہے کا ٹکڑا وغیرہ کوئی ایسی چیز کھالی جس کو کھایا نہیں جاتا اور نہ ہی اس کو بطور دوا استعمال کیا جاتا ہے۔تو کیا ایسی صورت میں روزہ

ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب : جی ہاں ایسی صورت میں روزہ ٹوٹ جاتا ہے البتہ قضا لازمی آتی ہے کفارہ واجب نہیں ہوتا۔

سوال : اور اگر کسی نے ایسی چیز کھالی جس کو لوگ عام طور پر کھاتے نہیں ہیں لیکن بطور دوا استعمال کی جاتی ہے تو کا کیا حکم ہے؟

جواب : ایسی صورت میں روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور قضا و کفارہ دونوں لازم آتے ہیں

سوال : اگر رات کو غسل کی حاجت پیش آئی مگر غسل نہیں کیا۔ روزہ رکھ کر دن کو غسل کیا تو کیا روزہ ہوگا؟

جواب : جی ہاں ایسی صورت میں روزہ ہوگا بلکہ اگر دن بھر غسل نہ کیا تب بھی روزہ ہوگا۔ البتہ غسل میں تاخیر کا گناہ ملے گا۔

سوال : اگر دن میں سوگئی اور ایسا خواب دیکھا جس سے غسل کرنے کی صورت پیش آجاتی ہے تو کیا روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب : نہیں؛ اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

سوال : کیا میاں بیوی کا روزہ کی حالت میں ساتھ لیٹنا، ہاتھ لگانا، بوسہ لینا وغیرہ درست ہے؟

جواب : یہ سب درست ہے۔ لیکن اگر شہوت کا غلبہ ہو کہ ان باتوں سے صحبت کرنے کا اندیشہ ہو تو ایسا نہ کرنا چاہیے، مکروہ ہے۔

سوال : کسی نے روزہ کی حالت میں بھاپ لی یا ناک میں اُوپر کھینچنے والی کوئی دوالی یا کان میں تیل ڈالا یا جلاب کے لیے عمل کیا لیکن پینے کی دوا نہیں لی تو

کیا اس سے روزہ ٹوٹ جائے گا؟

جواب : جی ہاں؛ ان سب صورتوں میں روزہ ٹوٹ جاتا ہے، لیکن صرف قضا واجب ہے کفارہ واجب نہیں۔

سوال : کیا کان میں پانی ڈالنے سے بھی روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب : جی نہیں؛ کان میں پانی ڈالنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

سوال : کیا شوہر سے تعلق قائم کرنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب : جی ہاں؛ شوہر سے ہم بستر ہونے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ اس کی قضا بھی واجب ہے اور کفارہ بھی، جب شوہر کے عضو کی سپاری (اگلا حصہ) اندر چلی گئی تو روزہ ٹوٹ جاتا ہے قضاء وکفارہ دونوں واجب ہو جاتے ہیں۔ چاہے منی نکلے یا نہ نکلے۔

سوال : اگر شوہر نے پاخانے کے مقام پر عضو داخل کر دیا اور سپاری (اگلا حصہ) اندر چلی گئی تو کیا روزہ ٹوٹ جائے گا؟

جواب : جی ہاں؛ ایسی صورت میں بہت بڑا گناہ بھی ہوا۔ اور روزہ بھی شوہر اور بیوی دونوں کا ٹوٹ گیا قضا اور کفارہ دونوں واجب ہیں۔

سوال : روزہ کی حالت میں پیشاب کی جگہ کوئی دوا وغیرہ رکھنا یا تیل وغیرہ کوئی چیز ڈالنا درست ہے؟

جواب : درست نہیں؛ اگر کسی نے دوا رکھ لی تو روزہ ٹوٹ جاتا ہے البتہ قضا واجب ہے، کفارہ واجب نہیں۔

سوال : اگر کسی ضرورت سے دائی یا نرس نے پیشاب والی جگہ میں انگلی ڈالی یا خود کسی عورت نے اپنی انگلی ڈالی تو کیا روزہ ٹوٹ جائے گا؟

جواب : ایسی صورت میں اگر ساری انگلی ڈالی تو بھی روزہ ٹوٹ گیا۔ اسی طرح اگر تھوڑی سی انگلی ڈال کر نکال دی اور پھر ڈال دی تو روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ لیکن کفارہ واجب نہیں اور اگر نکالنے کے بعد پھر نہیں ڈالی تو روزہ نہیں ٹوٹتا۔

ہاں البتہ اگر انگلی پانی وغیرہ میں بھیگی ہوئی ہو تو پہلی بار اندر ڈالنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

نوٹ: یہ مسئلہ اور اس سے پچھلا مسئلہ قدیم طبی تحقیق کی بنیاد پر لکھے گئے تھے کہ عورت کے مثانہ اور معدہ کے درمیان منفذ موجود ہے۔ لیکن جدید طبی تحقیق کے مطابق مرد کی طرح عورت کے مثانے اور معدے کے درمیان بھی کوئی منفذ موجود نہیں۔ اس لیے پیشاب کی جگہ کوئی دوائی رکھنے یا تر انگلی داخل کرنے سے روزہ فاسد نہیں ہونا چاہیے البتہ بہتر یہ ہے کہ روزے کی حالت میں احتیاط کی جائے اور ضرورت پڑے تو رات کے وقت رکھی جائے۔

سوال : اگر کوئی عورت غافل سو رہی تھی یا بیہوش پڑی ہوئی تھی اس سے شوہر نے صحبت کر لی تو کیا روزہ ٹوٹ جائے گا؟

جواب : جی ہاں! ایسی صورت میں روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ لیکن صرف قضا واجب ہے کفارہ واجب نہیں۔ شوہر پر کفارہ بھی واجب ہے۔ جب کہ شوہر روزہ دار ہو ورنہ نہیں۔

سوال : اگر کسی عورت کے منہ میں سے خون نکلتا ہے اور وہ اس خون کو تھوک کے ساتھ نگل گئی تو کیا روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب : جی ہاں! ایسی صورت میں روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ اگر خون تھوک سے کم ہو

اور خون کا ذائقہ حلق میں محسوس نہ ہو تو روزہ نہیں ٹوٹتا۔

سوال : کیا روزہ کی حالت میں زبان سے کوئی چیز چکھنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب : اگر زبان سے کوئی چیز چکھ کر تھوک دی تو روزہ نہیں ٹوٹتا لیکن ضرورت کے بغیر ایسا کرنا مکروہ ہے۔ ہاں اگر کسی کا شوہر بدمزاج ہو اور یہ اندیشہ ہو کہ نمک، پانی، سالن میں درست نہیں ہوا تو ناک میں دم کر دے گا تو نمک چکھ لینا درست ہے مکروہ نہیں ہے

سوال : روزے کی حالت میں اپنے منہ میں کوئی چیز چبا کر چھوٹے بچے کو کھلانے کا کیا حکم ہے؟

جواب : مکروہ ہے۔ اگر اس کی شدید ضرورت پڑ جائے اور مجبوری و ناچاری ہو تو مکروہ نہیں۔

سوال : روزہ کی حالت میں ٹوتھ پیسٹ یا منجن کا استعمال کیسا ہے؟

جواب : مکروہ ہے، اور اگر اس میں سے کچھ حلق میں چلا جائے تو روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

سوال : روزہ کی حالت میں مسواک سے دانت صاف کرنے کا کیا حکم ہے؟

جواب : مسواک سے دانت صاف کرنا درست ہے۔ چاہے سوکھی مسواک ہو یا تر و تازہ اگر نیم کی مسواک ہو اور اس کا کڑوا پن منہ میں محسوس ہوتا ہو تب بھی مکروہ نہیں۔

سوال : اگر کسی عورت نے بھولے سے کچھ کھا لیا تو روزہ نہیں ٹوٹتا، لیکن کوئی یہ سمجھے کہ اس سے میرا روزہ ٹوٹ گیا اس وجہ سے جان بوجھ کر اب کچھ کھا پی لیا تو کیا اس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب : جی ہاں؛ ایسی صورت میں روزہ ٹوٹ جاتا ہے تاہم فقط قضا واجب ہے۔ کفارہ واجب نہیں۔

سوال : یہ بات تو معلوم ہے کہ قے آنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا، لیکن اگر کوئی یہ سمجھے کہ میرا روزہ ٹوٹ گیا پھر قصداً کھا پی لیا تو کیا روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب : ایسی صورت میں روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ قضا واجب ہے کفارہ واجب نہیں۔

سوال : اگر سرمہ لگایا یا تیل وغیرہ ڈالا پھر سمجھی کہ میرا روزہ ٹوٹ گیا اور جان بوجھ کر کھا پی لیا تو کیا روزہ ٹوٹ جائے گا؟

جواب : ایسی صورت میں روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ قضا اور کفارہ دونوں واجب ہیں۔

سوال : ماہ رمضان میں کسی کا روزہ کسی وجہ سے ٹوٹ گیا تو اب اس کے لیے کھانا پینا کیسا ہے؟

جواب : ایسی صورت میں دن بھر کچھ کھانا پینا درست نہیں، پورا دن روزہ داروں کی طرح رہنا واجب ہے۔

سوال : اگر کسی نے رمضان المبارک کے روزے کی نیت ہی نہیں کی اس لیے دن کو کھاتی پیتی رہی تو کیا اس پر کفارہ واجب ہے؟

جواب : ایسی صورت میں کفارہ واجب نہیں، کفارہ روزہ رکھنے کے بعد (بغیر کسی عذر کے جان بوجھ کر) توڑ دینے سے واجب ہوتا ہے۔

سوال : رمضان المبارک میں آنکھوں میں بحالت روزہ مائع یعنی بہنے والی دوائی ڈالی تو کیا اس کا روزہ ٹوٹ گیا یا نہیں؟

جواب : آنکھ میں بہتی ہوئی دوائی ڈالنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

سوال : بحالت روزہ جو انجکشن گوشت میں لیا جاتا ہے اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا لیکن جو انجکشن رگ میں دیا جاتا ہے جس سے حاجت طعام بھی ختم ہو جاتی ہے تو ایسا انجکشن رگ میں لینے سے روزہ پر اثر انداز ہوگا یا نہیں؟

جواب : بذریعہ انجکشن جسم میں دوا یا غذا پہنچانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

سوال : رمضان المبارک میں بعض خواتین دوائیاں وغیرہ کھا کر اپنے خاص ایام کو روک لیتی ہیں اس طرح رمضان المبارک کے پورے روزے رکھ لیتی ہیں اور فخریہ بتاتی ہیں کہ ہم نے رمضان المبارک کے سارے روزے رکھے۔ کیا ایسا کرنا جائز ہے؟

جواب : یہ تو واضع ہے کہ جب تک خاص ایام شروع نہیں ہوں گے عورت پاک ہی شمار ہوگی اور اس کو رمضان المبارک کے روزے رکھنا صحیح ہوگا۔

رہا یہ کہ روکنا صحیح ہے یا نہیں؟ شرعاً روکنے پر کوئی پابندی نہیں مگر شرط یہ ہے کہ اگر یہ فعل عورت کی صحت کے لیے مضر ہو تو جائز نہیں۔ لیکن جب شریعت نے روزہ چھوڑنے کا حکم دیا ہے تو اب خود کو تکلیف دینا کوئی اچھا کام نہیں ہے۔

جن وجوہات میں روزہ توڑنا جائز ہے اُن کا بیان

سوال : کیا کوئی ایسی صورت بھی ہے کہ روزہ توڑ دینا جائز ہے؟

جواب : جی ہاں، شریعت نے ہر طرح کی آسانیاں فراہم کی ہیں اور لوگوں کی مجبوریوں کا خیال رکھا ہے۔ چنانچہ کوئی ایسی بیماری ہوگئی کہ اگر روزہ نہ توڑے گی تو جان جانے کا خطرہ ہے یا بیماری بڑھ جانے کا خطرہ ہے تو روزہ توڑ دینا درست ہے۔

مثلاً ایک دم پیٹ میں درد اُٹھا کہ بے حال ہوگئی یا سانپ وغیرہ نے ڈس لیا تو ایسی صورتوں میں دوا پی لینا اور روزہ توڑ دینا جائز ہے اسی طرح اگر ایسی بھوک یا پیاس لگی کہ کچھ نہ کھایا پیا تو جان جانے کا اندیشہ ہو تو بھی روزہ توڑ دینا جائز ہے۔

سوال : اگر کسی حاملہ عورت کو کوئی ایسی صورت پیش آگئی جس سے اُس کی اپنی یا بچے کی جان جانے کا ڈر ہو تو کیا اس کو بھی روزہ توڑ دینے کی اجازت ہے؟

جواب : جی ہاں؛ ایسی صورت میں بھی روزہ توڑنے کی اجازت ہے۔

سوال : شدت پیاس میں حالت غیر ہو جائے تو افطار کر سکتے ہیں؟

جواب : روزہ کی حالت میں اگر پیاس اتنی شدید لگے کہ جان خطرہ میں پڑ جائے تو روزہ توڑنے کی اجازت ہے۔

نوٹ : اگر کسی نے جان سے مار دینے کی یا کوئی عضو کاٹ دینے کی دھمکی دے کر کسی کا روزہ تڑوایا تو بھی روزہ توڑنا جائز ہے۔

جن وجوہات میں روزہ نہ رکھنا جائز ہے اُن کا بیان

سوال : کیا بیماری یا مجبوری کی وجہ سے شریعت نے روزہ نہ رکھنے کی اجازت دی ہے؟

جواب : جی ہاں؛ اگر ایسی بیماری ہو کہ روزہ نقصان دہ ہو اور یہ ڈر ہو کہ اگر روزہ رکھے گی تو بیماری بڑھ جائے گی یا صحت میں تاخیر ہو جائے گی یا جان چلی جائے گی تو روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے جب تندرست ہو جائے تو اس کی قضا رکھ لے۔

لیکن خود سے ایسا سمجھ لینے سے روزہ چھوڑ دینا درست نہیں بلکہ جب کوئی مسلمان دین دار ڈاکٹر یا طبیب کہہ دے کہ اس بیماری میں روزہ نقصان دہ ہے تو چھوڑنے کی اجازت ہے۔ اگر حکیم یا ڈاکٹر کافر ہے یا شرع کا پابند نہیں اور اُسے روزے کی اہمیت کا احساس نہیں تو اس کی بات کا اعتبار نہیں کیا جائے گا اور روزہ توڑنے کی اجازت نہیں ہوگی۔

سوال : اگر ڈاکٹر نے کچھ نہیں کہا لیکن خود اپنا تجربہ ہے، اور کچھ ایسی نشانیاں معلوم ہوئیں کہ جن کی وجہ سے دل یہ کہتا ہے کہ روزے سے نقصان ہوگا تو شریعت کا کیا حکم ہے؟

جواب : ایسی صورت میں روزہ نہ رکھنا جائز ہے۔

سوال : اگر خود تجربہ کار نہیں اور بیماری کے اثرات کا علم نہیں، بس موہوم سی بات

پر روزہ چھوڑ دیا تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر دین دار ڈاکٹر کے بتائے بغیر اور بغیر ذاتی تجربہ کے محض اپنے خیال سے رمضان المبارک کا روزہ رکھ کر توڑے گی تو کفارہ دینا پڑے گا اور اگر روزہ چھوڑے گی (یعنی شروع سے رکھے گی نہیں) تو گناہ گار ہوگی۔

سوال: اگر بیماری سے تو ٹھیک ہوگئی لیکن ابھی کمزوری ہے اور غالب گمان ہے کہ اگر روزہ رکھا تو بیمار پڑ جائے گی ایسی صورت میں کیا حکم ہے؟

جواب: ایسی صورت میں روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے۔

سوال: سفر میں روزہ رکھنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: سفر اگر تین منزل ہو یعنی ستاون میل (تقریباً ۷۵ کلومیٹر) یا اس سے زائد کا سفر ہو تو روزہ نہ رکھنا جائز ہے۔

سوال: اگر بیماری میں ٹھیک نہیں ہوئی اور اس بیماری میں فوت ہوگئی یا مسافر ہونے کی حالت میں انتقال کر گئی ابھی تک گھر نہ پہنچی تھی تو جتنے روزے بیماری یا سفر کی وجہ سے چھوٹ گئے کیا آخرت میں ان کی پوچھ گچھ ہوگی؟

جواب: ایسی صورت میں کوئی پوچھ نہ ہوگی، کیونکہ قضا رکھنے کی مہلت اس کو نہ ملی تھی۔

سوال: اگر بیماری سے ٹھیک ہونے کے بعد کچھ دن تک زندہ رہی لیکن قضا نہ رکھی تو کیا آخرت میں اس کی پکڑ ہوگی؟

جواب: اس میں تفصیل ہے۔ اگر بیماری کی وجہ سے مثلاً دس روزے چھوڑے تھے اور پانچ دن تک ٹھیک رہنے کے بعد فوت ہوگئی لیکن قضا روزے نہیں رکھے تو پانچ

روزے تو معاف ہیں باقی پانچ روزوں کی قضا نہ رکھنے پر پکڑ ہوگی۔ اور اگر پورے دس دن تک ٹھیک رہی پھر فوت ہوگئی تو پورے دس روزوں کی قضا نہ رکھنے پر پکڑ ہوگی۔

سوال : کیا کوئی اور ایسی صورت ہے کہ وہ پکڑ سے بچ سکے؟

جواب : اب مرتے وقت اس کے لیے ضروری ہے کہ جتنے روزے اس کے ذمہ ہیں اُتنے دنوں کا فدیہ اپنے مال میں سے دینے کی وصیت کر دے۔

سوال : فدیہ کتنا ہوتا ہے؟

جواب : اس کی مقدار اتنی ہی ہے جتنی صدقہ فطر کی ہوتی ہے یعنی تقریباً پونے دو سیر یہی فدیہ نماز چھوڑنے کا بھی ہے۔ اگر کوئی ادا کیے بغیر مر جائے۔ اور اُس کے ورثا اپنی مرضی سے فدیہ ادا کر دیں تو ادا ہو جائے گا۔ البتہ ادا کرنا فرض یا واجب نہیں ہے۔

(نور الایضاح)

سوال : حاملہ عورت اور دودھ پلانے والی عورت کو اگر اپنی جان یا بچے کی جان کا خطرہ ہو تو اُن کے لیے روزے کا کیا حکم ہے؟

جواب : ان کو روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے پھر بعد میں قضا رکھ لیں۔ لیکن اگر دودھ پلانے والی کا شوہر مال دار ہے، ڈبے کا دودھ پی لیتا ہے تو دودھ پلانے کی وجہ سے ماں کو روزہ چھوڑنا درست نہیں۔

سوال : اگر وہ بچہ اپنی ماں کے علاوہ کسی اور کا دودھ نہ پیتا ہو تو کیا حکم ہے؟

جواب : یہ مجبوری ہے ایسی صورت میں ماں کو روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے۔

سوال : حیض اور نفاس والی عورت کے بارے میں روزہ نہ رکھنے کا کیا حکم ہے؟

جواب : کسی عورت کو حیض آ گیا یا بچہ پیدا ہوا اور نفاس شروع ہو گیا تو حیض اور نفاس

کی حالت میں روزہ رکھنا جائز نہیں۔

سوال : اگر حیض ونفاس والی عورت رات کو پاک ہوگئی تو کیا صبح کا روزہ رکھنا اس پر واجب ہے؟

جواب : جی ہاں؛ رات کو غسل کرے اور صبح کا روزہ نہ چھوڑے اور اگر رات کو غسل نہ کیا ہو تو روزہ رکھ لے اور صبح کو غسل کر لے۔

سوال : اگر صبح صادق ہونے کے بعد پاک ہوئی تو اب کیا کرے؟

جواب : اگر صبح ہونے کے بعد پاک ہوئی تو اب پاک ہونے کے بعد روزہ کی نیت کرنا درست نہیں لیکن کچھ کھانے اور پینے کی بھی اجازت نہیں۔ دن بھر روزہ داروں کی طرح رہے اور بعد میں اس روزہ کی قضا رکھ لے۔

سوال : اگر کوئی عورت دن کی روشنی میں نئی نئی مسلمان ہوئی تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب : اس کے لیے یہ حکم ہے کہ دن بھر کچھ کھائے پیے نہیں، لیکن اس دن کی قضا بھی اس پر واجب نہیں۔ اگر کچھ کھا پی لے تو بھی کوئی حرج نہیں ہے۔

روزہ توڑنے کے کفارے کا بیان

سوال : کفارہ رمضان المبارک کے روزوں کے ساتھ خاص ہے یا اور روزوں کے توڑنے پر بھی کفارہ لازم ہے؟

جواب : روزہ توڑنے سے کفارہ تب ہی لازم آتا ہے، جب کہ رمضان المبارک میں روزہ توڑ ڈالے، رمضان شریف کے علاوہ اور کسی روزے کا توڑنے میں کفارہ واجب نہیں ہوتا اگرچہ رمضان شریف کی قضا ہی کیوں نہ ہو۔

سوال : رمضان شریف کا روزہ توڑنے کا کفارہ کیا ہے؟

جواب : رمضان شریف کا روزہ توڑنے کا کفارہ یہ ہے کہ دو ماہ لگا تار روزے رکھے تھوڑے تھوڑے روزے رکھنا درست نہیں۔ اگر کسی وجہ سے بیچ میں ایک دو روزے نہیں رکھے تو اب پھر نئے سرے سے روزے رکھنا پڑیں گے۔

سوال : حیض کی وجہ سے لگا تار روزہ رکھنے کا سلسلہ منقطع ہو جائے تو کیا حکم ہے؟

جواب : ایسی صورت پیش آجانے پر وقفہ کرنا درست ہے حیض کے آجانے کی وجہ سے روزے چھوٹ جانے سے کفارہ میں کوئی فرق نہیں پڑتا لیکن پاک ہو جانے کے فوراً بعد لگا تار روزے رکھنا شروع کر دے اور ساٹھ روزے پورے کرے۔ کیونکہ یہ عذری شرعی ہے یہی حکم نفاس کا بھی ہے۔

سوال : اگر کسی تکلیف یا بیماری کی وجہ سے کفارہ کے روزوں کے درمیان وقفہ آ گیا تو کیا حکم ہے؟

جواب : اس صورت میں حکم یہ ہے کہ تندرست ہو جانے کے بعد نئے سرے سے لگاتار پورے روزے دوبارہ رکھے۔ کیونکہ عذر طبعی کا کفارہ ہے میں کوئی لحاظ ہیں ہے۔

سوال : اگر کسی میں روزہ رکھنے کی طاقت بالکل نہ ہو تو کفارہ کس طرح ادا کرے؟

جواب : اگر کسی میں روزہ رکھنے کی طاقت نہ ہو تو وہ ساٹھ مسکینوں کو صبح شام پیٹ بھر کر کھانا کھلا دے۔

سوال : ان غریبوں میں اگر کوئی چھوٹے بچے ہوں تو کوئی حرج تو نہیں؟

جواب : ایسی صورت میں ان بچوں کے بدلے بالغ غریب افراد کو پھر سے کھلا دے بچوں کا کھانا کھلانے سے کفارہ ادا نہیں ہوگا۔

سوال : کفارہ ادا کرنے کے لیے صرف روٹی کھلا دے یا سالن بھی ضروری ہے؟

جواب : اگر گندم کی روٹی ہو تو بغیر سالن کے کھلا دینا بھی درست ہے، کفارہ ادا ہو جائے گا، اور اگر جو، باجرہ، جوار، وغیرہ کی روٹی ہو تو ان کے ساتھ کچھ دال یا گوشت وغیرہ بطور سالن کے بھی دے۔

سوال : اگر کھانا نہ کھلائے بلکہ راشن دے دے تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب : ساٹھ مسکینوں کو راشن دینا بھی جائز ہے۔ ہر ایک مسکین کو اتنا دے جتنا صدقۃ الفطر دیا جاتا ہے۔ ایک شخص کو بھی راشن اس طرح دیا جائے کہ ہر دن کا پیکٹ بنا کر روزانہ دیا جائے۔

سوال: اگر راشن نہ دے بلکہ اُس کی قیمت دے دے تو کیا حکم ہے؟

جواب: صدقۃ الفطر جتنی قیمت دینا جائز ہے۔

سوال: اگر کسی اور سے کہہ دیا جائے کہ میری طرف سے کفارہ ادا کر دو تو ایسا کرنا درست ہے؟

جواب: اگر کسی سے کہہ دیا اور پھر اُس نے ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلایا، یا اناج دیا، یا قیمت دے دی تو درست ہے کفارہ ادا ہو جائے گا، اور اگر کہے بغیر کسی نے اس کی طرف سے دیا تو درست نہ ہوگا۔

سوال: اگر ایک ہی مسکین کو صبح شام کھانا کھلایا، یا ساٹھ دن تک راشن دے دیا یا قیمت دیتی رہی تو کیا کفارہ ادا ہو جائے گا؟

جواب: جی ہاں؛ ایسا کرنے سے کفارہ ادا ہو جائے گا۔

سوال: اگر ساٹھ دن تک نہیں کھلایا درمیان میں ناغہ ہو گیا تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: بیچ میں کچھ دن ناغے ہو جانے سے کوئی حرج نہیں یہ بھی درست ہے۔

سوال: اگر ساٹھ دن کا حساب کر کے ایک ہی غریب کو دے دیا تو کیا کفارہ صحیح ہو جائے گا؟

جواب: ایسی صورت میں کفارہ درست نہیں ہوگا قیمت دینے کا بھی یہی حکم ہے کہ ایک غریب کو ایک ہی دن کی قیمت دے۔ ایک غریب کو ایک روزے کے کفارہ سے زیادہ دینا درست نہیں۔

سوال: اگر کسی غریب کو صدقۃ الفطر سے کم دے دیا تو کفارہ کا کیا حکم ہے؟

جواب: ایسی صورت میں کفارہ درست نہیں ہوا۔

سوال: اگر ایک رمضان المبارک میں دو یا تین یا اس سے زائد روزے توڑ ڈالے تو کیا سب کا کفارہ علیحدہ علیحدہ دینا ہوگا؟

جواب: ایسی صورت میں ایک ہی کفارہ واجب ہے البتہ اگر رمضان المبارک مختلف ہوں مثلاً ایک روزہ ایک رمضان المبارک کا اور دوسرا روزہ دوسرے رمضان المبارک کا ہو تو الگ الگ کفارہ دینا ہوگا۔

فدیہ کا بیان

سوال : فدیہ کسے کہتے ہیں؟

جواب : جو عورت اتنی بوڑھی ہوگئی ہو کہ روزہ رکھنے کی طاقت نہیں رہی یا اتنی بیمار ہے کہ اب تندرست ہونے کی اُمید نہیں رہی اور نہ ہی روزہ رکھنے کی طاقت ہے تو وہ روزہ نہ رکھے اور ہر روزے کے بدلے ایک مسکین کو صدقۃ الفطر کے برابر غلہ یا اس کی قیمت دے دے یا صبح وشام پیٹ بھر کے اس کو کھانا کھلا دے۔ شریعت میں اس کو،،فدیہ،، کہتے ہیں۔

سوال : فدیہ کا غلہ یا قیمت تھوڑی تھوڑی کر کے غریبوں میں بانٹنا کیسا ہے؟

جواب : یہ بھی درست ہے۔

سوال : پھر اگر کبھی اللہ وتبارک تعالیٰ نے تندرست کر دیا اور روزہ رکھنے کی طاقت آ گئی تو کیا حکم ہے؟

جواب : ایسی صورت میں سب روزوں کی قضا رکھے اور روزہ نہ رکھنے کی وجہ سے جو فدیہ دیا تھا اُس کا ثواب الگ ملے گا۔

سوال : کسی کے ذمہ کئی روزے قضا تھے اور مرتے وقت فدیہ دینے کی وصیت کر گئی تو کتنے مال سے فدیہ دیا جائے گا؟

جواب : اس کے ولی کو چاہیے کہ اس کے مال کفن دفن اور قرض ادا کر کے جتنا مال

بچے اس کی ایک تہائی میں سے اس کا فدیہ ادا کرے اگر سارا فدیہ ادا ہو جائے تو ٹھیک ورنہ جتنا ہو دے دے، باقی کوئی وارث اپنی خوشی سے ادا کرنا چاہے تو کر لے۔

سوال : اگر کسی نے فدیہ دینے کی وصیت تو نہیں کی لیکن اس کے ذمہ روزہ، نماز وغیرہ قضا ہیں تو کیا کوئی ولی اس کا فدیہ دے سکتا ہے؟

جواب : اگر وصیت نہیں کی مگر ولی نے اپنے مال سے فدیہ دے دیا کہ خدا سے اُمید رکھے کہ شاید قبول کر لے اور گرفت نہ کرے مگر بغیر وصیت کے خود مردے کے مال میں سے فدیہ دینا جائز نہیں ہے۔

ہاں! البتہ سب وارث خوشی سے رضا مند ہو جائیں اور مردے کے مال میں سے ادا کر دیں تو اس طرح سے فدیہ ادا کیا جا سکتا ہے، لیکن شرط یہ ہے کہ وارث بالغ ہوں۔ نابالغ وارث کی اجازت کا شریعت میں کوئی اعتبار نہیں ہے۔ ایسی طرح مال کی تقسیم سے پہلے بھی فدیہ نکالنا جائز نہیں ہے۔

سوال : ایک روزہ کا فدیہ تو معلوم ہو گیا کہ صدقۃ الفطر کے برابر ہے نماز کا فدیہ کتنا ادا کیا جائے گا؟

جواب : ہر نماز کا فدیہ ایک روزہ کے برابر ہے اسی حساب سے دن رات کے پانچ فرض اور ایک پانچ نمازوں کا فدیہ ادا ہو گا۔

سوال : اگر میت کا ولی میت کی طرف سے قضا روزہ رکھ لے یا قضا نماز پڑھ لے تو اس بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب : یہ درست نہیں۔ میت کے ذمہ سے یہ فرائض ساقط نہ ہوں گے۔

سوال : اگر کسی کے ذمہ زکوۃ ادا کرنا واجب تھا لیکن نہ اُس نے خود ادا کی اور نہ ہی وصیت کی تو کیا بغیر وصیت کیے اس کے مال سے زکوۃ ادا ہو سکتی ہے؟

جواب : وصیت کرنے کی صورت میں تو اس کے مال سے زکوۃ ادا کرنا وارثوں پر واجب ہے لیکن بغیر وصیت کے وارثوں نے اپنی خوشی سے بھی دے دی تو زکوۃ ادا نہیں ہوگی۔

اعتکاف کا بیان

سوال : اعتکاف کسے کہتے ہیں؟

جواب : رمضان المبارک میں بیسویں تاریخ کوغروب آفتاب سے لے کر رمضان المبارک کی انتیس یا تیس تاریخ یعنی جس دن عید الفطر کا چاند نظر آئے اس تاریخ کو غروب تک عورتوں کے لیے اپنے گھر (اور مردوں کے لیے اپنی مسجد جس میں پانچ وقت کی نماز ہوتی ہو) میں جہاں نماز پڑھنے کے لیے جگہ مقرر کر رکھی ہو اس جگہ جم کر پابندی سے بیٹھنے اور بیٹھ کر زیادہ سے زیادہ عبادت کرنے کو،،اعتکاف،، کہتے ہیں۔

بیس رمضان المبارک کوغروبِ آفتاب سے چند منٹ پہلے اعتکاف میں بیٹھ جانا چاہیے۔

سوال : عورتوں کے اعتکاف کی شرائط اور طریقے کیا ہیں؟

جواب : عورت بھی اعتکاف میں بیٹھ سکتی ہے اس کا طریقہ یہ ہے کہ گھر میں جس جگہ نماز پڑھتی ہے اُس جگہ کو یا کوئی اور مناسب جگہ ہو تو اس کو مخصوص کر کے وہیں دس دن سنت اعتکاف کی نیت کر کے عبادت میں مصروف ہو جائے سوائے حاجات شرعیہ کے اس جگہ سے نہ اُٹھے اگر اعتکاف کے دوران عورت کو خاص ایام شروع ہو جائیں تو اعتکاف ختم ہو جائے گا کیونکہ اعتکاف میں روزہ شرط ہے۔

سوال : عورت اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر اعتکاف میں رمضان المبارک میں

بیٹھ سکتی ہے یا نہیں؟

جواب : عورت اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر اعتکاف نہ بیٹھے۔

سوال : کیا عورت اعتکاف والی جگہ متعین کرنے کے بعد تبدیل کر سکتی ہے؟

جواب : اعتکاف کے لیے جگہ متعین کرنے کے بعد تغیر و تبدیل جائز نہیں ہے۔ کمرے کے اندر ہو یا باہر ہو۔

سوال : اعتکاف والی گھر کی مسجد میں کھانا پکا سکتی ہے یا نہیں، اور وضو کے لیے باہر جانے کی اجازت ہے؟

جواب : اگر عورت کا کوئی کھانا پکانے والا نہ ہو تو مسجد بیت میں کھانا پکا سکتی ہے مسجد بیت پر تمام احکام مسجد والے جاری نہیں ہوتے۔

سوال : گھر میں عورت کا اعتکاف نفل ہوگا یا سنت ہوگا؟

جواب : گھر میں عورت سنت اعتکاف بھی کر سکتی ہے اور نفل اعتکاف بھی کر سکتے ہے۔

سوال : اعتکاف سنت کا کتنا اجر ہے؟

جواب: اعتکاف سنت کا ثواب دو حج اور دو عمرے ادا کرنے جتنا ہے۔

سوال : کیا اعتکاف گاہ سے نکلنا بالکل جائز نہیں؟

جواب : اعتکاف شروع کرنے کے بعد فقط پیشاب یا طبعی ضروریات کے لیے اُٹھنا درست ہے اور اگر کھانا پانی دینے والا نہ ہو تو کھانے کے لیے اُٹھنا درست ہے۔

سوال : اگر عورت کو دوران اعتکاف حیض یا نفاس کا عذر پیش آجائے تو کیا حکم ہے؟

جواب : ایسی صورت پیش آجانے پر اعتکاف چھوڑ دے۔ ایسی حالت میں اعتکاف

کرنا درست نہیں۔اس کے علاوہ اعتکاف کی حالت میں شوہر سے تعلق قائم کرنا یا لیٹنا، چمٹنا بھی درست نہیں۔

سوال : جو اعتکاف شرعی عذر کی وجہ سے چھوڑ دیا جائے تو کیا اُس کی قضا بھی کرنا ہو گی؟

جواب : جی ہاں! پاک ہو جانے کے بعد خاص اُس دن کے اعتکاف کی قضا ضروری ہے پھر اگر رمضان ہی میں قضا کرے تو رمضان کا روزہ کافی ہے اور اگر رمضان کے بعد قضا کی تو اُس دن کا روزہ رکھنا بھی ضروری ہوگا۔

نوٹ: یعنی جس دن اعتکاف چھوڑا گیا صرف اُس دن کی، پورے دس دن کی یا جو دن باقی ہیں ان سب کی قضا ضروری نہیں ۔ یہ ضروری نہیں کہ جب اعتکاف گاہ سے نکلے تو منہ ڈھانپ کے نکلے یا کسی سے بات چیت بھی نہ کرے۔ یہ سب باتیں من گھڑت ہیں ان کی کوئی اصل نہیں ہے۔

نوٹ: اگر چند عورتیں ایک گھر میں جمع ہو کر اعتکاف کا ارادہ کرتیں ہیں تو یہ درست نہیں۔صرف اپنے گھر میں اعتکاف کرے گی۔ کیونکہ قرآن پاک میں ہے کہ

﴿وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ﴾

اور تم اپنے گھروں میں قرار پکڑو۔

اور رحمت دو عالم ﷺ نے مسجد نبوی میں نماز پڑھنے آنے والی صحابیہ رسول کو رضی اللہ عنہا سے فرمایا تھا کہ گھر کا تہہ خانہ نماز کے لیے بہتر ہے۔

تو جب ایک نماز کے لیے نکلنے سے منع فرمایا۔ تو دس دن کی ممانعت اولٰی ہے

حج قدم بقدم کا بیان

وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ ؕ

حج وعمرہ اللہ کے لیے پورا کرو (سورۃ البقرا آیت ۱۹۶)

وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا ؕ

اور اللہ کے لیے لوگوں پر اس گھر کا حج کرنا ہے جو اس تک چل سکے۔

(سورۃ العمران آیت ۹۷)

حدیث: ابوموسیٰ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ حاجی اپنے گھر والوں میں چارسو کی شفاعت کرے گا اور گناہوں سے ایسا نکل جائے گا جیسا اس دن کہ میں کے پیٹ سے نکلا ہو۔ (مسند بزاز بحوالہ بہار شریعت)

حدیث: مسند بزاز ارطبرانی سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ حاجی کی مغفرت ہو جاتی ہے۔ اور حاجی جس کے لیے استغفار کرے اُس کے لیے بھی۔ (بہار شریعت)

حدیث: رسول اللہ ﷺ سے کسی نے عرض کیا کہ کیا چیز حج کو فرض کرتی ہے۔ فرمایا زادراہ اور سواری (سنن ابن ماجہ، سنن جامع ترمذی)

محبت کا اظہار صرف عاجزی یا انکساری سے نہیں بلکہ محبت وایثار بھی ضروری ہے۔ نماز تو انسان کے اندر انکساری پیدا کرتی ہے۔ تو حج انسان کے ایثار ومحبت کو ظاہر کرتا ہے۔ گویا حاجی بزبان یہ کہتا ہے: اے اللہ! میں تیرے احکام کی پابندی عاجزی کی وجہ سے نہیں بلکہ عشق اور تیری محبت میں کر رہا ہوں۔

اے اللہ! دیکھو میں کیسے دیوانہ وار تیری طرف چلا آیا۔ اپنی زیب وزینت کو کیسے دور کر دیا، اپنا سر منڈوالیا اور کیسے اپنی صورت مجذوبانہ بنالی۔

یہی چیز انسانی جسم میں ولولہ، روحانی تپش اور محبت پیدا کرتی ہے وہ حج ہے۔ حج مالداروں پر اس لیے فرض کیا گیا کہ محبت حج کے لیے اس کا اظہار ہی کافی نہیں بلکہ اس محبت کو بجالانا بھی ضروری ہے اور یہ صرف وہی شخص بجالاسکتا ہے جو مالدار ہو۔

دوسری چیز یہ کہ دولت انسان کے اندر فخر وغرور کو پروان چڑھاتی ہے۔ اب مالدار آدمی اگر حج کرے گا تو گویا وہ اپنے اندر کے فخر ونخوت کو مٹا رہا ہے اور رب کے حکم کے آگے خود کو قلندر بنا رہا ہے تو اس کے اندر کی وہ بڑائی جسے دولت نے جنم دیا تھا حج اُسے ختم کر دیتا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ وہ مالدار جس کے پاس کوئی شرعی عذر نہ ہو اور وہ راستے کے اخراجات کی استطاعت رکھتا ہو عورت ہو تو کوئی محرم (جس کے ساتھ نکاح کرنا حرام ہے) یا شوہر ساتھ ہو وہ حج ادا کرے اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت کو

بجالائے۔

سوال : حج کے کچھ فضائل بیان کریں؟

جواب : قرآن الکریم میں حج کی بہت فضیلت آئی ہے۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو حج گناہوں اور خرابیوں سے پاک ہو اس کا بدلہ جنت کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔

جس پر حج فرض ہو اور پھر بھی وہ حج نہ کرے تو اس کے لیے بڑی وعید آئی ہے حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص کے پاس کھانے پینے اور سواری کا ایسا انتظام ہو جس سے وہ بیت اللہ شریف کی طرف جاسکے اور پھر بھی وہ حج نہ کرے تو وہ یہودی ہو کر مرے یا نصرانی ہو کر مرے۔ اللہ تعالیٰ کو اس کی کچھ پرواہ نہیں اور ساتھ یہ بھی فرمایا کہ حج نہ کرنا اسلام کا طریقہ نہیں ہے۔

سوال : کیا نابینا پر حج فرض ہے؟

جواب : نہیں؛ نابینا پر حج فرض نہیں ہے چاہے جتنا بھی مالدار کیوں نہ ہو۔

سوال : حج کس پر فرض ہے اور زندگی میں کتنے حج فرض ہیں؟

جواب : جس عورت کے پاس ضروریات سے زائد اپنا اور محرم (نوٹ) کا اتنا خرچ ہو کہ حج کے لیے آنے جانے اور کھانے پینے کا خرچہ نکل سکتا ہو۔ اس پر حج فرض ہو جاتا ہے اور پوری زندگی میں ایک مرتبہ حج فرض ہے۔

نوٹ : عورت پر حج اُس وقت فرض ہوتا ہے جب اس کے پاس دو آدمیوں کا خرچہ موجود ہو ایک اپنا اور ایک اپنے محرم کا لہٰذا اگر محرم کے پاس حج کا خرچہ نہیں اور عورت کے پاس صرف اپنا خرچہ ہے تو اس پر حج فرض نہیں۔

سوال : اگر بالغ ہونے سے پہلے حج کرلیا تو کیا بلوغت کے بعد وہی حج کافی ہے یا دوبارہ کرنا ہوگا؟

جواب : بلوغت سے پہلے حج کرنے سے فرض ادا نہیں ہوتا اگر بالغ ہونے کے بعد استطاعت ہوئی تو دوبارہ حج کرنا فرض ہے۔

سوال : کسی پر حج فرض ہو گیا تو فوراً اُسی سال حج کرنا فرض ہے یا کہ زندگی میں جب بھی موقع آئے حج کرلے؟

جواب : فوراً اُسی سال حج کرنا فرض نہیں ہے لیکن کر لینا افضل ہے ورنہ حالات کا کچھ پتا نہیں ہے۔ کسی معقول عذر کے بغیر دیر کرنا یا یہ سوچنا کہ ابھی کافی عمر پڑی ہے۔ پھر کسی سال کرلیں گے، درست نہیں ہے۔ پھر اگر دو یا چار سال میں کیا تو فرض تو ادا ہو جائے گا لیکن تاخیر کرنے کا گناہ ہوگا۔

سوال : کیا حج پر جانے کے لیے محرم کا ہونا ضروری ہے؟

جواب : جی ہاں! اگر مکہ مکرمہ سے اتنی دور رہتی ہے کہ اس کے گھر سے مکہ مکرمہ کا فاصلہ ۴۸ میل (تقریباً ۹۲ کلومیٹر) سے زیادہ دور ہے تو حج پر جانے کے لیے اس کے ساتھ محرم کا ہونا ضروری ہے۔ محرم کے بغیر حج پر جانا درست نہیں۔

سوال : محرم کا خرچہ کون ادا کرے؟

جواب : جو عورت اس کو اپنے ساتھ لے کر جائے اس کے ذمہ محرم کا سب خرچہ کرایہ وغیرہ لازم ہے۔ (نوٹ) ہاں اگر وہ نہ لے تو الگ بات ہے۔

نوٹ: پہلے بتایا جا چکا ہے کہ اگر محرم کا خرچہ نہ ہو تو عورت پر حج فرض نہیں ہوتا۔

سوال: احرام کی حالت میں کیا عورت کو پردہ کرنا ضروری ہے؟

جواب: عورت کے لیے ہر حالت میں پردہ کرنا ضروری ہے۔احرام کی حالت میں اورزیادہ اہتمام کرے۔البتہ احرام کی حالت میں چہرہ ڈھانکتے ہوئے چہرے سے نقاب کا چھونا منع ہے۔لہٰذا کوئی ایسی صورت اختیار کر لے چہرے پر کپڑا نہ لگے۔ آج کل اس کے لیے چھجہ والی ٹوپی ملتی ہے،وہ استعمال کرے۔

سوال: ایک ساٹھ سالہ بوڑھی عورت حج کرنا چاہتی ہے لیکن کوئی محرم ساتھ نہیں۔ ایک بڑے میاں جو اس عورت کے محرم تو نہیں لیکن ان کی عمر بھی ساٹھ سے زیادہ ہے تو ایسی صورت میں وہ عورت ان بڑے میاں کے ساتھ حج کے لیے جاسکتی ہے یا نہیں؟

جواب: بوڑھی عورت کو بھی بغیر شوہر کے یا کسی محرم کے بغیر سفر نہیں کرنا چاہیے۔

سوال: بالغ لڑکی غیر شادی شدہ گھر میں موجود ہو اور والدین حج کو جانا چاہتے ہیں تو کیا بالغہ کی شادی کرنا افضل ہے یا حج کرنا؟

جواب: اگر حج فرض ہے اور لڑکی کی حفاظت کا انتظام بھی ہے تو اس کی شادی کی وجہ سے حج کو مؤخر نہ کیا جائے۔

کیونکہ اسلام سادگی کا حکم دیتا ہے یہ حکم نہیں دیتا کہ بیٹی کو سونے چاندی سے لاد دو۔خوب جہیز دو۔ ہوائیاں چھوڑو۔لیکن حج نہ کرو افسوس کہ ہماری رسومات ہماری عبادات پر غالب آ گئی ہیں (نعوذ باللہ)

سوال: اگر کوئی عورت کسی غیر محرم کو محرم ظاہر کر کے کاغذات بنوا کر حج وعمرہ کرے یا کہیں اور سفر کرے تو اس پر کیا حکم ہے۔

جواب : ایسی صورت میں حج کرنا یا عمرہ کرنا واجب نہیں تو خود کو بلاوجہ حرام کام میں ملوث نہ کرے ۔ایسا کرنا جائز نہیں کیونکہ سرکار دو عالم ﷺ نے انساب (نسب یعنی ولدیت وغیرہ) ملانے سے منع فرمایا ہے۔

نوٹ: اگر اس صورت میں حج کرے تو اگرچہ یہ فعل حرام ہے لیکن حج ہو جائے گا۔

سوال : کیا عورت بغیر محرم کے محلہ کی دیگر بزرگ خواتین کے ساتھ حج وعمرہ کی سعادت حاصل کرنے کے لیے اکیلی گھر سے جا سکتی ہے یا نہیں؟

جواب : عورت کے پاس اگر اپنے حج کے لیے روپیہ کافی ہو اور شوہر یا کوئی محرم بھی جانے والا ہو تب تو اس کے لیے حج پر جانا فرض ہوتا ہے ورنہ فرض نہیں ہوتا ۔ بلکہ حج بدل کے لیے وصیت کرنا ضروری ہوتا ہے جس کی تنفیذ ایک تہائی ترکہ سے لازم ہوتی ہے۔عورت بوڑھی ہو یا جوان اور قافلہ میں دوسری عورتیں ہوں یا نہ ہوں سب کا یہی حکم ہے۔

سوال : عورتوں کے لیے قبروں کی زیارت منع ہے تو کیا روضہ اطہر پر بھی جانا منع ہے؟

جواب : خواتین روضہ اطہر پر جا سکتی ہیں، منع نہیں ہے ثواب کا کام ہے۔

سوال : حج کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب :حج کی تین قسمیں ہیں۔

(۱) حج افراد۔

(۲) حج قران۔

(۳) حج تمتع۔

حج افراد: جو اپنی جگہ سے صرف حج کا احرام باندھے اور احرام باندھتے وقت صرف حج کی نیت کرے اس قسم کے حج کو حج افراد اور ایسا حج کرنے والی کو مفرد کہتے ہیں۔

حج قران: اپنی جگہ سے حج اور عمرہ دونوں کا ایک ساتھ احرام باندھے اور ایک احرام سے دونوں کو ادا کرنے کی نیت کرے۔ اس قسم کے حج کرنے کو حج قران اور ایسا حج کرنے والی کو مقرنہ کہتے ہیں۔

حج تمتع: اپنی جگہ سے صرف عمرہ کی نیت کر کے عمرہ کا احرام باندھتے، پھر مکہ مکرمہ پہنچ کر عمرہ سے فارغ ہو کر احرام ختم کر دیا اس کے بعد آٹھویں ذی الحجہ کو وہیں حج کا احرام باندھے تو اس کا نام تمتع ہے اور اس طرح کا حج کرنے والی کو متمتعہ کہتے ہیں۔

نوٹ: واضح رہے کہ حج کے تمام افعال ذی الحجہ مہینے کے پانچ دنوں ہی میں ادا کیے جاتے ہیں یعنی آٹھ ذی الحجہ سے لے کر تیرہ ذی الحجہ تک۔ جب کہ عمرہ پورے سال ادا کیا جاتا ہے۔ حج کرنے والے کو اختیار ہے کہ ان تینوں میں سے جو چاہے کرلے ان تینوں حج میں قدرے فرق ہے جس کی تفصیل علما کرام سے معلوم کی جا سکتی ہے۔ عموماً حجاج کرام حج تمتع ہی کرتے ہیں اسی لیے اسی کا طریقہ لکھا جاتا ہے۔

سوال: احرام باندھنے کا طریقہ اور آداب کیا ہیں؟

جواب: حج اور عمرہ کے افعال میں سب سے پہلا عمل احرام ہے۔ اس سے پہلے ناخن کتر لیں، زیر ناف اور بغل کے بال صاف کرلیں، بعد ازیں سنت کے مطابق

غسل کرلیں اور صرف وضو کرلینا بھی کافی ہے پھر سارے سلے ہوئے کپڑے بدستور پہنی رہیں مردوں کی طرح تہبند باندھنے اور چادر اڑھنے کا حکم عورت کے لیے نہیں ہے، اور مکروہ وقت اور ماہواری بھی نہ آرہی ہو تو عام طریقہ سے دو رکعت نفل پڑھیں اور چہرے سے کپڑا ہٹالیں نفل پڑھنے کے بعد جس عمرہ یا حج کا ارادہ ہے۔ اُس عمرہ وحج کے لیے دل میں نیت کر کے احرام کی نیت سے تین مرتبہ تلبیہ پڑھیں اگر ماہواری آرہی ہو تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ غسل کرلیں یا صرف وضو کرلیں دو رکعت نفل نہ پڑھیں بغیر نفل پڑھے قبلہ رخ بیٹھ جائیں اور چہرے سے پردہ ہٹادیں اور جس حج وعمرہ کا ارادہ ہو اس حج وعمرہ کی دل سے نیت کر کے احرام کی نیت سے تین مرتبہ تلبیہ پڑھیں۔

تلبیہ کے مسنون الفاظ یہ ہیں:

لبّیك اللّٰهم لبّیك لبّیك لا شریك لك لبّیك
ان الحمد ونعمة لك والملك لا شریك لك
لبّیك

تلبیہ پڑھنے کے بعد عورتوں کا احرام کا طریقہ مکمل ہوگیا۔

سوال: حج ادا کرنے کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: خواتین کا حج ادا کرنے کا مکمل طریقہ درج ذیل ہے۔

حج کا پہلا دن: ۸ ذی الحجہ:

۸ ذی الحج سے ۱۲ ذی الحجہ تک کے ایام حج کہلاتے ہیں یہی دن اس سارے سفر کا حاصل ہیں اور انہیں دنوں میں اسلام کا اہم رکن،، حج،، ادا ہوتا ہے۔

۷ ذی الحجہ کو مغرب کے بعد ۸ ذی الحجہ کی رات شروع ہو جائے گی رات ہی کو احرام کی نیت کا غسل کریں اور ناخن کتر لیں بغل اور زیر ناف بال صاف کر کے فارغ ہو جائیں اگر غسل نہ کرنا چاہے تو وضو کرنا بھی کافی ہے۔

مکروہ وقت نہ ہو اور ماہواری بھی نہ آ رہی ہو تو احرام کی نیت سے گھر میں دو رکعت نفل پڑھیں اور اگر مکروہ وقت ہو تو نفل نہ پڑھیں صرف وضو یا غسل کر کے احرام کی نیت سے تین مرتبہ آہستہ آواز کے ساتھ تلبیہ کہیں بس احرام بندھ گیا۔

منیٰ روانگی: اب آپ حج کا احرام باندھے ہوئے مکہ معظمہ سے طلوع آفتاب کے بعد منیٰ روانہ ہوں اور راستہ میں اُترتے چڑھتے صبح اور شام نمازوں کے بعد اور ملاقات کے وقت آہستہ آواز سے لبیک کہیں اور دعائیں مانگیں، منیٰ میں پانچ نمازیں ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور ۹ ذی الحجہ دوسرے دن کی نماز فجر ادا کرنا مسنون ہے اور رات کو منیٰ میں رہنا سنت ہے۔

حج کا دوسرا دن: ۹ ذی الحجہ:

عرفات روانگی: فجر کی نماز منیٰ میں پڑھیں تکبیر تشریق کہیں اور آہستہ آواز سے تلبیہ کہیں اور ناشتہ وغیرہ سے فارغ ہو کر عرفات جانے کی تیاری کریں اور آہستہ آواز میں تلبیہ پڑھتے ہوئے عرفات کی طرف روانہ ہوں اور عرفات زوال سے پہلے پہلے پہنچ جائیں اور وضو کر لیں غسل کر لینا پردہ کے ساتھ افضل ہے۔ وقوف عرفات کا وقت زوال کے بعد سے صبح صادق تک ہے۔ اس لیے زوال ہوتے ہی وقوف شروع کر دیں۔ قبلہ رخ کھڑے ہوں، وقوف کی نیت کریں اور دعا کے ساتھ ہاتھ پھیلائیں اور خشوع و خضوع کے ساتھ آہستہ آواز کے ساتھ لبیک کہیں، پھر خوب گڑگڑا کر توبہ

واستغفار کریں۔ اور اپنے سارے گناہوں کی دل سے معافی مانگیں اسی طرح غروب آفتاب تک خشوع وخضوع کے ساتھ ذکرودعا میں لگی رہیں۔

مزدلفہ روانگی: جب عرفات کے میدان میں آفتاب غروب ہوجائے تو یہاں نہ مغرب کی نماز پڑھیں اور نہ عشاء اور نہ راستے میں نمازیں پڑھیں۔ بلکہ مزدلفہ پہنچ کر ان نمازوں کو ادا کریں راستہ میں ذکر اللہ، درود شریف اور لبیک پڑھتی رہیں۔ پھر مزدلفہ پہنچ کر مغرب اور عشاء کی دونوں نمازیں ملا کر عشاء کے وقت میں ادا کریں۔ طریقہ یہ ہے کہ جب عشاء کا وقت ہوجائے تو مغرب کے پہلے تین فرض ادا کریں، سلام پھیر کر تکبیر تشریق کہیں اور لبیک کہیں، اس کے فوراً بعد عشاء کے فرض ادا کریں (مسافر ہوں تو دو رکعت اور مقیم ہوں تو چار رکعت ادا کریں) سلام پھیر کر تکبیر تشریق اور لبیک کہیں، اس کے بعد مغرب کی دو سنتیں پھر عشاء کی دو سنتیں اور تین رکعت وتر ادا کریں۔ نمازوں سے فارغ ہوکر پوری رات اللہ تعالیٰ کی عبادت اور ذکر میں گزاریں اور کچھ دیر آرام بھی کرلیں۔

کنکریاں چننا: شیطان کو مارنے کے لیے مزدلفہ سے رات ہی کو کنکریاں چننا افضل ہے۔ لیکن یہ کنکریاں کہیں اور سے بھی اُٹھالیں تو تب بھی جائز ہے۔

وقوف مزدلفہ: جب صبح صادق ہوجائے تو اندھیرے میں فجر کے فرض اور سنت دونوں ادا کریں صبح صادق ہوتے ہی وقوف مزدلفہ شروع ہوجائے گا اور یہ واجب ہے اس کا وقت طلوع فجر سے طلوع آفتاب تک ہے، لہٰذا ذکر واذکار میں مشغول رہیں جب سورج نکلنے کے قریب ہوجائے تو مزدلفہ سے منیٰ روانہ ہوجائیں اس کے بعد تاخیر کرنا خلاف سنت ہے۔

منیٰ واپسی: راستہ بھر دعا تلبیہ کہتی رہیں اور دل و جان سے اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ رہیں اور منیٰ میں پہنچ جائیں۔

حج کا تیسرا دن: ۱۰ ذی الحجہ:

جمرہ عقبہ کی رمی: جب آپ منیٰ پہنچ جائیں تو سب سے پہلے جمرة العقبہ کو سات کنکریاں ماریں اور کنکریاں مارنے کا طریقہ یہ ہے۔ کہ داہنے ہاتھ پر انگوٹھے اور شہادت کی انگلی سے ایک کنکری پکڑیں اور آہستہ بسم اللّٰہ اللہ اکبر کہہ کر جمرہ کے ستون کی جڑ پر پھینک دیں کچھ اُوپر بھی لگ جائے تو کوئی حرج نہیں۔ تاہم اس کے احاطے میں کنکری گرنا ضروری ہے اسی طرح باری باری سات کنکریاں ماریں۔

قربانی: جمرة العقبہ کو کنکریاں مارنے کے بعد قربانی کرنی ہے۔ قربانی آج ۱۰ تاریخ کو کرنا ضروری نہیں ہے اس کے لیے تین دن مقرر ہیں ۱۰، ۱۱، ۱۲ ذی الحجہ کے آفتاب غروب ہونے تک۔ رات میں اور دن میں جب چاہیں قربانی کر سکتی ہیں۔

قصر: قربانی سے فارغ ہو کر تمام سر کے بال انگلی کے ایک پورے سے کچھ زیادہ کتر لیں یا کتروالیں بعدازیں ناخن وغیرہ تراش لیں جب قصر ہو جائے گا تو احرام کی پیشتر پابندی ختم ہو جائے گی البتہ خاوند سے صحبت کرنا بوس و کنار یہ طواف زیارت کرنے تک حلال نہ ہوگا۔

طواف زیارت: جمرہ عقبہ کی رمی، قربانی، اور سر کے بال قصر کرنے کے بعد طواف زیارت کریں، طواف زیارت کا وقت ۱۰ ذی الحجہ سے ۱۲ ذی الحجہ آفتاب غروب ہونے تک ہے۔ طواف زیارت کے بعد سعی کریں یعنی صفاء و مروہ کے درمیان سات چکر لگائیں اور ان چکروں میں اپنی عادت کے مطابق چلے گی نا ہی دوڑے گی حج کی

سعی کا وہی طریقہ ہے جو عمرہ کے بیان میں لکھا گیا ہے۔

طواف وزیارت کی اہمیت: یاد رہے زیارت حج کا رکن اور فرض ہے یہ کسی حال میں نہ چھوڑا جائے اور نہ اس کا بدل دے کر ادا ہو سکتا ہے بلکہ آ کر عمر تک اس کی ادائیگی فرض رہے گی۔ اور جب تک اس کی ادائیگی نہیں ہوگی خاوند سے صحبت اور بوس و کنار حرام رہے گا۔ لہٰذا اس کا خاص اہتمام فرمائیں بغیر طواف زیارت کیے ہرگز وطن واپس نہ آئیں۔

حج کا چوتھا دن: ۱۱ ذی الحجہ:

گیارہ تاریخ کو زوال آفتاب کے بعد تینوں جمرات پر سات کنکریاں ماریں آج کی یہ کنکریاں مارنے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے جمرہ اولی پر سات کنکریاں ماریں اور ہر کنکری مارتے وقت یہ دعا پڑھیں۔

بسم اللّٰہ اللّٰہ اکبر رضاللرحمن رغماللشیطن

حج کا پانچواں دن: ۱۳ ذی یالحجہ:

آج کا خاص کام صرف زوال کے بعد تینوں جمرات پر سات سات کنکریاں مارنا ہیں، جس طرح ۱۱ ذی الحجہ کو آپ نے ماری ہیں۔ آج کی رمی کرنے کے بعد آپ کو اختیار ہے کہ منیٰ میں مزید قیام کریں یا مکہ مکرمہ آ جائیں۔ اگر مکہ مکرمہ آنے کا ارادہ ہے تو غروب آفتاب سے پہلے حدود منیٰ سے باہر نکل جائیں۔

الحمد للّٰہ آپ کا حج مکمل ہو گیا۔ منیٰ سے واپسی کے بعد جتنے دن مکہ مکرمہ میں قیام ہو اس کو غنیمت سمجھنا چاہئے اور جتنے ہو سکے طواف عمرے، نماز، روزے، صدقہ، خیرات، ذکر و تلاوت اور دیگر نیک کام کر لینے چاہئیں۔

حج سے واپسی اور طواف وداع: حج کے بعد جب مکہ مکرمہ سے وطن واپس ہونے کا ارادہ ہو تو پھر طواف وداع واجب ہے اس طواف کا طریقہ بالکل وہی ہے جو عمرہ کے طواف میں لکھا گیا ہے۔ اس کے مطابق طواف کریں طواف سے فارغ ہو کر ملتزم پر خوب دعا کریں آب زمزم پئیں اور حسرت افسوس کرتے ہوئے واپس ہوں، حرم سے واپس ہو کر خوب دعائیں کریں یا اللہ ہمارے سفر کو آسان فرما اور عافیت وسلامتی سے اپنے اہل وعیال میں پہنچا اور حج وعمرہ کی سعادت صحت وعافیت کے ساتھ بار بار اپنی عنایت فرما اور اس حاضری کو میری آخری حاضری نہ بنا اور اپنے گھر پر بار بار آنے کی توفیق عطا فرما۔،، آمین،،

سوال: بعض جاہلوں سے سنا ہے کہ حج وعمرہ کے دوران نامحرم مرد اور عورت سگے بہن بھائی کی طرح ہو جاتے ہیں جس کی وجہ سے نامحرم مردوں سے غلط ہو جاتے ہیں کیا یہ درست ہے؟

جواب: یہ بالکل غلط اور ناجائز ہے ہر مرحلہ میں شرعی پردہ فرض ہے اور اس کا اہتمام ضروری ہے۔

سوال: حج وعمرہ میں نامحرم مردوں سے پردے کا کیا طریقہ ہے؟ جب کہ خواتین کے لیے ضروری ہے کہ کپڑا چہرے سے نہ لگے؟

جواب: ان دونوں پر عمل کرنے کی آسان ترکیب یہ ہے کہ ایک ولائتی ہیٹ لے لیں اور اس میں آنکھوں کو دھوپ سے بچانے کے لیے جو کتہ چھجے کی طرح لگا ہوا ہوتا ہے۔ اس پر باریک کپڑے کی نقاب سی لیں جس میں چہرہ بھی نہ جھلکے اور آنکھوں کے سامنے باریک سی جالی سی لیں تاکہ راستہ بآسانی نظر آسکے۔

اور اس کو سر اور پیشانی کے اُوپر اوڑھ لیں، اور برقعہ کا نقاب سر کے پیچھے کر لیں اور باقی تمام جسم کو برقعہ سے ڈھانپ لیں اور چہرے کے سامنے ہیٹ کی نقاب ایک ہاتھ سے تھامے رکھیں تا کہ وہ ہوا سے اُڑ کر چہرے پر نہ لگنے پائے۔ اس طرح نامحرم مردوں سے بھی پردہ ہو جائے گا اور نقاب بھی چہرے سے دور رہے گی۔

سوال: حالت احرام میں نقاب کا کپڑا یا کوئی دوسرا کپڑا چہرے سے لگے اور اسے فوراً ہٹا دے تو کیا اس کا کوئی جرمانہ ہے؟

جواب: اس میں کوئی جرمانہ واجب نہیں خواہ کتنی بار لگے لیکن اس سے بھی بچنا چاہیے۔

سوال: حالت احرام میں اگر ایک گھنٹہ سے زیادہ اور ایک دن یا ایک رات سے کم کپڑا چہرے سے لگا رہے تو کیا جرمانہ ہے؟

جواب: اس صورت میں صدقۃ الفطر کے برابر یعنی پونے دو کلو گندم یا اس کی قیمت صدقہ کرنا واجب ہے۔

سوال: حالت احرام میں اگر کامل ایک دن یا کامل ایک رات کپڑے سے اپنا چہرہ چھپائے رکھے اور کپڑا چہرے سے لگا رہے تو کیا جرمانہ ہے؟

جواب: ایسا کرنا بلا عذر ہو تو ایک دم واجب ہے۔

سوال: عورتیں احرام حج کو ادا کرنے کے لیے ایام حج میں حیض سے مانع دوا استعمال کر لیتی ہیں اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: کسی بھی قسم کی دوائی استعمال نہیں کرنی چاہیے۔ طواف زیارت کے سوا تمام افعال ادا کر سکتی ہے اور حیض سے پاک ہونے کے بعد طواف زیارت بھی کر سکتی

ہے البتہ اگر وقت کم ہو اور طواف زیارت کا وقت نہ مل سکتا ہو اور باوجود کوشش کے حکومت سے مہلت ملنے کا امکان نہ ہو تا دوا استعمال کرنے کی اجازت ہے۔

سوال : عورتیں حیض ونفاس میں طواف کر سکتیں ہیں یا نہیں؟

جواب : حیض ونفاس کی حالت میں خواتین طواف نہیں کر سکتیں اور ایسی حالت میں مسجد میں داخل ہونا بھی جائز نہیں۔

سوال: کیا خواتین طواف میں اضطباع اور رمل کر سکتی ہیں؟

جواب : عورتیں طواف میں اضطباع یعنی داہنی احرام میں چادر بغل سے نکال کر اس کے دونوں پلے آگے پیچھے سے بائیں کاندھے پر ڈالنا اور رمل یعنی (دوڑنا) نہیں کریں گی۔ یہ دونوں عمل مردوں کے لیے ہیں۔

سوال : کیا خواتین رات کے وقت میں طواف کر سکتی ہیں؟

جواب : خوتین کو رات کے وقت طواف کرنا مستحب ہے اور دن میں بھی جائز ہے۔

سوال : اگر کسی ضرورت کی وجہ سے ہجوم میں طواف کرنے کی صورت پیش آئے۔ مثلاً طواف زیارت کرنا یا کوئی دوسرا واجب طواف کرنا۔ اگر ہجوم ختم ہونے کا انتظار کریں تو حیض آنے کا اندیشہ ہے یا کہیں ضروری جانا ہے یا قیام کی مدت کم ہے تو ایسی صورت میں کیا کرے؟

جواب : ایسی صورت میں حتیٰ الامکان مردوں سے بچتے ہوئے مطاف کے کنارے کنارے طواف کر لینا چاہیے یا حرم شریف کی چھت پر کر لیں۔

سوال : خواتین کو حج وغیرہ کے موقع پر گھر میں نماز پڑھنا افضل ہے یا مسجد احرام میں، اور مسجد نبوی کی جماعت میں شامل ہونا بہتر ہے؟

جواب: خواتین کو حج وغیرہ کے موقع پر گھر میں نماز پڑھنے سے مسجد احرام اور مسجد نبوی کی جماعت کا ثواب مل جاتا ہے اس لیے گھر ہی میں نماز پڑھنا افضل ہے لہٰذا نماز با جماعت پڑھنے کی نیت سے انہیں حرم مسجد میں نہیں آنا چاہیے البتہ خانہ کعبہ کی زیارت کرنے یا طواف کرنے یا عمرہ کرنے کی نیت سے حرم شریف میں آسکتی ہیں۔

اسی طرح مسجد نبوی میں روضہ اقدس پر سلام پیش کرنے کی نیت سے آسکتی ہیں۔ اگر ان مقاصد کے لیے خواتین حرم شریف یا مسجد نبوی میں تشریف لائیں۔ اور جماعت کا وقت ہو جائے اور وہ جماعت میں شامل ہو کر نماز پڑھ لیں تو ان کی نماز ہو جائیگی۔ لیکن گھر میں نماز پڑھنا بہتر ہے۔

سوال: وقوف عرفات کے لیے خواتین کا ایام ماہواری سے پاک ہونا ضروری ہے؟

جواب: وقوف عرفات کے لیے خواتین کا حیض ونفاس اور جنابت سے پاک ہونا شرط نہیں ہے لہٰذا اس صورت میں بھی وقوف صحیح ہو جاتا ہے۔

سوال: کسی عورت کو بیماری یا ہجوم کی وجہ سے تکلیف پہنچنے پر مزدلفہ نہ ٹھہرے، رات ہی کو مزدلفہ سے منیٰ چلی جائے تو کچھ حرج ہے یا نہیں؟

جواب: ایسی صورت میں کوئی حرج نہیں جائز ہے۔ اور ایسا کرنے پر اس پر کوئی دم واجب نہیں ہوگا۔ بلا عذر کے یہ وقوف چھوڑ دیا تو دم واجب ہوگا۔

سوال: وقوف مزدلفہ کے لیے خواتین کا ایام ماہواری سے پاک ہونا ضروری ہے؟

جواب: مزدلفہ میں رات گزارنے کے لیے اور وقوف مزدلفہ ادا کرنے کے لیے حیض ونفاس اور جنابت سے پاک ہونا شرط نہیں ہے۔ اس حالت میں بھی یہ وقوف ادا ہو جاتا ہے۔

سوال: بغیر کسی عذر کے خواتین کی طرف سے ان کے محرم مرد کنکریاں ماریں تو یہ جائز ہے یا نہیں؟

جواب: بغیر شرعی عذر کے کسی دوسرے کے ذریعے رمی کروانا جائز نہیں۔ اس سے دم واجب ہو جاتا ہے۔

سوال: کیا تمام دنوں کی کنکریاں مارنے کے لیے حیض ونفاس اور جنابت سے پاک ہونا ضروری ہے یا نہیں؟

جواب: تمام دنوں کی کنکریاں مارنے کے لیے حیض ونفاس اور جنابت سے پاک ہونا شرط نہیں اس حالت میں بھی رمی کرنا جائز ہے۔

سوال: حیض ونفاس اور جنابت کی حالت میں سر کے بال کترانا کیسا ہے؟

جواب: حیض ونفاس اور جنابت کی حالت میں سر کے بال کترانا یا کتروانا جائز ہے۔

سوال: حدود حرم سے باہر جا کر بال کترانا یا کتروانے سے کیا جرمانہ ہے؟

جواب: حدود حرم سے باہر جا کر بال کترائیں یا کتروائیں تو دم لازم ہوگا۔

سوال: حج کے تمام ارکان وواجبات پورے ہو چکنے کے بعد ماہواری آجائے تو طواف وداع کا کیا حکم ہے؟

جواب: اس صورت میں طواف وداع ان کے ذمہ واجب نہیں رہتا ساقط ہو جاتا ہے۔ جب کہ محرم اور دیگر رفقاء بھی روانہ ہونے لگے اس کو چاہیے کہ مسجد میں داخل نہ ہو بلکہ حرم شریف کے دروازے کے پاس کھڑی ہو کر دعا مانگ کر رخصت ہو جائے۔ لیکن مکہ مکرمہ کی آبادی نکلنے سے پہلے پہلے پاک ہو جائے یا میقات سے

گزرنے سے پہلے پاکی کی حالت میں واپس مکہ مکرمہ لوٹ آئے گی تو پھر طواف وداع کرنا واجب ہوگا۔

سوال : کسی کو پوری عمر محرم نہ ملے تو حج کی فرضیت کے باوجود کیا گناہ گار نہیں ہوگی؟

جواب : اگر ساری عمر ایسا محرم نہیں ملا جس کے ساتھ سفر حج کر سکے تو حج نہ کرنے سے وہ گناہ گار نہیں ہوگی۔ لیکن مرتے وقت وصیت کرنا واجب ہے کہ میری طرف سے حج کرا دینا۔

سوال : کیا عورت عدت چھوڑ کر حج کو جا سکتی ہے؟

جواب : عورت کو عدت چھوڑ کر جانا درست نہیں۔

مدینہ منورہ کی روانگی:

حاجیو: آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو
کعبہ تو دیکھ چکے اب کعبے کا کعبہ دیکھو

حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اے اللہ مدینہ کی محبت ڈال جیسی کہ مکہ کی محبت ڈالی ہے۔

حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:

﴿مابین بیستی ومنبری روضة من الریاض الجنة:﴾
میرے گھر اور منبر کے درمیان جنت کی کیاری ہے۔

حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:

جس نے مسجد نبوی میں چالیس نمازیں ادا کیں وہ دوزخ اور نفاق سے بری ہو گیا۔

سوال : کیا عورتیں جنت البقیع میں جاسکتی ہیں یا نہیں؟

جواب : بہتر یہ ہے کہ باہر ہی سے دعا کر لیں۔

سوال : مدینہ منورہ میں حاضری کے بغیر حج مکمل ہوتا ہے یا کہ نہیں؟

جواب : حج تو ہو گیا لیکن عشاق کہتے ہیں مدینہ منورہ میں حج کی قبولیت کی مہر لگتی ہے۔

﴿من زار اقبری والجنت له شفاعتی﴾

جس نے میرے روضے کی زیارت کی اُس پر میری شفاعت لازم ہوگئی۔

کیونکہ کعبہ اگر چہ مسلمان کا قبلہ ہے لیکن مدینہ میں روضہ نبوی ﷺ کعبے کا بھی کعبہ ہے شائد ہی کوئی عاشق ہو جو عمرہ یا حج کے لیے جائے لیکن وہ زیارت روضہ کو نہ جائے۔

عمرہ کا بیان

لُغت میں عمرہ کا معنیٰ زیارت ہے اور شرعی معنی میقات (احرام باندھنے کی جگہیں) سے احرام باندھ کر خانہ کعبہ کا طواف اور صفا مروہ کے درمیان سعی، دوڑنے، کا نام ہے عمرہ کو حج اصغر بھی کا جاتا ہے۔ مالدار اور صاحب استطاعت کے لیے عمر میں ایک مرتبہ عمرہ ادا کرنا سنت موکدہ ہے احادیث سے اس کی بڑی فضیلت ثابت ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ حج و عمرہ کرنے والے اللہ تعالیٰ کے مہمان ہیں۔ اگر وہ دعا کریں تو وہ اُن کی دعا قبول فرمائے، اور وہ اس سے مغفرت مانگیں تو اُن کی مغفرت فرمائے۔ (سنن ابن ماجہ)

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: ایک عمرہ سے دوسرے عمرہ تک کفارہ ہو جاتا ہے اُن کے درمیان کے گناہوں کا۔۔۔ اور حج مبرور (پاک اور مخلصانہ حج) کا بدلہ تو بس جنت ہے۔ (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

حضرت اُم سلیم رضی اللہ عنہا رسول الکریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا کہ میرے خاوند اور بیٹے حج کے لیے چلے گئے اور مجھے چھوڑ گئے۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ رمضان میں عمرہ کرنا میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے۔

نوٹ: اس حدیث سے کوئی یہ مراد نہ لے کہ رمضان المبارک میں عمرہ کرنے سے حج اُتر جائے گا بلکہ یہ صرف سرکار کا خاصہ تھا۔ اب صاحب استطاعت پر حج

ہی لازم ہے۔

سوال: عمرہ کیسے ادا کریں اس کے آداب کیا ہیں؟

جواب: مکہ مکرمہ پہنچنے کے بعد اب آپ کو عمرہ ادا کرنا ہے۔ لہٰذا مسجد احرام میں داخل ہونے کے بعد تحیۃ المسجد کے نفل نہ پڑھیں اس مسجد کا تحیۃ طواف ہے۔ اس لیے دعا مانگنے کے بعد طواف کریں۔ اگر ہجوم کی وجہ سے یا کسی اور وجہ سے طواف نہ کرنا ہو اور مکروہ وقت بھی نہ ہو تو پھر طواف کی بجائے تحیۃ المسجد کریں۔

طواف: اب آپ طواف کرنے کے لیے حجر اسود کی طرف چلیں اور مردوں سے ہٹ کر حجر اسود کے سامنے اس طرح کھڑی ہوں کہ سارا حجر اسود آپ کے داہنے طرف ہو جائے پھر قبلہ رخ ہو کر طواف کی نیت کریں، اور حجر اسود کے سامنے آئیں، اور دونوں ہاتھ کانوں تک اُٹھائیں اور ہتھیلیوں کا رخ حجر اسود کی طرف کریں اور کہیں

،، بسم اللہ اللہ اکبر وللہ الحمد ،

والصلوۃ والسلام علی رسول اللہ ،،

پھر دونوں ہاتھ چھوڑ دیں۔

پھر حجر اسود کی طرف استلام کا اشارہ کریں۔ اشارہ کا طریقہ یہ ہے کہ دونوں ہاتھ حجر اسود کی طرف اُٹھا کر ہتھیلیاں اس طرح پھیلا دیں گویا وہ حجر اسود پر رکھیں ہیں اور کہیں

بسم اللہ اللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد

اور ہتھیلیاں چوم لیں اور اگر مردوں کا ہجوم نہ ہو تو بجائے اس طرح اشارہ کرنے سے آپ خود حجر اسود پر جا کر اس پر دونوں ہاتھ رکھیں اور دونوں ہاتھوں کے

درمیان حجر اسود کو آہستہ سے بوسہ دیں۔ پھر دائیں طرف مڑ کر اپنی چال کے مطابق چلیں اور مردوں سے ہٹ کر طواف شروع کریں۔ اور بغیر ہاتھ اُٹھائے جو دل چاہے اپنی زبان میں دعا کریں یاذ کر کریں اس کے لیے کوئی دعا مخصوص نہیں ہے۔

بیت اللہ کا تیسرا کونہ رکن یمانی کہلاتا ہے اگر اس پر خوشبو ملی ہوئی نہ ہوتو اس پر دونوں ہاتھ پھیر دیں، اور اگر خوشبو لگی ہوئی ہو یا مردوں کا ہجوم ہوتو بغیر اشارے کے یوں ہی گزر جائیں۔

پھر حجر اسود کے سامنے پہنچیں اور حجر اسود کی طرف ہتھیلیوں کا رخ کریں۔ مذکورہ بالا دعا پڑھیں اور ہتھیلیوں کو بوسہ دیں، یہ ایک چکر ہوا۔ اس کے بعد باقی چھ چکر بالکل اسی طرح کریں۔

پھر طواف کے سات چکر پورے کر کے ملتزم پر آئیں۔ ملتزم حجر اسود اور خانہ خدا کے دروازے کے درمیان جو دیوار ہے اس کو کہتے ہیں۔ اس سے چمٹ کر دعا کریں۔ البتہ اگر یہاں خوشبو لگی ہوئی ہو یا مردوں کا ہجوم ہوتو پھر اس سے کچھ دور کھڑی ہو کر دعا کریں۔

نوٹ: حجر اسود کو چومنا اگرچہ باعث ثواب ہے لیکن اس کے لیے دھکم پیل کرنا پھلانگ کر گزرنا یا ایسا کام کرنا جو دوسروں کی ایذاء کا سبب ہو کرنا جائز نہیں ہے۔ کیونکہ مسلمان کی زبان اور ہاتھ سے دیگر مسلمان محفوظ رہتے ہیں۔

نماز واجب طواف: ملتزم سے ہٹ کر مقام ابراہیم کے پاس جائیں اور مردوں سے دور اس طرح کھڑی ہوں کہ آپ کے اور خانہ کعبہ کے درمیان مقام ابراہیم آجائے، اگر مکروہ وقت نہ ہو اور مردوں کا ہجوم نہ ہو تو حرم شریف میں جہاں جگہ ملے وہاں یہ نماز ادا کریں۔ اب زمزم کے کنویں پر جائیں اور قبلہ رو کھڑے ہو کر پانی پی کر اور کچھ اپنے اُوپر چھڑک کر خوب دعا کریں۔

سعی کا طریقہ: اس کے بعد حجر اسود کے سامنے آئیں اور سیاہ پٹی پر کھڑی ہوں اور حجر اسود کا استلام کریں یا اشارہ کریں اور سعی کرنے کے لیے صفا کی طرف چلیں اور صفا کے اُوپر قبلہ رو کھڑی ہو کر بغیر ہاتھ اُٹھائے سعی کی نیت کریں، پھر دعا کے لیے دونوں ہاتھ کندھوں تک اُٹھائیں اور خوب دعا کریں صفا سے اُتر کر سکون واطمینان سے مروہ کی طرف چلیں اور ذکر اور دعا میں مشغول رہیں اور جب سبز ستونوں کے قریب پہنچے تو عادت کے مطابق چلیں اور یہ کہیں۔

رب اغفر وارحم انت الاعز الاکرم

پھر مروہ پہنچ کر وہی ذکر اور دعا کریں جو صفاء پر کی ہیں، یہ سعی کا ایک چکر ہوا اسی طرح سات چکر ادا کرنے ہیں یہاں سے صفاء جائیں تو دو چکر ہو جائیں گے اور مروہ جانے پر تین چکر ہو جائیں گے آخری چکر مروہ پر ختم ہوگا۔ ہر چکر میں سبز ستونوں کے درمیان خواتین نہیں دوڑیں گی پھر آخر پر مروہ پر جا کر دعا کریں۔

قصر: اور اسی جگہ یا گھر آ کر اپنی چوٹی کے آخر میں انگلی کے ایک پورے سے کچھ زائد بال کتر دیں اس کے بعد ناخن وغیرہ کاٹیں۔ لیجیے آپ کا عمرہ پورا ہو گیا۔

اب آپ چہرے سے کپڑا لگا سکتی ہیں اور ہٹا سکتی ہیں خوشبو لگا سکتی ہیں اب

آپ پر احرام کی تمام پابندیاں ختم ہوگئی ہیں۔ اس کے بعد مکروہ وقت نہ ہو تو دو رکعت مطاف کے کنارے یا حجرہ اسود اور حرم میں جہاں بھی جگہ ملے پڑھ لیں سعی کے بعد یہ دو رکعت نفل مستحب ہے۔

سوال: اگر کسی عورت کو عمرہ کے طواف کے بعد اچانک ماہواری آجائے تو وہ سعی کر سکتی ہے یا نہیں؟

جواب: اگر عورت کو عمرہ کا طواف کرنے کے بعد ماہواری آجائے تو اس کو سعی کرنا جائز ہے۔ کیونکہ سعی کی جگہ حرم شریف میں داخل نہیں ہے۔ اس سے الگ ہے اور سعی ماہواری حالت میں بھی ادا ہو جاتی ہے۔ البتہ سعی کے بعد شکرانہ کے طور پر دو نفل چھوڑ دیں۔ کیونکہ ماہواری کی حالت میں انہیں پڑھنا جائز بھی نہیں ہے۔

سوال: خواتین اپنے بالوں کی کتنی مقدار قصر کریں؟

جواب: خواتین کم از کم چوتھائی سر کے بال بقدر ایک انگل کترانے اور تمام سر کے بال بقدر ایک انگل کترانا سنت ہے۔ قصر کا طریقہ یہ ہے کہ ساری چوٹی پکڑ کر دائیں بائیں اور پیچھے کی جانب سے سر کے بالوں کی تین لٹیں بنا کر انگلی کے ایک پورے کی لمبائی کے برابر خود تراش لیں یا کسی دوسرے سے ترشوالیں لیکن کسی نامحرم مرد سے نہ کٹوائیں کہ یہ حرام ہے۔

سوال: اگر عورت کسی کی طرف سے عمرہ یا طواف کرنا چاہے تو کس طرح کر سکتی ہے؟

جواب: اگر عورت کسی کی جگہ عمرہ یا طواف کرنا چاہیں تو ان کی طرف سے نیت کر کے مذکورہ کے مطابق عمرہ یا طواف کریں عمرہ کا احرام مسجد عائشہ سے باندھ کر آئیں اور عمرہ

کی نیت اس طرح کریں:

اے اللہ؛ یہ عمرہ یا یہ طواف میں اپنے والد یا والدہ یا شوہر یا کوئی اور کی طرف سے کرنے کی نیت کرتی ہوں۔ اُن کی طرف سے آپ اس کو قبول فرمائے اور میرے لیے آسان فرمائے اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ عمرہ یا طواف اپنی طرف سے کر کے اس کا ثواب کسی دوسرے کو پہنچا دیں۔

سوال: مدینہ منورہ کی زیارت کرنا کب بہتر ہے؟

جواب: جن خواتین پر حج فرض ہو ان کے لیے پہلے حج کر لینا اور زیارت مدینہ کے لیے بعد میں جانا بہتر ہے۔ البتہ پہلے بھی جا سکتے ہیں۔

اور جن خواتین پر حج فرض نہیں انہیں اختیار ہے کہ خواہ پہلے مدینہ منورہ حاضر ہوں اور بعد میں حج کریں یا پہلے حج کریں اور زیارت مدینہ بعد میں حاضر ہوں۔

قربانی کا بیان

قربانی کا بڑا ثواب ہے حدیث میں اس کی بہت فضیلت آئی ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ذی الحجہ کی دسویں تاریخ (یعنی عید الضحی کے دن) آدم کے بیٹے کا کوئی عمل اللہ تعالیٰ کو قربانی سے زیادہ محبوب نہیں اور قربانی کا جانور قیامت کے دن، سینگوں، بالوں، اور کھروں کے ساتھ (زندہ ہو کر) آئے گا اور قربانی کا خون زمین پر گرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کی رضاء اور مقبولیت پر پہنچ جاتا ہے۔ پس اے خدا کے بندو: دل کی پوری اور مکمل خوشی کے ساتھ قربانی کیا کرو۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا؛ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان قربانیوں کی کیا حقیقت اور کیا تاریخ ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا؛ کہ یہ تمہارے (روحانی اور نسلی) مورث حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے (یعنی سب سے پہلے ان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کا حکم دیا گیا اور قربانی کیا کرتے تھے ان کی اس سنت اور قربانی کے اس عمل کی پیروی کا حکم مجھ کو اور میری اُمت کو بھی دیا گیا ہے) ان صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ پھر ہمارے لیے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان قربانیوں میں کیا اجر ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قربانی کے جانور کے ہر ہر بال کی ایک نیکی۔

صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: تو اُن کا بھی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہی حساب ہے؟

(اس سوال کا مطلب تھا بھیڑ، دنبہ، مینڈھا، اونٹ جیسے جانور جن کی کھال پر گائے، بیل یا بکری کی طرح کے بال نہیں ہوتے، بلکہ اُون ہوتا ہے اور وہ یقیناً ان میں سے ایک ایک جانور کی کھال پر لاکھوں یا کروڑوں اُون ہوتے ہیں تو کیا ان اُون والے جانور کی قربانی کا ثواب بھی ہر ہر بال کے بدلے ایک نیکی کے حساب سے ملے گا؟)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہاں؛ یعنی اُون والے جانوروں کی قربانی کا اجر بھی اسی شرح کے حساب سے ملے گا کہ اس کے بھی ہر بال کے بدلے ایک نیکی۔

سوال : قربانی کن لوگوں پر واجب ہے؟

جواب : جس مسلمان کے پاس صدقۃ الفطر والا نصاب ہو چاہے سال گزرا ہو یا نہ گزرا ہو اس پر قربانی واجب ہے۔

سوال : صدقۃ الفطر کا کتنا نصاب ہے؟

جواب : پہلے بتایا جاچکا ہے کہ پانچ چیزوں میں سے کچھ یا سب کا مجموعہ اگر ساڑھے باون تولے چاندی (۶۱۳ گرام) کے برابر ہو تو صدقۃ الفطر اور قربانی واجب ہو جاتی ہے وہ پانچ چیزیں یہ ہیں۔ سونا، چاندی، نقدی، سامان تجارت، (یعنی فروخت کے لیے رکھی ہوئی چیزیں) اور ضرورت سے زائد تمام سامان۔

سوال : اگر کسی کے پاس اتنا سامان نہ ہو جس پر قربانی واجب ہوتی ہے، پھر بھی وہ نفلی قربانی کر لے تو کیسا ہے؟

جواب : یہ بڑے ثواب کی بات ہے لیکن اگر قرض لے یا ریاکاری مقصود ہو تو

حرام وناجائز ہے۔

سوال : کتنے دن تک قربانی کرنادرست ہے؟

جواب : تین دن تک۔دس ذی الحجہ یعنی بقرعید کے پہلے دن عید کی نماز پڑھنے کے بعد سے لے کر بارہویں ذی الحجہ کوسورج غروب ہونے سے پہلے پہلے قربانی کرنا درست ہے۔ان اوقات میں جب دل چاہے قربانی کرے۔چاہے دن میں کرے اورچاہےرات میں کرے۔اگرروشنی کاانتظام ہوتورات کوبھی جائز ہے۔

سوال : اگرکسی پرقربانی واجب نہیں ،لیکن ذوالحجہ کی بارہویں تاریخ کے سورج غروب سے پہلے پہلے کہیں سے رقم مل گئی اوروہ رقم نصاب جتنی ہے تو کیا اس پرقربانی واجب ہوجائے گی یانہیں؟

جواب : جی ہاں؛ایسی صورت میں قربانی واجب ہوجائے گی۔اگروقت گزرجائے توبکری کی قیمت صدقہ کرے اوراگرچوتھے دن کرے توخودکچھ نہ کھائے۔

سوال : قربانی کے جانورکوخودذبح کرنابہتر ہے یاکسی اور سے کرواناچاہیے؟

جواب : اپنے ہاتھ سے ذبح کرنابہتر ہے۔اگرخودذبح کرنانہ آتاہوتوکسی اور سے بھی ذبح کروالینابہتر ہے۔اورذبح کے وقت جانورکے سامنے کھڑی ہونابہتر ہے اگر ایسی جگہ ہے کہ پردے کی وجہ سے سامنے نہ کھڑی ہوسکتی ہوتوکوئی حرج نہیں۔

سوال : کیاقربانی کرتے وقت زبان سے نیت کرناضروری ہے؟

جواب : زبان سے نیت کرنااوردُعاپڑھناضروری نہیں ہے،اگردل میں سوچ لیاکہ میں قربانی کرتی ہوں اورزبان سے کچھ نہیں پڑھا۔صرف بسم اللہ اللہ اکبرپڑھ کرذبح کردیاتوبھی قربانی صحیح ہوگی۔لیکن اگریادہوتودُعاپڑھ لیں۔

سوال : کون سی دُعا پڑھیں؟

جواب : یہ دعا پڑھیں۔

اِنَّ صَلَاتِیْ ، وَنُسُکِیْ ، وَمَحْیَایَ ، وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

بے شک میری نماز اور میری قربانی اور میری زندگی اور میری موت تمام جہانوں کے رب اللہ کے پاس ہے۔

سوال : اگر نابالغ اولاد کا اپنا مال نصاب جتنا ہو تو کیا اس کا ولی اس کی رقم میں سے اس کی طرف سے قربانی کر سکتا ہے۔ کیا ایسا کرنا ولی پر واجب ہے یا نہیں؟

جواب : اس صورت میں قربانی واجب نہیں اگر کرنا چاہتا ہے تو اپنے پیسوں میں سے

کر لے۔ بچے کے پیسوں سے نہ کرے۔

سوال : قربانی کس کس کی طرف سے کرنا واجب ہے؟

جواب : قربانی صرف اپنی طرف سے کرنا واجب ہے۔

سوال : وفات پا جانے والے کی طرف سے قربانی کرنے کا کیا حکم ہے؟

جواب : ان کی طرف سے قربانی ہو جائے گی۔ لیکن بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو اپنے فوت شدہ والدین اور اقارب کی طرف سے تو قربانی کرتے ہیں اپنی طرف سے نہیں تو یہ جائز نہیں اپنا فرض اپنی طرفے سے کرنے سے ہی ادا ہو گا۔

سوال : کس جانور کی قربانی کرنا جائز ہے؟

جواب : بکری، بکرا، بھیڑ، دُنبہ، گائے، بیل، بھینس، بھینسا، اُونٹ، اُونٹنی، کی قربانی درست ہے۔ یعنی یہ جانور نر ہوں یا مادہ، ان کی قربانی درست ہے۔

سوال : کیا عورت قربانی کا جانور ذبح کر سکتی ہے؟

جواب : جی ہاں: عورت بھی قربانی کا جانور ذبح کر سکتی ہے اگر کوئی مرد گھر میں نہ ہو۔

سوال : گائے اور بھینس میں کتنے حصے ہوتے ہیں؟

جواب : ان دونوں جانوروں میں سات حصے ہوتے ہیں۔ یعنی اگر سات آدمی مل کر قربانی کریں تو درست ہے۔ لیکن شرط یہ ہے کہ کسی کا حصہ ساتویں حصہ سے کم نہ ہو اور سب کی نیت قربانی کرنے یا عقیقہ کرنے کی ہو صرف گوشت کھانے کی نہ ہو اگر کسی کا حصہ ساتویں حصہ سے کم ہوگا تو کسی کی بھی قربانی درست نہیں ہوگی۔

سوال : اُونٹ میں کتنے آدمی شریک ہو سکتے ہیں؟

جواب : گائے، بھینس کی طرح اُونٹ میں بھی سات حصے ہوتے ہیں۔ یعنی سات آدمی اُونٹ کی قربانی میں شریک ہو سکتے ہیں۔ (بعض کہتے ہیں کہ دس حصے ہوتے ہیں یہ غلط ہے۔)

سوال : کتنے سال کے جانور کی قربانی درست ہے؟

جواب : بکری یا بکرا سال بھر سے کم کا درست نہیں ہے اور گائے، بھینس دو سال سے کم کی درست نہیں ہے اور اُونٹ پانچ سال سے کم کا درست نہیں ہے۔

سوال : اگر دُنبہ یا بھیڑ سال بھر کی نہ ہو لیکن اتنا موٹا تازہ اور بڑا دکھائی دیتا ہو کہ اگر اس کو سال بھر کے دُنبوں اور بھیڑوں میں چھوڑ دیا جائے تو فرق معلوم نہ ہو سکے تو کیا ایسے دُنبے یا بھیڑ کی قربانی درست ہے یا نہیں؟

جواب : جی ہاں! ایسے دُنبے یا بھیڑ کی قربانی درست ہے اگر ایسا نہ ہو تو سال بھر کا ہونا چاہیے۔

نوٹ : واضح رہے کہ یہ حکم دُنبے یا بھیڑ کے لیے ہے۔بکرے کے لیے نہیں ہے۔بکرے کو بہر حال سال بھر کا ہونا چاہیے۔دُنبے اور بکرے میں فرق یہ ہے کہ اس قسم کا دُنبہ سال سے پہلے بھی افزائش نسل کے قابل ہو جاتا ہے۔ جب کہ بکرا سال سے پہلے اس قابل نہیں ہوتا۔

سوال : جانوروں میں کون کون سے عیب ہیں جس کی وجہ سے قربانی نہیں ہوتی؟

جواب : جو جانور اندھا ہو یا کانا ہو، ایک آنکھ کی تہائی روشنی یا اس سے زیادہ ختم ہو چکی ہو یا ایک کان تہائی یا تہائی سے زیادہ کٹ گیا ہو، یا اتنا لنگڑا جانور ہے کہ فقط تین پاؤں سے چلتا ہو، چوتھا پاؤں اس سے رکھا ہی نہیں جاتا ہو، چوتھا پاؤں رکھتا تو ہو لیکن اس سے چل نہیں سکتا،

اسی طرح جانور اتنا دُبلا پتلا ہو یا بالکل مریل جانور جس کی ہڈیوں میں گودا بالکل نہ رہا ہو، اسی طرح جس جانور کے دانت بالکل نہ ہو اور وہ جانور جس کا پیدائش ہی سے کان نہ ہو۔ ان سب جانوروں کی قربانی جائز نہیں ہے۔

نوٹ: جو جانور چل کر قربان گاہ کی طرف نہ جا سکے تو اس کی قربانی بھی جائز نہیں۔ اگر ذبح کے دوران یا ذبح کی تیار کرتے وقت مثلاً لٹاتے ہوئے چھری کسی نازک عضوء پر لگی جیسے آنکھ ضائع ہو جائے یا چھوٹ کر بھاگتے ہوئے جانور کی ٹانگ یا سینگ ٹوٹ جائے تو قربانی ہو جائے گی کوئی حرج نہیں۔

سوال : جس جانور کے پیدائش ہی سے سینگ نہیں یا سینگ تو ہیں لیکن ٹوٹ گئے ہوں تو کیا ایسے جانور کی قربانی درست ہے یا نہیں؟

جواب : جی ہاں! ایسے جانور کی قربانی درست ہے۔ ہاں البتہ سینگ اگر جڑ سے

ٹوٹ گئے ہوں تو اس کی قربانی درست نہیں ہے۔

سوال : اگر جانور قربانی کے لیے خرید لیا اور خریدنے کے بعد کوئی ایسا عیب پیدا ہو گیا جس سے قربانی درست نہیں تو ایسی صورت میں کیا کرے؟

جواب : ایسی صورت میں اس جانور کے بدلے میں دوسرا جانور خرید لے اور قربانی کرلے اور اگر ایسا شخص ہے کہ اس پر قربانی واجب نہیں ویسے ہی ثواب کے لیے کر رہا ہے تو اسی جانور کی قربانی نہ کرے بلکہ اور جانور خریدے اور اگر مالک نصاب شخص دو جانور کر رہا ہے تو ایک میں عیب دار ہونے کا نقصان نہیں ہے کیونکہ ایک جانور سے اس کا فرض اُتر گیا۔

سوال : قربانی کا گوشت کس طرح تقسیم کیا جائے؟

جواب : قربانی کا گوشت خود کھائے اپنے رشتہ داروں اور دوست احباب کو دے اور فقیروں محتاجوں کو خیرات کرے۔ خیرات میں تہائی حصہ گوشت دینا مستحب ہے۔ اس سے کمی نہ کرے۔ اور اگر کنبہ بڑا ہو اور گوشت کم ہو تو سارا گوشت بھی گھر میں رکھ سکتی ہے۔

سوال : اگر کسی نے تھوڑا سا ہی گوشت خیرات کیا تو گناہ ہوگا؟

جواب : ایسی صورت میں گناہ تو نہیں لیکن یہ طریقہ بہتر نہیں ہے۔

سوال : قربانی کی کھال کا کیا کرے؟

جواب : قربانی کی کھال کو اگر بیچا نہ جائے تو خود بھی استعمال کر سکتی ہے۔ مثلاً جائے نماز یا بچھونا بنالے اور کسی مال دار کو بھی بطور ہبہ (تحفہ) دے سکتی ہے اگر کھال بیچ دی گئی تو اس کی قیمت غربا و مساکین کو یا طلبائے دین کو دیں۔

سوال: قربانی کی کھال کس کو دینا بہتر ہے؟

جواب: دو طرح کے لوگوں کو دینا بہتر ہے۔

(۱) اپنے غریب رشتہ داروں کو۔ اس میں دو ثواب ہیں: صلہ رحمی اور صدقہ۔ اگر قیمت سے تو اس کو بتانا ضروری نہیں کہ یہ کھال کی رقم ہے۔ لیکن ان کا مستحق زکوٰۃ ہونا ضروری ہے

(۲) دینی مدارس کے طلبہ اور مجاہدین، ان کو دینے میں بھی دُہرا ثواب ہے دین کی خدمت بھی ہے اور صدقہ بھی ہے۔

سوال: قرانی کی کھال کو بطور اُجرت (مزدوری) میں دینا کیسا ہے؟

جواب: قربانے کے جانوری کی کھال یا کسی بھی حصے کو اُجرت (مزدوری) کے طور پر دینا مثلاً قصائی کو دے دینا یا کسی اور کو مزدوری کی جگہ دینا درست نہیں ہے۔

سوال: اگر کسی پر قربانی واجب تھی لیکن قربانی کے تین دن گزر گئے اور اس نے قربانی نہیں کی تو کیا کرے؟

جواب: ایسی صورت میں ایک بکری یا بھیڑ کی قیمت (یا بڑے جانور کے ایک حصہ کی قیمت) صدقہ کردے اور اگر بکری خریدی تھی تو وہی بکری صدقہ کردے۔

نوٹ: قربانی کے دن صرف قربانی ہی کرنا لازمی ہے جانوروں کی قیمت صدقہ کرنا یا کوئی اور کام کرنا مالک نصاب کو بعی الذمہ نہیں کرے گا، (درمختار)

سوال: کیا نابالغ کی طرف سے قربانی کرن لازم ہے؟

جواب: نہ خود نابالغ پر قربانی واجب ہے اور نہ ہی اس کی طرف سے اس کے باپ پر واجب ہے۔ (بہار شریعت جلد دوم صفحہ ۱۴۵)

اور باپ کے لیے نابالغ بچے کے مال سے قربانی کرنا جائز نہیں ہے۔

(ردّ محتار جلد ۹ صفحہ ۴۵۸)

سوال: اگر کسی نے قربانی کرنے کی منت مانگی اور پھر وہ کام ہوگیا جس کے واسطے منت مانی تھی تو اب قربانی واجب ہے؟

جواب: جی ہاں! اس صورت میں قربانی واجب ہے۔ چاہے مالدار ہو یا نہ ہو اور منت کی قربانی کا گوشت غریبوں میں صدقہ دے نہ خود کھائے اور نہ ہی امیروں کو دے جتنا خود کھایا یا امیروں کو دے دیا اُتنا دوبارہ سے خیرات کرنا پڑے گا۔

سوال: اگر کوئی مردہ وصیت کر گیا کہ میرے ترکہ میں سے میری طرف سے قربانی کر دینا اور اس کی وصیت کے مطابق اسی کے مال سے قربانی کی گئی تو کیا اس گوشت کو خود کھانا درست ہے؟

جواب: ایسی صورت میں پورے گوشت کا صدقہ کرنا واجب ہے خود نہیں لے سکتی اور نہ ہی رشتہ داروں کو دے سکتی ہے۔

سوال: اگر کسی شخص کی طرف سے اس کے کہے بغیر قربانی کر دی گئی تو کیا اس کی طرف سے قربانی صحیح ہو جائے گی؟

جواب: بغیر اجازت قربانی صحیح نہیں ہوگی۔

سوال: اگر کسی بڑے جانور میں کسی کا حصہ اس کے کہے کے بغیر رکھ دیا تو باقی حصہ داروں کی قربانی پر کوئی اثر تو نہیں پڑے گا؟

جواب: جب اس کی قربانی صحیح نہیں تو کسی ایک کی قربانی صحیح نہ ہونے سے بقیہ حصہ داروں کی قربانی صحیح نہیں ہوگی۔ اجازت لینا ضروری ہے۔

سوال : کیا قربانی کا گوشت کافروں کو دینا جائز ہے یا نہیں ہے؟

جواب : قربانی کا گوشت کافروں کو دینا جائز ہے۔لیکن جب مسلمان ضرورت مند ہوں تو اُن کو دینا افضل ہے۔

قسم کھانے کا بیان

وَاَوْفُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ اِذَا عٰهَدْتُّمْ وَلَا تَنْقُضُوا الْاَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيْدِهَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللّٰهَ عَلَيْكُمْ كَفِيْلًا

اور اللہ کا عہد پورا کرو جب بات باندھو اور قسمیں مظبور کر کے چھوڑ نہ دو اور تم اللہ کو اپنے اُوپر ضامن کر چکے ہو۔ (سورۃ النحل آیت ۹۱)

حدیث: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تمہیں منع فرماتا ہے کہ تم اپنے باپوں کے ناموں کی قسمیں کھاؤ تو تم میں سے جو قسمیں کھائے وہ یا تو اللہ کی قسم کھائے یا خاموش رہے۔

سوال: کن چیزوں سے قسم ہو جاتی ہے؟

جواب: چار چیزوں سے قسم ہو جاتی ہے۔

(۱) اللہ تبارک وتعالٰی کے نام کی قسم، قرآن الکریم کی قسم، کلام اللہ کی کی قسم کھانے سے قسم ہو جاتی ہے۔

(۲) یوں کہا: میں نے اللہ تعالٰی کے لیے منت مانی ہے کہ یہ کام کروں گی تو بھی قسم ہو جاتی ہے۔

(۳) اللہ تعالٰی کے تمام نام مثلاً رحمٰن، رحی، قدوس، اگرچہ وہ ہوں جو عام نہیں بولے جاتے تو بھی قسم ہو جائے گی

(۴) کسی سے کہا: تیرے گھر کا کھانا مجھ پر حرام ہے، تو کھانا تو حرام نہیں ہوگا کسی حلال چیز کو حرام کہنے سے قسم ہو جائے گی۔

سوال : کن چیزوں سے قسم نہیں ہوتی؟

جواب : اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کی قسم کھانے سے قسم نہیں ہوتی جیسے: رسول اللہ ﷺ کی قسم، خانہ کعبہ کی قسم، اپنی جان کی قسم، اپنی جوانی کی قسم، اپنے ہاتھ پیروں کی قسم، اپنے بچوں کی قسم، تمہارے سر کی قسم، تمہاری قسم وغیرہ...... لیکن اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کی قسم کھانا بڑا گناہ ہے۔

یہ الفاظ قسم نہیں اگرچہ ایسا کہنا گناہ ہے جیسے یوں کہا: کہ اگر میں جھوٹی تو خدا کا غضب ہو۔ خدا کا قہر ٹوٹے۔ زمین نگل جائے۔ مرتے وقت کلمہ نصیب نہ ہو۔ وغیرہ...........(بہار شریعت دوئم صفحہ ۷۱۳)

حدیث پاک میں اس سے سختی سے منع کیا گیا ہے۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ کے سوا اور کسی سے منت ماننا، مثلاً: یوں کہنا: اے بڑے پیر اگر میرا یہ کام ہو جائے تو میں تمہاری یہ بات کروں گی، تمہارے لیے ایسا کروں گی...... اسی طرح کسی دوسرے کی قسم دینے سے قسم نہیں ہوتی۔ مثلاً: یوں کہے: تمہیں فلاں کی قسم؛ یوں مت کرنا یا یہ کام نہیں کرنا وغیرہ وغیرہ۔

ان تمام باتوں سے قسم نہیں ہوگی۔

قسم کے کفارے کا بیان:

سوال: اگر کسی نے قسم توڑ ڈالی تو اس کا کفارہ کیا ہے؟

جواب: اس کا کفارہ یہ ہے کہ دس غریبوں کو دو وقت کا کھانا پیٹ بھر کر کھلائے، یا ہر غریب کو احتیاطاً پورے دو سیر گیہوں یا اس کی قیمت دے دے۔ یا دس فقیروں کو کپڑا دے دے، بیک وقت بھی دے سکتی ہے اور تھوڑا تھوڑا کر کے بھی دے سکتی ہے۔ اگر ایسی غریب ہے کہ نہ کھانا کھلا سکتی ہے اور نہ ہی کپڑے وغیرہ دے سکتی ہے تو تین روزے رکھے۔

نوٹ: اگر کسی کام کی نسبت دوبارہ قسم کھائی یا زیادہ بار تو توڑنے پر ہر قسم کا کفارہ الگ الگ ہوگا اور چند کاموں کی قسم کھائی تو جتنے کاموں کی قسم توڑے گی ہر ایک کا کفارہ جدا ہوگا۔ اور اگر کہے کہ اللہ کی قسم۔ رحمان کی قسم۔ اور رحیم کی قسم میں یہ نہیں کروں گی اور اگر توڑے تو جتنے نام ذکر کیے تھے سب کا کفارہ جدا ہوگا۔

(بہار شریعت جلد اول صفحہ ۱۴،۱۳،۷۱۴)

مَنَّت (نذر) ماننے کا بیان

یُوْفُوْنَ بِالنَّذْرِ وَیَخَافُوْنَ یَوْمًا کَانَ شَرُّہٗ مُسْتَطِیْرًا

نیک لوگ وہ ہیں جو نذر کو پورا کرتے ہیں۔ اور اُس دن سے ڈرتے ہیں جس کا شر پھیلا ہوا ہے۔

حدیث: حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس نے اللہ تعالیٰ کی عطاعت کی نذر مانی تو اُسے چاہیے کہ وہ اُس کی اطاعت کرے اور جس نے نافرمانی کی نذر مانی وہ نافرمانی نہ کرے۔ (بخاری شریف جلد دوم صفحہ ۵۲۲)

سوال: کن کن چیزوں سے منت ہو جاتی ہے اور کن چیزوں سے نہیں ہوتی؟

جواب: کسی کام کے ہونے یا نہ ہونے پر عبادت کی منت مانی۔ بشرطیکہ وہ عبادت ایسی ہو کہ جس کا کرنا کسی نہ کسی وقت فرض یا واجب ہوتا ہے۔ پھر وہ کام پورا ہو جائے تو اب منت کا پورا کرنا واجب ہے۔ اگر منت پوری نہیں کرے گی تو بہت گناہ ہوگا۔ لیکن اگر کوئی واہیات منت مانی جو شریعت میں معتبر نہیں تو اس کا پورا کرنا واجب نہیں۔

سوال: کچھ ایسی منتیں بیان کریں کہ جن سے منت ہو جاتی ہے؟

جواب: کسی نے کہا کہ یا اللہ اگر میرا فلاں کام ہو جائے تو پانچ روزے رکھوں گی تو جب کام ہو جائے تو پانچ روزے رکھنا واجب ہوں گے۔

اسی طرح کسی نے کہا کہ میری کھوئی ہوئی چیز مل جائے تو میں آٹھ رکعت نفل

پڑھوں گی تو اس چیز کے ملنے کے بعد آٹھ رکعت نفل پڑھنا واجب ہوگا۔

یا یوں منت مانی کہ بچی کا رشتہ ہو جائے تو اتنے روپے صدقہ کروں گی تو جب کام ہو جائے تو جتنا کہا ہے اُتنی رقم صدقہ کرنا واجب ہے۔

اگر کہا کہ دس مسکینوں کو کھانا کھلاؤں گی تو دل میں جتنے وقت کھانا کھلانے کا ارادہ کیا اُتنے وقت دس مسکینوں کو کھانا کھلانا واجب ہوگا۔

سوال: کچھ ایسی مثالیں بیان کریں کہ جن سے منت نہیں ہوتی؟

جواب: کسی نے کہا کہ ہزار مرتبہ سبحان اللہ پڑھوں گی یا ہزار مرتبہ لاحول پڑھوں گی تو منت نہیں ہوتی اور اس کا پڑھنا واجب نہیں۔

نوٹ: اس لیے کہ یہ ایسی عبادتیں ہیں جو شریعت میں کسی وقت واجب نہیں اور اُوپر بتایا جاچکا ہے کہ جو عبادت کسی وقت بھی شریعت میں واجب نہیں اس کی منت ماننے سے منت منعقد نہیں ہوتی۔

سوال: کیا محفل میلاد کرنا ثواب ہے؟

جواب: جی ہاں: ایصال ثواب کے لیے محفل میلاد کروانا جائز ہے مگر عورت کی آواز اتنی بلند نہ ہو کہ مردوں تک جائے۔ (مردوں کی بھی محفل میلاد ہوسکتی ہے)

سوال: گیارہویں شریف کیا ہے؟

جواب: حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی المعروف غوث اعظم کا وصال چونکہ گیارہ ربیع الثانی کو ہوا تھا اس لیے اُن کی نسبت سے انہیں ایصال ثواب کیا جاتا ہے اور جو محفل ہوتی ہے اُسے گیارہویں شریف کہا جاتا ہے۔

سوال: کچھ ایسی منتیں بتائیں جو شرعاً تو درست نہیں لیکن لوگ انہیں مانتے رہتے

ہیں؟

جواب: جو کام شریعت میں کسی وقت میں بھی فرض یا واجب ہو اس کے کرنے کی منت ہوسکتی ہے۔ جیسے حج کرنا۔ نماز پڑھنا، روزہ رکھنا وغیرہ۔ اور جو کسی بھی وقت فرض نہیں جیسے قرآن پڑھوانا وغیرہ تو ان سے منت نہیں ہوگی اگرچہ یہ ثواب کا کام ہے۔ اس صورت مُن قسم کا کفارہ دینے سے ہی ذمہ اُترے گا۔

اسی طرح گناہ کی منت ماننا جیسے: دربار پر دھمال ڈالنا یا ڈھولک بجانے کی قسم کھائی یا منت مانی اسی طرح کسی بچے کو امام حسین کا منگتا بنانے کی منت یا جوان بیٹی کے کپڑے بھیک مانگ کر پہنانے کی قسم جو رواج چل نکلا ہے یہ حرام ہے جو روافض شیعہ کا کام ہے اہل سنت کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے اسی طرح ننگے پاؤں چلنے کی بھی کوئی منت نہیں ہے۔ اس صورت میں کفارہ کرے۔ میرا فلاں کام ہوجائے تو ناچ گانا یا موسیقی، فنکشن وغیرہ کرواؤں گی تو ایسی منت گناہ کبیرہ ہے اور ایسا کرنا ہرگز جائز نہیں ہے۔

حلال اور حرام چیزوں کا بیان

سوال: کون سے جانور اور پرندے کھانا جائز اور درست نہیں؟

جواب: جو جانور اور پرندے اپنے نوک دار دانتوں یا پنجوں سے دوسرے جانداروں کا شکار کر کے کھاتے رہتے ہیں ان کا کھانا جائز نہیں۔ جیسے: شیر، بھیڑیا، گیدڑ، کتا، بندر، شکرا، باز، پکھوا، وغیرہ۔ ان کا جھوٹا بھی جائز نہیں۔

جن جانوروں کی غذا صرف گندگی ہے اُن کا کھانا بھی درست نہیں، جیسے: کوا، چیل، گدھ وغیرہ۔ خچر، گدھا، گدھی کا گوشت کا کھانا اور گدھی کا دودھ پینا درست نہیں ہے۔ اسی طرح جو مچھلی مر کر پانی کے اُپر اُلٹی تیرنے لگے اس کا کھانا بھی درست نہیں۔ کسی چیز میں چیونٹیاں مر گئیں تو ان کو نکالے بغیر وہ چیز کھانا جائز نہیں اگر ایک آدھ چیونٹی حلق میں چلی گئی تو حرام کھانے کا گناہ ہوگا۔

نوٹ: بلی کا کھانا اگرچہ حرام ہے لیکن اس کا جھوٹا پانی پاک ہے۔ یہ اس کے لیے خصوصی حکم ہے اگر بستر پر پیشاب کر جائے تو بھی پاک ہے۔ بہتر یہی ہے کہ بستر کو پاک کر لیا جائے۔

سوال: کون سے جانور اور پرندے کھانا جائز اور درست ہیں؟

جواب: طوطا، مینا، فاختہ، چڑیا، بٹیر، مرغابی، کبوتر، نیل گائے، ہرن، بطخ، خرگوش،

بکرا، بھینس، گائے، اُونٹ، وغیرہ سب جائز اور درست ہیں۔

گھوڑے کا گوشت کھانا جائز ہے۔لیکن بہتر نہیں ہے۔دریائی جانوروں میں صرف مچھلی حلال ہے باقی حرام ہیں جھینگا اکثر علماء کرام کے نزدیک مچھلی کی ایک قسم ہے اوراس کا کھانا درست ہے۔جو نہ کھائے اس کی اپنی طبیعت ہے لیکن کھانے والے کوملامت نہ کرے۔اوجھری کھانا مکروہ تحریمی ہے۔

نوٹ: حلال جانوروں میں سے صرف پالتو جانورں کی قربانی ہوسکتی ہے دوسروں کی نہیں اگرچہ ان کا کھانا حلال ہے۔

لباس کا بیان

سوال: عورتوں کے لیے کس طرح کا کپڑا پہننا جائز ہے اور کس طرح کا نا جائز؟

جواب: بہت باریک کپڑا جیسے ململ، جالی، وغیرہ یعنی وہ کپڑا جس میں سے جسم جھلکتا ہو پہننا جائز نہیں ہے۔ کیوں کہ اس طرح پہننا اور نہ پہننا دونوں ایک برابر ہیں۔

حدیث شریف میں آیا ہے کہ بہت سے کپڑے پہننے والیاں قیامت کے دن برہنہ شمار ہوں گی اور اسے ایسے کپڑے پہننے والی عورتیں مراد ہیں جو باریک کپڑا پہنتی ہیں۔ یا ان کے کپڑے اس قدر چست اور تنگ ہوتے ہیں کہ جسم نمایاں نظر آتا ہے۔

ہاں! اگر باریک کپڑے کے نیچے استر وغیرہ لگا لیا جائے کہ جسم نظر نہ آئے تو پھر منع نہیں ہے۔

سوال: عورتوں کو مردانا جوتا یا مردانا لباس پہننا کیسا ہے؟

جواب: عورتوں کو مردانا جوتا یا کپڑا پہننا اور مردانہ صورت بنانا جائز نہیں ہے۔ مردوں کی طرح کپڑے پہننے والی عورتوں اور عورتوں کی شکل اختیار کرنے والے مردوں پر حضور ﷺ نے لعنت فرمائی ہے۔

سوال: لڑکوں کو کڑا، یا لاکٹ وغیرہ یا کوئی زیور یا ریشمی کپڑا پہننا کیسا ہے؟

جـــواب : لڑکوں کو کڑا یا لاکٹ یا کان میں بالی وغیرہ یا کوئی زیور یا ریشمی کپڑا پہننا ناجائز ہیں۔ اسی طرح ان کو سونے اور چاندی کے تعویذ پہننا یا پہنانا منع ہے۔

اسی طرح کندھے سے نیچے بال رکھنا اور عورتوں کی طرح میک اپ کرنا، مرد ہونے کے باوجود ہیجڑوں جیسی عادتیں اختیار کرنا یا ہیجڑوں کی طرح لباس پہن کر زینت محفل بننا حرام اور موجب لعنت کام ہے۔

بالوں کا بیان

حدیث شریف میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ دنیا مومن کے لیے قید خانہ ہے اور کافر کے لیے جنت ہے۔

مطلب یہ ہے کہ کافر ایمان کی دولت سے محروم ہونے کی بناء پر احکام شرع کا پابند نہیں ہے اور وہ آزاد ہے۔ لیکن جس بندے کو اللہ تعالیٰ نے ایمان کی دولت سے نوازا ہے۔ وہ شریعت کے تمام احکام کا پابند ہے وہ دنیا میں آزادانہ زندگی بسی نہیں کر سکتا۔ اور زندگی کے ہر شعبہ میں وہ احکام شرع کی پابندی کرنا اس پر لازم ہے۔

اسلام میں دیگر شعبہاء زندگی کی طرح انسانی جسم کے تمام بالوں کے متعلق واضح احکامات موجود ہیں۔ سر کے بال، داڑھی کے بال مونچھیں زیر ناف، زیر بغل، وغیرہ غرضیکہ انسانی جسم میں اُگنے والے تمام بالوں سے متعلق الگ الگ احکامات موجود ہیں۔ ان کی پابندی ہر مسلمان مرد اور عورت کے لیے ضروری ہے۔

لیکن موجودہ دور میں دیگر احکامات شرعیہ کی طرح بالوں کے متعلق بھی انتہائی غفلت برتی جاتی ہے۔ ہمیں تمام احکامات کی پابندی کرنی چاہیے۔ اور ان پر عمل کرنا چاہیے۔

سوال : عورتیں بالوں کو کس طرح پردہ میں رکھیں اگر جوڑا باندھے تو اس کا جائز طریقہ کون سا ہے؟

جواب : عورتوں کا بال جمع کر کے سر کے اُوپر جوڑا باندھنا ناجائز ہے حدیث شریف میں اس پر سخت وعید آئی ہے کہ ایسی عورتوں کو جنت کی خوشبو بھی نصیب نہیں ہوگی۔ اس کے سوا دوسرے طریقے جائز ہیں۔ بشرطیکہ کسی غیر محرم کی نظر نہ پڑے اور کفار کے ساتھ مشابہت نہ ہو۔ بالوں کا سخت پردہ ہے۔ حتیٰ کہ بوڑھی عورت کے بال دیکھنا بھی حرام ہے۔ گدی پر جوڑا باندھنا جائز ہے۔ بلکہ حالت نماز میں افضل ہے۔ اس لیے کہ اس سے بالوں کو پردہ کرنے میں سہولت ہوتی ہے۔

سوال : بعض عورتیں بازار سے مصنوعی بال خرید کر اپنے بالوں میں لگا لیتی ہیں تاکہ بال بڑے معلوم ہوں کیا یہ جائز ہے؟

جواب: اگر یہ بال انسان کے ہوں تو ان بالوں کو اپنے بالوں کے ساتھ ملانا گناہ کبیرہ ہے۔ اس پر حدیث شریف میں لعنت وارد ہوئی ہے۔ اور جانوروں وغیرہ کے بال ملانا جائز ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو عورت اپنے بالوں میں کسی دوسری عورت کے بالوں کا جوڑا لگائے (خواہ خود لگائے یا کسی سے لگوائے) اور جو کسی دوسری عورت کے بالوں میں اپنے بالوں کا جوڑ لگائے اور جو عورت گودے اور جو عورت گدوائے (یعنی سوئی وغیرہ کوئی چبھو کر اس زخم میں نیل وغیرہ بھر دیا جائے) ان پر اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی ہے۔ (شامیہ ص ۵۸ جلد ۵)

سوال : کیاانسانی بالوں کو بیچنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب : انسان کے قابل احترام ہونے کی وجہ سے اس کے جسم کے بالوں کو بیچنا ناجائز اور حرام ہے۔اگر کسی نے بیچا تو اس کی قیمت حلال نہیں ہوگی۔اس کو واپس کرنا ضروری ہے۔(شامیہ ص۵۸ جلد۵)

سوال : آج کل خواتین جو کہ فیشن کے سر کے بال کٹواتی ہیں کیا شرعاً خواتین کے لیے سر کے بال کٹوانا جائز ہے؟

جواب : حدیث شریف میں ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عورتوں کو سر منڈوانے سے منع فرمایا۔(سنن نسائی)

خواتین کے لئے اپنے سر کے بالوں کو مونڈنا کترانا خواہ کسی بھی جانب سے ہو۔مردوں کے مشابہہ ہونے کی وجہ سے شرعاً جائز نہیں ہے۔شریعت مطہرہ میں اس کی ممانعت آئی ہے۔ہاں البتہ شرعی عذر ہونے کی بناء پر۔مثلاً سر میں بیماری ہو یا درد وغیرہ پیدا ہوجائے جس کے سبب بالوں کا ازالہ ناگزیر ہو(یعنی اس کے بغیر سخت تکلیف میں مبتلا ہو)تو بالوں کے ازالہ کرنے کی گنجائش ہے۔لیکن جاؤ یسے ہی یہ عذر ختم ہوجائے گا تو اجازت بھی ختم ہوجائے گی۔(مشکوۃ)

سوال : لڑکیوں کے لیے بال کٹوانے کی ممانعت کا حکم کس عمر تک ہے؟

جواب : اصل حکم تو بلوغ کے ساتھ ہے لیکن نو سال پورے ہونے کے ساتھ وہ پردہ وغیرہ اور بہت سے مسائل میں بالغہ کے حکم میں ہوجاتی ہے۔اس لیے نو سال کی عمر سے ہی بال کٹوانے سے ممانعت کردی جائے گی۔

سوال : عورت کے لیے چہرے کے بال صاف کرنا جائز ہے کہ نہیں؟

جواب : عورتوں کے لیے اپنے چہرے کے بال چنوانا مکروہ ہے۔ ہاں البتہ ایسے بال جو شوہر کو وحشت کا سبب بنے اس کو صاف کرنا جائز ہے۔ اسی طرح اگر کسی عورت کے چہرے پر داڑھی مونچھ نکل آئے تو صاف کرنا جائز بلکہ مستحب ہے۔ بال چننے پر جو لعنت وارد ہوتی ہے ان کا مورد یہ ہے کہ ابرو کے اطراف سے بال اکھاڑ کر باریک دھاری بنائی جائے۔ (فتاویٰ شامی جلد ۶ ص ۳۷۳)

سوال : اگر کسی عورت کے ابرو زیادہ ہوں اور دیکھنے میں بدنما لگتی ہو تو زائد بالوں کو قینچی سے برابر کر دینا کیسا ہے؟

جواب : ابرو بہت زیادہ پھیلی ہوئیں ہوں تو ان کو درست کر کے عام حالت میں لانا جائز ہے۔ (فتاویٰ شامی ص ۲۸۸ جلد ۵)

سوال : ران اور بازو کے بالوں کو منڈوانا جائز ہے کہ نہیں؟

جواب : ان بالوں کا رکھنا اور منڈوانا دونوں جائز ہیں۔

سوال : زیرناف بالوں کا شرعی حکم کیا ہے؟

جواب : ہر ہفتہ میں ایک مرتبہ زیرناف بالوں کو صاف کرنا افضل ہے۔ سب سے بہتر جمعہ کا دن ہے نماز جمعہ سے پہلے صفائی ستھرائی حاصل کرے۔ ہر ہفتہ میں نہ ہو سکے تو پندرھویں صفائی کر لے۔ انتہائی درجہ چالیسویں دن ہے اس سے زیادہ چھوڑنا جائز نہیں۔ اگر چالیس دن گزر گئے پھر بھی صفائی نہ کی تو گناہگار ہوگی۔ یہی حکم ناخن اور بغل کے بالوں کا بھی ہے۔ (فتاویٰ شامی ص ۲۸۸ جلد ۱)

پردے کا بیان

سوال : عورت کو پردے کے بارے میں کن چیزوں کا خیال رکھنا چاہئے؟

جواب : عورت کو چہرے سمیت سارا جسم سر سے پیر تک چھپائے رکھنے کا حکم ہے اور غیر محرم کے سامنے کوئی بھی حصہ کھولنا درست نہیں۔ ماتھے سے دوپٹہ اور چہرے سے حجاب سرک جاتا ہے اور اس طرح ہی غیر محرم کے سامنے آجاتی ہے تو اس طرح سامنے آنا جائز نہیں۔

غیر محرم کے سامنے ایک بال بھی نہیں کھولنا چاہئے بلکہ جو بال کنگھی میں ٹوٹتے ہیں اور کٹے ہوئے ناخن بھی ایسی جگہ رکھنے چاہیے کہ جہاں کسی غیر محرم کی نظر نہ پڑے ورنہ گناہ ہوگا اسی طرح اپنے جسم کے کسی عضو کو یعنی ہاتھ پاؤں وغیرہ کو نامحرم مرد سے لگانا بھی درست نہیں ہے۔

سوال : یہ تو معلوم ہو گیا کہ غیر محرم سے پردہ ضروری ہے یہ بتادیں کہ رشتہ داروں میں سے کن کن سے پردہ ضروری ہے؟

جواب : سولہ رشتہ دار ایسے ہیں جن سے پردہ فرض ہے۔ لیکن عام طور پر دین دار گھرانے کی خواتین بھی ان سے پردہ نہیں کرتیں۔ یہ ان کی بہت سخت کوتاہی ہے۔ وہ رشتہ دار یہ ہیں۔

چچازاد	جیٹھ	شوہر کا چچا
پھوپھی زاد	بہنوئی	شوہر کا ماموں

ماموں زاد	نندوئی	شوہر کا پھوپھا
خالہ زاد	پھوپھا	شوہر کا خالو
دیور	خالو	شوہر کا بھتیجا
شوہر کا بھانجا		

سوال : جو غیر محرم گھر ہی میں رہتے ہیں، مثلاً: دیور، جیٹھ وغیرہ ان سے کیسے پردہ کیا جائے؟

جواب : ایسے حالات میں شرعی پردہ کا طریقہ یہ ہے۔

(۱) خواتین ذرا ہوشیار رہیں بے پردگی سے حتی الامکان بچیں۔ لباس میں احتیاط رکھیں۔ بالخصوص سر پر دوپٹہ رکھنے کا خاص خیال کریں۔

(۲) مرد حضرات آمد و رفت کے وقت ذرا کھنکار کر خواتین کو پردے کی طرف متوجہ کر دیں۔ بعض خواتین شکایت کرتی ہیں کہ ان کے بعض غیر محرم رشتہ دار سمجھانے کے باوجود گھر میں کھنکار کر آنے کی احتیاط نہیں کرتے، اچانک سامنے آجاتے ہیں۔ آمد و رفت کا یہ سلسلہ دن بھر چلتا ہی رہتا ہے، ان سے پردہ کرنے میں ہمیں بہت مشقت پیش آتی ہے ایسی صورت میں خواتین جتنی احتیاط کر سکیں، کریں۔ اس عمل کو جہاد جیسا سمجھیں۔

پردہ کرنے میں جتنی زیادہ مشقت کریں گی ان کو اُتنا زیادہ ثواب ملے گا۔

(۳) جب گھر میں غیر محرم افراد بغیر کھنکار کے داخل ہو تو خواتین اپنا رخ دوسری طرف کرلیں

(۴) اگر رخ دوسری طرف نہ کر سکیں تو سر سے دوپٹہ سرکا کر چہرے پر لٹکا لیں۔

(۵) شدید ضرورت کے بغیر غیر محرم افراد سے بات نہ کریں۔

(۶) گھر میں یا گھر کے باہر یا کسی تقریب میں کسی غیر محرم کی موجودگی میں خواتین آپس میں یا اپنے محرم کے ساتھ بے حجاب اور بے تکلفی کی باتوں اور ہنسی مذاق سے پرہیز کریں۔

(۷) ان احتیاطوں کے باوجود اگر کبھی اچانک کسی غیر محرم پر نگاہ پڑ جائے تو معاف ہے بلکہ اس طرح بار بار بھی نظر پڑتی رہے ہزار بار بھی اچانک سامنے ہو جائے تو بھی سب معاف ہے آپ کو کوئی بھی گناہ نہیں ہوگا آپ پریشان نہ ہوں جو کچھ اپنے اختیار میں ہے۔ اس میں ہرگز غفلت نہ کریں۔ اور جو اختیار سے باہر ہو اس سے آپ ہرگز پریشان نہ ہوں۔ اس لیے کہ اس کی کوئی پکڑ نہیں ہوگی ہزاروں بار بھی بے اختیاری میں ہو جائے تو بھی معاف ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ہم پر بہت بڑا کرم ہے، مگر اللہ تعالیٰ کی اس مہربانی اور معافی کو سن کر نڈر اور بے خوف نہ ہو جائے جس حد تک احتیاط ہو سکتی ہے اس میں ہرگز کسی قسم کی کوتاہی نہ برتیں۔ ورنہ خوب سمجھ لیں کہ جس طرح وہ خدا شکر گزار اور پرہیز گار بندوں پر مہربان ہے اسی طرح ناقدرں اور ناشکروں اور نافرمانوں پر اس کا عذاب بھی بہت سخت ہے۔

سوال : منہ بولے بیٹے یا بھائی کا کیا حکم ہے۔ بعض خواتین کسی کو منہ بولا بیٹا یا بھائی بنا لیتی ہیں کہ اس سے پردہ ساقط ہو جاتا ہے یا نہیں؟

جـــواب : جی نہیں؛ اس سے ہرگز پردہ ساقط نہیں ہوتا۔ منہ بولے بھائی یا بیٹے کا حکم بالکل ویسا ہی ہے جیسا کہ اجنبی مرد کا ہے۔ کسی کو منہ بولا بیٹا یا بھائی بنانے سے وہ حقیقی بیٹا یا بھائی نہیں ہو جاتا۔ بلکہ اس سے زیادہ احتیاط لازم ہے۔

سوال : بعض خواتین کہتی ہیں، کہ ہم نے اپنے دیوروں کو بچپن سے پالا ہے ہم تو ان کی ماں جیسی ہیں ان سے کیا پردہ۔ اسی طرح بعض مرد کہتے ہیں، کہ فلاں لڑکی میری بیٹی کی طرح ہے۔ یا بعض خواتین کہتی ہیں، کہ فلاں شخص تو ہمارے باپ کی عمر کا ہے اس سے بھلا کیا پردہ۔ تو کیا ایسا کہنا درست ہے؟

جواب : جی نہیں؛ ایسا کہنا درست نہیں ایسی باتوں سے پردہ معاف نہیں ہو جاتا۔ سرکار دو عالم ﷺ نے تو عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو نابینا آدمی سے بھی پردہ کرنے کا حکم دیا تھا جو دیکھ نہیں سکتا تھا دیوروں کے بارے میں یہ حکم آیا ہے کہ (دیور موت ہے) تو سرکار دو عالم ﷺ کا حکم ہماری جاہلانہ رسومات سے اور بے ڈھنگی دلیلوں سے کروڑوں درجے افضل ہے۔

زکوٰۃ کا بیان

وَالَّذِيْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فٰعِلُوْنَ ۟

اور فلاح پاتے ہیں وہ لوگ جو زکوٰۃ ادا کرتے ہیں۔

حدیث: حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کے پاس مال ہو اور وہ زکوٰۃ ادا نہ کرے تو وہ مال قیامت کے دن ایک گنجے سانپ کی طرح ہو جائے گا جس کی آنکھوں پر دو سیاہ نقطے ہوں گے وہ اس کا پیچھا کرے گا یہاں تک کہ اس کو پکڑ لے گا اور کہے گا کہ میں تیرا خزانہ ہوں۔ (صحیح بخاری، کتاب الزکوٰۃ)

انسان کے لیے بڑا مشکل ہے کہ اپنے خون پسینے کی کمائی ہوئی دولت کو یونہی کسی کو دے دے، مگر جب صاحب نصاب یعنی وہ شخص جس کے پاس ساڑھے سات تولے سونا یا ساڑھے باون تولے چاندی یا اس مقدار میں وہ رقم جس پر سال گزر گیا ہو موجود ہے تو اللہ تعالیٰ کے حکم کے آگے اپنی سب سے پیاری چیز کو قربان کرتا ہے، جس پر اُس کی زندگی کا مدار ہے، گویا وہ زبان حال سے اقرار کرتا ہے کہ اے اللہ! تیرے حکم کے آگے کسی چیز کی محبت دل میں جگہ نہیں لے سکتی، ایسے میں اس کے دل سے کنجوسی کی گندگی نکل جاتی ہے، ایمان کی شدت اور خیر خواہی اس کے دل میں گھر کر جاتی ہے اور اس کا دل پاکیزہ ہو جاتا ہے، ہمدردی کا جذبہ بیدار ہو جاتا ہے جس

سے خوش معاملگی پروان چڑھتی ہے اور رفاہی معاشرہ وجود میں آتا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ زکوٰۃ کا نام زکوٰۃ رکھا گیا ہے جو دلوں کو پاکیزہ کرے۔

اب یہ ضروری ہے کہ ایک دفعہ کی ادائیگی سے یہ فرض ختم نہ ہو جائے بلکہ بار بار اس کو دہرایا جائے، اب یہ چکر اتنی کم مدت میں نہ ہو کہ حساب لگانا مشکل ہو جائے یہ کہ ابھی ایک وقت کی ادائیگی نہیں ہو پائی تھی کہ دوبارہ لاگو ہو گئی جس سے ایک طرح دشواری پیش آتی، نہ مدت اتنی لمبی رکھی گئی کہ جو زکوٰۃ کی اصل روح ہے کنجوسی کی صفت کو دور کرنا اور مساکین کے ساتھ ہمدردی کو فروغ دینا اور رفاہی معاشرے کو قائم کرنا وغیرہ ہی ناپید ہو جائے۔ اس وجہ سے سب سے زیادہ حکمت ایک سال کے بعد واجب کرنے میں پیدا ہوئی۔

سوال: کیا مال پر پورا سال گزر جانے کے بعد فوراً زکوٰۃ ادا کرنا ضروری ہے؟

جواب: جب پورا سال گزر جائے تو فوراً زکوٰۃ ادا کرے نیک کام میں دیر لگانا اچھی بات نہیں کہ شاید اچانک موت آ جائے اور یہ ذمہ داری گردن پر ہی رہ جائے۔

سوال: اگر سال گزرنے کے بعد زکوٰۃ ادا نہیں کی یہاں تک کہ دوسرا سال بھی گزر گیا تو کیا زکوٰۃ ادا نہ کرنے کا گناہ ہوگا؟

جواب: جی ہاں؛ گناہ گار ہوگی اب توبہ کر کے دونوں سال کی زکوٰۃ ادا کرے۔

سوال: مال سے کس حساب سے زکوٰۃ نکالے؟

جواب: جتنا مال ہو اس کا چالیسواں حصہ زکوٰۃ میں دینا واجب ہے یعنی اڑھائی فیصد

سوال: کیا زکوٰۃ ادا کرتے وقت نیت کرنا ضروری ہے؟

جواب : جی ہاں؛ جس وقت زکوٰۃ کی رقم کسی غریب کو دے اُس وقت اپنے دل میں یہ ضرور خیال کرے کہ میں زکوٰۃ دے رہی ہوں۔ اگر نیت نہیں کی یوں ہی کہہ دیا تو زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی پھر سے دینا پڑے گی اور جو دے دیا ہے اُس کا ثواب الگ ملے گا۔

سوال : زکوٰۃ کی کیا شرائط ہیں؟

جواب : زکوٰۃ کی شرائط یہ ہیں

(۱) اسلام۔

(۲) عقل۔

(۳) آزاد ہونا۔

(۴) مال جو ضروریات زندگی سے زائد ہو اس کا نصاب کی حد تک پہنچ جانا۔

(۵) مکمل طور پر اس کا مالک ہونا۔

(۶) سال کا گزر جانا۔

(۷) مال نصاب پر قرضہ داخل نہ ہو۔

سوال : زکوٰۃ ادا کرتے ہوئے کس وقت تک نیت کی جا سکتی ہے؟

جواب : بہتر تو یہ ہے کہ ادائیگی کے وقت ہی نیت کرے لیکن اس وقت نیت نہیں کی تو جب تک وہ روپے فقیر کے پاس ہیں اُس وقت تک نیت کر لینا درست ہے۔ اب بھی نیت کرنے سے زکوٰۃ ادا ہو جائے گی البتہ جب فقیر نے خرچ کر دیئے اُس وقت نیت کرنے کا اعتبار نہیں ہے اب پھر سے زکوٰۃ دے۔

سوال : اگر کسی نے زکوٰۃ کی نیت کر کے رقم الگ کر دی، پھر ادا کرتے ہوئے نیت نہیں کی۔ تو کیا ایسی صورت میں زکوٰۃ ادا ہو جائے گی؟

جواب: جی ہاں؛ ایسی صورت میں بھی زکواۃ ادا ہو جائے گی۔

سوال: زکوٰۃ کی رقم ایک ہی فقیر کو دینا ضروری ہے یا کئی فقیروں اور مسکینوں میں تقسیم کی جاسکتی ہے؟

جواب: اس بارے میں اختیار ہے چاہے ایک فقیر کو دے دے یا کئی فقیروں میں تقسیم کر دے۔

سوال: کیا زکوٰۃ کی رقم ایک ہی دن میں دینا ضروری ہے یا کئی مہینوں تک بھی ادا کی جاسکتی ہے؟

جواب: اس میں بھی اختیار ہے کہ چاہے ایک دن میں زکوٰۃ کی ساری رقم ادا کر دے یا تھوڑی تھوڑی کر کے مہینوں میں ادا کر دے۔

سوال: زکوٰۃ کی رقم میں سے ایک فقیر کو کم از کم کتنا دینا چاہیے؟

جواب: بہتر اور مستحب یہ ہے کہ غریب کو کم از کم اتنا دے کہ اس کی فوری ضرورت کے لیے کافی ہو جائے اور اُسے کسی اور سے نہ مانگنا پڑے۔

سوال: کیا ایک ہی غریب کو اتنی رقم دے سکتے ہیں جتنی رقم سے زکوٰۃ واجب ہوتی ہے (یعنی نصاب کے برابر) جائز ہے؟

جواب: نصاب کے برابر کسی ایک شخص کو دینا جائز ہے۔ آپ کی زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔ بلکہ اگر یہ نیت ہو کہ وہ کاروبار کر لے گا تو زیادہ ثواب ہوگا۔

سوال: اگر کوئی قرض مانگنے آیا اور اُس کا حال یہ ہے کہ وہ اتنا تنگ دست اور مفلس ہے کہ کبھی قرض واپس نہ کر پائے گا یا ایسا ہے کہ قرض لے کر بھی ادا ہی نہیں کر سکتا کیا اس کو قرض کے نام پر زکوٰۃ دینا جائز ہے اور اُس سے زکوٰۃ ادا

ہوجائے گی؟

جواب : جی ہاں؛ اگر آپ نے اپنے دل میں یہ سوچ لیا کہ میں زکوٰۃ دیتی ہوں تو زکوٰۃ ادا ہوجائے گی اگر چہ وہ اپنے دل میں یہی سمجھتا رہے کہ مجھے قرض دیا ہے۔

سوال : اگر کسی کو انعام یا کسی اور نام سے زکوٰۃ دے دی تو کیا زکوٰۃ ادا ہوجائے گی؟

جواب : جی ہاں؛ اگر دل میں یہ نیت ہے کہ میں زکوٰۃ دیتی ہوں تو زکوٰۃ ادا ہوجائے گی۔

سوال : اگر کسی غریب نے کسی سے کچھ روپے قرض لیے اور اس کی زکوٰۃ بھی اُتنے روپئے ہے تو کیا قرض معاف کر دینے سے زکوٰۃ ادا ہوجائے گی؟

جواب : زکوٰۃ کی نیت سے قرض معاف کر دینے سے زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی البتہ اس کو زکوٰۃ کی رقم دے دے تو زکوٰۃ ادا ہوجائے گی۔ اب یہی رقم اپنے قرض میں سے لے لینا درست ہے۔

سوال : زکوٰۃ کی رقم کسی کو دے دی کہ تم کسی کو دے دینا تو کیا زکوٰۃ ادا ہوجائے گی؟

جواب : جی ہاں؛ اس طرح اس کے دینے سے زکوٰۃ ادا ہوجائے گی۔

سوال : اگر کسی عورت نے کسی کو زکوٰۃ کی کچھ رقم دی کہ میری طرف سے کسی غریب کو دے دینا۔ اس نے وہی رقم تو غریب کو نہیں دی بلکہ اپنے پاس سے اُتنی رقم دے دی تو کیا اُس عورت کی زکوٰۃ ادا ہوجائے گی؟

جواب : ایسی صورت میں زکوٰۃ ادا ہوجائے گی۔ صرف یہ لازمی ہے کہ جتنی رقم دی گئی ہے اُتنی ہی آگے دے کم نہ کرے۔

سوال : اگر کسی نے اپنی رقم تو کسی کو نہیں دی لیکن اس نے یہ کہہ دیا کہ میری طرف

سے اتنی رقم زکوٰۃ دے دینا اور اُس نے اس کی طرف سے اپنی رقم زکوٰۃ میں دے دی اور پھر بعد میں اُس سے اُتنی رقم لے لی تو کیا زکوٰۃ ادا ہو جائے گی؟

جواب: جی ہاں؛ ایسی صورت میں زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔

سوال: اگر کسی نے کسی کی طرف سے اُس کے کہے بغیر زکوٰۃ ادا کر دی تو کیا زکوٰۃ ادا ہو جائے گی؟

جواب: ایسی صورت میں زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی۔ اگرچہ وہ منظور بھی کر لے۔ کیونکہ زکوٰۃ ہر شخص کے مال پر ہے اور فرض بھی اُسی پر ہے جس کا مال ہے۔

سوال: اگر کسی عورت نے اپنی زکوٰۃ ادا کرنے کے لیے کسی کو کچھ رقم دی کہ کسی غریب کو دے دینا تو کیا وہ رقم اپنے عزیز یا رشتہ دار یا ماں باپ کو جو زکوٰۃ کے مستحق ہوں دے سکتا ہے یا خود لے سکتا ہے اگر خود مستحق ہو؟

جواب: ایسی صورت میں اُس کو یہ اختیار ہے کہ اپنے کسی رشتہ دار یا ماں باپ کو دے دے لیکن اگر وہ خود مستحق ہے تو خود لے لینا درست نہیں۔ ہاں؛ اگر دینے والی نے دیتے ہوئے یہ کہا کہ تمہیں اختیار ہے کہ جو چاہے کرو اور جسے چاہو دے دو تو خود بھی رکھ سکتی ہے۔

سوال: کیا زکوٰۃ دیتے وقت یہ بتانا لازم ہے کہ یہ زکوٰۃ ہے۔

جواب: یہ بتانا لازم نہیں ہے کہ یہ زکوٰۃ کا مال ہے بلکہ نا بتانا افضل ہے کیونکہ ممکن ہے کہ بتا کر اس کی دل آزاری ہو۔ یہ معاملہ دیگر صدقات وصدقۃ الفطر کا ہے۔

سوال: دین میں مہر نکاح کی زکوٰۃ ہر عورت کے ذمہ واجب ہے یا نہیں اور مہر ادا

نہیں ہوا لہٰذا کسی صورت سے ہو، مہر کے اُوپر زکوٰۃ کا ہونا لازم ہے یا نہیں؟

جواب: مرد جب دین مہر عورت کو دے دے اور وہ مقدار نصاب ہو اور اس پر سال بھی گزر جائے تب عورت کے ذمہ اس کی زکوٰۃ واجب ہوگی۔ اگر وہ مقدار نصاب نہیں بلکہ اس سے کم ہے اور عورت کے پاس اتنی مقدار موجود ہے جس کو مہر کے ساتھ ملا کر پورا نصاب ہوسکتا ہے تو اس کو ملا کر زکوٰۃ ادا کی جائے گی۔ اگر نصاب پورہ نہیں ہوسکتا تو اس پر زکوٰۃ نہیں۔ اسی طرح وصول ہونے سے پہلے زکوٰۃ واجب نہیں۔

سوال: جس عورت کے پاس جہیز کا زیور ہو وہ بغیر اطلاع خاوند کے زکوٰۃ ادا کرسکتی ہے یا نہیں؟

جواب: جہیز کا زیور عورت کا مملوکہ ہے اس کی زکوٰۃ اس پر لازم ہے، لہٰذا خاوند سے اجازت لینے اور اطلاع کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

سوال: بیوی اگر صاحب نصاب ہو تو اس کی وجہ سے شوہر بھی صاحب نصاب سمجھا جائے گا یا نہیں اور زکوٰۃ کس کے ذمہ ہے؟

جواب: بیوی کے صاحب نصاب ہونے سے شوہر صاحب نصاب نہیں ہوتا اس کی زکوٰۃ شوہر کے ذمہ واجب نہیں ہے۔

سوال: جو زیورات طلائی و نقرئی ماہ یا دو ماہ رکھ دیا اور دو ماہ یا تین ماہ برابر پہنا گیا اور وہ زیور بقدر نصاب بلکہ زیادہ ہے کیا اس پر زکوٰۃ واجب ہے یا نہیں؟

جواب: زیور سونے کا ہو یا چاندی کا، جب بمقدار نصاب ہو اس پر زکوٰۃ واجب ہے۔ چاہے استعمال کرے یا نہ کرے۔ صرف سال کا گزرنا شرط ہے۔

سوال: شوہر اپنی بیوی کو یا بیوی اپنے شوہر کو زکوٰۃ دے سکتی ہے یا نہیں؟

جواب: شوہر اپنی بیوی کو یا بیوی اپنے شوہر کو زکوٰۃ نہیں دے سکتی۔

سوال: اگر کوئی عورت اپنی بچیوں کے نام الگ الگ پانچ پانچ تولے سونا رکھ دے تا کہ ان کی شادی میں کام آسکے تو یہ شرعاً کیسا ہے، کیا مجموعہ پر زکوٰۃ واجب ہوگی یا الگ الگ ہونے کی صورت میں زکوٰۃ واجب نہیں؟

جواب: کیونکہ زیور بچیوں کے نام کر دیا گیا ہے لہٰذا اس لیے وہ بچیاں اس زیور کی مالکہ بن گئیں اس لئے اس عورت کے ذمہ اس زیورات کی زکوٰۃ واجب نہیں البتہ جو لڑکی بالغ ہو اور اس کے پاس زیورات کے علاوہ بھی کچھ نقد رقم ہو خواہ اس کی مقدار کتنی ہی کم ہو اور اس پر سال بھی گزر جائے تو اس لڑکی پر زکوٰۃ لازم ہوگی۔ کیونکہ جب سونے چاندی کے ساتھ کچھ رقم بھی مل جائے اور مجموعہ کی قیمت ساڑھے باون تولے چاندی کے برابر ہو جائے تو زکوٰۃ فرض ہو جاتی ہے۔ اور جو لڑکی نابالغ ہے اس کی ملکیت پر زکوٰۃ واجب نہیں جب تک کہ وہ بالغ نہیں ہو جاتی۔

نوٹ: نصاب میں چاندی کا اعتبار ساڑھے باون تولے ہے تو اگر ایک تولہ سونا ساڑھے باون تولے چاندی کے برابر ہو جائے تو بھی زکوٰۃ ہوگی۔ اور اگر صرف سونا ہو اور وہ ساڑھے سات تولے سے کم ہو اس کے ساتھ کچھ نقدی بھی مل جائے یا زائد اشیاء مل جائیں تو بھی زکوٰۃ ادا کرنا ہوگی۔

سوال: کیا زکوٰۃ خالص سونے پر لگائیں گے یا زیورات جس میں رنگ وغیرہ بھی شامل ہوں اس رنگ کے وزن کو شامل کرتے ہوئے زکوٰۃ لازم ہوگی اور اس طرح سے کھوٹ کا کیا مسئلہ ہے؟

جواب: سونے پر جو رنگ وغیرہ لگاتے ہیں اس پر زکوٰۃ شامل نہیں کیونکہ اس کو الگ

کیا جاسکتا ہے۔ البتہ جو کھوٹ ملا دیتے ہیں وہ سونے کے وزن ہی میں شمار ہوگا اس کھوٹ ملے سونے کی بازار میں جو قیمت ہوگی اس کے حساب سے زکوٰۃ ادا کی جائے گی۔

سوال: حکومت پاکستان نے بنک اکاؤنٹ میں سے زکوٰۃ منہا کرنے کے احکامات صادر فرمائے ہیں۔ اور چھوٹے بچوں کے نام سے جو رقم بنک میں جمع کروائی جاتی ہے یا مختلف تقاریب میں ان کو رقم ملتی ہے اور وہ بھی بنک میں جمع ہوتی ہے۔ کیا اس پر زکوٰۃ لازم ہے یا نہیں؟

جواب: نابالغ بچے کے مال میں زکوٰۃ نہیں، اور حکومت پاکستان اگر نابالغ بچے کے مال کی زکوٰۃ کاٹ لیتی ہے تو یہ صحیح نہیں ہے۔

سوال: اگر شوہر کی ذاتی ملکیت میں کوئی ایسا زیور نہ ہو کہ اس پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہو لیکن جب اس کی بیوی شادی ہو کر اس کے گھر آئے کہ اس پر زکوٰۃ واجب الادا ہو اور بیوی شوہر کے یہ حالات جانتے ہوئے بھی کہ یہ مقروض بھی ہے۔ اور اس کی اتنی تنخواہ بھی نہیں ہے کہ وہ زکوٰۃ کی رقم نکال سکے تو کیا شوہر پر بیوی کی طرف سے کسی زکوٰۃ واجب رہے گی اور اللہ تعالیٰ شوہر ہی کا گریبان پکڑے گا اور کیا بیوی صاحبہ یہ کہہ کر بری الذمہ ہو جائیں گی کہ شوہر ہی ان کے آقا ہیں اور انہی سے سوال وجواب کیے جائیں؟

جواب: چونکہ زیورات بیوی کی ملکیت ہوتے ہیں اس لیے قربانی اور زکوٰۃ کا مطالبہ بھی اسی سے ہوگا اور اگر وہ ادا نہیں کرتی تو گناہ گار بھی ہوگی۔ شوہر سے اس کا مطالبہ نہیں ہوگا۔

نوٹ: زکوٰۃ ادا کرنا فرض ہے اگر کوئی اس کی فرضیت کا انکار کرے تو وہ کافر ہے۔
اگر چہ وہ صرف اس لیے انکار کرے کہ زکوٰۃ نہیں دینی پڑے گی۔
فقیر کو نیت زکوٰۃ کے ساتھ مکان میں رہنے دینے سے زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی۔
کیونکہ یہ حقیقتاً زکوٰۃ نہیں ہے بلکہ صرف نفع ہے جب کی زکوٰۃ میں مال ہونا
لازمی ہے۔(بہار شریعت جلد اول ص ۳۶۰)
اسی طرح مستحق بچوں کو بغیر فیس کے پڑھانا زکوٰۃ کے زمرے میں نہیں
آتا۔

کن لوگوں کوزکوٰۃ دینا جائز ہے؟

سوال: شریعت کی رُو سے کس شخص کوزکوٰۃ اورواجبات صدقات دینا جائز نہیں؟

جـــــواب: جس کے پاس پانچ چیزیں (سب یا کچھ) اتنی مقدار میں ہیں کہ ان کا مجموعہ نصاب شرعی (۶۱۲ گرام چاندی) کے برابر ہوجاتا ہے اس کوزکوٰۃ صدقۃ الفطر وغیرہ صدقات واجبہ (مثلاً منت اور فدیہ اور کفارہ وغیرہ) دینا جائز نہیں۔ وہ پانچ چیزیں یہ ہیں۔

(۱) سونا۔

(۲) چاندی۔

(۳) نقدی۔

(۴) سامان تجارت۔

(۵) ضرورت سے زائد تمام اشیاء

سوال: شریعت کی رُو سے کون سا شخص،، مستحق،، ہے جس کوزکوٰۃ دینا درست ہے؟

جواب: جس کے پاس پانچ چیزوں (میں سے سب یا کچھ) کا مجموعہ ساڑھے باون تولے سونا (۶۱۲ گرام چاندی) یا اس کی قیمت کے برابر نہ ہوایسے لوگوں کو شریعت میں،، مستحق،، کہتے ہے۔ ایسے لوگوں کوزکوٰۃ کی رقم دینا اور ان کو لینا درست ہے۔ وہ پانچ چیزیں یہ ہیں۔ سونا، چاندی، نقدی، سامان تجارت، اورضرورت کی تمام اشیاء

سوال : ان دونوں مسائل کو دوبارہ سمجھائیں؟

جواب : آسان الفاظ میں یوں سمجھیے کہ معاشرے کے تمام افراد تین طرح کے ہوتے ہیں۔

(۱) وہ افراد جن پر زکوٰۃ دینا فرض ہے۔

(۲) وہ افراد جن جو زکوٰۃ دینے کے اہل نہ ہوں زکوٰۃ لے سکتا ہے۔

(۳) وہ افراد جن کے لیے زکوٰۃ لینا جائز ہے۔

ان کی تفصیل یہ ہے۔

(۱) جس شخص کے پاس یہ چاروں چیزیں نصاب (۶۱۳ گرام چاندی) کے برابر ہوں اس شخص پر زکوٰۃ دینا فرض ہے ۔سونا، چاندی، نقدی ، مال تجارت، یہ شخص شریعت کی نظر میں مالدار ہے۔

(۲) جس کے پاس درج ذیل پانچ چیزیں نصاب کے برابر ہوں اس کو زکوٰۃ دینا ضروری تو نہیں لیکن لینا بھی درست نہیں :سونا، چاندی، نقدی ، سامان تجارت، اور ضرورت سے زائد تمام چیزیں۔واضح ہو کہ اس شخص پر زکوٰۃ تو فرض نہیں لیکن صدقۃ الفطر اور قربانی ضروری ہے۔گویا یہ زکوٰۃ لینے کے حرام ہونے اور صدقۃ الفطر وقربانی واجب ہونے کا نصاب ہے ۔ایسا شخص شریعت کی نظر میں متوسط اور درمیانی حیثیت والا ہے۔

(۳) جس کے پاس مندرجہ بالا پانچ چیزیں ملا کر نصاب برابر نہ ہوتی ہوں۔اس کے لیے زکوٰۃ وصدقۃ الفطر لینا جائز ہے یہ شخص شریعت کی نظر میں فقیر اور مستحق ہے۔

سوال : کیا بڑی بڑی دیگیں، قالین، خیمے، وغیرہ جن کو سالوں میں ایک یا دو دفعہ ضرورت پڑتی ہے یہ ضروری سامان میں داخل ہیں؟

جواب : جی ہاں؛ یہ چیزیں ضروری سامان میں داخل ہیں۔ یہ ضرورت سے زائد سامان میں شمار ہیں۔ یہ قابل زکوٰۃ اموال نہیں ان پر زکوٰۃ نہیں آتی البتہ جس کے پاس یہ نصاب جتنے ہوں وہ زکوٰۃ لے نہیں سکتا۔

سوال : کیا رہنے کا گھر، پہننے کے کپڑے اور کام کاج کے لیے نوکر چاکر گاڑی جو اکثر کام میں رہتی ہے ضروری چیزوں میں شامل ہیں؟

جواب : جی ہاں؛ یہ سب چیزیں ضروری سامان میں داخل ہیں۔ ان کے ہونے سے کوئی عورت شریعت میں مالدار نہیں کہلاتی چاہے جتنی قیمت کے ہوں۔

سوال : اگر پڑھی لکھی عورت کے پاس بہت سی کتابیں ہوں تو وہ کس کھاتے میں ہیں؟

جواب : یہ ضروری سامان میں داخل ہیں۔ اگر ایسی کتابیں ہوں جو وہ پڑھ نہیں سکتی تو وہ زکوٰۃ کے مال میں شامل ہوں گی۔ جیسی کہ عربی کتابیں جب کہ عربی پڑھنا نہیں جانتی۔ اسی طرح دو دو کتابیں موجود ہوں اور فالتو پڑی رہیں تو وہ بھی زکوٰۃ میں شامل ہوں گی۔

سوال : اگر کسی کے پاس دو چار مکان ہیں جن کو کرایہ پر دیتی ہے، ان کی آمدنی سے گزر بسر ہوتا ہے سب خرچ ہو جاتا ہے اور گھر کے افراد زیادہ ہونے کی وجہ سے تنگی رہتی ہے اُسے زکوٰۃ کی رقم لینا درست ہے؟

جواب : جی ہاں؛ اگر ایسی حالت ہے اور اُس کے پاس کوئی ایسا مال بھی نہیں کہ جس

پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے تو اُسے زکوٰۃ کی رقم دینا درست ہے۔

سوال : اگر کسی کے پاس نصاب کے برابر کوئی سامان یا رقم موجود ہے لیکن اتنی ہی رقم یا اس سے زائد کا قرض دار ہے تو ایسے شخص کو زکوٰۃ کی رقم دینا درست ہے؟

جواب : جی ہاں؛ ایسے شخص کو زکوٰۃ کی رقم دینا درست ہے۔

سوال : اگر نصاب کی رقم سے کم کا قرض دار ہے تو کیا اُسے زکوٰۃ کی رقم دی جا سکتی ہے؟

جواب : ایسی صورت میں دیکھا جائے کہ قرض ادا کرنے کے بعد کتنے روپے بچتے ہیں؟ اگر اتنے روپے بچیں جن پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے تو اس کو زکوٰۃ کی رقم نہیں دی جا سکتی ہے، ورنہ دی جا سکتی ہے۔

سوال : اگر کسی شخص کی حالت یہ ہو کہ گھر میں تو مالدار ہو کہیں سفر میں ایسا اتفاق ہوا کہ اُس کے پاس کچھ خرچ باقی نہیں رہا: مثلاً، اس کا سفر کا خرچ چوری ہو گیا یا کوئی ایسی وجہ پیش آئی کہ گھر تک پہنچنے کا خرچ تک ختم ہو گیا تو ایسے شخص کو زکوٰۃ دینا جائز ہے؟

جواب : جی ہاں؛ ایسے شخص کو زکوٰۃ دینا جائز ہے۔

سوال : اگر حج کے سفر میں اُوپر ذکر کردہ صورت میں کوئی صورت پیش آ گئی تو کیا حاجی کو زکوٰۃ کی رقم دینا جائز ہے؟

جواب : جی ہاں؛ حاجی کو بھی اس حالت میں زکوٰۃ کی رقم دینا جائز ہے۔

سوال : کیا زکوٰۃ کی رقم کسی کافر کو دینی جائز ہے یا نہیں؟

جـــواب : جی نہیں؛ زکوٰۃ کی رقم کسی کافر کو دینا جائز نہیں، مسلمان کو ہی دے، اس طرح سے عشر، صدقہ، فطر، نذر اور کفارہ کی رقم بھی کسی مسلمان کو ہی دینا ضروری ہے۔

سوال : کیا نفلی صدقہ کی رقم اور خیرات کافر کو دینا جائز ہے یا نہیں؟

جواب : جی ہاں؛ زکوٰۃ، عشر، صدقہ، فطر، نذر اور کفارہ کو چھوڑ کر نفلی صدقہ اور خیرات کافر کو دینا جائز ہے۔

نوٹ : اس کا خلاصہ یہ کہ واجب شرعی کی رقم کافر کو دینا جائز نہیں اور نفلی جائز ہے۔

سوال : کیا زکوٰۃ کی رقم مسجد کی تعمیر پر لگانا یا کسی لاوارث یا غریب کے کفن دفن میں لگانا یا مردے کی طرف سے اس کا قرضہ ادا کرنا یا کسی اور نیک کام میں لگانا جائز ہے؟

جواب : ان تمام صورتوں میں زکوٰۃ کی رقم خرچ کرنا جائز نہیں۔ جب تک زکوٰۃ کی رقم کسی مستحق کے مالکانہ قبضے میں نہ دے دی جائے اُس وقت تک زکوٰۃ ادا نہیں ہوتی۔

سوال : رشتہ داروں میں زکوٰۃ کی رقم کس کو دینا جائز ہے اور کس کو دینا جائز نہیں؟

جواب : اپنی زکوٰۃ کی رقم اپنے ماں، باپ، دادا، دادی، پردادا، پردادی، نانا، نانی، پرنانا، پرنانی وغیرہ کو دینا جائز نہیں۔ اسی طرح اپنی اولاد اور پوتے، پڑپوتے، نواسے پڑنواسے کو زکوٰۃ کی رقم دنیا جائز نہیں ہے۔

نوٹ : اس کا خلاصہ یہ ہے کہ نہ تو ان لوگوں کو زکوٰۃ کی رقم دینا جائز ہے جن سے یہ پیدا ہوئی ہیں اور نا ہی ان لوگوں کو جائز ہے جو اس سے پیدا ہوئے ہیں اور ان رشتہ داروں کے علاوہ باقی سب رشتہ داروں کو جیسے سوتیلے بھائی، بہن، بھتیجی، بھانجی، چچا، پھوپھی، خالہ، ماموں، سوتیلی ماں، سوتیلا باپ، سوتیلا

دادا، ساس اور سُسر کو دینا جائز ہے۔

سوال : نابالغ لڑکے یا لڑکی کو زکوۃ کی رقم دینا جائز ہے یا نہیں ہے؟

جواب : اگر نابالغ لڑکے یا لڑکی کا والد مالدار ہے یعنی صاحب نصاب ہے تو ان کو زکوۃ دینا جائز نہیں اور اگر لڑکا لڑکی بالغ ہو گے ہیں اور ان کا والد اگر چہ مالدار ہی کیوں نہ ہو اگر یہ لوگ مالدار نہیں تو ان کو زکوۃ دینا درست ہے۔ جس کے ذمے نابالغ کا نفقہ (خرچ) ہو اگر وہ مالک نصاب ہو تو اسے زکوۃ نہیں دی جا سکتی۔

سوال : اگر نابالغ کا والد مالدار نہیں اور والدہ مالدار ہے تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب : ایسی صورت میں اُسے زکوۃ دینا درست ہے۔

سوال : کیا کچھ ذاتیں ایسی بھی ہیں جن کو زکوۃ ، نذر ، کفارہ ، عشر اور صدقۃ الفطر کی رقم دینا جائز نہیں؟

جواب : جی ہاں؛

سیّد: جو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد سے ہوں۔

(یعنی حسنی ، حسینی حضرات)

علوی: جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اولاد سے ہوں۔

(یعنی جو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی دوسری بیویوں کی اولاد سے پیدا ہوئے ،

عباسی: جو حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی اولاد سے ہوں۔

جو حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کی اولاد سے ہوں۔

جو حضرت عقیل بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی اولاد سے ہوں۔

جو حضرت حارث رضی اللہ عنہ کی اولاد سے ہوں۔

ان چھ طرح کے حضرات کو زکوٰۃ اور شرعی واجبات دینا جائز نہیں۔

(حضور ﷺ نے اپنی آل اور اقرب کے لیے مالی مفادات کے حصول کے دروازے کھولے نہیں بلکہ بند کیے ہیں یہ آپ ﷺ کے اعلیٰ ترین اخلاق کی علامت ہے۔)

نوٹ: زکوٰۃ مال کا میل ہے اور یہ ان حضرات کی خدمت میں پیش کرنے کے قابل نہیں ہے۔

سوال: گھر کے نوکر چاکر ماسی وغیرہ کو زکوٰۃ دینا جائز ہے یا نہیں ہے؟

جواب: ان میں سے جو کوئی مستحق ہو ان کو زکوٰۃ کا پیسہ دینا جائز ہے لیکن ان کی تنخواہ میں شمار نہ کرے بلکہ تنخواہ سے زائد بطور انعام واکرام کے دے دے اور دل میں زکوٰۃ کی ادائیگی کی نیت رکھے تو درست ہے۔ بتا دینا کہ یہ زکوٰۃ ہے لازمی نہیں بلکہ نہ بتانا افضل ہے۔ تا کہ اس کی دل آزاری نہ ہو۔

سوال: کیا رضاعی ماں کو یا رضاعی بیٹے کو زکوٰۃ کی رقم دینا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: جی ہاں؛ جائز ہے۔

سوال: اگر کسی عورت کا مہر نصاب کی قیمت کے برابر ہے لیکن اس کا شوہر غربت کی وجہ سے ادا نہیں کر سکتا یا ویسے ہی مہر نہیں دیتا یا یہ کہ عورت نے معاف کر دیا تو کیا ایسی عورت کو زکوٰۃ کا پیسہ دینا جائز ہے؟

جواب: جی ہاں؛ ایسی عورت کو زکوٰۃ کا پیسہ دینا جائز ہے۔

سوال: اگر ایسا اتفاق ہو کہ جس کو زکوٰۃ دی وہ اُن لوگوں میں سے تھا جس کو زکوٰۃ دینا درست نہیں: مثلاً وہ مالدار ہے یا سیّد ہے یا ماں یا بیٹی وغیرہ ہے تو کیا

زکوٰۃ ادا ہو جائے گی؟

جواب : ایسی صورت میں زکوٰۃ تو ادا نہیں ہوئی جس کو دی ہے اگر اُسے معلوم ہو جائے کہ یہ زکوٰۃ کی رقم ہے اور مجھے لینا جائز نہیں تو اُس سے واپس لینا لازمی ہے۔

سوال : اگر اتفاقاً کسی کافر کو زکوٰۃ دے دی تو کیا ادا ہو جائے گی یا نہیں؟

جواب : ایسی صورت میں زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی۔ دوبارہ زکوٰۃ ادا کرنا ضروری ہے۔

سوال : اگر کسی کے بارے میں پورے یقین کے ساتھ معلوم نہیں کہ وہ مالدار ہے یا غریب تو اس کو زکوٰۃ دینے کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب : ایسی صورت میں تو اولاً تحقیق کیے بغیر زکوٰۃ نہ دے اور اگر تحقیق کیے بغیر اس کو زکوٰۃ دے دی تو ادا نہیں ہوگی بلکہ اگر کسی کے بارے میں معلوم نہ ہو تو اُس سے پوچھنا لازمی ہے۔

نوٹ : جو لوگ پیشہ ور بھکاری ہوتے ہیں اُن کی علامت یہ ہے کہ مخصوص قسم کی صدائیں لگاتے ہیں طرح طرح کی شکلیں بناتے اور پیچھے پڑ جاتے ہیں۔ انہیں نہ دے یہ لوگ مستحق نہیں ہوتے ان کو دینے سے بُری عادت کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے۔

اگر ایسا معلوم ہو کہ والدین غریب ہیں اور اولاد غریب ہو تو زکوٰۃ دی جاسکتی ہے۔ اور اگر والدین امیر ہوں اور اولاد غریب ہو تو بھی زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔ صدقہ الفطر اور زکوٰۃ کے باب میں غریب وہی ہے جو صاحب نصاب نہ ہو۔

سوال : زکوٰۃ اور صدقہ خیرات وغیرہ دیتے وقت سب سے زیادہ ترجیح کن لوگوں کو دینی چاہیے؟

جواب : سب سے زیادہ اپنے رشتہ داروں کا خیال رکھنا چاہیے، پہلے ان ہی کو دینا چاہیے لیکن ان کو یہ نہ بتائیں کہ یہ زکوٰۃ کا پیسہ ہے کہیں وہ بُرا نہ مان جائیں۔

حدیث شریف میں آیا ہے کہ رشتہ داروں کو خیرات دینے سے دوہرا ثواب ملتا ہے ایک تو خیرات دینے کا اور دوسرا اپنے رشتہ داروں سے حُسن سلوک کرنے کا۔

سوال : جس شہر میں رہائش پذیر ہو اُسی شہر کے غریبوں کو زکوٰۃ دینا ضروری ہے یا زکوٰۃ کی رقم دوسرے شہر بھی بھیج سکتے ہیں؟

جواب : ایک شہر سے دوسرے شہر زکوٰۃ بھیجنا جائز ہے ہاں؛ اگر رشتہ دار دوسرے شہر میں رہتے ہوں یا اپنے شہر سے دوسرے شہر کے مسلمان زیادہ ضرورت مند ہوں یا اپنے شہر کے مقابلے میں دوسرے شہر کے لوگ دین کے کام میں زیادہ لگے ہوئے ہوں تو ان کو زکوٰۃ کی رقم بھیج دینا مکروہ نہیں ہے۔

صدقہ الفطر کا بیان

سوال : صدقہ فطر کسے کہتے ہیں؟

جواب : جس مسلمان کے پاس عید الفطر کے دن صدقہ فطر کا نصاب ہو جائے چاہے اس پر سال گزر چکا ہو یا نہ گزرا ہو اس پر عید الفطر کے دن صدقہ دینا واجب ہے اس صدقہ کو شرع میں ،،صدقہ فطر،، کہتے ہیں۔

سوال : صدقہ فطر کا نصاب کتنا ہے؟

جواب : زکوٰۃ کے نصاب میں بتایا جا چکا ہے کہ نصاب کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) زکوٰۃ کا نصاب۔

(۲) صدقہ فطر کا نصاب۔

دونوں کی مقدار ایک جیسی ہے۔ یعنی ۶۱۳ گرام چاندی کی قیمت بس اتنا فرق ہے کہ قابل زکوٰۃ اشیاء کل چار ہیں۔ زکوٰۃ کا حساب کرتے وقت ان چیزوں کا شمار کیا جاتا ہے۔ یعنی سونا، چاندی، نقدی اور مال تجارت۔ اور صدقہ فطر کو جانچنے کے لیے پانچ چیزوں کو شمار کیا جاتا ہے۔ چار تو یہی ہیں اور پانچویں چیز ہے ضرورت سے زائد اشیاء زکوٰۃ میں بھی اس کا اعتبار ہے۔ قربانی کا نصاب وہی ہے جو صدقہ فطر کا ہے۔

سوال : صدقہ فطر کس پر واجب ہے؟

جواب : اُوپر کے جواب سے معلوم ہوگیا ہے کہ جس کے پاس پانچ چیزوں کا مجموعہ نصاب یعنی (۶۱۳ گرام چاندی) کے برابر ہو اس پر صدقہ فطر واجب ہے وہ پانچ چیزیں پھر دہرا دیتے ہیں۔ یعنی سونا، چاندی، نقدی اور مال تجارت اور ضرورت سے زائد تمام اشیاء۔

سوال : صدقہ فطر کس وقت واجب ہوتا ہے؟

جواب : عید کے دن یعنی شوال کی پہلی تاریخ کو جب فجر کا وقت شروع ہوتا ہے اُس وقت صدقہ فطر واجب ہوتا ہے۔

سوال : اگر کوئی شخص شوال کی پہلی تاریخ کو فجر کے وقت سے پہلے انتقال کر گیا تو کیا اس پر بھی صدقہ فطر واجب ہے؟

جواب : ایسی صورت میں اس پر صدقہ فطر واجب نہیں تھا لہٰذا اس کے مال میں سے نہ دیا جائے۔

سوال : صدقہ فطر ادا کرنے کا صحیح وقت کیا ہے؟

جواب : جس وقت مرد حضرات عید کی نماز پڑھنے عید گاہ جا رہے ہوں اس سے پہلے پہلے صدقہ فطر ادا کر دینا بہتر ہے ورنہ بعد میں بھی درست ہے۔

سوال : اگر کسی نے صدقہ فطر عید کے دن نہیں دیا تو کیا معاف ہو جائے گا؟

جواب : صدقہ فطر معاف نہیں ہوگا کسی اور دن دے دے ورنہ اس پر واجب رہے گا۔

سوال : اگر کسی نے عید کے دن کی بجائے رمضان المبارک ہی میں صدقہ فطر ادا کر دیا تو کیا ادا ہو جائے گا؟

جواب: جی ہاں؛ اس طرح بھی ادائیگی ہو جائے گی۔

سوال: صدقہ فطر کس کس کی طرف سے دینا ضروری ہے؟

جواب: عورت کو صدقہ فطر صرف اپنی طرف سے دینا واجب ہے اور کسی کی طرف سے دینا واجب نہیں۔ مرد کو اپنے ساتھ ساتھ اپنی نابالغ اولاد کی طرف سے دینا بھی واجب ہے۔ جس جس کا نفقہ کسی کے ذمے ہو اسی کا صدقۃ الفطر بھی ہوگا۔

سوال: اگر کسی عورت کی طرف سے اس کا والد، شوہر یا بھائی صدقہ فطر ادا کر دے تو کیا ادا ہو جائے گا؟

جواب: ہاں؛ اگر عورت کو علم ہو اور اس کی طرف سے اجازت ہو تو ادا ہو جائے گا عموماً یہ اجازت عرفاً پائی جاتی ہے۔

سوال: اگر نابالغ اولاد خود صاحب نصاب ہو تو کیا پھر بھی والد کو اس کی طرف سے صدقہ فطر دینا واجب ہے؟

جواب: ایسی صورت میں والد کے ذمہ واجب نہیں۔ بلکہ انہیں کے مال میں سے دے دے اگر بالغ اولاد میں سے کوئی مجنون ہو تو اس کی طرف سے والد کو صدقہ فطر دینا جائز ہے۔

سوال: مشہور یہ ہے کہ جو رمضان المبارک میں روزے رکھتا ہے صدقہ فطر اس پر واجب ہے کیا یہ بات صحیح ہے؟

جواب: رمضان المبارک میں روزے رکھنے یا نہ رکھنے سے صدقہ فطر کا کوئی تعلق نہیں ہے یہ دونوں الگ چیزیں ہیں۔ کوئی روزے رکھے یا نہ رکھے صدقۃ الفطر ہر مال نصاب پر واجب ہے۔

سوال : صدقہ فطر کی مقدار کیا ہے؟

جواب : پونے دوکلو گندم یا اس کی قیمت، احتیاطاً پورے دوکلو دے۔ اگر کوئی غنی ہو جو وسعت دار ہے اسے چاہیے کہ کھجوروں اور منقے اور کشمش کے حساب سے دے جو ۴ کلو ۱۰۰ گرام بنتے ہیں۔

سوال : صدقہ فطر کے مستحق لوگ کون ہیں؟

جواب : صدقہ فطر کے مستحق بھی وہی لوگ ہیں جو زکوۃ کے مستحق ہیں۔ اس کا فائدہ یہ ہے کہ جس کے پاس نصاب ہو وہ زکوۃ فطرانہ دے گا اگر اتنہ مقدار نہ ہو سکے تو لے سکتا ہے۔

نوٹ: اگر کسی نے صدقہ فطر کے علاوہ بھی کچھ دینا ہو تو بھی مستحب ہے مثلاً کسی کا فطرانہ ایک ہزار روپے بنتا ہے اور اُس نے بڑھا کر بارہ سو یا پندرہ سو یا اس سے زیادہ دیا تو یہ مستحب ہے۔

صدقہ لفطر کی ادائیگی کا طریقہ

صدقہ فطر کے مسائل جاننے کے لیے تین باتوں کا سمجھ لینا کافی ہے۔

صدقہ فطر کس پر واجب ہوتا ہے؟

ہر وہ مسلمان جس کی ملکیت میں درج ذیل پانچ چیزوں میں سے کوئی ایک یا ان پانچ کا مجموعہ ساڑھے باون تولے (۶۱۲ گرام) چاندی کی قیمت کے برابر ہو جائے اس پر صدقہ فطر واجب ہو جاتا ہے وہ پانچ چیزیں یہ ہیں۔

(۱) سونا۔

(۲) چاندی۔

(۳) نقدی۔

(۴) مال تجارت۔

(۵) ضرورت سے زائد تمام اشیاء۔

نوٹ: (ساڑھے باون تولے) چاندی کی قیمت اس سال (۲۰۱۵) تقریباً پچپن ہزار کے لگ بھگ ہے۔ جب کہ زکوٰۃ ادا کرتے وقت جو قیمت اس وقت ہوگی اُس کا اعتبار ہوگا۔

صدقہ فطر کی مقدار:

گیہوں کے اعتبار سے:	پونے دو کلو (احتیاطاً دو کلو)
جو، کشمش، اور کھجور کیا عتبار سے:	ساڑھے تین کلو

ذیل کا چارٹ دیکھیے:

نمبر شمار	نام اشیاء	مقدار	رقم ۲۰۱۵ء میں
(۱)	کشمش	ساڑھے تین کلو	۱۵۰۰
(۲)	کھجور خاص	ساڑھے تین کلو	۱۰۵۰
(۳)	کھجور عام	ساڑھے تین کلو	۵۵۰
(۴)	جو	ساڑھے تین کلو	۴۰۰
(۵)	گندم	دو کلو احتیاطاً	۷۰

زکوٰۃ صدقہ فطر کا مصرف:

ہر وہ مسلمان جو سیّد ہاشمی نہ ہو اور اس کی ملکیت میں ساڑھے باون تولے چاندی یا اس کی ملکیت کے برابر سونا، چاندی، نقد رقم، مال تجارت، اور ضرورت سے زائد اشیاء نہ ہوں اُسے صدقہ فطر دیا جاتا ہے۔

زکوٰۃ صدقہ کا بہترین مصرف:

(۱) مستحق رشتہ داروں کو زکوٰۃ وصدقات دینے سے دوہرا ثواب ملتا ہے۔ صلہ رحمی، اور زکوٰۃ صدقات کی ادائیگی۔

(۲) دینی اداروں اور مجاہدین کو دینے سے بھی دُگنا ثواب ملتا ہے: دین کی خدمت اور زکوٰۃ صدقات کی ادائیگی۔

مسئلہ: زکوٰۃ وصدقہ فطر کی رقم اپنے ،،اصول،، یعنی جن سے پیدا ہوا ہے یعنی ماں، باپ، دادا، دادی، نانا، نانی، وغیرہ اور،، فرِع ،، یعنی اولاد پوتا، پوتی، نواسہ، نواسی، وغیرہ کو نہیں دی جا سکتی۔

مسئلہ: بیوی شوہر کو اور شوہر بیوی کو زکوٰۃ وصدقہ فطر کی رقم نہیں دے سکتا۔

مسئلہ: زکوٰۃ وصدقہ فطر کی ادائیگی کے لیے ضروری ہے کہ زکوٰۃ صدقہ فطر کی نیت سے مستحق کو رقم وغیرہ کا مالک بنا دیا جائے زبان سے کہنا ضروری نہیں، دل میں نیت کر لینا ہی کافی ہے۔

نوٹ: اُوپر دی گئی قیمتیں سن ۲۰۱۵ ء کے لیے ہیں ہر سال بازار میں رائج الوقت قیمت دیکھی جاتی ہے۔

نکاح کا بیان

فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ

تو نکاح میں لائیں وہ عورتیں جو تمہیں پسند آئیں دو، دو، تین، تین، چار، چار

(سورۃ النساء آیت ۳)

حدیث: نوجوانوں کے گروہ جو تم میں سے کوئی نکاح کی استطاعت رکھے تو اُسے چاہیے کہ نکاح کرلے کیونکہ یہ نظر جھکا دینے والا اور شرمگاہ ہو محفوظ کرنے والا ہے۔ اور جو اس کی استطاعت نہ رکھے تو روزہ رکھے کیونکہ یہ گناہوں کے آگے رکاوٹ ہے۔ (صحیح بخاری و مسلم، سنن ابوداؤد)

حدیث: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا چار وجہ سے عورتوں سے نکاح کیا جاتا ہے۔

(۱) مال۔

(۲) حسب۔

(۳) جمال۔

(۴) دین۔

اور تم دین والی کو ترجیح دو۔ (سنن ابوداؤد)

انسان کی تخلیق صرف بندگی کے لیے تھی تو یہ بات بھی پیش نظر تھی کہ بندگی ایسی ہو کہ بندہ خالص پاک باز اور عفت و عصمت کے ساتھ ہو۔ انسان

کے اندر سے شہوت کا عنصر ختم کر دیا جاتا تو فرشتے اور انسان میں کوئی فرق ہی باقی نہیں رہتا۔ مگر حضرت انسان کی فضیلت اس وجہ سے ثابت ہوئی کہ اپنے اندر مادہ شہوت کے ہونے کے باوجود صرف اور صرف اپنے رب تعالیٰ کی منشاء اور مرضی کے لیے ان قباحتوں سے پرہیز کرتا ہے لیکن فطری تقاضے سے یکسر روکا بھی نہیں گیا بلکہ اس کے لیے جائز صورتیں بتادیں اور وہ ہے۔ نکاح۔

چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

،، مُحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسَافِحِيْنَ ،، (سورۃ النساء آیت ۲۴)

یعنی تمہارا نکاح اس نیت سے ہو کہ تم تقویٰ اور پرہیز گاری کے قلعہ میں شامل ہو جاؤ۔

معلوم ہوا کہ نکاح سچی محبت اور پاکیزہ خیالات کو پیدا کرنے کا وسیلہ ہے۔ عفت و عصمت اور تقویٰ کا ذریعہ ہے قلبی اطمینان، رسائی راحت و سرور دونوں جہاں کی ترقی کا سبب ہے اور ساتھ ہی تہذیب و تمدن کی داغ بیل ہے، اور قوم وملت کی خدمت اور رضائے الٰہی کا ذریعہ ہے۔

یہ تو تھیں نکاح کی حکمتیں جن کے بندھن میں مرد اور عورت طے شدہ معاہدے کے تحت دو گواہوں کے سامنے ایجاب وقبول کرنے سے بندھ جاتے ہیں اور بے حساب فوائد سمیٹنا شروع کر دیتے ہیں۔ اور بے شمار گناہوں سے بھی بچ جاتے ہیں۔

سوال : نکاح کا شرعی طریقہ کیا ہے؟

جواب : نکاح کا شرعی طریقہ یہ ہے کہ خود عورت یا اس کے ولی سے اجازت لے کر دو گواہوں کے سامنے عقد کر لیا جائے۔

سوال : کیا اصولی طریقہ دلہن سے اجازت لینا ہے؟

اجنبی گواہوں کا اجازت لینے کے لیے عورتوں کے مجمع میں جانا کیسا ہے؟

جواب : بالغ لڑکی کا ولی (والد) خود لڑکی کو اطلاع کر دے کہ میں فلاں لڑکے کے ساتھ اتنے مہر کے عوض تیرا نکاح کرتا ہوں۔ پھر اتنی دیر ٹھہر جائے کہ اگر لڑکی ہاں یا نہیں کا جواب دینا چاہے تو دے سکے اس پر اصرار نہ کرے کہ جواب دے بلکہ خاموشی بھی کافی ہے پھر مجمع میں چاہے خود ایجاب وقبول کر لے یا قاضی یا نکاح خواں کو وکیل بنا دے اور وہ اس کے سامنے ایجاب وقبول کرے۔ شرعاً اتنا کر لینا کافی ہے۔

اور جو طریقہ رائج ہے وہ کچھ رسم کی پابندی ہے اور کچھ قانوناً رعایت ہے۔ اجنبی گواہوں کا جا کر اجازت لینا شرم وغیرہ کے خلاف ہے۔

سوال : نکاح کرتے وقت گواہ میں صرف خواتین ہی ہوں تو کیا نکاح ہو جائے گا؟

جواب : اگر مرد کوئی نہیں صرف خواتین ہی ہیں تو تب نکاح درست نہیں ہے چاہے دس بارہ خواتین ہی کیوں نہ ہوں۔ دو عورتوں کے ساتھ ایک مرد کا ہونا ضروری ہے۔

سوال : مہر سے کیا مراد ہے؟

جواب : مہر سے مراد وہ مال ہے جو نکاح میں مقرر کیا جائے۔

سوال : مہر مثل سے کیا مراد ہے؟

جواب : باپ کے اقرباء میں جو عورت اس کے مثل ہو عمر اور صورت و دین داری

وغیرہ میں وہی مہر مثل ہے۔

سوال : اگر کسی عورت کے حق مہر کی مقدار قاضی کے رجسٹر میں درج نہیں ہے اور نہ مقدار مہر یاد ہے تو شریعت میں کیا حکم ہے؟

جواب : اس صورت میں مہر مثل دلوایا جائے گا۔

سوال : کم سے کم حق مہر شرعی مقدار کتنی ہے؟

جواب : کم از کم حق مہر شرعاً دس درہم ہیں چاندی کے جن کا وزن دو تولہ ساڑھے سات ماشہ ہے بازار کے نرخ کے حساب سے لگانا چاہیے۔(۲۰۱۵ء کے حساب سے درہم کی قیمت :۲۶۵ روپے ہے اور چاندی کے حساب سے قیمت:۲۸۰۰ روپے ہے۔

سوال : مہر فاطمی کی مقدار فی زمانہ کیا ہے؟

جواب : ازواج مطہرات کے مہر ساڑھے بارہ اوقیہ چاندی کے برابر تھے۔حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا مہر بھی اتنا ہی تھا ایک اوقیہ چالیس درہم ہوتا ہے۔پس پانچ سو درہم ہوئے جس کی مقدار تقریباً ۱۳۲ تولے چاندی ہے ۔(جو۲۰۱۵ء کے حساب سے ۲۷۰۰ روپے بنتے ہیں۔اور چاندی کے حساب سے ۲۸۰۰۰ ہزار روپے بنتے ہیں)

سوال : آج کل جاہل عوام شرعی حق مہر کے نام پر ساڈھے بتیس روپے حق مہر دیتے ہیں اس کا کیا حکم ہے؟

جواب : یہ پرانی کتابوں میں مذکور ہے کہ اس وقت دس درہم اتنی ہی رقم کے ہوتے تھے اب اس دور میں اُسی قیمت کا اعتبار ہوگا جو موجودہ دور میں ہوگی اگر دس درہم سے

کم رکھا تو بھی مہر مثل ہوگا؟

سوال : ازواج مطہرات و بنات کا مہر کتنا تھا کیا اس سے زیادہ حق مہر لکھنا مکروہ ہے؟

جواب : ازواج مطہرات و بنات سے زیادہ حق مہر لکھنا مکروہ نہیں ہے جائز ہے۔

ازواج مطہرات اور بنات حضور پاک ﷺ کا مہر بارہ اوقیہ و نصف تھا جس کی مقدار پانچ سو درہم بنتی ہے سوائے اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا کے ان کا مہر چار ہزار درہم نجاشی نے باندھا تھا۔

سوال : نکاح کی بات چیت کے وقت جانبین نے کسی قسم کی لین دین کی کوئی شرط نہیں کی، مگر عقد کے وقت من جانب لڑکی اگر دلہا کو کچھ بھی دے دے تو یہ شرعاً حلال ہے یا نہیں ہے؟

جواب : اگر وہاں شرط نہ کی جائے اور اس لین دین کا دستور بھی نہیں ہے اور اپنے ذہن میں یہ نہ سمجھتے ہوں کہ کچھ دیا جائے گا یا کچھ لیا جائے گا پھر کوئی تازہ رشتہ کی بنیاد پر خوش ہیں اور لڑکے کی طرف سے یا لڑکی کی طرف سے کچھ لین دین ہو جائے تو کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

حضور پاک ﷺ نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کے وقت ان کے چچا کو کرتا مرحمت فرمایا تھا۔

سوال : اپنی بہن کسی کے نکاح میں ہو پھر اُس بہنوئی سے نکاح درست ہے یا نہیں؟

جواب : جب تک اپنی بہن نکاح میں رہے اُس وقت تک بہنوئی سے نکاح کرنا جائز نہیں۔ اگر بہن کو طلاق ہو جائے تو جب تک بہن عدت میں ہے اُس وقت تک بھی

نکاح نہیں ہوگا۔

سوال : اگر دو بہنوں نے ایک مرد سے نکاح کرلیا تو کس کا نکاح درست ہوا؟

جواب : اگر دو بہنوں نے ایک ہی مرد سے نکاح کیا تو جس بہن کا نکاح پہلے پڑھا گیا ہو اُس کا نکاح درست ہوگا اور جس بہن کا بعد میں نکاح پڑھایا گیا ہو اس کا نکاح صحیح نہیں ہے۔ بلکہ ہوا ہی نہیں ہے۔

سوال : کیا دو ماموں زاد بہنوں کا یا چچازاد بہنوں کا نکاح ایک مرد سے کرنا درست ہے یا کہ نہیں؟

جواب : اسی طرح اگر دو بہنیں سگی نہ ہوں ماموں زاد، پھوپھی زاد، خالہ زاد، یا چچازاد بہنیں نہ ہوں تو وہ دونوں ایک ہی ساتھ ایک ہی مرد سے نکاح کرسکتی ہیں ایسی بہنوں کے ہوتے ہوئے بہنوئی سے نکاح درست ہے۔

سوال : کیا مسلمان عورت غیر مسلم سے نکاح کرسکتی ہے یا نہیں؟

جواب : مسلمان عورت کا نکاح مسلمان کے سوا کسی اور مذہب والے مرد سے درست نہیں ہے، چاہے وہ یہودی ہو، عیسائی ہو، ہندو ہو، یا کوئی اور ہو وغیرہ وغیرہ۔

سوال : جس عورت کا نکاح کسی مرد سے ہو چکا ہو تو اُس عورت کا نکاح کسی اور سے کرنا کیسا ہے؟

جواب : جس عورت کا نکاح کسی اور مرد سے ہو چکا ہو اس کا دوسرا نکاح درست نہیں۔

سوال : منکوحہ غیر کو مرتدہ بنا کر کسی اور سے نکاح کرانے سے کیا نکاح ہو جائے گا؟

جواب : عورت کے مرتد ہو جانے سے عورت کا پہلا نکاح نہیں ٹوٹتا بلکہ باقی رہتا

ہے۔لہٰذا یہ نکاح درست نہیں ہے۔

سوال : کیا عورت اپنے سُسر اور اُن کے باپ دادا سے نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟

جواب : سُسر اور اس کے باپ دادا سے نکاح بھی درست نہیں ہے۔جس کے ساتھ ایک مرتبہ نکاح کر لیا پھر قیامت تک اُس پر اصول یعنی سسر، دادا، اُوپر تک۔اور فروع یعنی بیٹا، پوتا، پڑپوتا وغیرہ حرام ہو جائیں گے۔

سوال : کیا اپنا لے پالک لڑکا جس کو دودھ نہیں پلایا گیا اس سے نکاح درست ہے؟

جواب : لے پالک کا شرع میں کوئی اعتبار نہیں۔لڑکا بنانے سے وہ سچ مچ لڑکا نہیں بن جاتا اس لیے لے پالک سے نکاح کرنا درست ہے۔

سوال : کسی کے ہاں دو جڑواں لڑکیاں پیدا ہوئی اور دونوں کے کولہے آپس میں ملے ہوئے ہیں اور باقی تمام عضاء الگ ہیں۔اب ان کا نکاح ایک مرد سے ہو سکتا ہے یا نہیں؟

جواب : شرعی طور پر یہ دو عورتیں تصور ہوں گی نہ ایک مرد سے ان کا عقد نکاح درست ہے اور نہ ہی دو مردوں سے بلکہ جب تک اپریشن کے ذریعے دونوں کو الگ نہیں کیا جاتا اُس وقت تک ان کے نکاح کرنے کی جائز صورت نہیں ہے۔

لیکن اگر وہ کسی وجہ سے الگ نہ ہو سکیں تو ان کا نکاح کسی مرد سے نہیں ہو سکتا کیونکہ اگر دونوں کا ایک مرد کے ساتھ نکاح کیا جائے تو دو بہنیں ایک شخص کے ساتھ نکاح نہیں کر سکتیں۔

اور اگر ایک مرد سے ایک ہی کا نکاح کیا جائے تو اس لیے جائز نہیں کہ اس سے تمتع بدون دوسری سے تمتع ہوئے ممکن نہیں اور غیر منکوحہ سے تمتع حرام ہے اس لیے

نکاح نہیں ہوگا۔

سوال : اگر دو بہنوں نے ایک مرد سے نکاح کرلیا تو کس کا نکاح درست ہوا؟

جواب : اگر دو بہنوں نے ایک ہی مرد سے نکاح کیا تو جس بہن کا نکاح پہلے پڑھا گیا ہو اُس کا نکاح درست ہوگا اور جس بہن کا بعد میں نکاح پڑھایا گیا ہو اس کا نکاح صحیح نہیں ہے۔ بلکہ ہوا ہی نہیں ہے۔

سوال : کیا دو ماموں زاد بہنوں کا یا چچازاد بہنوں کا نکاح ایک مرد سے کرنا درست ہے یا کہ نہیں؟

جواب : اسی طرح اگر دو بہنیں سگی نہ ہوں ماموں زاد، پھوپھی زاد، خالہ زاد، یا چچازاد بہنیں نہ ہوں تو وہ دونوں ایک ہی ساتھ ایک ہی مرد سے نکاح کرسکتی ہیں ایسی بہنوں کے ہوتے ہوئے بہنوئی سے نکاح درست ہے۔

سوال : کیا مسلمان عورت غیر مسلم سے نکاح کرسکتی ہے یا نہیں؟

جواب : مسلمان عورت کا نکاح مسلمان کے سوا کسی اور مذہب والے مرد سے درست نہیں ہے، چاہے وہ یہودی ہو، عیسائی ہو، ہندو ہو، یا کوئی اور ہو وغیرہ وغیرہ۔

سوال : جس عورت کا نکاح کسی مرد سے ہو چکا ہو تو اُس عورت کا نکاح کسی اور سے کرنا کیسا ہے؟

جواب : جس عورت کا نکاح کسی اور مرد سے ہو چکا ہو اس کا دوسرا نکاح درست نہیں۔

سوال : منکوحہ غیر کو مرتدہ بنا کر کسی اور سے نکاح کرانے سے کیا نکاح ہو جائے گا؟

جواب : عورت کے مرتد ہو جانے سے عورت کا پہلا نکاح نہیں ٹوٹتا بلکہ باقی رہتا

ے۔لہٰذا یہ نکاح درست نہیں ہے۔

وال: کیا عورت اپنے سُسر اور اُن کے باپ دادا سے نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟

ــواب: سُسر اور اس کے باپ دادا سے نکاح بھی درست نہیں ہے۔ جس کے

اتھ ایک مرتبہ نکاح کر لیا پھر قیامت تک اُس پر اصول یعنی سسر، دادا، اُوپر تک۔ اور

وع یعنی بیٹا، پوتا، پڑپوتا وغیرہ حرام ہو جائیں گے۔

وال: کیا اپنا لے پالک لڑکا جس کو دودھ نہیں پلایا کیا اس سے نکاح درست ہے؟

ــواب: لے پالک کا شرع میں کوئی اعتبار نہیں۔ لڑکا بنانے سے وہ سچ مچ لڑکا نہیں

ں جاتا اس لیے لے پالک سے نکاح کرنا درست ہے۔

وال: کسی کے ہاں دو جڑواں لڑکیاں پیدا ہوئی اور دونوں کے کولہے آپس میں

ملے ہوئے ہیں اور باقی تمام عضاء الگ ہیں۔ اب ان کا نکاح ایک مرد

سے ہو سکتا ہے یا نہیں؟

واب: شرعی طور پر یہ دو عورتیں تصور ہوں گی نہ ایک مرد سے ان کا عقد نکاح درست

ہے اور نہ ہی دو مردوں سے بلکہ جب تک اپریشن کے ذریعے دونوں کو الگ نہیں کیا

تا اُس وقت تک ان کے نکاح کرنے کی جائز صورت نہیں ہے۔

لیکن اگر وہ کسی وجہ سے الگ نہ ہو سکیں تو ان کا نکاح کسی مرد سے نہیں ہو سکتا

یونکہ اگر دونوں کا ایک مرد کے ساتھ نکاح کیا جائے تو دو بہنیں ایک شخص کے ساتھ

کاح نہیں کر سکتیں۔

اور اگر ایک مرد سے ایک ہی کا نکاح کیا جائے تو اس لیے جائز نہیں کہ اس

ے تمتع بدون دوسری سے تمتع ہوئے ممکن نہیں اور غیر منکوحہ سے تمتع حرام ہے اس لیے

پس موقوف علی الحرام بھی حرام ہے۔

سوال : حیض اور نفاس کے اندر نکاح حلال ہے کہ نہیں؟

جواب : تجدید نکاح حالت حیض اور نفاس دونوں میں درست ہے صورت مسولہ کے علاوہ میں بھی حیض اور نفاس نکاح سے مانع نہیں بشرطیکہ عورت عدت میں نہ ہو عدت میں ہونا البتہ مانع نکاح ہے۔

سوال : زید نے اپنی بہن کی شادی بکر سے کردی اور بکر نے اپنی لڑکی کی شادی زید سے کردی بکر کی یہ لڑکی پہلی عورت سے ہے تو کیا اس طرح شادی ہوسکتی ہے یا نہیں؟

جواب : اس طرح شادی ہوسکتی ہے۔

سوال : کیا ماں کے ماموں محرمات میں شامل ہیں یا نہیں؟

جواب : ماں کے ماموں محرمات میں شامل ہیں۔

سوال : ایک شخص امریکہ میں تعلیم حاصل کر رہا ہے اور وہ شادی کرنا چاہتا ہے لیکن پاکستان آنے اور جانے کے لیے کافی رقم اور وقت خرچ ہوتا ہے۔ بذریعہ ٹیلی فون یا دوسرے ذریعے سے نکاح کرے تو امریکہ میں چند معتبر لوگوں کے سامنے بذریعہ ٹیلی فون ایجاب وقبول کرسکتا ہے اور کیا اس طرح نکاح درست ہوگا یا نہیں؟

جواب : جو شخص امریکہ میں ہے اور وہاں بذریعہ ٹیلی فون یا دیگر ذرائع یعنی خط وغیرہ سے کسی کو پاکستان میں اپنا وکیل بنادے کہ اس کی طرف سے فلاں لڑکی سے نکاح کو قبول کرلے پھر یہاں مجلس نکاح منعقد کی جائے۔

قاضی صاحب یالڑکی کے والدصاحب وغیرہ جوبھی نکاح پڑھائیں وہ کہیں کہ میں نے فلاں لڑکی کا نکاح فلاں شخص سے جوامریکہ میں ہے کیااور وکیل کہے کہ میں نے اس لڑکی کوفلاں کے نکاح میں قبول کرلیا پس اس سے نکاح ہوجائے گا اور نکاح صحیح ہوجائے گا۔

سوال : شادی کے وقت لڑکی یا لڑکے کی طرف سے وکیل کون کون سے ہوسکتے ہیں؟

جواب :وکیل کے لیے رشتہ دار ہونا ضروری نہیں ہے کوئی اور بھی وکیل بن سکتا ہے۔

سوال : کیا بالغ لڑکی اپنی مرضی سے نکاح کرسکتی ہے یانہیں؟

جواب : بالغہ یعنی جوان عورت خودمختار ہے چاہے نکاح کرے یانہ کرے اور جس کے ساتھ دل کرے نکاح کرے کوئی بھی شخص اس کے ساتھ زبردستی نہیں کرسکتا۔اگر وہ خوداپنا نکاح کسی سے کرلے تو نکاح ہوجائے گا۔چاہے اُس کے ولی کوخبر ہو یانہ ہو۔

سوال : بالغہ کا غیرکفو میں نکاح کرنا صحیح ہے کہ یہ نکاح برقرار رہے گا یانہیں؟

جواب :اگراپنے اپنے میل میں نکاح نہیں کیا اپنے سے کم ذات والے سے نکاح کر لیا۔اور ولی ناخوش ہے،فتویٰ اس پر ہے کہ نکاح درست ہوگا۔لیکن اگر وکیل چاہے تو نکاح کوختم کرسکتا ہے۔

سوال : کیاعورت اپنے کفو میں مہرمثل سے کم مین نکاح کرے تو ولی کواعتراض کا حق ہے؟

جواب :اگرنکاح اپنے میل ہی میں کیا ہے لیکن جتنا مہراس کے ددھیالی خاندانوں میں باندھا جاتا ہے جس کوشرع میں مہرمثل کہتے ہیں اس سے بہت کم پرنکاح کرلیا۔تو

ان صورتوں میں نکاح تو ہو گیا لیکن اس کا ولی اس نکاح کو تڑوا سکتا ہے۔ مسلمان حاکم کے پاس فریاد کرے وہ نکاح کو تڑوا دے لیکن اس فریاد کا حق صرف ولی کو ہے۔

سوال : باپ نے نابالغہ سمجھ کر اپنی لڑکی کا نکاح کر دیا۔ جب کہ وہ لڑکی بالغہ تھی اور وہ اپنے شوہر سے کسی طرح راضی نہیں تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب : اگر باپ نے اپنی لڑکی نابالغہ سمجھ کر بدون اجازت اور اس سے دریافت کرنے کے اس کا نکاح کر دیا تھا اور در حقیقت وہ بالغہ تھی اور اس نے اطلاع پانے پر فوراً انکار کر دیا تو وہ نکاح اوّل سے ہی باطل ہوا لیکن اگر اس نے اجازت لینے کے وقت یا اطلاع پانے کے وقت سکوت کیا تو نکاح ہو گیا۔

سوال : کیا دین دار عورت کا فاسق مرد کفو (ہم پلّہ) ہے؟

جواب : فاسق شخص ایسی عورت کا کفو نہیں جو خود بھی نیک ہو اور اس کے والدین بھی نیک ہوں۔

سوال : کورٹ میرج کا کیا حکم ہے؟

جواب : کورٹ میرج شرعاً جائز ہے۔

حدیث میں ہے کہ عورت کو اپنی جان پر اپنے ولی سے زیادہ حق حاصل ہے۔ لیکن گھر والوں کی عزت پر داغ لگا کر گھر سے بھاگنا سماجی طور پر اچھا کام نہیں ہے۔ اگر یقین ہو کہ گھر والے زبردستی کہیں اور نکاح کر دیں گے تو پھر کوئی قباحت نہیں۔ اسی طرح اگر عیسائی لڑکی مسلمان ہو کر کورٹ میرج کر لے تو یہ بلا قباحت درست ہے۔ کیونکہ وہ اگر وہاں رہے گی تو گھر والے یا تو مذہب چھوڑنے پر مجبور کریں گے یا عیسائی لڑکے سے شادی کریں گے لہٰذا بلا قباحت و بلا حرج جائز ہے۔

سوال : بیوی کو اپنے والدین سے ملنے کا اختیار کتنے دن کے بعد ہے اور اگر ملنے جائے تو کتنے دن وہاں ٹھہر سکتی ہے۔ کیا دور اور نزدیک میں کوئی فرق ہے؟

جواب : بیوی کو اپنے والدین سے ہفتہ میں ایک بار اور دوسرے محرم رشتہ داروں سے سال میں ایک بار ملاقات کا حق ہے۔ دور اور نزدیک میں کوئی فرق نہیں ہے۔ البتہ ملاقات کے لیے آمد ورفت کے مصارف شوہر کے ذمہ واجب نہیں۔

نیز بیوی کو صرف ملاقات کا حق ہے والدین کے ہاں رہنا بدون شوہر کی رضا جائز نہیں۔ اگر والدین خود ملاقات کرنے پر قادر ہوں۔ تو بیوی کے باہر نکلنے کے جائز ہونے میں اختلاف ہے صحیح یہ ہے۔ کہ اس صورت میں شوہر کی اجازت کے بغیر جانا جائز نہیں ہے۔

سوال : ایک عورت کے شوہر کا انتقال رخصتی سے پہلے ہی ہوگیا تو اس عورت کو مہر کتنا ملے گا؟

جواب : رخصتی سے پہلے میاں بیوی دونوں میں سے کوئی بھی فوت ہو جائے تو نصف مہر واجب ہوگا۔

سوال : اگر سُسرا اپنے بیٹے کی بیوی کو زنا کرنے پر مجبور کرے اور خلوت میں زبردستی بوس وکنار کرے اور شوہر اس کی تصدیق نہ کرے تو کیا یہ حرمت ثابت ہوگی؟

جواب : صرف عورت کے کہنے سے یہ عورت شوہر پر حرام نہیں ہوگی بلکہ اگر سُسر بھی اقرار کرے تو بھی حرام نہیں ہوگی۔ البتہ اگر شوہر تصدیق کرے تو حرمت ثابت ہوگی۔

سوال : نابالغہ کا نکاح اس کے باپ نے کروادیا تو اس صغیرہ کو خیار بلوغ ہے یا نہیں؟

جواب : اس لڑکی کو خیار بلوغ نہیں۔ اگر بالغ ہوتے ہی نکاح سے انکار کردے تو نکاح ٹوٹ جائے گا۔

سوال : جب عورت اپنے شوہر سے خود مانگ کر طلاق لے کیا مہر لینا شرعاً درست ہے یا کہ نہیں؟

جواب : مہر اس عورت کا حق ہے اگر مدخولہ ہے تو پورا مہر واجب ہے اگر مدخولہ نہیں تو نصف مہر ادا کرنا ہوگا۔

سوال : کسی عورت کی شادی کسی نامرد سے ہوئی اور عورت اس کے پاس رہی لیکن شوہر مردانہ بیماریوں کی وجہ سے حقوق زوجیت ادا کرنے سے قاصر رہا علاج معالجہ بہت کروایا مگر کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ اس صورت میں بیوی اپنے شوہر سے طلاق کا مطالبہ کرسکتی ہے اور حق مہر کی حقدار ہے یا نہیں ہے؟

جواب : اگر شوہر مردانہ حقوق کی وجہ سے عورت کے حقوق ادا کرنے پر قادر نہیں تو عورت کے لیے اس سے طلاق حاصل کرنے کا مطالبہ کرسکتی ہے اور خاوند کو چاہیے کہ اپنی زوجہ کو طلاق دے دے اور مسماۃ مذکورہ پورے حق مہر کی حقدار ہے۔ جبکہ اس کے ہاں رہی ہو اگر رخصتی یا خلوت سے پہلے ہی اس کے نامرد ہونے کا علم ہوا اور عورت نے طلاق مانگ لی تو نصف طلاق ہوجائے گی۔

سوال : اگر کسی نے خاص مدت تک نکاح کیا تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب : یہ نکاح درست نہیں ہے اگرچہ یہ کہ میں نے ہزار سال کے لیے نکاح کیا۔

(بہار شریعت)

سوال : ایک مرد نے پہلے تین نکاح کیے ہوئے ہیں اور ان کے حق میں مہر مقرر ہوئے تھے لیکن اب وہ شخص چوتھی عورت سے نکاح کر رہا ہے اس کا حق مہر پہلی عورتوں سے زیادہ مقرر کر رہا ہے کیا پہلی عورتیں اس پر اعتراض کر سکتی ہیں؟

جواب : اگر پہلی تین عورتیں چوتھی عورت کے حسب ونسب میں برابر نہیں۔ تو پہلی عورتوں کو زیادہ مہر پر کوئی اعتراض کا حق نہیں کیونکہ چوتھی کا مہر پہلی عورتوں سے زیادہ ہونا چاہیے۔ اور اگر حسب نسب میں برابر ہوں۔ تب بھی شوہر کو حق ہے ایک عورت سے زیادہ مہر پر نکاح کرے، کیونکہ برابری صرف کھانے پینے میں واجب ہے نہ کہ مہر میں بھی۔

سوال : شیعہ لڑکی (جو کفریہ عقائد رکھتی ہو) سے نکاح جائز ہے؟

جواب : درست نہیں ہے کیونکہ مابین کافر و مسلم مناکحت صحیح نہیں ہے۔

سوال : ایک شخص نے اپنی پوتی نابالغہ کا نکاح اپنے بیٹے یعنی لڑکی کے باپ کی عدم موجودگی میں کر دیا تو کیا یہ نکاح صحیح ہوگا یا نہیں؟

جواب : صغیرہ کا باپ جب کہ موجود نہ ہو اتنی دور ہو کہ اس کے انتظار میں کفو مخاطب فوت ہونے کا اندیشہ ہو یعنی انتظار نہ کر سکتا ہو تو دادا ولی صغیرہ ہے اس کا کیا ہوا نکاح صحیح اور درست ہے۔

سوال : رخصتی سے پہلے کیا لڑکی کو لڑکا دیکھ سکتا ہے؟

جواب : جب نکاح ہو جائے تو لڑکا لڑکی کو دیکھ بھی سکتا ہے بات چیت بھی کر سکتا

ہے۔ حتیٰ کہ بوس و کنار اور خلوت بھی کر سکتا ہے۔ شرعاً بالکل جائز ہے زبردستی روکنا ایک جاہلانہ رسم ہے۔

سوال: اگر باپ نے کسی کو اپنی بیٹی کا وکیل بنایا اور وکیل نے لڑکی کی اجازت لیے بغیر اس کا نکاح پڑھایا بعد میں اس لڑکی کو اس نکاح کی اطلاع ہوئی بعد میں اس نے سکوت کیا تو یہ نکاح صحیح ہوا ہے؟

جواب: جب باپ نے اپنی لڑکی کا وکیل بنایا اور وکیل نے لڑکی سے اجازت لیے بغیر نکاح پڑھا دیا بعد میں جب لڑکی کو نکاح کی اطلاع ہوئی تو اس لڑکی نے سکوت کیا اس کا موجب صحت نکاح ہے اور سکوت کی اجازت ہے۔

سوال: کیا باپ اپنی چودہ سالہ بیٹی کا نکاح اس کی غیر موجودگی میں کسی سے کروا سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: چودہ برس کی لڑکی اگر بالغ نہ ہو تو باپ اس کا نکاح اس کی غیر موجودگی میں کر سکتا ہے۔ اور اگر لڑکی بالغہ ہو اور اس کا نکاح اس کا باپ اس کی غیر موجودگی میں کر دے اور جس وقت لڑکی کو خبر ہو وہ سکوت کرے تب بھی باپ کا نکاح صحیح ہے۔ الغرض دونوں صورتوں میں باپ اپنی بیٹی کا نکاح دور بیٹھے کر سکتا ہے اور سکوت اس بالغہ کا اذن شمار ہوگا۔

سوال: اگر شوہر اپنی بیوی کو نکاح کے بعد اور رخصتی سے پہلے طلاق دے تو مہر لازم ہوگا یا نہیں؟

جواب: بدون خلوت صحیحہ اور وطی و جماع کے اگر شوہر طلاق دے دے تو آدھا مہر لازم ہوگا۔

سوال : اگر کوئی عیسائی عورت اپنا مذہب ترک کر کے اسلام قبول کر لے تو عیسائی شوہر کا نکاح برقرار رہتا ہے یا نہیں؟

جواب : مرد کتابی کا نکاح عورت مسلمہ سے نہیں ہوسکتا اور نہ ہی باقی رہ سکتا ہے، البتہ وہ عورت اسلام لائے بھی فی الفور اس کے نکاح سے علیحدہ نہیں ہوئی، بلکہ عدت گزر جانے کے بعد عیسائی شوہر کے نکاح سے علیحدہ ہوگی اگر عدت کے اندر اندر شوہر نے اسلام قبول کرلیا تو نکاح برقرار رہے گا ورنہ بعد از عدت عورت کسی مسلمان سے نکاح کر سکتی ہے۔

سوال : ایک عورت غیر مسلمہ سال دو سال سے بیوہ ہے اگر مسلمان ہو کر فوراً کسی مسلمان سے نکاح کرے تو نکاح درست ہے یا نہیں؟

جواب : وہ بیوہ عورت مسلمان ہو کر فوراً نکاح کر سکتی ہے اس پر عدت کچھ لازم نہیں۔

سوال : کسی عورت نے کسی مرد کو نفسانی خواہش سے ہاتھ لگایا اب اس عورت کی باقی اولاد سے اس مرد کا نکاح کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب : کسی عورت نے نفسانی خواہش کے ساتھ بدنیتی سے کسی مرد کو ہاتھ لگایا تو اب اس عورت کی ماں اور اولاد کو اس مرد سے نکاح کرنا جائز نہیں ہے۔ ماں کے ساتھ ساتھ دادی، نانی اُوپر تک اور اولاد میں سے بیٹے بیٹی پوتے پوتی سب حرام ہو گئے۔

سوال : اگر سوتیلی ماں نے سوتیلے بیٹے پر بدنیتی سے ہاتھ ڈال دیا تو یا وہ شوہر پر حرام ہوگئی ہے کہ نہیں؟

جواب : سوتیلی ماں نے سوتیلے بیٹے پر بدنیتی سے ہاتھ ڈال دیا۔ اب وہ عورت شوہر پر حرام ہوگئی ہے لہٰذا اب شوہر اس عورت کو طلاق دے دے۔

سوال : کیا مذینہ سے نکاح کرنا جائز ہے؟

جواب : جس عورت کا شوہر نہ ہو اور اس کو بدکاری سے حمل ہو اس کا نکاح درست ہے لیکن بچہ پیدا ہونے سے قبل صحبت کرنا درست نہیں۔ البتہ جس نے زنا کیا تھا اگر اُسی سے نکاح ہو تو صحبت کرنا بھی درست ہے۔

سوال : کسی مرد نے عورت کو خون دیا ہو تو اس سے نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں؟

جواب : کسی مرد نے اپنا خون کسی عورت کو دیا ہو بعد میں اگر وہ دونوں نکاح کرنا چاہیں تو نکاح کر سکتے ہیں خون دینے سے حرمت مصاہرۃ ثابت نہیں ہوتی۔

سوال : عورت اپنے شوہر کو دوسری شادی کی اجازت دے سکتی ہے یا نہیں؟

جواب : دوسری شادی کرنا مرد کا حق ہے۔ مگر انصاف کر سکتا ہو اور نان نفقہ میں خود کفیل ہو، یا اولاد نہ ہوتی ہو تو عورت اپنے شوہر کو دوسری شادی کی اجازت دے سکتی ہے شرعاً اجازت کی ضرورت نہیں بلکہ اگر اُس کی بیوی نکاح کے حق میں نہ ہو تو تب بھی کر سکتا ہے۔

سوال : کیا کنواری لڑکی سے نکاح خوان صاحب بھی ایجاب وقبول کروا سکتے ہیں؟

جواب : نہیں: بہتر ہے کہ لڑکی کا ولی محرم دادا، والد، بھائی وغیرہ ایجاب وقبول کروائے ورنہ نکاح خوان صاحب پردے میں ایجاب وقبول کروا سکتے ہیں۔ اور نکاح خواں محرم ہو تو جیسے بھائی یا باپ تو بلا کراہت جائز ہے۔

سوال : کیا لڑکی کا خاموش رہنا رضامندی کی علامت ہے؟

جواب : کنواری لڑکی کی خاموشی اور دستخط بھی رضامندی کا اظہار ہے مگر مطلقہ اور بیوہ دونوں کے لیے زبان سے اقرار کرنا ضروری ہے۔ اسی طرح کنواری لڑکی کا رونا،

مسکرانا یا ہنسنا بھی نکاح کی رضامندی ہے جبکہ قہقے لگانے پر رضامندی اُس وقت تک نہیں ہوتی جب تک زبان سے نہ بولے۔ (الهداية)

سوال : ولیمے کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

جواب : دعوت ولیمہ سنت ہے۔ شب زفاف کی صبح دوست احباب اور غربا ومساکین کو حسب استطاعت ضیافت پر بلانا، کھانا کھلانا جائز اور سنت ہے۔ نکاح سے پہلے دعوت کو ولیمہ نہیں کہتے۔

سوال : مرد کو شادی کے وقت سہرا باندھنا کیسا ہے؟

جواب : مرد کو سہرا باندھنا جائز ہے مگر سہرا پھولوں کا ہو یا عمامہ اگر سنت کی نیت سے باندھے تو ثواب بھی ہوگا۔

سوال : شادی میں کون کون سی رسمیں ناجائز ہیں؟

جواب : مہندی کی رسم، تیل کی رسم، اور باجے وغیرہ بجانا جائز نہیں۔ اور جوتے اُٹھانے کی رسم رخصتی کے وقت چاول پھینکنے کی رسم دلہا کو سونے کی انگوٹھی پہنانا، دلہا کو عورتوں کے درمیان بٹھانا یہ سب رسمیں ناجائز ہیں۔ دلہا نے سونے کی انگوٹھی اُتار دی تو جائز ہے۔ اسی طرح اگر اس کو بطور تحفہ پیک کر کے دی تو جائز ہے پہننا جائز نہیں ہے۔

سوال : دلہا مسجد میں سلام کرنے کیوں جاتا ہے؟

جواب : حضور اکرم ﷺ جب سفر پر روانہ ہوتے تو تحیۃ السفر کے دو نفل پڑھتے اور جب واپس آتے تو دو نفل شکرانے کے ادا کرتے تھے۔

مگر اب یہ رواج ہے کہ باجے گانے کے ساتھ عورتیں دلہا کو مسجد سلام کے

کیے لے کر جاتیں ہیں۔ لہٰذا دلہا کو چاہیے کہ اکیلا ہی یا پھر صرف مرد ہمراہ ہوں مسجد میں جا کر تحیۃ السفر کے دو نفل پڑھے کیوں کہ یہ سنت ہے۔ اگر یہ صرف رسم سمجھ کر کیا تو کوئی ثواب نہیں ہوگا اور اگر سنت سمجھ کر کیا تو ثواب ہوگا۔

سوال : شادی بیاہ کے اخراجات کے لیے قرض یا سود کا کیا حکم ہے؟

جواب : شادی بیاہ کے لیے قرض لینا جائز ہے اور قرض کا سود لینا حرام قطعی ہے۔

سوال : وٹہ سٹہ کی شادی کا شرعی حکم کیا ہے؟

جواب : اگر لڑکی کی رضامندی ہو۔ مہر کی ادائیگی کی جائے اور کوئی دوسری شرعی برائی بھی نہ ہو تو وٹہ سٹہ کی شادی جائز ہے۔ مگر فی زمانہ اکثر لڑائیاں وٹہ سٹہ کی شادیوں کی وجہ سے ہوتیں ہیں۔ اگر ایک قصور وار ہو تو دوسری کو بلا وجہ مار برداشت کرنی پڑتی ہے۔ ذاتی مشاہدہ بھی یہی ہے لہٰذا اس سے بچنا چاہیے۔

اسی طرح پنچایت کی طرف سے کیا گیا نکاح اور ونی کرنا درست نہیں ہے۔

اگر لڑکی کی رضامندی سے پنچایت نکاح کرے تو درست ہے۔

رضاعت کا بیان

وَاُمَّهٰتُكُمُ الّٰتِيْٓ اَرْضَعْنَكُمْ

اور تمہاری وہ مائیں حرام کی گئیں جنہوں نے تمہیں دودھ پلایا

(سورۃ النساء آیت ۲۲)

حدیث: رضاعت (دودھ پلانے) سے وہی حرمت ثابت ہوتی ہے جو نسبت سے ثابت ہوتی ہے۔

سوال: صحیح مدت رضاعت کیا ہے کسی صورت میں کمی وبیشی ہو سکتی ہے یا نہیں؟

جواب: مدت رضاعت کی جس مدت میں بچہ کو دودھ پلانے سے حرمت رضاعت ثابت ہوتی ہے اور اس مدت میں بچے کو دودھ پلانا جائز ہے، امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک اڑھائی برس ہے۔

نوٹ: خلاصہ یہ ہے کہ اڑھائی برس کی عمر کے اندر بچہ کو دودھ پلایا جائے گا تب بھی حرمت رضاعت ثابت ہو جائے گی لیکن احتیاط یہ کہ دو سال کے بعد بند کر دیا جائے۔

سوال: ایک عورت نے اپنے شوہر کو دودھ پلا دیا تو کیا نکاح ٹوٹ گیا کہ نہیں؟

جواب: اس صورت میں نکاح قائم رہتا ہے ٹوٹتا نہیں ہے۔ یہی قول درست ہے۔

سوال: کیا دودھ شریک دو بہنیں ہوں تو وہ دونوں بہنیں ایک مرد کے ساتھ نکاح کر

سکتی ہیں یا نہیں؟

جواب: دودھ شریک دو بہنیں ہوں تو وہ دونوں بہنیں ایک ساتھ ایک مرد سے نکاح نہیں کر سکتیں۔

سوال: اگر ایک بیوی نے کسی لڑکے کو دودھ پلایا تو دوسری بیوی کی اولاد سے اس کی حرمت ثابت ہوگی یا نہیں ہوگی؟

جواب: اس صورت میں دوسری بیوی کی اولاد سے بھی حرمت رضاعت ثابت ہوگی کہ مذکورہ لڑکے سے دوسری بیوی کی کسی لڑکی سے نکاح کرنا ناجائز ہوگا۔

سوال: ایک عورت نے اپنی نواسی کو مدت رضاعت میں دودھ پلایا اس صورت میں دودھ پینے والی لڑکی کے ماں اور باپ کے متعلق شریعت میں کیا حکم آیا ہے اور کیا نکاح ٹوٹ گیا یا کہ نہیں؟

جواب: لڑکی کے ماں اور باپ کا نکاح قائم ہے۔

سوال: آئیسہ (یعنی بوڑھی عورت کے پستان سے سفید پانی کی رطوبت سے حرمت ثابت ہوگی یا نہیں ہوگی؟

جواب: اگر اس کی رنگت دودھ جیسی نہیں بلکہ پانی کی طرح ہے تو اس سے حرمت ثابت نہیں ہوگی۔

سوال: ایک بچی نے مردہ عورت کا دودھ پی لیا تو کیا اس سے حرمت ثابت ہوگی یا نہیں ہوگی؟

جواب: جب بچی نے مردہ عورت کا دودھ پیا تو اس کی حرمت رضاعت ثابت ہوگئی۔

سوال : کسی شخص نے عورت سے زنا کیا اور مزنیہ سے کسی لڑکی نے دودھ پیا ہے تو کیا اس لڑکی سے اُس زانی کا نکاح ہوسکتا ہے یا نہیں ہوسکتا؟

جواب : زانی مزنیہ کی رضاعی اولاد سے نکاح نہیں کرسکتا کیونکہ مزنیہ عورت زانی کے اصل وفروع خواہ نسبتی ہو یا رضاعی زانی پر حرام ہیں۔

سوال : ایک بچے کی والدہ بیماری کی وجہ سے بچے کو دودھ پلانے سے قاصر ہے اور والدہ کو اتنی توفیق بھی نہیں کہ وہ اپنی ذات سے پیسے خرچ کرکے بچے کو دودھ پلا سکے اس صورت میں اس بچے کے لیے اپنی ہمشیرہ سے دودھ پینا جائز ہے یا نہیں ہے؟

جواب : ہمشیرہ اپنے خاوند سے اجازت لے کر اس بچے کو دودھ پلا سکتی ہے اور خاوند کی اجازت کے بغیر دودھ پلانا مکروہ ہے۔ لیکن اگر بھوک کی وجہ سے تڑپتا ہو اور اس کے ضائع ہونے کا اندیشہ ہو تو ایسی حالت میں خاوند سے اجازت لیے بغیر دودھ پلانا مکروہ نہیں ہوگا۔

سوال : کیا مطلقہ عورت اپنے بچے کو دودھ پلانے کی اُجرت شوہر سے مانگ سکتی ہے؟

جواب : ایام عدت میں اپنے بچے کو دودھ پلانے کی اُجرت نہیں لے سکتی، البتہ بچہ مالدار ہو تو اس کے مال سے اُجرت طلب کرسکتی ہے اور عدت گزرنے کے بعد البتہ اُجرت لے سکتی ہے، مگر اجنبیہ سے زیادہ نہیں لے سکتی اور اگر اجنبیہ بلا اُجرت دودھ پلانے پر راضی ہو جائے تو ماں اُجرت نہیں لے سکتی۔

نوٹ: دودھ کا کھویا بنا کر بچے کو کھلایا گیا تو رضاعت نہیں ہے۔

دودھ منہ یا ناک کے راستے سے داخل ہونے سے ہی رضاعت ہوگی۔

اگر بچے کو حقنہ (اینیما) کے ذریعے دودھ دیا گیا تو رضاعت نہیں۔

اڑھائی سال کے بعد بھی دودھ رضاعت نہیں ہے۔ (شرح صحیح مسلم، الھدایہ)

لازمی نہیں کہ بچہ چھاتی سے ہی دودھ پیئے بلکہ اگر کسی چمچ وغیرہ سے یا ڈراپر کے ذریعے پلایا تو بھی رضاعت ہو جائے گی۔

طلاق کا بیان

نکاح ایک پاک معاہدہ ہے جس کی شرط کے تحت دو انسان زندگی بسر کرتے ہیں اب ان دو انسانوں میں سے جو بھی شرط توڑنے کا مرتکب ہوا انصاف کی رو سے معاہدہ کے حقوق سے محروم رہنے کے لائق ہو جاتا ہے۔ بس اسی محرومی کا نام دوسرے لفظوں میں طلاق ہے۔

اس کو مثال سے سمجھیں کہ منکوحہ نکاح کے معاہدے کو اپنی بدچلنی سے توڑ دے تو وہ جسم کے اُس حصے کی طرح ہے جو گندہ ہو گیا یا سڑ گیا۔ وہ اپنے شدید درد سے ہر وقت بدن کو ستاتا ہے اور دکھ دیتا ہے ایسے میں تمام ڈاکٹر بھی اتفاق کر لیں کہ بدن کی حفاظت اسی میں ہے کہ اس کو کاٹ کر پھینک دیا جائے تو کون احمق ہوگا جو اس سے کاٹ کر پھینکنے پر راضی نہ ہو، بالکل طلاق اور خلع میں ایسا ہی ہے کہ دو انسانوں میں جو کوئی بھی معاہدے کی شرائط کی خلاف ورزی کرے اور کسی طور نباہ نہ ہو سکے تو ایسے میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ:

وَالّٰتِيْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَهُنَّ فَعِظُوْهُنَّ وَاهْجُرُوْهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوْهُنَّ ۚ فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوْا عَلَيْهِنَّ سَبِيْلًا ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيًّا كَبِيْرًا ۝ وَاِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوْا حَكَمًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَحَكَمًا مِّنْ اَهْلِهَا ۚ اِنْ يُّرِيْدَآ اِصْلَاحًا يُّوَفِّقِ اللّٰهُ بَيْنَهُمَا ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا خَبِيْرًا ۝

ترجمہ: یعنی جن عورتوں کی طرف سے ناموافقت کے آثار ظاہر ہو جائیں پس تم ان کو نصیحت کرو اور خواب گاہ میں ان سے جُدا ہو اور ان کو مارو۔ (یعنی جیسی جیسی مصلحت پیش آئے) پس اگر وہ تمہاری تابع ہو جائیں تو تم ان کو طلاق یا سزا دینے کی راہ مت نکالو، بے شک اللہ تعالیٰ برتر و بڑا ہے پھر اگر میاں بیوی کی مخالفت کا اندیشہ ہو تو ایک ایک منصف میاں اور بیوی کی طرف سے مقرر کرو، اگر صلح کرانے کی کوشش کریں گے تو اللہ ان میں باہمی موافقت فرمادے گا بے شک اللہ علم رکھنے والا اور باخبر ہے۔

(سورۃ النساء آیت نمبر: ۳۴، ۳۵)

جب یہ باتیں معلوم ہو گئی ہیں تو طلاق کے متعلق بھی ضروری باتیں جان لیں۔

سوال: کسی نے اپنی بیوی کو ایک طلاق دی مزید عدت کے اندر طلاقیں واقع ہو سکتی ہیں یا نہیں؟

جواب: کسی نے ایک طلاق دی تو جب تک عورت عدت میں ہے تب تک دوسری طلاق اور تیسری طلاق دینے کا اختیار رہتا ہے اگر دے تو ہو جائے گی۔

سوال: ایک شخص نے بیوی کو تین طلاقیں لکھ کر بھیجیں تو اس صورت میں تین طلاق واقع ہوئیں ہیں یا نہیں؟

جواب: اس صورت میں تین طلاق واقع ہو گئیں۔

سوال: کسی نے اپنی بیوی کو کہا کہ تو میری بیوی نہیں اس سے طلاق واقع ہو گی یا نہیں؟

جواب: اگر شوہر نے طلاق کی نیت سے کہا تو طلاق رجعی ہو گئی اور اگر ویسے ہی کہہ

دیا تو نہیں ہوئی۔

سوال: اگر ایک شخص نے اپنی بیوی سے کہا کہ جہاں چاہے تو دوسرا خاوند بنالے تو اس سے طلاق واقع ہو گئی یا نہیں؟

جواب: مذکورہ الفاظ سے اگر طلاق کی نیت کی تو طلاق بائن ہوگی وگرنہ نہیں ہوئی۔

سوال: ایک عورت فاحشہ اور بدچلن ہے سمجھانے کے باوجود باز نہیں آتی اور شوہر کی نافرمان ہے ایسی عورت کو اگر شوہر طلاق دے دے تو اس پر کوئی گناہ تو نہیں؟

جواب: ایسی عورت کو طلاق دینا گناہ نہیں ہے بلکہ مستحب اور ثواب ہے اور اگر عورت یہاں تک نافرمان ہے کہ خاوند کے لیے اس کے ساتھ رہنا مشکل ہو، گھر میں ہر وقت فتنہ وفساد برپا رہتا ہو تو ایسی صورت میں طلاق دینا واجب ہے۔

سوال: ایک شخص نے اپنی بیوی کو یہ کہہ کر گھر سے نکال دیا کہ ایسی بیوی مجھے درکار نہیں تو اس سے طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟

جواب: ان الفاظ سے طلاق نہیں ہوئی۔

سوال: طلاق کے الفاظ کیا ہیں؟

جواب: واضح الفاظ جن میں بولنے کی نیت پوچھنا لازمی نہیں ہیں۔

(۱) میں نے طلاق دی۔ (۲) تجھے طلاق ہے۔

(۳) تو مطلقہ ہے۔ (۴) میں تجھے طلاق دیتا ہوں۔

اسی طرح بگاڑ کر......

(۱) طلاغ (۲) تلاخ (۳) تلاک

(۴) تلاکھ (۵) تلات (۶) طل اق

کہا تو طلاق ہوگئی۔ (بہار شریعت جلد اول صفحہ ۶۱۴)

سوال: ایک شخص نے اپنی بیوی کو کہہ دیا کہ تو میری ماں ہے تو کیا اس سے طلاق واقع ہوگئی یا نہیں؟

جواب: آج کل عرف عام میں یہ الفاظ صرف طلاق کے لیے متعین ہیں لہٰذا بدون نیت طلاق بائن ہوجائے گی، بلکہ شوہر کوئی دوسری نیت بتائے بھی طلاق ہی کا حکم دیا جائے گا اس کا قول خلاف ظاہر ہونے کی وجہ سے قبول نہیں کیا جائے گا۔

سوال: ایک شخص نے اپنی بیوی سے کہا کہ تو میرے اُوپر حرام ہے تو کیا اس سے طلاق واقع ہوجائے گی یا نہیں؟

جواب: لفظ حرام طلاق صریح بائن ہے اس سے بدون نیت بھی طلاق واقع ہوجاتی ہے، لہٰذا اس لفظ سے اس کی بیوی پر ایک طلاق بائن واقع ہوگئی۔

سوال: اگر کسی نے محض خلوت صحیحہ کے بعد یعنی قبل از دُخول اپنی بیوی کو طلاق دی تو کونسی طلاق شمار ہوگی؟

جواب: طلاق بائن شمار ہوگئی۔

سوال: اگر کسی نے بااِرادہ بیوی کے سامنے تجھے طلاق ہے کہا تو اس سے آیا اس کی بیوی پر طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟

جواب: اگر بلا ارادہ شوہر نے اپنی بیوی کے سامنے کہا کہ تجھے تین طلاق ہے تو تب بھی طلاق ہوجائے گی۔
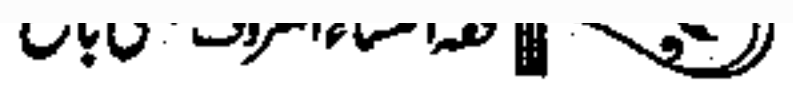
سوال: کسی شخص نے اپنی بیوی کو طلاقن کہہ کر پکارا تو کیا اس سے طلاق واقع ہوگئی؟

جواب: اگر کسی شخص نے اپنی بیوی کو طلاقن کہہ کر پکارا تو اس سے بھی طلاق واقع ہو جائے گی چاہے اُس نے ہنسی مذاق میں ہی کیوں نہ کہا ہو۔ اسی طرح بچے کو دیکھ کر کہا کہ طلاقن کے بچے تو طلاق واقع ہوگئی۔

سوال: کسی شخص نے اپنی بیوی کو کہا تجھے طلاق ہے انشاء اللہ کہا تو کیا اس سے طلاق ہو جائے گی یا کہ نہیں؟

جواب: کسی نے طلاق دے کر اُس کے ساتھ انشاء اللہ بھی کہہ دیا تو طلاق نہیں ہوئی اسی طرح اگر یوں کہا اگر خدا چاہے تو تجھ کو طلاق، اس سے بھی کسی قسم کی طلاق نہیں ہوتی، البتہ اگر طلاق دے کر ذرا ٹھہر کر انشاء اللہ کہا تو طلاق ہوگی۔

خلع کا بیان

حدیث: رسول اللہ ﷺ کے پاس ثابت بن قیس کی زوجہ آئیں اور عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ مجھے اُن کے اسلام واخلاق پر کوئی اعتراض نہیں (یعنی بہت اچھے ہیں) لیکن اسلام میں میں نعمت بوجھ ٹلانا پسند نہیں کرتی (یعنی آپ خوب صورت نہیں میری طبیعت ان کی طرف مائل نہیں ہے) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اُس کا باغ جو مہر میں ملا تھا واپس کردے گی عرض کی۔ ہاں: تو رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ باغ لے لو طلاق دے دو۔

سوال: خلع کا کیا مطلب ہے؟ کیا یہ اسلامی ہے یا غیر اسلامی؟

جواب: خلع کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح بوقت ضرورت مرد کو طلاق لینا جائز ہے اسی طرح اگر عورت نباہ نہ کرسکتی ہو تو اس کو اجازت ہے کہ شوہر نے جو مہر وغیرہ دیا ہے اُس کو واپس کرکے اس سے گلو خلاصی کرلے۔ اور اگر شوہر آمادہ نہ ہو تو عدالت کے ذریعے سے خلع لے لے اور عدالت کے ذریعے جو خلع لیا جاتا ہے اس کی صورت یہ ہے کہ میں بیوی کے درمیان موافقت نہیں ہوسکتی تو عورت سے کہے کہ وہ اپنا مہر چھوڑ دے اور شوہر سے کہے کہ اپنا مہر چھوڑنے کے بدلے اس کو طلاق دے دے اور اگر شوہر اس کے باوجود بھی طلاق دینے پر آمادہ نہیں ہوتا تو عدالت شوہر کی مرضی کے بغیر خلع کا فیصلہ نہیں کرسکتی۔ اگر میاں بیوی کے درمیان مصالحت ہوجائے تو نکاح دوبارہ

کرنا ہوگا۔

سوال : عورت خلع پر راضی نہ ہو اور مرد زبردستی کرے اور خلع کرنے پر مجبور کیا تو کیا یہ خلع ہوگیا؟

جواب : عورت خلع پر راضی نہیں تھی اور مرد نے اس پر زبردستی کی اور خلع کرنے پر مجبور کیا یعنی مار پیٹ کر دھمکا کر خلع کیا تو طلاق ہوگئی لیکن مال عورت پر واجب نہیں ہوا اور اگر مرد کے ذمہ باقی ہو تو وہ معاف نہیں ہوا۔

سوال : میاں بیوی کے درمیان خلع ہو جائے تو اس عورت سے دوبارہ نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں ہو سکتا؟

جواب : خلع سے ایک طلاق بائن واقع ہوئی ہے۔ اس لیے تین طلاقیں نہیں ہوئی، تو دوبارہ اسی عورت سے نکاح کر سکتے ہیں۔

سوال : کیا خلع میں عدت کے نفقہ و سکنی ساقط ہو جاتے ہیں؟

جواب : اگر خلع میں ایام عدت کے نفقہ و سکنی کا ذکر نہیں آیا تو دونوں ساقط نہیں ہونگے اور اگر ان دونوں کے سقوط کی تصریح ہو تو دونوں ساقط ہو جائیں گے۔

سوال : ایک شخص کو دس پندرہ سال ہوئے اپنی بیوی کو چھوڑ کر کسی دوسرے ملک میں چلا گیا۔ اس کی بیوی کو اور سب لوگوں کو معلوم ہے۔ کہ وہ کس ملک میں رہائش پذیر ہے اپنی بیوی کے واسطے کچھ نفقہ نہ خود مقرر کیا نہ حکومت نے مقرر کیا اور نہ ہی قاضی نے مقرر کیا دس پندرہ سال کے بعد جب اپنے ملک واپس آیا۔ اب بیوی یا اس کے والدین شوہر سے دس پندرہ سال کا خرچہ شریعت کے حکم سے لے سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: گزشتہ وقت کا نفقہ طلب کرنے کا حق نہیں اس لیے کہ ایک ماہ یا زیادہ گزر جانے سے بیوی کا نفقہ اس کی گزشتہ مدت کا ساقط ہو جاتا ہے، البتہ حاکم نے نفقہ کی مقدار متعین کر دی یا زوجین نے بالاتفاق کوئی مقدار متعین کر لی ہو تو نفقہ ساقط نہیں ہوگا۔

نوٹ: اگر مرد کی طرف سے زیادتی وظلم ہو تو مطلقاً خلع کے بدلے کچھ لینا مکروہ ہے۔ اور اگر عورت کی طرف سے ہو تو پھر مہر سے زیادہ لینا مکروہ ہے۔ لیکن مہر لینا جائز ہے۔

سوال: کسی عورت کو اس کے شوہر نے طلاق دی اور عورت اپنے والدین کے مکان پر تھی اور عدت اپنے والدین کے مکان میں گزار رہی ہے تو وہ عورت کیا نفقہ کی مستحق ہے؟

جواب: طلاق کے بعد فوراً شوہر کے مکان میں چلی جائے اور وہاں عدت گزارے کیونکہ وہ شوہر کے مکان میں عدت نہیں گزار رہی ہے اس لیے اس کو نفقہ وسکنی کا حق نہیں رہا۔

سوال: ایک لڑکی کے والدین نے بچپن میں اُس کا نکاح اُس کے چچازاد سے کر دیا لیکن لڑکی کو یہ نکاح یعنی لڑکا پسند نہیں تو کیا لڑکی اُس سے خلع لے سکتی ہے؟

جواب: لڑکی کی نابالغی میں جو نکاح لڑکی کے والدین نے کر دیا ہو بالغ ہوتے ہی لڑکی کو اس کے توڑ دینے کا اختیار ہوتا ہے۔ اب لڑکا بد کردار ہے تو لڑکی کو وہاں رخصت نہ کیا جائے بلکہ لڑکے سے خلع لے لیا جائے یعنی اس کو مہر چھوڑنے کی شرط پر

طلاق دینے کے لیے کہا جائے۔

نوٹ: نابالغ نہ خود خلع کرسکتی ہے اور نہ ہی اس کا باپ کرسکتا ہے۔

سوال: کیا بیوی شوہر سے اپنے لیے الگ تھلگ کمرہ کا مطالبہ کرسکتی ہے؟

جواب: بیوی کو ایک ایسے کمرے کا حق ہے جس میں وہ دوسرے گھر کے کسی فرد کا تصرف نہ ہو لہٰذا یہ مطالبہ درست ہے۔

سوال: اگر کوئی شخص روزانہ اس قدر کما سکتا ہے جو اس کی ماں اور بیوی کو کافی نہیں ہوسکتا تو ایسی صورت میں اس پر بیوی کا نفقہ واجب ہوگا یا ماں کا؟

جواب: ماں کا نفقہ ماں کے نادار اور بیٹے کے مالدار ہونے کے ساتھ مشروط ہے اگر مالدار ہے یا لڑکا مالدار نہیں ہے بلکہ تنگ دست ہے تو اس پر ماں کا نفقہ واجب نہیں اور بیوی کا بہر صورت واجب ہے، جو شوہر کی تنگدستی یا بیوی کی مالداری پر ساقط نہیں ہوتا۔

اور اگر ماں کا شوہر موجود ہے تو اس صورت میں بھی اسکا نفقہ لڑکے پر واجب نہیں پس مذکورہ صورت میں انسب یہ ہے کہ اگر ماں اپنے نفقہ کا تحمل نہیں کرسکتی اور شوہر بھی نہیں ہے اور لڑکا جو کچھ کمائے بیوی اور ماں دونوں کو کھلائے (دونوں کا نفقہ برداشت کرے)

عدت کا بیان

سوال : ایک شخص نے اپنی بیوی کو ایک طلاق دی اب عدت گزرنے کے بعد کیا وہ رجوع کرسکتا ہے؟

جواب : اگر عورت کی عدت کی مدت گزر گئی تو رجوع نہیں کرسکتا۔

سوال : کیا عدت گزرنے کے بعد نکاح ضروری ہے یا رجوع کرسکتا ہے؟

جواب : عدت گزر چکی تو رجوع نہیں کرسکتا، اب اگر عورت منظور کرے اور راضی ہوجائے تو پھر سے نکاح کرنا پڑے گا بغیر نکاح کے نہیں رکھ سکتا اگر وہ رکھے بھی تو عورت کو اس کے پاس رہنا درست نہیں ہے۔

سوال : ایک شخص نے اپنی بیوی کو حالت حمل میں طلاق دی اب عورت دوسرا نکاح کرسکتی ہے یا نہیں؟

جواب : اس کی عدت وضع حمل ہے اس کے بعد دوسرا نکاح کرسکتی ہے۔

سوال : اگر شوہر کی شکل مسخ ہوگئی، کیا اس کی بیوی کو کونسی عدت پوری کرنی ہے؟

جواب : اگر کسی انسان کی صورت اس طرح مسخ ہوگئی ہو کہ بالکل غیر جنس میں تبدیل ہوگئی ہو تو اس کا نکاح ٹوٹ گیا اس لیے اس کی بیوی پر عدت طلاق واجب ہوگی۔

سوال : عدت والی عورت اگر اپنا حمل بذریعہ دوا ساقط کردے تاکہ عدت جلدی ختم ہوجائے تو کیا عدت ختم ہوجائے گی یا نہیں؟

جواب : اگر حمل چار ماہ یا اس سے زائد مدت کا ہو، تو اس کے اسقاط سے عدت ختم ہو جائے گی ورنہ اس کے بعد حیض گزرنے سے مدت ختم ہوگی۔

سوال : زید مع اہل وعیال کرایہ کے مکان میں رہنے لگا یہاں زید فوت ہو گیا۔ اب عورت عدت خاوند کے مکان پر گزارے یا اپنے والدین کے گھر دوسرے شہر میں گزارے کہاں عدت گزارے؟

جواب : اسی عارضی مکان میں عدت گزارنا واجب ہے۔

نوٹ : جس گھر میں عدت گزارنا واجب ہے اُسے چھوڑ کر کہیں جانا جائز نہیں ہے مگر جب کہ کوئی اُسے نکال دے یا کرایا کا مکان ہو اور مالک خالی کروالے یا کرایہ نہ ہو یا شوہر کے حصے کی جگہ رہنے کے کابل نہ ہو تب قریب ترین مکان میں جا سکتی ہے اور وہاں پر اپنی باقی عدت پوری کرلے۔

سوال : معتدہ کے لیے ڈاکٹر کے پاس جا کر دوا لانا جائز ہے یا نہیں؟

جواب : اگر ڈاکٹر کو گھر پر نہیں بلایا جا سکتا ہو اور امراض شدید ہو تو ایسی مجبوری میں ڈاکٹر کے پاس جانا جائز ہے۔

سوال : معتدہ اپنے شوہر کے مکان میں عدت گزارنے سے معذور ہے اکیلی ہے اور کوئی اس کے ساتھ نہیں رہ سکتا۔ آیا وہ کسی اور مکان میں عدت گزار سکتی ہے یا نہیں؟

جواب : اگر تنہائی کی وجہ سے جان، مال وعزت کا خطرہ ہو یا اکیلی ہو جانے کی صورت میں سخت وحشت ہوتی ہو تو دوسرے کسی قریبی مکان میں عدت گزار سکتی ہے۔

سوال : مطلقہ یا متوفی عنہا زوجہا کے پیٹ میں اگر بچہ سوکھ گیا ہو عدم وضع حمل کی صورت میں اس کی عدت کتنی مدت ہوگی؟

جــــواب: دوایا اپریشن کے ذریعہ سے رحم کی صفائی کروائی جائے اگر حمل چار ماہ یا زیادہ مدت کا تھا تو بطریق مذکورہ اسقاط سے عدت ختم ہوگئی۔ ورنہ تین ماہواری گزرنے پر عدت ختم ہوگی۔

سوال: اگر شوہر اپنی بیوی کو لے کر کسی دوسرے شہر میں بغرض روزگار کرایہ کے مکان میں قیام پذیر رہا کچھ عرصہ بعد شوہر کا انتقال ہوگیا، اب عورت اس کرایہ کے مکان میں عدت پوری کر رہی ہے مگر اس میں اتنا کرایہ دینے کی استطاعت نہیں ہے تو کیا اس سے کم کرایہ کے مکان میں یا مفت کے مکان میں منتقل ہونا اور کرایہ کے مکان کو چھوڑنا جائز ہے؟

جواب: اتنے کرایہ کی استطاعت نہ ہو تو قریب تر مکان میں جاسکتی ہے۔

سوال: شوہر کا انتقال اس کے بھائی کے گھر دوسرے محلہ میں ہوا تو اب بیوی اپنے شوہر کا منہ دیکھنے کے لیے دوسرے محلہ میں جاسکتی ہے یا کہ نہیں؟

جواب: شوہر کا چہرہ دیکھنے کے لیے گھر سے نکلنا جائز نہیں ہے۔

سوال: شوہر اپنی بیوی کو لے کر دوسرے شہر میں اپنی ہمشیرہ کے گھر بطور مہمان آیا، یا بغرض کاروبار کے آیا تھا تو وہیں شوہر کا انتقال ہوگیا کیا اب بیوی عدت وہاں گزارے گی یا اپنے شہر میں واپس آکر خاوند کے گھر گزارے؟

جــــواب: اگر شوہر کا گھر جائے اقامت سے سفر کی مسافت کم ہو تو شوہر کے گھر آکر عدت گزارے اور مسافت سے زیادہ ہو جائے تو اقامت ہی میں عدت پوری کرے۔

سوال: رخصتی نہیں ہوئی اور خلوت صحیحہ بھی نہیں ہوئی اور شوہر کا انتقال ہوگیا اب عدت میکے میں گزار سکتی ہے یا نہیں؟

جواب : چونکہ شوہر کی موت کے وقت سکونت بیوی اپنے والدین کے پاس تھی اس لیے عدت وہیں میکے میں گزارے۔

سوال : کسی عورت کے شوہر کا انتقال بیرون ملک ہوا۔ جسد خاکی ایک ماہ بعد اپنے ملک میں پہنچا۔ اس کی عدت کب شروع ہوگی؟

جواب : جس وقت شوہر نے بیرون ملک وفات پائی اُسی وقت سے عدت شروع ہو جائے گی۔ جو لوگ کہتے ہیں کہ جسد خاکی آنے پر عدت شروع ہوگی بالکل غلط ہے۔

سوال : اگر شوہر انتقال کر جائے تو عورت کے لیے عدت وفات کی مدت کتنی ہوگی؟

جواب : عدت وفات چار مہینے دس دن ہوگی۔

سوال : حیض والی عورت کی عدت کی مدت کتنی ہوگی؟

جواب : حیض والی عورت کی مدت تین حیض ہوگی۔

سوال : عدت المور دِنوں سے شمار ہوگی یا مہینوں سے شمار ہوگی؟

جواب : اگر شوہر قمری مہینے کی پہلی تاریخ کو فوت ہوا ہے تو اب اس کی عدت جب چار ماہ دس دن سے شمار ہوگی، ورنہ دنوں کے حساب سے ایک سو تیس دن شمار ہوگی۔

نوٹ: سوگ کے لیے سیاہ کپڑا پہننا جائز ہے۔ اگر سوگ کے لیے نہ ہو تو مطلقاً جائز ہے۔

سوال : ایک مطلقہ عورت کی عدت حیض سے شروع ہوئی مگر تین حیض مکمل ہونے سے پہلے اس کا خون بند ہو گیا اب یہ عورت عدت کیسے پوری کرے؟ اگر دو حیض آنے کے بعد حیض بند ہو گیا اب صرف ایک مہینہ گزر جانے سے اس کی عدت ختم ہو جائے گی یا کہ نہیں؟

جواب: اگر یہ عورت سن ایاس کو پہنچ چکی ہے تو نئے سرے سے عدت مہینے سے شروع کرے، مگر چونکہ انقطاع حیض کے چھ مہینے گزرنے کے بعد حکم ایاس ہوتا ہے اس لیے چھ مہینے کے بعد مزید تین ماہ عدت کے ہوں گے اگر سن ایاس کو نہیں پہنچی تو تیسرے حیض کا انتظار کرے۔ سن ایاس ۵۵ سال ہونے پر شروع ہوتا ہے۔

سوال: اگر شوہر کے انتقال کے بعد بیوی کا نان ونفقہ کا انتظام نہیں ہے تو بیوی اپنے والدین کے گھر عدت گزار سکتی ہے یا نہیں؟

جواب: اگر شوہر کے مکان پر عدت گزارنے کا انتظام نہیں ہے تو اپنے والدین کے گھر میں گزارے (فقط واللہ اعلم)

سوال: ہندہ کا شوہر وظیفہ زوجیت کے قابل نہیں یہ مشہور ہے کہ اب شوہر مذکورہ نے ہندہ کو طلاق دے دی ہے اس پر عدت ہے یا نہیں اور اگر ہے تو کتنی ہے؟

جواب: اگر خلوت صحیحہ کے بعد طلاق دی ہے یعنی میاں اور بیوی میں تنہائی ہو چکی ہے تو عدت اس پر تین حیض واجب ہے ورنہ نہیں۔ یعنی اگر تنہائی سے پہلے طلاق دے دی تو عدت نہیں۔

سوال: زاہدہ کو حیض بالکل نہیں آتا۔ اور خوب جوان ہے، اس کے شوہر نے اس کو طلاق دے دی ہے تو اس کی کیا عدت ہوگی؟

جواب: اگر شوہر اس سے وظیفہ زوجیت ادا کر چکا ہے تو اس کی مدت تین ماہ ہے اگر ہم بستری نہیں کی ہے تو اس پر عدت واجب نہیں۔ (فقط واللہ اعلم)

اگر فقط خلوت صحیحہ کی ہے تب بھی عدت ہے۔

سوال: جس عورت کا شوہر انتقال کر جائے تو اس کے لیے دوران عدت کون کون سی چیزیں ممنوع ہیں؟ گھر سے شادی یا تقریب میں شرکت کر سکتی ہے یا نہیں، اور کسی رشتہ دار کے گھر جانا یا کسی عورت کی عیادت کے لیے جانا کیسا ہے؟

جواب: عورت کے لیے عدت کے دوران ہر قسم کی زینت اختیار کرنا ممنوع ہے۔ مثلاً: خوب صورت کپڑے پہننا، خوشبو لگانا، تیل لگانا، آنکھوں میں سرمہ لگانا، مہندی لگانا، بالوں میں کنگھی کرنا وغیرہ اس لیے معتدہ عورت کے لیے گھر سے نکلنا مطلق جائز نہیں، البتہ بیوہ کے پاس ضروری اخراجات کے لیے کچھ نہ ہو اور کوئی انتظام کرنے والا نہ ہو تو مکمل پردے میں کسب معاش کی حاجت سے گھر سے باہر نکل سکتی ہے۔

اس صورت میں بھی رات گھر میں گزارنا ضروری ہے، شادی کی تقریبات اور عیادت وملاقات وغیرہ امور چونکہ ضرورت میں داخل نہیں ہیں اس لیے ان کے لیے گھر سے باہر نکلنا جائز نہیں۔

اگر آنکھوں میں سرمہ بطور دوا یا سر میں تیل کسی بیماری کی وجہ سے ڈالے یا مالش کروائے تو بلا کراہت جائز ہے۔

حلالہ کا بیان

سوال: زید نے اپنی بیوی کو غصہ کی حالت میں تین طلاق دے دی مگر معلوم ہوا کہ اس کی بیوی حالت حیض میں تھی۔ بعد میں زید نے مصلحتہً دوران عدت میں اپنے دوست سے برائے حلالہ نکاح کرادیا تاکہ ہندہ مجھ سے متنفر نہ ہو جائے تو یہ نکاح ثانی ہوا یا کہ نہیں؟

جواب: حالت حیض میں دی ہوئی طلاق بھی واقع ہو جاتی ہے اگرچہ ایسا کرنے سے شوہر گناہ گار ہوتا ہے۔ اسی طرح تین طلاق ایک دم دینا بھی گناہ ہے مگر وہ بھی واقع ہو جاتی ہے اس لیے صورت مسئولہ میں طلاق مغلظ بغیر حلالہ کے اس کو رکھنے کی کوئی صورت نہیں ہے۔ حلالہ کے لیے دوسرے شخص سے نکاح کرنے کے واسطے پہلی عدت کا گزرنا ضروری ہے۔ عدت میں نکاح حرام ہے وہ نکاح نہیں بلکہ زنا ہوتا ہے۔

سوال: زید نے اپنے دوست سے برائے حلالہ ہندہ کا نکاح کرادیا دوست نے نکاح کے بعد مباشرت بھی کی تو یہ نکاح وغیرہ درست ہوا یا نہیں؟

جواب: اگر دوست کو معلوم تھا کہ ہندہ کی عدت ختم نہیں ہوئی تو یہ نکاح منعقد ہی نہیں ہوا بلکہ زنا ہوا ہے زید، دوست اور ہندہ سب ہی گناہ کے مرتکب ہوئے ہیں سب کو توبہ لازم ہے اور اس نام نہاد نکاح ومباشرت سے ہندہ پہلے شوہر کے لیے حلال نہیں ہوئی۔

سوال: ایک نابالغ لڑکا جس کی عمر تیرہ یا چودہ سال ہے لیکن وہ جماع کرنے پر قادر ہے تو کیا اُس کے حلالہ سے عورت پہلے خاوند کے لیے حلال ہو سکتی ہے یا کہ نہیں:؟

جواب: حلالہ کے لیے محلل (حلالہ کرنے والے) کا بالغ ہونا ضروری نہیں صرف جماع پر قادر ہونا ضروری ہے اس لیے فقہاء کرام نے (قریب البلوغ لڑکے) جو جماع پر قادر ہو بالغ کے حکم میں داخل کیا ہے لہٰذا صورت مسئولہ میں اگر یہ نابالغ جماع پر قادر ہے تو اس کا حلالہ کرنا صحیح ہے۔

سوال: اگر حلالہ کے نکاح میں وطی کے دوران کنڈوم (ساتھی) استعمال کیا جائے اور اس کے ساتھ مباشرت ہو تو کیا اس طریقے سے عورت پہلے شوہر کے لیے حلال ہو جائے گی یا کہ نہیں؟

جواب: حلالہ کے نکاح میں مرد کا ادخال ذکر ضروری ہے۔ تاکہ دونوں کو کچھ لذت حاصل ہو انزال کرنا ضروری نہیں۔ لہٰذا اگر کنڈوم کے ساتھ لذت حاصل ہوتی ہو تو یہ وطی (جماع) پہلے شوہر کے لیے محلل بن سکتی ہے ورنہ نہیں۔

نوٹ: نکاح حلالہ کے بعد اگر عورت اسی شوہر کے ہاں رہنے پر راضی ہو جائے تو اُس کو پہلے شوہر کے ہاں واپس آنے کے لیے زبردستی مجبور نہیں کیا جائے گا۔ حلالہ کرنے کے بعد عورت دوسرے شوہر کے ہاں اپنی عدت گزار کر پہلے شوہر کے ہاں آئے گی۔ اس دوران اس کے لیے پہلا شوہر بالکل اجنبی ہوگا۔ اور اُس سے پردہ لازمی ہوگا۔

متفرق مسائل کا بیان

سوال : کیا عورت اپنے شوہر کا نام لے کر پکار سکتی ہے؟

جواب : بیوی کا شوہر کو نام لے کر پکارنا مکروہ اور منع ہے کیونکہ اس سے بے ادبی ہے لیکن ضرورت کے وقت نام لینا درست ہے۔

سوال : عطر یا کسی اور خوشبو میں اپنے کپڑے بسانا اس طرح کہ غیر مردوں تک اس کی خوشبو جائے کیا یہ درست ہے؟

جواب : اس طرح کپڑوں میں یا جسم پر خوشبو لگانا درست نہیں ہے۔

سوال : کیا خواتین اپنے سر کے بال منڈوا سکتی ہیں یا نہیں؟

جواب : بغیر کسی عذر کے بال منڈوانا حرام ہے۔

سوال : حیض کی حالت میں شوہر کا بیوی سے مباشرت کرنا کیسا ہے؟

جواب : حیض کی حالت میں شوہر کا بیوی سے مباشرت کرنا حرام ہے۔ اگر جائز سمجھے تو کافر ہے۔

سوال : شوہر کے ساتھ جو باتیں رات کو ہوتی ہیں یا کوئی معاملہ پیش آتا ہے تو اس کو کسی دوسری عورت سے کرنا کیسا ہے؟

جواب : بڑا گناہ ہے حدیث شریف میں ہے کہ عورت کو ان بھیدوں کا کسی دوسری عورت کو بتانے پر سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کا غصہ اور غضب ہوتا ہے۔

سوال : کوئی عورت کسی کے گھر مہمان آئی ہوئی ہے اور باہر دروازے پر سائل آیا ہے تو اس گھر سے اس سائل کو کھانا یا کوئی اور چیز دینا کیسا ہے؟

جواب : گھر والوں کی اجازت کے بغیر کوئی بھی چیز سائل کو دینا درست نہیں گناہ ہے۔

سوال : عورت کا دینی نقطہ نظر سے فیشن کرنا کیسا ہے؟

جواب : اسلام ،،فطرت کش،، یعنی فطرت کو ختم کرنے والا نہیں بلکہ ،،فطرت نواز،، ہے۔ وہ فطری تقاضوں اور خواہشوں پر روک نہیں لگاتا۔ جہاں تک عورت کا آرائش اور زیب وزینت کا تعلق ہے وہ تو عورت کو اجازت دیتا ہے کہ اخلاقی حدود میں رہ کر بناؤ سنگھار کرے۔ اور اعتدال پر حسن وآرائش کرے اور خوبصورت بنے۔

حضور پاک ﷺ نے نہ صرف اس کی اجازت دی ہے بلکہ بسا اوقات خود اس کی ہدایت بھی فرمائی ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ عورت اللہ تعالیٰ کی بہترین مخلوق ہے مرد کے لیے ایک نعمت اور انسانیت پر احسان ہے، اسلام عورت کو بلند مقام دیتا ہے اور کہتا ہے کہ اپنی فطری آرائش کے جذبے کو ضرورت سے زیادہ نہ دباؤ۔

اسلام نے عورت کو سونا چاندی ریشم وغیرہ کے استعمال کی اجازت دی ہے، تاکہ ان چیزوں کی مدد سے وہ اپنا حسن بڑھائے، اپنے فطری تقاضوں کو پورا کرے۔ اسلام کے نزدیک عورت کا بناؤ سنگھار ایک پسندیدہ فعل ہے۔

حدیث شریف میں عورت کے متعلق کہا گیا ہے کہ وہ اپنے جسم کی آرائش کرے، اچھا لباس پہنے، زیورات پہنے، عطر اور مہندی لگائے، صاف ستھری رہے مگر ان سارے کاموں کے ساتھ اسلام نے یہ شرط بھی لگائی ہے کہ نسوانی حسن کی نمائش

صرف گھر والوں اور شوہر کے لیے ہے دوسروں کے لیے نہیں ہے۔

سوال : کیا عورت کا چہرہ اور ہتھیلیوں کو مرد حضرات دیکھ سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب : بلا ضرورت شدیدہ عورت کا چہرہ اور ہتھیلیوں کو دکھانا جائز نہیں کیونکہ اس سے عادۃً فتنہ کا اندیشہ ہوتا ہے۔

سوال : عورت کا ستر کیا ہے؟

جواب : عورت کا کل بدن، چہرہ، اور ہتھیلیوں کے علاوہ ستر ہے۔

سوال : کیا ایک عورت دوسری عورت کا موضع ستر دیکھ سکتی ہے یا کہ نہیں؟

جواب : عورت کا کل بدن بجز چہرہ اور ہتھیلیوں کے ستر ہے۔نہیں دیکھ سکتی۔

سوال : عورت اپنے محرم کے سامنے جسم کا کتنا حصہ کھول سکتی ہے؟

جواب : عورت اپنے محرم رشتہ داروں جیسا کہ باپ، بھائی، لڑکے وغیرہ ان کے سامنے اپنے جسم کا صرف اتنا حصہ کھول سکتی ہے جتنا گھر کے کام کاج کا نقل وحرکت کرتے ہوئے کھولنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ ہر وقت برقعہ اوڑھے رکھنا لازمی نہیں ہے۔

سوال : کسی عورت کو علامات بلوغ، حیض، احتلام اور حمل نہ ہوں تو کس عمر میں وہ بالغ سمجھی جائے گی؟

جواب : اگر کوئی علامات بلوغ نہ ہوں تو اس صورت میں پندرہ سال کی عمر سے اس کو بالغہ سمجھا جائے گا۔

سوال : مانع حمل ذرائع استعمال کرنا کیسا ہے؟

جواب : بلا کسی سخت ضرورت کے محض اولاد کو بوجھ سمجھ کر ایسے ذرائع استعمال کرنا

جس سے اولاد نہ ہو یا حمل ضائع کر دینا یا منع حمل کے لیے ادویات استعمال کرنا ناجائز ہے اور حمل کو برباد کر دینا گناہ کبیرہ ہے۔

سوال : کیا عورتیں دکان پر بیٹھ کر تجارت کر سکتی ہیں؟

جواب : عورتوں کا دکان پر بیٹھ کر تجارت کرنا جائز نہیں ہے کہ بے حجاب ہو کر دکان پر بیٹھ کر غیر محرم کے ساتھ تجارت کریں۔ اگر پردہ میں ہو یا گھر پر ہو تو بالکل جائز ہے۔

سوال : عورت کو شادی کے وقت جہیز دیتے ہیں اور اسی طرح شوہر کے والدین اس کو زیورات دیتے ہیں۔ اُن سب چیزوں کا مالک کون ہے؟

جواب : جو کچھ عورت کے والدین نے جہیز میں دیا ان کی مالک عورت ہے عورت کے والدین یا شوہر کے والدین ان چیزوں کے مالک نہیں ہیں اور جو کچھ سسرال کی طرف سے زیورات یا کپڑے وغیرہ لے کر آئی ہیں یہ رواج کے اُوپر موقوف ہے۔ جہاں جو رواج ہوگا اس کے مطابق عمل کر کے اس کی ملکیت سمجھی جائے گی۔ لیکن زیورات جب تک اُس کے نام نہیں کر دیے اُس کے نہیں ہوں گے۔

سوال : لڑکی کے والدین لڑکی کو شوہر کے ساتھ کھانا کھانے سے منع کر دیں تو اس کے لیے شریعت میں کیا حکم ہے؟

جواب : شوہر کے ساتھ کھانا کھانا عورت کا شرعاً درست ہے عورت کے والدین کو اس سے نہیں روکنا چاہیے۔ اور یہ حق لڑکی کے سسرال والوں کو بھی نہیں ہے۔

سوال : عورت کے لیے والدین کا حکم ماننا ضروری ہے یا خاوند کا ضروری ہے؟

جواب : علی قدر مراتب دونوں کا حکم ماننا ضروری ہے جو امور شوہر کے متعلق ہیں ان میں شوہر کی اطاعت ضروری ہے اور جو امور والدین کے متعلق ہیں یا ان کی

خدمت وراحت کے ہیں ان میں والدین کی اطاعت لازم ہے یہ نہیں کہ ایک کی وجہ سے دوسرے کے حقوق ادا نہ کرے۔

سوال : شرعاً حالت حمل میں کس وقت تک مجامعت درست ہے ساتٍ، آٹھ، ماہ کی حاملہ سے مجامعت کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب : اپنی بیوی سے مجامعت کرنے میں حالت حمل میں کچھ حرج نہیں ہے۔ ساتویں، آٹھویں ماہ میں بھی مباشرت درست ہے شرعاً کچھ ممانعت نہیں ہے لیکن جس حالت میں مضرت ہو اس حالت میں بچنا بہتر ہے شرعی ممانعت کچھ نہیں ہے۔

سوال : عورت کے دودھ کو کسی دوائی میں ڈال کر اس سے انتفاع حاصل کرنا کیسا ہے؟

جواب : عورت کے دودھ کو کسی دوائی میں ڈالا جائے جائز نہیں اور اگر ڈال دیا تو اب اس کا کھانا اور لگانا ناجائز اور حرام ہیں اسی طرح دوا کے لیے آنکھ میں یا کان میں دودھ ڈالنا بھی جائز نہیں۔

نوٹ : خلاصہ یہ عورت کے دودھ سے کسی طرح کا نفع اُٹھانا اور اس کو اپنے کام میں لانا درست نہیں ہے۔ اسی طرح اگر مرد نے عورت کی چھاتی چوسی اور دودھ اُتر آیا تو تھوک دینے کا حکم ہے

سوال : شوہر نے مرض وفات میں اپنی بیوی کو طلاق دی تو پھر مر گیا تو کیا وہ وراثت کی حق دار ہے یا نہیں؟

جواب : بیماری کی حالت میں کسی نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی پھر عورت کی عدت ابھی پوری نہیں ہوئی تھی کہ اس بیماری میں مر گیا تو شوہر کے مال میں سے بیوی کا جتنا

حصہ ہوتا ہے۔ اتنا عورت کو بھی ملے گا چاہے۔ ایک طلاق دی ہو یا دو یا تین اور چاہے طلاق رجعی دی ہو یا بائن سب کا ایک ہی حکم ہے۔ اور اگر عدت ختم ہو چکی تھی تب وہ مر گیا تو وراثت کا کوئی بھی حصہ نہیں پائے گی۔

سوال : حالت حمل میں عورت کو مٹی کھانے کی رغبت ہوتی ہے تو عورت کو مٹی کھانا جائز ہے یا نہیں ہے؟

جواب : عورت کو اتنی مقدار میں مٹی کھانے کی اجازت ہے کہ صحت کے لیے مضر نہ ہو۔

سوال : لڑکیوں کا ختنہ کرنا اسلام میں ہے یا نہیں؟

جواب : قوی بات یہ ہے کہ عورتوں کی ختنہ سنت نہیں ہے جائز ہے۔ یہ عموماً اہل عرب میں رواج ہے ہمارے ہاں نہیں ہے۔

سوال : شوہر نے بیوی کو طلاق دی اور رجوع نہیں کیا رجوع سے قبل بیوی کو سفر میں لے جانا جائز ہوگا یا نہیں؟

جواب : اگر ابھی رجعت نہیں کی ہو تو عورت کو اپنے ساتھ سفر میں لے کر جانا جائز نہیں ہے اور عورت کو اس کے ساتھ جانا درست نہیں ہے۔

سوال : نومولود کے کان میں اگر عورت اذان و اقامت دے تو کافی ہے؟

جواب : اگر عورت نے اذان اور اقامت کہہ دی وہ کافی ہے دوبارہ کہنے کی ضرورت نہیں ہے۔

سوال : کوئی عورت کسی ملک کی سربراہ بن سکتی ہے یا نہیں؟

جواب : جو عورت امامت صغریٰ کے قابل نہیں تو پوری حکومت کی امامت کبریٰ اسے

کیسے حوالے کی جا سکتی ہے۔ ویسے بھی روایت میں آیا ہے کہ وہ قوم ذلیل ہوتی ہے۔ جس کی بادشاہت عورت کے پاس ہوتی ہے۔

سوال: عورت کی محنت کی کمائی جس میں بے پردگی ہو کھانا شرعاً جائز ہے یا کہ نہیں؟

جواب: عورت کے ذمہ پردہ لازم ہے تاہم بے پردگی کی وجہ سے اس کی حلال کمائی کو ناجائز کہنا درست نہیں۔

سوال: کیا عورت کو کھانے کی تیاری کے دوران کھانا کھانا شرعاً جائز ہے یا کہ نہیں؟

جواب: عورت کو روٹی وغیرہ پکانے کے دوران بھی کھانا کھالینا شرعاً جائز ہے۔

سوال: کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ بیوہ جو عقد ثانی میں آتی ہے ترکہ میں اس کا اور اس کے بچوں کا حصہ کم ہوتا ہے شرعاً کیا حکم ہے؟

جواب: یہ خیال بالکل غلط ہے اس کا جتنا حصہ ہے وہ ضرور اس کی مستحق ہے، عقد ثانی کی وجہ سے ہرگز حصہ میں کمی نہیں آئے گی، اولاد بھی پورے حصے کی حق دار رہے گی۔ جبکہ وہ اولاد موجودہ شوہر سے ہو ورنہ کوئی حق نہیں ہے۔

سوال: مقدمات کے فیصلے کرنے کے لیے عورت کو قاضی بنانا شرعاً درست ہے یا نہیں؟ اگر وہ شریعت کے مطابق فیصلہ کرے تو قابل اعتبار ہوگا یا نہیں؟

جواب: جن امور میں عورت کی شہادت معتبر ہے ان امور میں اس کا فیصلہ بھی معتبر ہوگا جب کہ وہ شریعت کے مطابق ہو لیکن اس کو قاضی بنانے والا گناہ گار ہوگا۔ جن امور میں اس کی شہادت معتبر نہیں ان امور میں فیصلہ بھی معتبر نہیں۔

سوال: کیا مردہ عورت کے پاؤں پر مہندی لگانا جائز ہے؟

جواب: میت کو مہندی نہیں لگانی چاہیے یہ بالکل ناجائز ہے۔ یہی حکم سرمہ لگانے

بال کاٹنے اور آئی برو بنانے کا ہے۔

سوال : ایک شخص ایسا ہے کہ بالکل ضعیف ہو چکا ہے اس کی پانچ بیٹیاں ہیں جو شادی ہو جانے کی وجہ سے اپنے اپنے گھروں میں آباد ہیں اس شخص کی خدمت اس کا نواسہ کرتا ہے تو ایسی صورت میں اپنے نواسے کے نام کھیت یا مکان لکھ سکتا ہے یا نہیں؟

جواب : اگر لڑکیوں کو نقصان پہنچانا مقصود نہ ہو بلکہ واقعۃً نواسے کو حق خدمت کے طور پر معاوضہ کی حیثیت سے دینا چاہتا ہے تو خدمت کے موافق دینا درست ہے۔ ویسے تو ساری جائیداد کی وصیت بھی درست ہے لیکن باقی اولاد کے حقوق بھی مدنظر رکھنے چاہئیں۔

اس کے علاوہ اگر اُس نے مرض الموت میں جائیداد اپنے نام لگوائی تو صرف تہائی 1/3 ادا کیا جائے گا باقی میں سے وراثت دوسروں کو بھی ملے گی۔

سوال : عورتوں کے لیے پردہ کے لحاظ سے جیٹھ اور دیور میں کیا فرق ہے؟

جواب : جیٹھ اور دیور میں پردہ کے لحاظ سے کوئی فرق نہیں ہے۔

سوال : جس مکان میں پورا خاندان ایک ساتھ رہتا ہو۔ وہاں پر پردہ قائم رکھنے کی صورت (جب کہ جیٹھ اور دیر یکے بعد دیگرے آتے جاتے ہوں) کیا ہے؟

جواب : باقی بدن تو چھپا رہتا ہی ہے چہرہ بھی سامنے نہ کریں اور نامحرم کے ساتھ خلوت کا موقع کبھی نہ آنے دیں، ہنسی مذاق سے پورا احتیاط رکھیں۔ یہ اس وقت جب کہ مکان میں تنگی کی وجہ سے اتنی گنجائش نہ ہو کہ نامحرم کی آمد کے وقت مکان کے اندرونی حصہ میں چلی جائیں یا پردہ درمیان میں لٹکا دیں اگر گنجائش ہو تو چہرہ چھپا کر

بھی سامنے آنے سے اجتناب کریں۔ یہ تو عورتوں کے حق میں ہے۔

مردوں کے حق میں یہ ہے کہ جب مکان میں جائیں اطلاع کر کے جائیں اور نگاہ نیچی رکھیں ہنسی مذاق بھی نہ کریں اور خلوت سے پوری احتیاط کریں۔

سوال : ایک عورت مالک نصاب نہیں ہے لیکن اس کا مہر نصاب سے زیادہ شوہر کے ذمہ باقی ہے لیکن فی الحال نہیں مل سکتا تو مہر کی حقدار ہونے سے عورت مالدار کہلائے گی اور اس پر قربانی واجب ہوگی؟

جواب : شوہر کے ذمہ باقی مہر رہنے سے وہ مالدار نہیں ہے اور اس لیے اس پر قربانی واجب نہیں ہے۔

سوال : کیا شوہر اپنی بیوی کی طرف سے قربانی کر سکتا ہے یا نہیں؟

جواب : شوہر پر عورت کی طرف سے قربانی واجب نہیں ہے۔

سوال : میرا ایک بچہ ہے جس کی عمر پانچ برس کی ہے۔ وہ اس کی ماں کے پاس ہے۔ ماں کے اخلاق خراب ہیں، اس بنا پر میں بچہ کو لے سکتا ہوں یا نہیں؟ کیونکہ مجھے اندیشہ ہے کہ بچے کے اخلاق خراب نہ ہو جائیں تو اس کی گنجائش ہے یا نہیں؟

جواب : پرورش کا حق والدہ کے پاس ہے وہ اس بچے کو اس وقت تک اپنے پاس رکھ سکتی ہے۔ جب تک اس کو کھانے پینے پہننے اور ناپاکی رفع کرنے میں ماں کی ضرورت پڑے اور اس کی مدت لڑکے کے لیے سات سال اور لڑکی کے لیے نو برس ہے یا حیض آنے تک، اگر خدانخواستہ ماں مرتد ہو جائے (نعوذ باللہ) یا بد چلن ہو جائے یا پاگل ہو جائے یا بچہ کے غیر محرم کے ساتھ نکاح کر لے جس سے بچہ کی حفاظت نہ کر سکے تو

والدہ کا حق پرورش باطل ہو جاتا ہے کہ مقدم حق داروں کے ہوتے ہوئے آپ کو بچہ لینے کا حق نہیں پہنچتا۔ اگر ماں کے پاس رہتے ہوئے بچے کے اخلاق بگڑنے کا خطرہ ہو یا مرتد ہوگئی ہے اور بچے کا بھی مرتد ہونے کا خطرہ ہو تو باپ اُس کو واپس لے لے گا۔

سوال: عورت کے سر پر بیماری ہے۔ ڈاکٹر یا طبیب کی رائے ہے کہ بال منڈا لے تب علاج مفید ہوگا آیا ایسی صورت میں بال کے حلق کی شرعاً اجازت ہے یا نہیں؟

جواب: جب بال منڈائے بغیر علاج معالجہ مفید نہیں ہے تو مجبوراً بال منڈانے کی اجازت ہے۔

سوال: عورت کے داڑھی یا مونچھ کے بال نکل آئیں تو کیا اس کو منڈائے یا نہیں؟

جواب: منڈا سکتی ہے، بلکہ عورت کو داڑھی کے بال صاف کر دینا لازمی ہے۔

سوال: حائضہ عورت کا ناپاکی کی حالت میں بستر سے علیحدہ رہنا بے غسل کھانا نہ پکانا چھوت کے خیال سے جو چھوئے اس پر بھی غسل ضروری ہونا ناپاکی کی حالت میں کپڑے برتن وغیرہ دھونا بڑا گناہ کہنا کیسا ہے اسی طرح نفساء کو بھی بلکہ اس کے ہاتھ کا پکا ہوا حرام پاک ہونے تک سمجھنا کیسا ہے؟

جواب: حائضہ اور نفساء سے اتنا پرہیز کرنا اور اس کے پکائے ہوئے کھانے اور چھوئے ہوئے برتن وغیرہ سے احتراز کرنا اور اس کا بستر علیحدہ رکھنا یہود کا طریقہ ہے اسلام نے اس سے منع کیا ہے۔ البتہ صحبت وغیرہ جو امور ناجائز ہیں۔ ان سے بچنا ضروری ہے۔ ہمارے پیارے نبی محمد مصطفےٰ ﷺ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے

ایام مخصوصہ میں ان کے ساتھ کھاتے پیتے تھے۔

سوال : عورتوں کو اپنے شوہر کے ساتھ برقع اوڑھ کر گھومنا کیسا ہے؟

جواب : آج فتنہ وفساد کی وجہ سے مساجد میں نماز کے لیے عورتوں کا آنا بدرجہ اولیٰ ممنوع ہے، جبکہ دینی امور میں عورتوں کے نکلنے کا حکم یہ ہے تو پھر شوہروں کے ساتھ گھومنا تو دینی ضرورت نہیں۔ بلکہ نصریٰ کا شعار اور طریقہ ہے، بلاضرورت بازار جانا ممنوع ہے۔ اگر ضرورت ہو تو جائز ہے۔

سوال : عورتوں کے لیے بنیان، شلوار، جاکٹ قمیض پہننے کا کیا حکم ہے؟

جواب :اگر یہ مردوں اور یا کفار کا مخصوص شعار نہیں تو جائز ہے ورنہ ناجائز ہے۔

سوال : زید کی بیوی ہندہ زچگی کی وجہ سے میکے چلی گئی ہے زید نے کہا کہ میری ماں کی خدمت کرو تو ہندہ نے کہا کہ خدمت کے لیے کوئی دوسری عورت رکھ لو میں خدمت نہیں کروں گی؟

جواب : شرعاً ہندہ کے ذمہ شوہر کی ماں کی خدمت واجب نہیں ہے۔لیکن اخلاقی طور پر اس کا خیال کرنا چاہیے کہ وہ اس کے شوہر کی ماں ہے اور اپنی ماں کی طرح اس کو بھی راحت پہنچائے، اور شوہر کی اطاعت کرے۔ آخر جب ہندہ کو ضرورت پیش آتی ہے۔ تو شوہر کی ماں اس کی خدمت کرتی ہے اس طرح آپس کے تعلقات خوش گوار رہتے ہیں اور مکان آباد رہتا ہے۔ البتہ شوہر کو بھی چاہیے کہ اپنی بیوی سے نرمی اور شفقت کا معاملہ کرے، اس کو سمجھائے کہ میں تمہاری ماں کا احترام کرتا ہوں اور اُن کو اپنی ماں کی طرح سمجھتا ہوں تم بھی میری ماں کو اپنی ماں کی طرح سمجھو۔

نوٹ : اپنی بیوی پر اُس کی طاقت سے زیادہ بوجھ نہ ڈالے۔

سوال: کیا عورتوں کا ذبیحہ درست ہے؟

جواب: بعض لوگ عورتوں کا ذبیحہ درست نہیں سمجھتے یہ خیال غلط ہے عورت، سمجھدار بچہ اور بچی کا ذبیحہ درست ہے۔ اگر چہ حیض ونفاس کی حالت میں ذبح کیا ہو۔

سوال: زید کی بیوی ہندہ سے پہلے بچے کی ولادت کے وقت زید نے گھر پر زچگی کا بندوبست کیا لیکن بچہ کسی طرح نہ ہوا مجبوراً ہسپتال لے جانا پڑا اور اپریشن کے ذریعہ سے بچہ کی پیدائش ہوئی، ہسپتال میں پردے کا کوئی انتظام نہیں دوسرے بچے کی ولادت کا وقت قریب ہے گھر پر انتظام میں جان کو خطرہ ہے ایسی حالت میں زید کیا کرے؟

جواب: جب جان کے لالے پڑ جائیں تو بے پردگی انتہائی مجبوری کا باعث ہے نہ اختیاری ہے نہ ہی خوشی سے، اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی مجبوریوں کو خوب جانتا ہے۔ کوئی گناہ نہیں ہے۔

سوال: کوئی شخص اپنے محلّہ کی غیر محرم عورتوں کو پردہ میں رکھ کر حیض ونفاس کا مسئلہ، نماز، روزہ، پاکی ناپاکی کے بارے میں وعظ ونصیحت سنائے اور بتلائے تو یہ جائز ہے یا کہ نہیں؟

جواب: جائز ہے۔ حضور ﷺ سے بکثرت ثابت ہے لیکن اگر فتنہ کا اندیشہ ہو تو احتیاط کرنا چاہیے، خاص کر حیض ونفاس کے مسائل اپنی محرم عورتوں کو سمجھا دے اور وہ دوسری عورتوں کو سمجھا دیں جیساء کہ ازواج مطہرات رضی اللہ عنہا سمجھایا کرتیں تھیں غیر محرم عورتوں کے ساتھ خلوت ہرگز نہ کرے کہ یہ ممنوع ہے۔

سوال : ضروریات دین کن چیزوں کو کہتے ہیں؟

جــــواب : ضروریات دین ان چیزوں کو کہتے ہیں جن کا حضرت محمد ﷺ کے دین سے ہونا قطعی اور یقینی اور حد تواتر وشہرت عام تک پہنچ چکا ہو حتیٰ کہ عام بھی جانتے ہوں کہ یہ چیزیں نبی الکریم ﷺ کے دین سے ہیں۔ جیسے توحید، رسالت، ختم نبوت، حیات بعد الموت، سزا وجزا، اعمال، نماز، زکوٰۃ کی فرضیت، شراب، اور سود کی حرمت۔

سوال : فطرت دین کے کیا معنی ہیں؟

جواب : انسان میں پیدائشی صلاحیت واہلیت کہ وہ بغیر کسی ماحول کے اثر کے دین اسلام کی چیزوں کو قبول کرے۔ ہر بچہ فطرت اسلام پر پیدا ہوتا ہے۔

سوال : عورتیں اپنے خاوند کے جنازہ پر چوڑیاں توڑتی ہیں اس کا کیا حکم ہے؟

جــــواب : چوڑیاں توڑ کر ضائع کرنا غلطی ہے، اُتار کر رکھ لیں، جب عدت ختم ہو جائے پھر دوبارہ پہن لیں۔

سوال : رواج ہے کہ کمسن دودھ پیتے بچے کی وفات پر ماں معصوم بچے کو دودھ بخشتی ہے اس کی اصل کیا ہے اور شرعی حقیقت کس قدر ہے؟

جواب : یہ دودھ بخشنا شرعاً بے اصل ہے۔

سوال : بعض مقامات پر شوہر کو بندہ کہا جاتا ہے مثلاً کہتے ہیں،، شاہد رحیلہ کا بندہ ہے،، اس طرح کسی عورت یا اُس کے شوہر کے متعلق پوچھا جائے کہ یہ کون ہے تو وہ کہتی ہے کہ یہ میرا بندہ ہے۔ واضح فرمائیں کہ کسی انسان کو عورت کا بندہ کہنا درست ہے؟

جـــــواب : اس محاورہ میں بندہ سے مراد شوہر ہوتا ہے اس لیے یہ شرک نہیں ہے۔ جائز ہے۔

سوال : جب کوئی نیک مرد انتقال کرتا ہے۔ تو اسے جنت میں ستر حوریں خدمت کے لیے دی جائیں گی۔ لیکن جب کوئی عورت انتقال کرتی ہے تو اس کو کیا دیا جائے گا۔

جواب: وہ اپنے جنتی شوہر کے ساتھ رہے گی اور جنت کی حوروں کی سردار ہوگی۔ جنت میں سب کی عمر اور قد برابر ہوگا، اور بدن نقائص سے پاک ہوگا۔ شناخت حلیہ سے ہوگی جن خواتین کے شوہر جنتی ہوں گے وہ تو اپنے شوہروں کے ساتھ ہوگی اور حور عین کی ملکہ ہوں گی اور جن خواتین کا یہاں نکاح نہیں ہوا ان کا جنت میں کسی سے نکاح کر دیا جائے گا۔ بہر حال دنیا کی جنتی عورتوں کی جنت کی حوروں پر فوقیت ہوگی۔

سوال : جب عورت سر میں کنگھی کرتی ہے تو عورتیں کہتی ہیں کہ سر کے بال پھینکنا نہیں چاہیے ان کو اکٹھا کر کے قبرستان میں دبا دینا چاہیے؟

جـواب : عورتوں کے سر کے بال بھی ستر میں داخل ہیں اور جو بال کنگھی میں آجاتے ہیں ان کا دیکھنا بھی نامحرم کو جائز نہیں۔ اس لیے ان بالوں کو پھینکنا نہیں چاہیے بلکہ کسی جگہ دبا دینا چاہیے قبرستان میں بال دبانا کوئی ضروری نہیں ہے۔ صرف چھپانا ضروری ہے۔

سوال : بعض لوگوں کا خیال ہے کہ ایسی عورتیں جو خاوند کے بعد زندہ رہتی ہیں وہ بدبخت ہیں اور جو عورتیں خاوند سے پہلے انتقال کر جاتی ہیں وہ بہت خوش نصیب ہوتی ہیں؟

جواب: خوش بختی اور بد بختی تو آدمی کے اچھے اور برے اعمال پر منحصر ہوتی ہے۔ پہلے یا بعد میں مرنے سے نہیں ہوتی۔ موت اللہ کے حکم سے ہی آئے گی نحوست سے نہیں۔

سوال: عوام میں مشہور ہے کہ جب تک جمعہ کی نماز مسجد میں ختم نہیں ہوتی۔ مستورات گھر میں ظہر کی نماز ادا نہ کریں۔ اس کی اصل کیا ہے؟

جواب: اس کی کوئی اصل نہیں ہے غلط ہے۔ بلکہ نماز جمعہ سے پہلے ظہر پڑھ سکتی ہے۔

سوال: بعض عورتیں نمک سے افطاری کرتی ہیں اور نمک سے افطار کرنے کو ثواب سمجھتی ہیں۔ کیا اس طرح نمک سے روزہ افطار کرنے کا عقیدہ صحیح ہے؟

جواب: یہ بالکل غلط عقیدہ ہے۔ بلکہ گھر میں کسی بھی چیز سے خصوصاً پانی یا کھجور سے روزہ افطار کرنا افضل ہے۔

سوال: بہت سی عورتیں اپنی ضرورتوں کو پوری کرنے اور پریشانیوں کو دور کرنے کے لیے سورۃ یٰسین اکتالیس یا اکہتر بار پڑھ کر اس کا ثواب حضور ﷺ کو اور سب کو پہنچا کر اپنے واسطے دعا کر لیتی ہیں۔ یہ طریقہ جائز ہے کہ نہیں؟

جواب: سورۃ یٰسین شریف اکتالیس یا اکہتر بار پڑھ کر دعا کرنے کا عمل اگر تجربہ سے مفید ثابت ہو اور اس سے مصائب دور ہو جاتے ہوں تو درست ہے مصائب دور کرنے کے لیے حقوق اللہ اور حقوق العباد ادا کرنا اور گناہوں سے پرہیز کرنا نیز سنت کی اشاعت کرنا ہے۔

سوال: عورتوں کے ہاتھ پر بیعت جائز ہے یا نہیں؟

جواب : حضور پاک ﷺ کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے ہاتھ پر بیعت نہیں کی خلفا راشدین نے اور بعد کے اکابر اہل اللہ کے یہاں بھی یہ دستور نہیں ملتا اس لیے عورت کو پیر بنا کر اس کے
ہاتھ پر بیعت نہ کی جائے۔ اسی طرح عورت بھی کسی پیر کے جسم کو نہیں چھو سکتی۔

سوال : کیا بیوی شوہر کے پاؤں چھو سکتی ہے؟

جواب : تعظیم کے لیے شوہر کے پاؤں چھونا، قرآن پاک کی کسی آیت اور حدیث شریف کی کسی روایت میں نہیں دیکھا یہ اسلامی تعظیم نہیں غیروں کا طریقہ ہے۔

سوال : بیوہ عورت کا کانچ کی چوڑی اور سونے چاندی کی چوڑیاں پہننا کیسا ہے؟

جواب : بیوہ کی عدت کے بعد زیور کانچ کی چوڑی وغیرہ سب پہننا درست ہے اور جس زیور میں کفار وفساق کی مشابہت نہ ہو عورتوں کے لیے وہ سب درست ہے۔

سوال : کیا استخارہ کرنا کسی بھی کام کرنے سے پہلے اور فال کھلوانا شرعی نقطہ نظر سے درست ہے؟

جواب : سنت طریقے کے مطابق استخارہ تو مسنون ہے۔ حدیث شریف میں اس کی ترغیب آئی ہے اور فال کھلوانا ناجائز ہے۔ اسی طرح زائچہ بنوانا یا ہاتھ دیکھانا بھی جائز نہیں۔ نجومی کے پاس جانے کا بھی یہی حکم ہے اگر ستاروں کو موثر حقیقی ماننا بھی کفر ہے۔

سوال : اکثر لوگ کہتے ہیں کہ منگل اور جمعہ کے دن کپڑے نہیں دھونا چاہئیں۔ ایسا کرنے سے رزق میں کمی آتی ہے کیا یہ بات درست ہے؟

جواب : یہ بات بالکل صحیح نہیں ہے غلط ہے اور توہم پرستی ہے ایسا کچھ بھی نہیں ہے۔

سوال : کیا عصر کی نماز سے مغرب کی نماز کے دوران کھانا نہیں کھانا چاہیے بعض لوگ کہتے ہیں کہ اس وقت مردے کھانا کھاتے ہیں؟

جواب : نماز عصر سے نماز مغرب کے درمیان کھانا پینا جائز ہے اور اس وقت مردوں کا کھانا کھانا جو لوگ کہتے ہیں بالکل فضول بات ہے۔

سوال : بچے کی پیدائش پر اکثر مائیں اپنے بچوں کو نظر بد سے بچانے کے لیے اس کے ہاتھ کی کلائی یا گلے میں کالا دھاگہ باندھ دیتے ہیں۔ اور سینے یا سر پر کاجلسے سیاہ رنگ کا نشان لگا دیتے ہیں۔ کیا یہ فعل درست ہے یا نہیں؟

جواب : یہ بات بالکل توہم پرستی ہے۔ اگر دم وغیرہ کروایا ہو تو درست ہے لیکن کاجل وغیرہ لڑکوں لگانا جائز نہیں ہے۔

سوال : شیطان مسلمانوں کو عبادت سے روکنے کے لیے وسوسوں کے ذریعے بہکاتا ہے اور خود عبادت کرتا ہے اس کو عبادت سے روکنے کے لیے ہم نماز کے بعد جائے نماز کا کونا اُلٹ دیتے ہیں اس طرح عبادت سے روک دینے کے عمل کے بارے میں کیا خیال ہے؟

جواب : اس سوال میں آپ کو دو غلط فہمیاں ہوئی ہیں ایک یہ کہ شیطان دوسروں کو عبادت سے روکتا ہے مگر خود عبادت کرتا ہے شیطان کا عبادت کرنا غلط ہے عبادت تو حکم الٰہی بجالانے کا نام ہے جب کہ شیطان حکم الٰہی کا سب سے بڑا نافرمان ہے اس لیے کہ شیطان عبادت کرتا ہے یہ بات بالکل غلط ہے۔

دوسری غلطی یہ کہ مصلیٰ کا کونا اُلٹا کرنے سے شیطان کو عبادت سے روکنے کے لیے ہے یہ قطعاً غلط ہے۔ مصلیٰ کا کونا اُلٹنے کا رواج اس لیے ہے کہ فارغ ہونے

کے بعد بلاضرورت جائے نماز بچھی نہ رہے، اور وہ خراب نہ ہو۔ عوام جو یہ سمجھتے ہیں کہ اگر جائے نماز اُلٹی نہ کی جائے تو شیطان نماز پڑھتا ہے یہ بالکل مہمل اور لایعنی بات ہے۔

سوال: عام خیال کیا جاتا ہے کہ اگر دودھ وغیرہ زمین پر گر جائے یا پھر طاق اعداد مثلاً ۷، ۵، ۳، یا پھر اسی طرح دنوں کے بارے میں جن میں منگل، بدھ، ہفتہ، وغیرہ آتے ہیں انہیں مناسب نہیں سمجھا جاتا۔ اس کو عام زبان میں بدشگونی کہا جاتا ہے تو قرآن اور حدیث کی روشنی میں بدشگونی کی کیا حیثیت ہے؟

جواب: اسلام میں نحوست اور بدشگونی کا کوئی تصور نہیں یہ محض توہم پرستی ہے حدیث شریف میں بدشگونی کے عقیدہ کی تردید فرمائی ہے سب سے بڑی نحوست انسان کی اپنی بداعمالیاں اور فسق و فجور ہے جو آج مختلف طریقوں سے گھر گھر میں ہو رہا ہے۔

یہ بداعمالیاں اور نافرمانیاں خدا کے قہر اور لعنت کی موجب ہیں لہٰذا ان سے بچنا چاہیے۔

عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی، جہنم بھی
یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نوری ہے نہ ناری ہے

سوال: جب کسی شخص کو کسی کام میں نقصان ہوتا ہے یا کسی مقصد میں ناکامی ہوتی ہے تو وہ یہ جملہ کہتا ہے کہ آج صبح سویرے نہ جانے کس منحوس کی شکل دیکھی تھی۔ جب کہ انسان صبح سویرے جب اُٹھتا ہے تو اپنے ہی گھر کے کسی فرد

کی شکل دیکھتا ہے تو کیا گھر کا کوئی آدمی اس قدر منحوس ہوسکتا ہے کہ صرف اس کی شکل دیکھ لینے سے سارا دن نحوست میں گزرتا ہے؟

جواب : اسلام میں نحوست کا کوئی تصور نہیں ہے۔اور یہ سب غیر ضروری باتیں ہیں۔اور یہ توہم پرستی ہے۔

سوال : اکثر لوگ کہتے ہیں کہ اگر کاٹا ہوا ناخن کسی کے پاؤں کے نیچے آجائے تو وہ شخص اس شخص کا دشمن بن جاتا ہے جس نے ناخن کاٹا ہے؟

جواب : یہ سب توہم پرستی ہے شریعت میں اس کی کوئی اصل نہیں ہے۔

سوال : کیا چھپکلیوں کا پھڑکنا کسی غمی اور خوشی کا سبب بنتا ہے؟

جواب : یہ سب توہم پرستی ہے شریعت میں اس کی کوئی اصل نہیں ہے۔

سوال : اگر کالی بلی راستہ کاٹ جائے تو آگے جانا خطرے کا باعث بن جاتا ہے۔ کیا یہ صحیح ہے یا غلط؟

جواب : یہ بالکل غلط ہے اور یہ سب توہم پرستی ہے شریعت میں اس کی کوئی اصل نہیں ہے۔

سوال : محرم، صفر، شعبان میں چونکہ شہادت حضرت حسین رضی اللہ عنہ اور اس کے علاوہ بڑے سانحات ہوئے ان کے اندر شادی کرنا نا مناسب ہے اس لیے کہ شادی ایک خوشی کا سبب ہے اور ان سانحات کا غم تمام مسلمانوں کے دلوں میں ہوتا ہے اور مشاہدات سے ثابت ہے۔ کہ ان مہینوں میں کی جانے والی شادیاں کسی نہ کسی سبب سے رنج وغم کا باعث بن جاتی ہیں۔ اس میں کسی عقیدے کا کیا سوال؟

جواب : ان مہینوں میں شادی نہ کرنا اس عقیدے پر مبنی ہے کہ یہ مہینے منحوس ہیں۔ اسلام ان نظریہ کا قائل نہیں ہے۔ محرم میں حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت ہوئی، مگر اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ اس مہینے میں عقد نکاح ممنوع ہو گیا۔ ورنہ ہر مہینے میں کسی نہ کسی شخصیت کا وصال ہوا جو حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ سے بھی بزرگ تر تھے اس سے یہ لازم آئے گا کہ بارہ مہینوں میں سے کسی میں بھی نکاح نہ کیا جائے، شہادت کے مہینے کو سوگ اور نحوست کا مہینہ سمجھنا بالکل غلط ہے۔ بلکہ شہدا تو زندہ ہیں اور زندوں کا سوگ کیسا۔

سوال : اسلام میں نحوست اور منحوس وغیرہ نہیں، جب کہ ایک حدیث ،، ماہ صفر،، کو منحوس قرار دے رہی ہے حدیث کا ثبوت اس کاغذ سے معلوم ہوا جو فیصل آباد کے اندر بہت تعداد کے اندر بانٹے گئے تھے؟

جواب : ماہ صفر منحوس نہیں۔ اسے تو ،صفر المظفر ،اور ،صفر الخیر، کہا جاتا ہے یعنی کامیابی اور خیر و برکت کا مہینہ ماہ صفر کی نحوست کے بارے میں کوئی صحیح روایت نہیں ہے۔ اس سلسلے میں جو پرچے بھی بعض لوگوں کی طرف سے شائع ہوتے ہیں وہ بالکل غلط ہیں۔ اس پر یقین نہیں کرنا چاہیے۔

سوال : بعض لوگ کہتے ہیں کہ عصر کے تھوڑی دیر بعد جھاڑو نہیں دینا چاہیے اور جھاڑو کھڑا نہیں کرنا چاہیے؟

جواب : یہ باتیں شرعاً کوئی حیثیت نہیں رکھتیں ان کی حیثیت تو ہم پرستی کی ہے۔

سوال : بعض لوگوں کا خیال ہے کہ چپل کے اُوپر چپل نہیں رکھنی چاہیے؟

جواب : یہ خیال بالکل غلط ہے۔ تو ہم پرستی ہے

سوال : چارپائی پر چادر لمبائی والی جانب کھڑے ہو کر نہیں بچھانی چاہیے؟

جواب : یہ خیال غلط ہے ایسا کچھ بھی نہیں ہے۔

سوال : تعویز گنڈا کرنا جائز ہے یا ناجائز ہے۔ اور کیا اس کا اثر ہوتا ہے کہ نہیں ہوتا۔ اور اس کے لیے کیا شرائط ہیں؟

جواب : کسی کو نقصان پہنچانے کے لیے جو تعویز گنڈے کیے جاتے ہیں۔ اس کا حکم تو وہی ہے جو جادو کا ہے کہ ان کا کرنا اور کروانا حرام اور کبیرہ گناہ ہے بلکہ اس سے کفر کا اندیشہ ہے البتہ تعویز اگر جائز مقصد کے لیے کیا جائے تو جائز ہے بشرطیکہ اس میں کوئی گناہ اور شرک کی بات نہ لکھی ہو۔ تعویز گنڈے کا اثر ہوتا ہے اور ضرور ہوتا ہے مگر اس کی تاثیر بھی اللہ تعالیٰ کے حکم کی تابع ہے۔ تعویز گنڈے کے جواز کی تین شرطیں ہیں۔

(۱) کسی جائز مقصد کے لیے ہو ناجائز مقصد کے لیے نہ ہو۔

(۲) اس کے الفاظ کسی کفر و شرک پر مشتمل نہ ہوں اور اگر وہ ایسے الفاظ پر مشتمل ہو جن کا مفہوم معلوم نہیں تو وہ ناجائز ہے۔

(۳) ان کو موثر بالذات نہ سمجھا جائے۔

نوٹ: تعویز وغیرہ بچوں کے لیے ہوتا ہے کیونکہ وہ دعائیں نہیں مانگ سکتے لہٰذا بڑوں کو چاہیے کہ اللہ تعالیٰ سے خوب رو رو کر دعائیں مانگیں انشاء اللہ تعالیٰ ضرور قبول کرے گا اور جب تک دعا قبول نہیں ہوتی خوب مانگتے رہیں اور ہر پریشانی کا حل دعاؤں کے ذریعے تلاش کریں۔ اور اپنے مسائل اللہ تعالیٰ سے دعاؤں کے ذریعے حل کروائیں۔

تعویز کے معنی ہیں۔ پناہ طلب کرنا۔ اور ہر مسلمان مرد اور عورت کے لیے

بہترین تعویذ ہر فرض نماز کے بعد، قل اعوذ برب الفلق قل اعوذ برب الناس ، اور آیت الکرسی کا پڑھنا ضروری ہے اور ہمارے بزرگ فرماتے ہیں کہ سب سے بڑا تعویز شریعت کی پابندی ہے۔ اور صبر ایسا تعویذ ہے کہ اس سے بڑا کوئی قلعہ نہیں ہے۔

سوال: اکثر لوگ مختلف ناموں کے پتھروں کی انگوٹھیاں پہنتے ہیں اور ساتھ یہ بھی کہتے ہیں کہ فلاں پتھر میری زندگی میں اچھے اور فلاں برے اثرات رکھتے ہیں اور ساتھ ساتھ ان پتھروں کو اپنے حالات اچھے اور برے کرنے کا یقین بھی رکھتے ہیں۔ کیا شرعی لحاظ سے ایسا یقین رکھنا کیسا ہے؟

جواب: پتھر انسان کی زندگی پر اثر انداز نہیں ہوتے انسان کے نیک یا بد عمل اس کی زندگی کے بننے اور بگڑنے کے ذمہ دار ہیں۔ پتھروں کو اثر انداز سمجھنا مسلمانوں کا عقیدہ نہیں۔ مسلمانوں کو ایسے عقیدوں سے بچنا چاہیے۔

نوٹ: یاد رکھے جب دین کی محنت زندہ ہوتی ہے گھروں، مسجدوں اور بازاروں میں ایمان و یقین کی باتوں کے تذکرے ہوتے رہتے ہیں تو مسلمان کا ایمان، یقین پختہ رہتا ہے وہ نہ کسی پتھر سے ڈرتا ہے نہ درخت سے، نہ کافروں کے ہجوم سے، بلکہ وہ صرف اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے باقی تمام خوف اس کے دل سے نکل جاتے ہیں اس لیے ہمیں دین کی محنت کو عام کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے اور ہمارے لیے اس کام کو آسان بنائے۔

سوال: نجومی یا دست شناس یا مسٹ کے پاس جانا اوران کی باتوں پر یقین رکھنا

ازروئے شریعت کیسا ہے؟

جواب : ایسے لوگوں کے پاس جانا گناہ اوران کی باتوں پر یقین رکھنا کفر ہے۔ صحیح مسلم شریف میں حدیث مبارک ہے کہ حضور پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص کسی پنڈت، نجومی، یا قیافہ شناس کے پاس گیا اور اُس سے کوئی بات دریافت کی تو چالیس روز تک اس کی نماز قبول نہیں ہوگی۔

مسند امام احمد بن حنبل اور ابوداؤد شریف کی روایت ہے کہا آنحضرت ﷺ نے تین شخصوں کے بارے میں فرمایا کہ محمد ﷺ پر نازل شدہ دین سے بری ہیں ان میں سے ایک وہ ہے جو کسی کاہن کے پاس جائے اور اس کی بات کی تصدیق کرے۔

سوال : قبر کو بوسہ دینا شرعاً جائز ہے یا کہ حرام؟

جواب : قبر کو بوسہ دینا بنیت عبادت کفر ہے۔اور تعظیم اور محبت سے بوسہ دینا گناہ نہیں ہے۔عوام کے لیے قبر کے بوسے سے بچنا بھی ضروری ہے۔

سوال : ایک شخص نے اپنی بیوی کو پردہ شرعی کا حکم دیا عورت نے جواب میں کہا کہ آخر عمر میں یہ لعنت قبول نہیں کروگی۔ اس عورت کے لیے کیا حکم ہے؟

جواب : لفظ مذکورہ فی السوال کلمہ کفر ہے۔اس میں نص صریح سے ثابت حکم حجاب کا انکار بلکہ اہانت ہے۔

سوال : خالہ، ماموں پھوپھی اور چچا کے لڑکوں سے پردہ کو بُرا سمجھنے والیوں کا شرعاً کیا حکم ہے؟

جواب: خالہ زاد وغیرہ سے پردہ فرض ہے اور شرعاً کسی حکم کو بُرا سمجھنا کفر ہے۔

سوال : ماہ صفر پر آخری بدھ کو بہترین کھانا پکانا درست ہے یا نہیں؟

بعض لوگ کہتے ہیں کہ ماہ صفر کے آخری بدھ کو نبی ﷺ کو مرض سے شفاء ہوئی تھی۔ اس خوشی میں کھانا پکانا چاہیے یہ درست ہے کہ نہیں؟

جواب: کھانا پکانا جائز ہے اگرچہ اس بارے میں کوئی حدیث نہیں آئی۔

سوال: کچھ لوگوں کا یہ رواج ہے کہ جب بچے کو پہلا روزہ رکھواتے ہیں تو افطار کے وقت اس کے گلے میں ہار ڈالتے ہیں اور ایک یا اس سے زیادہ دیگ پکا کر دوست احباب اور رشتہ داروں کو کھلاتے ہیں اور مسجد میں افطار کے لیے کھانا بھیجا جاتا ہے تو کیا ایسے کھانے کا ثبوت کسی حدیث سے ثابت ہے یا نہیں اور کیا طریقہ مذکورہ جائز ہے؟ کھانا بھی جائز ہوگا یا کہ نہیں ہوگا؟

جواب: اس رسم کا شریعت میں کوئی ثبوت تو نہیں ہے مگر بچے کی حوصلہ افزائی کے لیے دوست احباب کو بلا کر کھانا کھلانے میں کوئی ناجائز بات نہیں ہے۔ بلکہ مسجد میں افطار کے وقت کھانا بھیجنا ثواب ہے۔ احباب کو افطاری کروانا بھی ثواب ہے۔ اور جائز ہے۔ لہٰذا اسے رسماً کرنا ناجائز ہے۔

سوال: کسی بیمار کی طرف سے بکرا صدقہ کرنا اور اس کا گوشت کوؤں اور چیلوں کو پھینکنا کہ جلد آسانی سے روح نکل جائے یا اللہ تعالیٰ صدقہ کی برکت سے شفا عطا فرمائے۔ جائز ہے یا نہیں؟

جواب: یہ جہاں کی خرافات میں سے ہے شریعت میں اس کی کوئی اصل نہیں ہے اس قسم کے ٹونے ٹوٹکے ہندوؤں سے لیے گئے ہیں اس کا بہت گناہ ہے۔

البتہ مطلق صدقہ سے آفت ٹلتی ہے اور صدقہ بصورت نقد زیادہ افضل ہے۔

یعنی کچھ رقم کسی مسکین کو دے دی جائے یا کسی کار خیر میں لگا دی جائے بہتر ہے۔ یا پھر

اگر جانور کا گوشت ہی بانٹنا ہو تو انسانوں کو دیا جائے جو ایک وقت کے کھانے کو بھی ترستے ہیں۔

سوال : بیمار شخص کی طرف سے بکرا ذبح کرنا اور غریبوں میں اس کا گوشت تقسیم کرنا جائز ہے کہ نہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ صدقہ کی وجہ سے اس بیمار پر رحم کرے یا آسانی سے روح نکل جائے اس کا شرعاً کیا حکم ہے اور اگر جائز ہے تو جانور کی عمر، رنگ وغیرہ کیسا ہو یا جیسا ہو ویسا ہی چلے گا؟

جواب : آفات اور بیماری سے حفاظت کے لیے صدقہ خیرات کی ترغیب آئی ہے۔ یہ جائز ہے اور اس کے علاوہ کوئی اور چیز بھی صدقہ کر سکتے ہیں۔ مگر عام اعتقاد اس بارے میں یہ ہو گیا ہے کہ کسی جانور کا ذبح کرنا ہی ضروری ہے اور جان کا بدلہ جان سمجھتے ہیں شریعت میں اس کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔

لٰہذا یہ عوام کی خود ساختہ بدعت ہے۔ اور اگر کوئی یہ عقیدہ نہ رکھتا ہو تو بھی اس میں چونکہ اس عقیدے اور بدعت کی تائید ہے لٰہذا ناجائز ہے اور کسی بھی قسم کا صدقہ خیرات کر دے شریعت میں قربانی اور عقیقہ کے سوا کہیں بھی جانور ذبح کرنا ثابت نہیں ہے۔

سوال : ہمارے معاشرے میں یہ بات مشہور ہے کہ اور اکثر لوگ صحیح سمجھتے ہیں کہ جب چاند کو گرہن لگتا ہے یا سورج کو گرہن لگتا ہے تو حاملہ عورت یا اُس کا خاوند (اُس دن یا رات کو جب چاند یا سورج گرہن لگتا ہے) آرام کے سوا کوئی بھی کام نہ کریں مثلاً: اگر خاوند دن کو لکڑیا کاٹے یا رات کو اُلٹا سو جائے تو جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو اُس کا کوئی نہ کوئی عضاء کٹا ہوا ہو گا یا لنگڑا

ہوگا یا اس کو ہاتھ نہیں ہوگا وغیرہ وغیرہ۔ قرآن وحدیث میں اس کی کیا حیثیت ہے، اور اس دن یا رات کا کیا کرنا چاہیے؟

جواب: حدیث میں اس موقع پر صدقہ وخیرات، توبہ واستغفار، نماز اور دعا کا حکم ہے دوسری باتوں کا ذکر نہیں اس لیے اس کو شرعی چیز سمجھ کر نہ کیا جائے۔

نوٹ: اگر کوئی ماہر ڈاکٹر منع کرے تو رک جانا چاہیے۔ عموماً سورج گرہن، چاند گرہن کے حاملہ عورت پر اثرات کا مشاہدہ ہے۔

سوال: قبول اسلام کا کیا طریقہ ہے۔ اور کیا اس میں مردوں اور عورتوں میں فرق ہے؟

جواب: اسلام قبول کرنے کے لیے کلمہ شہادت،، اشهدان لا الٰہ الا اللّٰہ واشهدان محمدارسول اللّٰہ ،، پڑھنا چاہیے۔ اور کلمہ پڑھنے سے پہلے بہتر ہے کہ غسل کر لے۔ اسی طرح صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں پر بیعت ایمان کیا کرتے تھے۔ یہ طریقہ مردوں کے لیے بھی ہے اور عورتوں کے لیے بھی۔ (صحیح مسلم، صحیح بخاری)

سوال: مشرکانہ خیالات سے بچنے کی کیا تدبیر ہے؟

جواب: بعض دفعہ شیطان انسان کو مشرکانہ خیالات میں مبتلا کرتا ہے۔ چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: شیطان کہتا ہے کہ اس کو کس نے پیدا کیا؟ یہاں تک کہتا ہے کہ کہتا ہے کہ تمہارے رب کو کس نے پیدا کیا؟ پھر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا علاج بھی بتایا کہ جن ایسی کیفیت ہو۔ تو۔ اعوذ باللّٰہ من الشیطان الرجیم ،، کہا کرے اور اپنے آپ کو اس خیال سے باز رکھنے کی سعی کرے (صحیح بخاری حدیث نمبر ۳۲۷۶)

نوٹ: ہمیں چاہیے کہ ہم زیادہ سے زیادہ پاکی میں رہا کریں اور جو عورتیں نماز کا اہتمام نہیں کرتیں وہ پاکی کا بھی اہتمام نہیں کرتیں اور ناپاکی کی حالت میں شیطان انسان کو آلہ کار بناتا رہتا ہے۔

سوال: کسی عورت کو شدید وسوسے آتے ہیں۔ بعض دفعہ ایمان خطرے میں پڑ جاتا ہے۔ اس سے بچنے کے لئے کیا کرنا چاہیے؟

جواب: وسوسہ سے بچنے کے لئے سب سے پہلے ضروری ہے کہ آپ اپنے قوت ارادی کو مظبوط کریں۔ اور پوری قوت سے وسوسہ درور کرنے اور اپنے ذہن کو کسی اور طرف متوجہ کرنے کی کوشش کریں۔ رسول اکرم ﷺ نے اس اک علاج یہ بتا کہ جب ایسی نوبت آجائے تو،، اعوز باللّٰہ من الشیطان الرحیم ،، پڑھا جائے۔ اگر کوئی کفریہ کلمات ذہن میں آئیں تو آپ ﷺ نے ارشاد فرما کہ،، اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَرُسُلِہٖ ،، (میں اللہ اور اُس کے رسولوں پر ایمان لایا کہے) (صحیح مسلم حدیث نمبر:۱۳۴)

نوٹ: پیشاب کے چھینٹوں سے بچنا چاہیے حدیث شریف سے معلوم ہوتا ہے کہ پیشاب میں بے احتیاطی کی وجہ سے وسوسہ پیدا ہوتا ہے۔ (جامع ترمذی حدیث نمبر ۲۱)

سوال: کیا واقعی نظر لگ جاتی ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے جیسے مختلف اشیا میں صلاحیت اور تاثیر رکھی ہے۔ اسی طرح انسانی نظر میں ایک خاص قوت رکھی ہے۔ چناچہ بعض دفعہ کسی چیز کو گہری نظر سے دیکھنے اور اس کو بھا جانے کی صورت میں نظر لگ جاتی ہے۔ اور اسی چیز یا شخص پر مضر اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ حضور اکرم ﷺ ارشاد فرمایا کہ نظر لگنا حق ہے۔

نوٹ: نظر لگنے کے لیے یہ ضروری نہیں کہ دیکھنے والے نے بری نیت سے دیکھا

ہو۔ نظر تو بعض مرتبہ ماں باپ کی بھی لگ جاتی ہے اس لیے اس سے بدگمان نہیں ہونا چاہیے۔

سوال: نظر اُتارنے کا شرعی طریقہ کیا ہے؟

جواب: نظر لگنا حق ہے۔ حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ’’العین الحق‘‘

حضرت اُم سلمٰی رضی اللہ عنہا کے گھر میں آپ ﷺ نے ایک لڑکی کو دیکھا جس کے چہرے پر دھبہ تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کا جھاڑ پھونک کرو کہ اس پر نظر کا اثر ہے۔ (صحیح بخاری ۵۷۳۹)

سوال: غیر مسلموں کے مذہبی کاموں میں چندہ دینا کیسا ہے؟

جواب: غیر مسلم بھائیوں کی انسانی نقطہ نظر سے مدد کرنا جائز بلکہ ثواب ہے۔ لیکن مذہبی کاموں میں چندہ دینا جائز نہیں۔

سوال: غیر مسلموں کے مذہبی تہوار میں شرکت کرنا کیسا ہے؟

جواب: غیر مسلموں کے مذہبی تہوار میں مسلمانوں کا شرکت کرنا جائز نہیں اور علماء نے سختی کے ساتھ منع کیا ہے۔ (فتاویٰ بزازیہ)

البتہ غیر مسلموں کی غیر مذہبی تقریبات جیسے۔ شادی بیاہ، بچے کی پیدائش دکان کا افتتاح اور اس طرح کے دوسرے مواقع پر غیر مسلم بھائیوں کی محفلوں میں شریک ہوا جا سکتا ہے۔

سوال: اگر کسی بچے سے یا کسی اور سے قرآن پاک کو چپل لگ جائے تو اس کا کفارہ کیا ادا کرے؟

جواب : بچے چونکہ ناسمجھ ہوتے ہیں۔ اس لئے اس کی غلطیاں آخرت کے اجر وثواب کے اعتبار سے معاف ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: کہ تین اشخاص سے قلم اُٹھالیا گیا ہے۔ (سنن ابوداؤد ۴۳۹۸)

پھر اس میں ایک ذکر بچے کا فرمایا۔ تا کہ وہ بالغ ہو جائے اس لئے اس پر کوئی کفارہ وغیرہ واجب نہیں۔ اگر کسی بالغ سے بھی غیر ارادی طور پر قرآن مجید کو چپل لگ جائے۔ (نعوذ باللہ) قرآن پاک کی اہانت مقصود نہ ہو۔ اور بلا ارادہ ایسی حرکت نہ کی گئی ہو تو ایسا کرنے والی گناہ گار نہیں۔ اگر کوئی بالغ اہانت کی نیت سے قران مجید کے ساتھ اس طرح کی کوئی اور بیہودہ حرکت کرے تو وہ دائرہ اسلام سے نکل جائے گا۔ (فتاویٰ الھندیہ)

سوال : سال کے آخر میں کلینڈر ضائع ہو جاتے ہیں اور اُس پر نام درج ہوتے ہیں جیسے: حبیب اللہ، محمد طیب، تو اس ردی کا کیا کریں؟ یا اخبار میں اللہ اور محمد کے نام اور بہت سارے ایسے نام درج ہوتے ہیں انکو ضائع یا محفوظ کرنے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب : نام جو بھی ہوں وہ قابل احترام ہیں۔ خاص کر جس نام کا جز اللہ ہو یا محمد ہو بلکہ فقہاء نے تو لکھا ہے کہ فرعون اور ابو جہل کے الفاظ لکھ کر تیر وغیرہ کا نشانہ بنانا بھی مکروہ ہے کیونکہ فرعون، ابو جہل کی ذات سے قطع نظر یہ حروف بجائے خود احترام ہیں۔ (فتاویٰ الھندیہ ۳۲۳)

اس لئے کلینڈر سے قابل احترام حصوں کو کاٹ کر دفن کر دیں۔ ایک ایک لفظ کو کاٹنا تو دشوار ہے لیکن نیچے سے اُوپر تک ایک کالم کو نکال دینا دشوار نہیں۔

سوال : کیا توبہ کرنے سے حقوق اللہ اور حقوق العباد دونوں معاف ہو جاتے ہیں یا نہیں؟

جواب : حقوق اللہ معاف ہو سکتے ہیں اور حقوق العباد معاف نہیں ہو سکتے جب تک کہ وہ شخص خود معاف نہ کر دے۔

سوال : حقوق اللہ سے توبہ اور حقوق العباد معاف کیسے کروا جائیں؟

جواب: جو گناہ اللہ تعالیٰ کے متعلق ہیں۔ اگر شریعت نے ان کے لیے کوئی کفارہ متعین کیا ہو تو وہی کفارہ ادا کرنا چاہیے۔ اور اپنی کوتاہی کے لیے اللہ تعالیٰ سے عفو خواہ بھی ہونا چاہیے۔ اور اگر اس کے لے مالی یا غیر مالی کفارہ مقرر نہیں تو تین باتیں ضروری ہیں۔ گناہ پر نادم اور شرم سار ہو۔ اللہ تعالیٰ سے اس کے لیے مغفرت کی طلب گا ہو۔ اور آئندہ اس سے بچنے کا پختہ ارادہ ہو۔ اُمید ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی شان کریمی سے معاف فرما دیں گے۔

حقوق العباد کا معاملہ زیادہ سخت ہے۔ جب تک بندے کو اس اک حق نہ ادا کر دیا جائے یا وہ بہ طیب خاطر اپنا حق معاف نہ کر دے اُس کا گنا معاف نہیں ہوگا۔ شہادت سے بڑھ کر کیا عمل ہوگا اور شہید سے بڑھ کر کس کی قربانی ہوگی۔ لیکن اگر شہید کے ذمے بھی کسی کا ادھار یا دَین باقی ہے تو حدیث میں آیا ہے کہ وہ دَین معاف نہیں ہوگا۔ اس سے حقوق العباد کا اندازہ ہو سکتا ہے۔ (صحیح مسلم حدیث نمبر: ۱۹۴۰)

اولاد اللہ تعالیٰ کے حکم سے ملتی ہے

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ اِنَاثًا وَّيَهَبُ لِمَنْ يَّشَاءُ الذُّكُوْرَ اَوْيُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَّاِنَاثًا وَّيَجْعَلُ مَنْ يَّشَاءُ عَقِيْمًا اِنَّهٗ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ:

ترجمہ: اللہ ہی کی ہے سب سلطنت آسمانوں کی اور زمین کی، وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے (چنانچہ) جس کو چاہتا ہے بیٹیاں عطا کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے بیٹے عطا کرتا ہے یا ان کو (جس کے لیے چاہے) جمع کر دیتا ہے (کہ) بیٹے بھی (دیتا ہے) اور بیٹیاں بھی اور جس کو چاہے بے اولاد رکھتا ہے۔ بے شکوہ بڑا جاننے والا بڑی قدرت والا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان واضح ہے کہ آسمانوں اور زمین میں اسی کا حکم چلتا ہے جو چیز چاہے پیدا کرے اور جو چیز جسے چاہے دے جسے چاہے نہ دے۔ انسان کی تخلیق میں بھی کسی ارادہ واختیار بلکہ علم وخبر کا بھی کوئی دخل نہیں، اور کسی کا دخل تو کیا ہوتا انسان کے ماں باپ جو اس تخلیق کا ظاہر سبب بنتے ہیں خود ان کے ارادہ اور اختیار کا بھی بچہ کی تخلیق میں دخل نہیں۔ تخلیق میں دخل ہونا دور کی بات بچہ کی ولادت سے پہلے ماں کو بھی

کچھ خبر نہیں ہوتی کہ اس کے پیٹ میں کیا ہے کیساء ہے اور کس طرح بن رہا ہے۔ یہ صرف حق تعالیٰ کا کام ہے کسی کو اولاد لڑکیاں دیتا ہے تو کسی کو نرینہ اولاد لڑکے بخشتا دیتا ہے کسی کو لڑکے اور لڑکیاں دونوں عطا فرماتا ہے اور کسی کو بالکل بانجھ کر دیتا ہے کہ اُن سے کوئی اولاد نہیں ہوتی۔ ہاں اللہ تعالیٰ جس کو علم دے اُسے پتا چل جاتا ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ اپنے برگزیدہ بندوں کی دعا سے بھی اولاد عطا فرما دیتا ہے۔ لہٰذا یہ فصل شرک والحاد نہیں ہے۔

نوٹ: اس لیے اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور سے اولاد کی اُمید کرنا یہ فاسد عقیدہ ہے۔

سوال: کیا اولاد میں تاخیر بھی اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہوتی ہے؟

جواب: جی ہاں؛ جس طرح اولاد دینا نہ دینا اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے اسی طرح اولاد کا ملنا اور دیر سے ملنا بھی اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے قرآن الکریم میں دو پیغمبروں حضرت زکریا علیہ السلام اور حضرت ابراہیم علیہ اسلام کا واقعہ لکھا ہے کہ ان کو بڑھاپے میں اولاد دی گئی۔

قرآن الکریم میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ: تذکرہ ہے آپ کے پروردگار کے مہربانی فرمانے کا اپنے (مقبول) بندے زکریا (علیہ السلام کے حال) پر جب کہ انہوں نے اپنے پرردوگار کو پوشیدہ طور پر پکارا (جس میں یہ) عرض کیا کہ اے میرے پروردگار میری ہڈیاں بوجہ پیری کے کمزور ہوگئیں اور میرے سر کے بالوں کی سفیدی پھیل گئی یعنی تمام بال سفید ہو گئے ہیں اور حالت کا تقاضہ یہ ہے کہ میں اس حالت میں اولاد کی درخواست نہ کروں مگر چونکہ آپ کی قدرت ورحمت بڑی کامل ہے

اور میں اس قدرت ورحمت کے ظہور کا خوگر ہمیشہ رہا ہوں چنانچہ اس سے پہلے کبھی آپ سے کوئی چیز مانگنے میں اے رب ناکام نہیں رہا ہوں اور چونکہ میری پیرانہ سالی کے ساتھ میری بیوی بھی بانجھ ہے جس کے کبھی باوجود صحت مزاج کے اولاد نہیں ہوئی اس لیے آپ مجھ کو خاص اپنے پاس سے ایک وارث عطا کیجیے......اے زکریا ہم تم کو ایک فرزند کی خوشخبری دیتے ہیں جس کا نام یحیٰی ہوگا۔

اللہ تعالیٰ حضرت زکریا علیہ السلام کو بڑھاپے میں ایک بیٹا دیا ان آیات سے معلوم ہو کہ حضرت زکریا علیہ السلام کا عقیدہ تھا کہ اولاد کا دینا اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے وہ چاہے تو بڑھاپے میں بھی اولاد عطا کر دے۔

دوسرا واقعہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ہے۔ ان کی دو بیویاں تھیں۔ حضرت سارہ اور حضرت ہاجرہؓ۔ حضرت ہاجرہؓ کے ہاں جب حضرت اسماعیل علیہ السلام پیدا ہوئے تو حضرت سارہ کو اولاد کی تمنا بڑھ گئی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس فرزند کی خوشخبری دینے آئے تو مبصرین نے لکھا ہے کہ اُس وقت حضرت سارہ کی عمر ۹۹ سال تھی اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی عمر سو سال یا اس سے زیادہ تھی۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ:

وَامْرَاَتُهٗ قَآئِمَةٌ فَضَحِكَتْ فَبَشَّرْنٰهَا بِاِسْحٰقَ وَمِنْ وَّرَآءِ اِسْحٰقَ يَعْقُوْبَ ۝

ترجمہ: اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بی بی (حضرت سارہؓ کہیں) کھڑی سن رہی تھیں پس (اولاد کی خوشخبری سن کر خوشی سے) ہنسیں سو ہم نے (یعنی ہمارے فرشتوں نے) ان کو بشارت دی۔ (سورۃ ہود آیت نمبر:۷۱)

اسحاق علیہ السلام (کے پیدا ہونے کی) اور اسحاق کے پیچھے یعقوب علیہ

السلام کی۔ (جو کہ اسحاق علیہ السلام کے فرزند ہوں گے)

سوال: اگر کسی عورت کے اولاد نہ ہوتی ہو تو وہ کیا کرے؟

جواب: اولاد کا دینا اور نہ دینا صرف اور صرف اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ لیکن چونکہ نیک اولاد اللہ کی طرف سے ایک بڑی نعمت ہے اس لیے اسے اللہ سے ہی طلب کرنا چاہئے۔ حضرت زکریا علیہ السلام کے واقعہ سے بخوبی ظاہر ہے۔ نیز اللہ تعالیٰ نے اولاد طلب کرنے کا حکم بھی دیا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ:

فَالْئٰنَ بَاشِرُوْهُنَّ وَابْتَغُوْا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ

(سورۃ بقرہ آیت نمبر: ۱۸۷)

ترجمہ: سو اب تم اپنی بیوی سے ملو اور تمہارے لیے جو اولاد لکھ دی ہے اُسے طلب کرو۔

حدیث شریف میں بھی اولاد طلب کرنے کی ترغیب آئی ہے ایک روایت میں ہے کہ: محبت کرنے والی اور کثرت سے جننے والی عورتوں سے نکاح کرو کیونکہ قیامت کے دن میں تمہاری کثرت سے دوسری اُمتوں پر فخر کروں گا۔ (مشکوۃ شریف، ابوداؤد کتاب النکاح)

سوال: زندگی موت اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے؟

جواب: اگر اللہ تعالیٰ اولاد ہونے کے ظاہر اسباب پیدا کر دے یعنی عورت کو حمل ٹھہر جائے تب بھی آیا یہ حمل صحیح طرح وضع ہوگا یا نہیں اور بچہ زندہ نکلے گا یا نہیں اور زندہ نکلنے کے بعد زندہ رہے گا یا کچھ عرصہ کے بعد مر جائے گا یہ سب اللہ تعالیٰ کے علم میں ہیں۔

اور ظاہر ہے کہ اگر بچہ زندہ رہا تو خوشی کا موقع ہے اور اگر مر گیا تو رنج غم کا۔

لیکن ہر حال میں نگاہ صرف اللہ تعالیٰ پر ہی رہنی چاہیے وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ سب اس کے فیصلے کے پابند ہیں وہ کسی کا پابند نہیں۔

لہٰذا اگر رنج وغم کے حالات آجائیں تب بھی شریعت نے ہمیں ایسی تعلیم دی ہے کہ اس پر عمل کریں تو دونوں جہاں جنت بن سکتے ہیں۔

سوال : کیا ادھورا (گرا ہوا) بچہ ماں باپ کو جنت میں لے جائے گا؟

جواب : حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بلا شبہ ادھورا بچہ بھی اپنے رب سے جھگڑا کرے گا جب کہ اس کے والدین دوزخ میں داخل کر دیے ہوں گے۔ اس بچے سے کہا جائے گا کہ اے ادھورے بچے؛ جو اپنے رب سے جھگڑ رہا ہے اپنے ماں باپ کو جنت میں داخل کر دے لہٰذا وہ اپنے ناف کے ذریعے کھینچتا ہوا اپنے والدین کو جنت میں داخل کر دے گا۔

دوسری روایت میں یہ بھی ہے بشرطیکہ اس کی ماں نے اللہ تعالیٰ سے اجر اور ثواب کی اُمید رکھی ہو۔ (سنن ابن ماجہ صفحہ نمبر:۷۵۲)

سوال : اولاد کی موت پر صبر کرنے کا ثواب کتنا ہے؟

جواب : حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک صحابیہ رضی اللہ عنہا حاضر ہوئیں۔ اور عرض کیا کہ؛ کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی باتیں مردوں نے خوب حاصل کر لی ہیں۔ اور (ہم محروم رہی جارہی ہیں) لہٰذا اپنی طرف سے ایک دن ہمارے لیے مقرر فرما دیں۔ جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان معلومات میں سے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمائی ہیں

ہم کو بتادیں۔

یہ سن کر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اچھا فلاں فلاں دن تم فلاں جگہ جمع ہو جانا چنانچہ مقرر کردہ دن اور جگہ پر صحابی عورتیں جمع ہو گئیں۔ اس کے بعد آنحضرت ﷺ تشریف لے گئے اور ان کو اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے علوم میں سے بہت کچھ بتایا پھر فرمایا کہ تم میں سے جو عورت اپنی زندگی میں تین بچے پہلے سے آخرت میں بھیج دے گی (یعنی تین بچوں کی موت پر صبر کر لے گی) تو یہ بچوں کا پہلے سے چلے جانا اس عورت کے لیے دوزخ سے آڑ بن جائے گا۔

ان میں سے ایک عورت نے سوال کیا یارسول اللہ ﷺ اگر کسی عورت نے دو بچوں کو آگے بھیجا ہو؟ یعنی کسی عورت کے دو ہی بچے فوت ہوئے ہوں اور انہی پر صبر کرنے کا موقع ملا تیسرے کی موت کی نوبت ہی نہیں آئی تو کیا دو بچوں پر صبر کرنے کا بھی یہی مرتبہ ہے) حضور پاک ﷺ ابھی جواب نہ دے پائے تھے کہ اس نے یہی سوال پھر دہرایا۔

حضور پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ دو بچے بھیج دینے کا بھی یہی مرتبہ ہے۔

(بخاری صفحہ نمبر:۱۵۷)

دوسری حدیثوں سے ثابت ہے کہ ایک بچہ پر صبر کرنا بھی دوزخ سے محفوظ ہونے کا ذریعہ ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب میں اپنے بندے کے پیاروں کو اُٹھاتا ہوں اور وہ ثواب کا یقین کرے تو اس کا بدلہ جنت کے سوا کچھ نہیں (بخاری صفحہ نمبر:۷۵۲)

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے

ارشاد فرمایا جب بندہ کا کوئی بچہ فوت ہو جائے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے کہ کیا تونے میرے بندے کے بچے کی روح کو قبض کر لیا ہے۔ وہ عرض کرتے ہیں؛ جی ہاں؛ ہم نے ایسا ہی کیا۔ پھر فرماتے ہیں۔ تو نے اُن کے دل کا پھول لے لیا۔ وہ عرض کرتے ہیں۔

جی ہاں؛ پھر اللہ تعالیٰ دریافت فرماتے ہیں (حالانکہ اللہ تعالیٰ کو سب معلوم ہے) کہ میرے بندے نے کیا کہا۔

وہ عرض کرتے ہیں "الحمد للہ" کہا اور "اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ" پڑھا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میرے بندے کے لیے جنت میں ایک گھر بنادو اور اس گھر کا نام بیت الحمد رکھ دو۔ (مشکوٰۃ شریف صفحہ نمبر:۱۵۲)

سوال: حضور پاک ﷺ کا نواسہ اللہ کو پیارا ہوا تو آپ ﷺ کا کیا عمل تھا؟

جواب: حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے حضور پاک ﷺ کی صاحبزادی (حضرت زینب رضی اللہ عنہا) نے آپ ﷺ کی خدمت میں خبر بھیجی کہ میرا بیٹا مرنے کے قریب ہے آپ ﷺ تشریف لائیں۔ آپ ﷺ نے جواب میں سلام کہلوایا اور یہ پیغام بھجوایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ جو کچھ لے وہ اُسی کا ہے اور جو کچھ دے وہ بھی اُسی کا ہے اور ہر چیز کے لیے اس کے ہاں مقرر وقت ہے لہٰذا صبر کرنا چاہیے اور ثواب کی پختہ اُمید رکھیں۔ آپ ﷺ کی صاحبزادی نے دوبارہ قسم دے کر پیغام بھیجا کہ ضرور ہی تشریف لائیں۔

آپ ﷺ روانہ ہوئے اور آپ ﷺ کے ہمراہ سعد بن عبادہ، معاذ بن جبل، ابی بن کعب، زید بن ثابت، اور دیگر چند صحابہ رضی اللہ عنہم تھے جب آپ ﷺ وہاں

پہنچے تو بچہ آپ ﷺ کے ہاتھ میں دے دیا گیا اور اُس کا سانس اُکھڑ رہا تھا اس کے حال کو دیکھ کر رسول اکرم ﷺ کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے اس پر سعد بن عبادہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ یہ کیا: آپ ﷺ نے فرمایا یہ رحمت کے اس جذبہ کا اثر ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے دلوں میں رکھ دیا ہے اللہ کی رحمت ان ہی بندوں پر ہوگی جن کے دلوں میں رحمت کا یہ جذبہ ہو اور جن کے دل سخت اور رحمت کے جذبے سے بالکل خالی ہوں وہ خدا کی رحمت کے مستحق نہیں ہوں گے۔ (بخاری و مسلم) ۲۔۳۰۳

حدیث شریف کے آخری حصے سے معلوم ہوا کہ کسی صدمہ سے دل کا متاثر ہونا اور آنکھوں سے پانی بہنا صبر کے منافی نہیں اور وہ غیر اختیاری حالت جو صدمہ کے وقت ہوتی ہے اس پر گرفت بھی نہیں۔ بندہ کو چاہیے کہ بندگی کی شان سے جو حالت آئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے یقین کرتے ہوئے برداشت کرے ایسے موقع پر جاہلوں اور افسانہ نگاروں کی طرح باتیں کرنے سے گریز کرے۔

مثلاً: فلاں شخص کو قدرت کے سفاک ہاتھوں نے ایسے وقت میں ہم سے چھین لیا جب کہ ہم کو اس کی بہت زیادہ ضرورت تھی؛ اس طرح کہنا بہت بُری بات ہے ایسے الفاظ کہنے سے بسا اوقات ایمان ضائع ہو جاتا ہے۔

سوال: کیا لڑکیوں کی پیدائش مبارک ہے یا نہیں؟

جواب: جب اللہ تعالیٰ اولاد عطا فرما دے تو خوشی کا اظہار کرنا چاہیے۔ کیونکہ یہ نعمت ہے جو اللہ تعالیٰ نے عطا کی۔ دیکھا یہ گیا ہے کہ جب لڑکا پیدا ہو تو خوب خوشی اور مسرت کا اظہار ہوتا ہے۔ لیکن آج تک بھی بہت سے علاقوں اور طبقوں میں لڑکی کو ایک بوجھ اور مصیبت سمجھا جاتا ہے اور اس کے پیدا ہونے میں بجائے گھر میں خوشی

کے افسردگی اور غمی کی فضا ہو جاتی ہے یہ حالت تو آج ہے لیکن اسلام سے پہلے عربوں میں تو بیچاری لڑکی کو باعث ننگ وعار تصور کیا جاتا تھا اور یہ حق بھی نہیں سمجھا جاتا تھا کہ اس کو زندہ ہی رہنے دیا جائے۔ بہت سے سخت دل خود اپنے ہاتھوں سے اپنی بچی کا گلا گھونٹ کر اس کا خاتمہ کر دیتے تھے یا ان کو زمین میں زندہ دفن کر دیتے تھے۔ ان کا یہ حال قرآن مجید میں ان الفاظ میں بیان کیا گیا ہے۔

وَاِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِالْاُنْثٰى ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّهُوَ كَظِيْمٌ يَتَوَارٰى مِنَ الْقَوْمِ مِنْ سُوْٓءِ مَا بُشِّرَ بِهٖ اَيُمْسِكُهٗ عَلٰى هُوْنٍ اَمْ يَدُسُّهٗ فِى التُّرَابِ (سورۃ النحل)

ترجمہ: جب ان میں کسی کو لڑکی پیدا ہونے کی خبر سُنائی جاتی تو وہ دل مسوس کے رہ جاتا ہے۔ لوگوں سے چھپتا پھرتا ہے، ان کو منہ نہیں دیکھانا چاہتا، اس بُرائی کی وجہ سے جس کو اس کی خبر ملی ہے۔ سوچتا ہے کیا اس نومولود بچی کو ذلت کیساتھ باقی رکھے یا اس کو کہیں لے جاکر مٹی میں دفن کر دے۔

یہ تھا لڑکیوں کے بارے میں عربوں کا ظالمانہ رویہ جن میں رسول اللہ ﷺ مبعوث ہوئے۔ اس فضا اور اس پس منظر کو پیش نظر رکھ کے اس بارے میں رسول اللہ ﷺ کے مندرجہ ذیل ارشادات پڑھے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو بندہ دو لڑکیوں کے بار اُٹھائے اور اُن کی پرورش کرے۔ اور یہاں تک کہ وہ سن بلاغت تک پہنچ جائیں تو وہ اور قیامت کے دن اس طرح ہوں گے، راوی حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ کی انگلیوں کو بالکل ملا کر دکھایا یعنی اس طرح

یہ انگلیاں ایک دوسرے سے ملی ہوئی ہیں اسی طرح میں اور وہ شخص بالکل ساتھ ہوں گے۔ (بحوالہ مسلم شریف)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا؛ جس بندے نے تین بیٹیوں کی یا تین بہنوں کی یا دو بیٹیوں یا بہنوں کا بار اُٹھایا اور اُن کی اچھی تربیت کی اور اُن کے ساتھ اچھا سلوک کیا اور پھر اُن کا نکاح بھی کر دیا تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس بندے کے لیے جنت کا فیصلہ ہے۔ (بحوالہ ترمذی)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس بندے یا بندی پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے بیٹیوں کی ذمہ داری ڈالی گئی اور اُس نے اس ذمہ داری کو ادا کیا اور اُن کے ساتھ اچھا سلوک کیا تو یہ بیٹیاں اس کے لیے دوزخ سے بچاؤ کا سامان بن جائیں گی۔ (بحوالہ مسند احاکم، مستدرک حاکم)

ان حدیثوں میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حسن سلوک کو لڑکیوں کا صرف حق ہی نہیں بتلایا، بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے داخلہ جنت اور عذاب دوزخ سے نجات کا آپ نے اعلان فرمایا۔

اور یہ انتہائی خوشخبری سنائی کہ لڑکیوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے والے اہل ایمان قیامت میں اس طرح میرے قریب اور بالکل میرے ساتھ ہوں گے، جس طرح ایک ہاتھ کی باہم ملی ہوئی انگلیاں ساتھ ہوتی ہیں۔

بچہ کی پیدائش کے بعد ابتدائی ذمہ داریاں

سوال : پیدائش کے بعد بچہ کے کان میں اذان دینا کیسا ہے:؟

جواب : حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنے نواسے حسن بن علی رضی اللہ عنہما کے کان میں نماز والی اذان پڑھتے ہوئے دیکھا جب آپ ﷺ کی صاحبزادی فاطمہ کے ہاں ان کی پیدائش ہوئی۔(بحوالہ ترمذی)

ایک اور روایت میں ہے کہ جس کے ہاں کوئی بچہ پیدا ہوا اور اُس شخص نے اس کے دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کہی ہے تو اس بچہ کو جنات کے اثرات نقصان نہیں پہنچائیں گے۔

سوال : نومولود بچے کے کان میں اذان واقامت کہنے کی حکمت کیا ہے؟

جواب : نومولود بچے کے کان میں اذان واقامت کہنے کی حکمتیں درج ذیل ہیں۔

(۱) نومولود بچہ کا پہلا حق گھر والوں پر یہ ہے کہ سب سے پہلے اُس کے کانوں کو اور کانوں کے ذریعے دل ودماغ کو اللہ کے نام اور توحید اور ایمان ونماز کی دعوت سے آشنا کرائیں اس کا بہتر سے بہتر طریقہ یہ ہی ہوسکتا ہے کہ اس کے کانوں میں اذان واقامت پڑھی جائے۔

(۲) اذان واقامت میں دین حق کی بنیادی تعلیم نہایت موثر طریقہ سے دی گئی ہے اس کا یہ نتیجہ ہے کہ شیطان اُس سے بھاگتا ہے۔جس کا ذکر بہت سی

احادیث میں موجود ہے اس لیے یہ بچے کی حفاظت کی تدبیر ہے۔

(۳) رسول اللہ ﷺ نے پیدائش کے وقت نومولود بچے کے کان میں اذان و اقامت پڑھنے کی تعلیم دی اور جب عمر پوری کرنے کے بعد اُس کو موت آجائے تو غسل دے کر اور کفنا کر اس پر نماز جنازہ پڑھنے کی ہدایت فرمائی۔ اس طرح یہ بتلا دیا اور جتلا دیا کہ مومن کی زندگی اذان اور نماز کے درمیان کی زندگی ہے اور بس اسی طرح گزرنی چاہیے جس طرح اذان کے بعد نماز کے انتظار اور اس کی تیاری میں گزرتی ہے۔

(۴) نیز یہ مسلمان بچے کا پہلا حق ہے کہ پیدائش کے ساتھ ہی اس کے کان میں اذان و اقامت کہی جائے۔ اور آخری حق یہ ہے کہ اس پر نماز جنازہ پڑھی جائے۔

(۵) یہ حکمت تو خود حدیث میں موجود ہے کہ بچہ اس سے اُمّ الصبیان سے محفوظ ہوگا۔ (یعنی جنات کے اثرات سے)

سوال : بچے کے کان میں اذان و اقامت دینے کی کیفیت کیا ہونی چاہیے؟

جواب : بچہ پیدا ہونے کے بعد بچے کو ہاتھوں میں اُٹھا کر قبلہ رخ ہو کر دائیں کان میں اذان کہے اور بائیں کان میں اقامت کہے۔ اور اذان و اقامت دونوں میں حی علی الصلوۃ پر دائیں جانب اور بائیں جانب اور حی علی الفلاح پر دائیں جانب گھومے۔ (لیکن سینہ قبلہ سے نہ پھرے)۔ (بحوالہ تحریر المختار جلد نمبر: ۲ صفحہ نمبر: ۱۲۶)

سوال : نومولود بچے کے کان میں اذان و اقامت دینے میں کوئی اختلاف ہے یا کہ نہیں؟

جواب : احادیث رسول اللہ ﷺ کی رو سے جمہور امت کے نزدیک نومولود (لڑکے یا لڑکی) اس میں دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کہنا امت کی متفقہ سنت ہے اس میں کسی کا بھی اختلاف منقول نہیں۔ لہٰذا اگر کسی کو کوئی اور عذر نہ ہو تو نہلا دھلا کر نومولود کے کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کہی جائے۔

سوال : اگر پانی میسر نہ ہو تو بچے کے کان میں اذان و اقامت کہی جا سکتی ہے یا نہیں؟

جواب : اگر پانی میسر نہ ہو یا غسل دینا مضر ہو تو بچے کو غسل دیے بغیر بھی اذان اور اقامت کہی جا سکتی ہے۔

سوال : بعض لوگ ہسپتال میں مناسب آدمی نہ ہونے کی صورت میں اذان و اقامت چھوڑ دیتے ہیں ان پر کیا احکام ہیں؟

جواب : بعض لوگ ہسپتال میں مناسب آدمی نہ ہونے کی صورت میں اذان و اقامت کی سنت کو چھوڑ دیتے ہیں یہ اُن کی بڑی بدقسمتی کی بات ہے۔ پھر ترک سنت کا نقصان الگ ہوتا ہے۔ اور بچہ اس کی برکات سے بھی محروم رہتا ہے۔

سوال : اذان و اقامت خود بھی دی جا سکتی ہے یا کسی عالم کا ہونا ضروری ہے؟

جواب : اذان و اقامت کہنے کے لیے باقاعدہ عالم کا ہونا ضروری نہیں بلکہ جس کو صحیح طرح الفاظ اذان و اقامت یاد ہوں وہ بھی کہہ سکتا ہے وہ چاہے مرد ہو یا عورت۔

سوال : نومولود بچے کے پیدا ہونے کے بعد کتنی دن میں اذان و اقامت دینا ضروری ہے؟

جواب : بچے کی ولادت کے بعد جتنا جلدی ہو سکے یہ کام کر لینا چاہیے۔ لیکن اگر

غفلت کی وجہ سے کئی روز گزر گئے بعد میں خیال آیا تو جب خیال آیا اذان واقامت کہی جائے اسے بالکل ترک نہ کرے۔

سوال : نومولود بچے کے کان میں کون سے الفاظ اذان واقامت کے طور پر کہنے چاہئیں؟

جواب : اذان واقامت کے الفاظ وہی ہونے چاہئیں جو نماز والی اذان واقامت میں ہوتے ہیں اس میں کمی پیشی درست نہیں۔ (حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ کی مذکورہ حدیث میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بچے کے کان میں نماز والی اذان پڑھی)

سوال : بچے کے کان میں اذان دینے اور نماز والی اذان دینے میں کیا فرق ہے؟

جواب : نومولود بچے کے کان میں اذان دینے اور نماز والی اذان دینے میں یہ فرق ہے کہ بچہ کے کان میں اذان پست آواز سے دی جائے اسی وجہ سے اس میں کانوں میں انگلیاں دینا مستحب نہیں ہے۔

سوال : نومولود بچے کے کان میں اذان دیتے وقت آواز کتنی اُونچی ہو؟

جواب : اذان کے الفاظ پست آواز میں دے لیکن عام گفتگو کی آواز سے زیادہ اُونچی اور بلند آواز میں دینا چاہیے تاکہ اس میں اعلان کے معنی پائے جائیں کیونکہ اس میں اذان کے معنی اعلان کرنے کے ہیں۔

سوال : کیا اذان واقامت کہنا سنت ہے؟

جواب : جی ہاں؛ اذان واقامت کہتے وقت قبلہ رخ ہونا چاہیے اور کھڑے ہو کر کہنا چاہیے یہ سب چیزیں سنت ہیں۔

سوال : نومولود بچے کے کان میں اذان دینے والا محلے کا امام ہو یا موذن؟

جواب : اذان دینے والا محلے کی مسجد کا امام یا موذن یا بچے کا رشتہ دار ہونا ضروری نہیں بلکہ صالح آدمی کا اذان دینا مستحب اور افضل ہے۔ فاسق و فاجر آدمی سے حتی الامکان گریز کرنا چاہیے تاکہ بچے میں شروع ہی سے فسق کے اثرات سرایت نہ کریں۔

سوال : تحسنیك کے کیا معنی ہیں؟

جواب : تحسنیك کے معنی ہیں کسی کے تالو میں کوئی چیز ملنا۔ ہماری اصلاح میں اسے گھٹی کہتے ہیں۔ اور مشہور ہے کہ بچے کے مزاج پر گھٹی کا بڑا گہرا اثر پڑتا ہے اس لیے شریعت میں اس کو اہمیت دی گئی ہے۔

سوال : تحسنیك یعنی گھٹی دینا بھی سنت ہے؟

جواب : جی ہاں؛ یہ بھی سنت ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو رسول اللہ ﷺ سے جو خاص تعلق تھا اس کا ایک ظہور یہ بھی تھا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نومولود بچے آپ ﷺ کی خدمت میں دعائے برکت کے لیے لے آتے۔ آپ ﷺ کھجور یا کوئی ایسی چیز چبا کر بچے کے تالو پر مل دیتے اور اس کے لیے دعائے برکت کرتے اور اپنا لعاب مبارک اس کے منہ میں ڈالتے اس عمل کو شریعت میں تحسنیك کہتے ہیں۔

لہٰذا کسی صالح دین دار بزرگ کے پاس بچے کو لا کر تحسنیك کروانی چاہیے۔ آج کل مغربی افکار کے غلبہ کی وجہ سے یہ سنت تقریباً چھوٹ چکی ہے۔

سوال : کن چیزوں سے تحسنیك (یعنی گھٹی) دی جا سکتی ہے؟

جواب : چھوہارا، کھجور، شہد یا کسی میٹھی چیز سے تحسنیك (یعنی گھٹی) دی جا سکتی

ہے۔

سوال: کیا صرف بچے کی پیدائش کے وقت ہی آذان ہوتی ہے۔

جواب: صرف بچے کی پیدائش پر ہی لازمی نہیں بلکہ اگر کسی پر پاگل پن کا دورہ پڑے یا جنات کا سایہ ہو یا بارش نہ رکتی ہو اور میت کو دفن کرنے کے بعد۔ ان موقعوں پر بھی اذان ہو سکتی ہے۔

سوال: نومولود بچے کا نام کیسا رکھنا چاہیے؟

جواب: بچے کا اچھا نام رکھنا بھی ایک حق ہے اس لیے بچے کا نام اچھا رکھنا چاہیے نام کے بھی اچھے برے اثرات پڑتے ہیں۔

حدیث شریف میں ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ آدمی اپنے بچے کو سب سے پہلا تحفہ نام کا دیتا ہے۔ اس لیے چاہیے کہ اس کا اچھا نام رکھے۔

سوال: اچھے نام کون سے ہیں؟

جواب: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تمہارے ناموں میں اللہ کو سب سے زیادہ محبوب اور پسندیدہ ,,عبداللہ،، اور ,,عبدالرحمٰن،، ہیں۔

ایک حدیث میں وارد ہے کہ ,,پیغمبروں کے ناموں پر نام رکھو،، حضور ﷺ نے اپنے صاحبزادے کا نام ابراہیم رکھا تھا۔

رسول اکرم ﷺ نے اپنے نواسوں کا نام حسن اور حسین رکھا اور ایک انصاری صحابی کے بچے کا نام منذر رکھا۔

ان احادیث سے یہ بات معلوم ہوئی کہ بچوں کے نام اچھے رکھنے چاہییں۔
یعنی یا تو اللہ کے ناموں کے ساتھ جیسے عبداللہ، عبدالقادر، عبدالقدوس وغیرہ یا انبیاء علیہم السلام کے ناموں کے ساتھ جیسے ابراہیم، عیسٰی، اسماعیل، وغیرہ یا صحابہ کے ناموں کے ساتھ جیسے ابوبکر، علی، عثمان، عمر، وغیرہ، کیونکہ صحابہ کرام حضور ﷺ کے ساتھی ہیں ان کے نام بھی آپ ﷺ کی مرضی سے ہی ہوں گے۔

یا پھر نام دیگر سلف صالحین کے ناموں میں سے رکھے جائیں یا کم از کم ایسے نام رکھے جائیں جو الفاظ معانی کے لحاظ سے مناسب اور صحیح ہوں۔ نام رکھتے وقت معانی کا لحاظ رکھنا چاہیے۔ لیکن صحابہ کرام کے نام رکھنے میں معنی کا لحاظ نہیں کرنا چاہیے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے بہت سے صحابہ کے نام تبدیل نہیں فرمائے اس لیے ہو سکتا ہے کہ کسی نام کے معنی ہمیں سمجھ نہ آئیں۔

سوال: اگر کسی نے بغیر معنی کے نام رکھ دیا اور بعد میں پتہ چلا کہ یہ نام صحیح نہیں یعنی برا ہے تو کیا کرے؟

جواب: اگر غلطی سے برا نام رکھ دیا جائے تو اس نام کو آپ اچھے نام سے تبدیل کر لیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ برے ناموں کو بدل دیا کرتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک عورت جس کا نام عاصیہ (گناہگار) تھا تو بدل کر جمیلہ یعنی خوبصورت رکھ دیا۔

آج کل ناموں کے سلسلہ میں بہت افراط وتفریط سے کام لیا جاتا ہے بعض جگہ تو نام رکھنے میں تو بالکل خیال نہیں کیا جاتا کہ اس کے معانی کیا ہیں جیسے پرویز،

پروین، غزالہ اور شاہین وغیرہ۔ حلانکہ پرویز فارس کے اُس بادشاہ کا نام تھا جس نے نبی پاک ﷺ کا مکتوب گرامی چاک کر دیا تھا، جو آپ ﷺ نے تبلیغ کے لیے لکھا تھا۔ اب دشمن اسلام کے نام پر نام رکھنا بڑی ناسمجھی کی بات ہے۔

شاہین باز کو کہتے ہیں۔ اور غزالہ ہرن کو کہتے ہیں۔ اچھے ناموں کو چھوڑ کر جانوروں کے نام پر نام رکھنا بُری بات ہے۔

حضور پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میرے نام پر نام رکھو جا ایسا کرے گا میں اُس کی قیامت کے روز شفاعت کروں گا۔

نوٹ: حضرت مولانا قاری سعید القادری صاحب نے اسلامی ناموں کی ایک کتاب ترتیب دی ہے جس میں بچوں کے اسلامی نام انگلش، اردو، عربی۔ اور اس میں یہ تفصیل بھی درج کہ ہے یہ لفظ کون سی زبان کا ہے انگلش سپیلنگ کے ساتھ ترتیب دی ہے اور اُس میں صحابہ کرام، اولیا کرام اسماء الحسنٰی۔ اسمائے محمد بھی درج کیے گئے ہیں۔ انشاللہ تعالیٰ قارئین کو پسند آئے گی اور ایک دن ہر گھر اور ہر مدرسے اور ہر سکول کی لائبریری میں ہوگی اور اور طلباء کی من پسند کتاب ہوگی۔ ﴿انشاء اللہ تعالیٰ﴾

سوال : نام کب رکھا جائے:؟

جواب : بچے کا نام پیدائش کے بعد رکھ دیا جائے اور تاخیر ہو جائے تو ساتویں دن عقیقہ سے پہلے نام رکھ دینا چاہیے تاکہ عقیقہ اس کے نام سے کیا جائے۔

سوال : نومولود بچے کا نام رکھنا کس کا حق ہے؟

جواب : اگر نام رکھنے میں ماں باپ کا اختلاف ہو جائے تو ایسی صورت میں نام رکھنا

باپ کا حق ہے۔

سوال: غیر مسلموں والے نام رکھنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: غیر مسلموں والے نام رکھنا جائز نہیں ہیں جیسے: انیل، آریان۔ اسی طرح نام بگاڑنا یا ایسا نام رکھنا جس میں تکبر وفخر ہو درست نہیں ہے۔ اگر ایسا نام رکھ دیا تو تبدیل کروانا لازمی ہے۔

سوال: کیا ختنہ واجب ہے یا سنت؟

جواب: ختنہ کرنا سنت ہے۔

(۱)...... حدیث شریف میں آیا ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ پانچ چیزیں فطرت میں سے ہیں۔

(۱) مونچھوں کا کاٹنا۔

(۲) بغل کے بالوں کو صاف کرنا۔

(۳) ناخنوں کا کاٹنا۔

(۴) زیرناف بالوں کو صاف کرنا۔

(۵) بچوں کا ختنہ کرنا۔

(۲......) چار چیزیں رسولوں کی سنت میں سے ہیں۔

(۱) ختنہ کرنا۔

(۲) خوشبو لگانا۔

(۳) مسواک کرنا۔

(۴) نکاح کرنا۔

سوال: نومولود بچے کا ختنہ کس وقت کرائے؟

جواب: ختنہ سنت ہے اور اشعار اسلام میں سے ہے۔ ولادت کے بعد جب بچے میں برداشت کی طاقت ہو تو ختنہ کرا دیا جائے۔

سوال: بچے کا ختنہ کرتے وقت لوگوں کو اکٹھا کرنا ضروری ہے یا نہیں؟

جواب: ختنہ کے وقت دعوت کا اہتمام کرنا اور لوگوں کو جمع کرنا دعوت نامے دینا ضروری نہیں ہے اور یہ سب بدعت ہے اس سے بچنا چاہیے۔ اور ادھار رقم لے کر ختنہ کروانا حرام ہے۔

حدیث: ایک مرتبہ حضرت محمد ﷺ کے ایک صحابی (حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ) کو کسی نے ختنہ میں بلایا آپؓ نے جانے سے انکار کر دیا، لوگوں نے وجہ پوچھی تو جواب دیا کہ حضرت رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ہم لوگ نہ تو ختنہ میں جاتے تھے اور نہ اس کے لیے اکیلے جاتے تھے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جس چیز کا مشہور کرنا ضروری نہ ہو اس کے لیے لوگوں کو جمع کرنا بلانا سنت کے خلاف ہے اس میں بہت سی رسمیں آ گئیں ہیں جن میں بہت لمبے چوڑے اہتمام کیے جاتے ہیں۔ یہ ایک فضول کام ہے۔

سوال: ختنہ کے وقت شوق سے یا ثواب کی نیت سے کھانا کھلانا ہو تو کیا کرے؟

جواب: ختنہ کے موقع پر پابندی نہ کرے اور نام و نمود اور شہرت کا خیال نہ ہو اور نہ یہ ڈر ہو کہ لوگ کیا کہیں گے طعنہ دیں گے تو چند دوست احباب کو یا غریبوں کو جو میسر ہو کھانا کھلا دے۔ لیکن ہر بچے کی پیدائش پر ایسا نہ کرے ورنہ رسم کے حکم میں آ جائے گا اور گناہ ہوگا۔

سوال : کیا بچے کو دو سال کے بعد دودھ پلانا حرام ہے؟

جواب : بچے کو زیادہ سے زیادہ دودھ پلانے کی مدت دو سال ہے۔ دو سال کے بعد بچے کو دودھ پلانا حرام ہے یہ بالکل درست نہیں ہے۔ اور اگر بچہ کھانے پینے لگا اس وجہ سے دو برس سے پہلے ہی دودھ چھڑا دیا، تب بھی کچھ حرج نہیں ہے۔

سوال : دودھ کے رشتے ثابت ہونے کی مدت کیا ہے؟

جواب : اگر دو سال کی مدت کے اندر اندر بچے نے اپنی ماں کے علاوہ کسی دوسری عورت کا دودھ پیا تو وہ عورت اس کی (رضاعی) ماں بن جائے گی اور اس عورت کا شوہر (جس کی وجہ سے عورت میں دودھ آیا) بچے کا (رضاعی) باپ بن جائے گا اور اس کی اولاد اس بچے کے دودھ شریک بہن بھائی بن جائیں گے اور اس بچے کا اس کی اولاد سے نکاح حرام ہوگا۔ کیونکہ جو رشتے نسبت کے اعتبار سے حرام ہیں۔ وہ رشتے دودھ کی وجہ سے بھی حرام بن جاتے ہیں۔

سوال : اگر کسی بچے نے دو سال کے بعد اپنی ماں کے علاوہ کسی اور عورت کا دودھ پیا ہو تو اُس کا کیا حکم ہے؟

جواب : اگر کسی نے غلطی سے دو سال کے بعد دودھ پلا دیا تو احتیاط کا تقاضہ یہ ہے کہ دودھ کے رشتوں کو حرام مانا جائے اور نکاح کرنے میں علماء اور مفتیان کرام سے دریافت کرلیا جائے۔

نوٹ : بہت سی عورتیں دودھ پلانے میں احتیاط نہیں کرتیں، کسی بچے کو روتا دیکھ کر دودھ پلا دیتی ہیں، جس سے دودھ کا رشتہ قائم ہو جاتا ہے اور پھر ان بچوں کا نکاح کرنے میں احتیاط نہیں کرتیں۔ ایسے بہت سے مسئلے پیش

آتے ہیں کہ ایسے بچوں کی شادی کر دی جاتی ہے اور اولاد بھی ہو جاتی ہے۔
بعد میں معلوم ہوتا ہے کہ ان کے درمیان دودھ کا رشتہ تھا۔

سوال: بچے کی پیدائش کے بعد ماں کی کیا ذمہ داریاں ہیں؟

جواب: جب بچہ پیدا ہو تو ماں پر دودھ پلانا واجب ہے۔ اور اگر باپ مالدار ہو اور کوئی (آیا) دودھ پلانے والی تلاش کر سکے تو (ماں پر) دودھ نہ پلانے میں کچھ گناہ بھی نہیں (یعنی دودھ پلانا واجب نہیں)۔

نوٹ: جب باپ کسی دودھ پلانے والی کا بندوبست نہ کر سکے یا باپ تنگ دست ہو کہ دودھ پلانے پر کسی کو نہ رکھ سکتا ہو تو ایسی صورت میں ماں پر لازم ہے کہ وہ بچے کو اپنا دودھ پلائے۔ اور ڈبے وغیرہ کے دودھ سے پرہیز کرنی چاہیے کیونکہ ڈبے کا دودھ بچے کے لیے نقصان دہ ہے آج کل اطباء اور ڈاکٹر بھی ماں کے دودھ پر زور دیتے ہیں کیونکہ بے کے دودھ کے نقصانات کا انہوں نے بخوبی تجربہ کر لیا ہے۔

سوال: بچے کی پیدائش کے بعد باپ کی کیا ذمہ داریاں ہیں؟

جواب: ماں کا دودھ بچے کے لیے موافق بھی ہو اور ماں دودھ پلانے پر راضی بھی ہو اس کے باوجود باپ اگر ضد وغیرہ میں آ کر ڈبہ کا دودھ پلائے تو بچے کو نقصان پہنچانے کی وجہ سے یہ جائز نہیں۔ اگر ماں کا دودھ کافی نہ ہو یا بچے کے موافق نہ ہو تو پھر دوسرا دودھ دے سکتے ہیں۔ اور اگر ماں عذر یا بیماری کی وجہ سے دودھ نہ پلا سکتی ہو تو باپ کا دباؤ ڈالنا جائز نہیں ہے کیونکہ اس صورت میں ماں اور بچہ دونوں کو نقصان ہو سکتا ہے۔

سوال: منہ بولے بیٹے کے کیا احکام ہیں؟

جواب : جولوگ بے اولاد ہوتے ہیں وہ اپنے رشتہ داریا کسی اجنبی کے بچے کو گود لے لیتے ہیں لیکن شریعت میں اس کے کیا احکام ہیں ان سے غافل رہتے ہیں۔ہم ذیل میں اس کے احکام تفصیل سے لکھتے ہیں۔

جس بچے کو گود لیا ہے اُسے اس کے باپ کی طرف ہی منسوب کرنا چاہیے۔ گود لینے والا اُسے اپنی طرف منسوب نہ کرے۔(یعنی خود کو اس کا حقیقی باپ نہ کہے) شریعت میں اس کی ممانعت آئی ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

مَاجَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِنْ قَلْبَيْنِ فِيْ جَوْفِهٖ ۚ وَ مَاجَعَلَ اَزْوَاجَكُمُ الّٰٓـِٔيْ تُظٰهِرُوْنَ مِنْهُنَّ اُمَّهٰتِكُمْ ۚ وَمَاجَعَلَ اَدْعِيَآءَكُمْ اَبْنَآءَكُمْ ؕ ذٰلِكُمْ قَوْلُكُمْ بِاَفْوَاهِكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَقُوْلُ الْحَقَّ وَهُوَ يَهْدِى السَّبِيْلَ ۝ اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ ۚ

(سورۃ احزاب آیت نمبر:۴،۵)

ترجمہ: تمہارے منہ بولے بیٹوں کو تمہارا (سچ مچ کا) بیٹا نہیں بنادیا یہ صرف تمہارے منہ سے کہنے کی بات ہے۔اور اللہ تعالیٰ حق بات فرماتا ہے اور وہی سیدھا راستہ بتلاتا ہے (اور جب منہ بولے بیٹے واقع میں تمہارے بیٹے نہیں تو) تم ان کو ان کے (حقیقی) باپوں کی طرف منسوب کیا کرو۔یہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک راستی کی بات ہے۔(کنزالایمان)

یعنی ٹھیک انصاف کی بات یہ ہے کہ ہر شخص کی نسبت اس کے حقیقی باپ کی طرف کی جائے کسی نے لے پالک بنالیا تو وہ واقعی باپ نہیں بن جاتا۔کوئی شفقت اور محبت سے مجازاً بیٹا یا باپ کہہ کر پکار لے تو وہ دوسری بات ہے غرض یہ نسبی تعلقات اور ان کے احکام میں اشتباہ والتباس نہ ہونے پائے۔

سوال: کیا حدیث شریف میں بھی اس کے احکام آئے ہیں؟

جواب: جی ہاں؛ حدیث شریف میں بھی اس پر سخت وعید آئی ہے۔

حدیث: حضرت سعد بن ابی وقاص راویت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اپنے آپ کو اپنے باپ کی بجائے کسی دوسرے شخص کی طرف منسوب کرے اور وہ یہ جانتا بھی ہو یہ میرا باپ نہیں ہے تو جنت اس پر حرام ہے۔

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ (غیر شخص سے اپنا نسب جوڑ کر) اپنے باپ سے منہ نہ پھیرو کیونکہ جس شخص نے اپنے باپ سے منہ پھیرا (یعنی اس سے اپنے نسب کا انکار کیا) تو اُس نے درحقیقت کفر کیا (یعنی کفران نعمت کیا) نعمت کا انکار کیا۔ (مشکوٰۃ)

سوال: کیا منہ بولے لڑکے سے ماں اور لڑکی سے باپ کا پردہ کرنا ضروری ہے؟

جواب: منہ بولا بچہ اگر لڑکا ہے تو اپنی منہ بولی ماں کا محرم نہیں تو بالغ ہونے پر ماں کا اس سے پردہ ہوگا۔ اور اگر لڑکی ہے اور منہ بولے باپ کی محرم نہیں تو باپ کا اس سے پردہ ہوگا۔ اسی طرح اگر کسی کی حقیقی اولاد بھی ہو اور اس نے کسی بچہ کو گود بھی لیا ہو تو ان کے بڑے ہونے کے بعد پردے کا لحاظ کرنا پڑے گا۔

نوٹ: عموماً ان مسائل کی طرف کسی کا دھیان نہیں ہوتا اور بچوں کے بڑے ہونے کے بعد پردے کا مسئلہ غفلت کا شکار ہو جاتا ہے جو سخت گناہ ہے۔

سوال: اگر کسی کے اولاد نہ ہو تو اور اُس نے کسی کو گود لینا ہو تو وہ پردے کے لحاظ سے کیا کرے؟

جواب: جو لوگ لڑکی کو گود لینا چاہیں تو انہیں چاہیے کہ مرد اپنے کسی ایسے رشتہ دار سے لڑکی لے کہ لڑکی اس کی محرم ہو مثلاً بھائی کی لڑکی لے تاکہ پردے کا مسئلہ نہ ہو۔ اور اگر لڑکا لینا چاہیں تو عورت مندرجہ بالا صورت اختیار کرے۔

سوال: اگر دونوں صورتیں نہ ہوں تو پھر کیا کرے؟

جواب: اگر مذکورہ بالا دونوں صورتیں ممکن نہ ہوں اور لڑکی کو گود لینا چاہتے ہیں تو مرد کو چاہیے کہ وہ اس کو اپنی بیوی کا دودھ پلا دے اور اگر بیوی کا دودھ میسر نہ ہو تو اپنی بہن وغیرہ کا دودھ پلا دے تاکہ لڑکا سے اس کا رضاعی رشتہ قائم ہو جائے۔ اور اگر لڑکا گود لینا چاہیں تو عورت اپنا یا اپنی بہن کا دودھ پلا دے۔

سوال: اگر کوئی بھی صورت ممکن نہ ہو تو کیا کرے؟

جواب: اگر کوئی صورت ممکن نہ ہو تو پھر خوب احتیاط کی ضرورت ہے اور ایسے بچوں کے بڑے ہونے کے بعد پردے کا خوب لحاظ کرنا ہوگا ورنہ کہیں نیکی برباد گناہ لازم کا مصداق نہ ہو جائے۔

سوال: لاوارث بچے کو گود لینے کے بعد اُس کا وراثت میں کوئی حصہ ہے یا کہ نہیں؟

جواب: کسی لاوارث بچے کو گود لے کر اچھی تعلیم و تربیت کا بے شک بڑا ثواب ہے۔ لیکن وہ بچہ چونکہ حقیقی نہیں ہوتا اس لیے حقیقی اولاد کا مرتبہ ہرگز حاصل نہیں ہوگا۔ لہٰذا ایسا بچہ اگر گود لینے والے کا رشتہ دار نہیں یا رشتہ دار تو ہے لیکن اس سے قریبی اور رشتہ موجود ہوں تو اس بچے کا میراث میں کوئی حصہ نہیں ہوگا۔

مثلاً بھائی کی موجودگی میں بھتیجے کو کچھ نہیں ملے گا۔ ایسے گود لیے ہوئے بچوں کے لیے مناسب یہ ہے کہ اپنی زندگی ہی میں جو مال دینا چاہے۔ ان کے حوالے کر دے۔ مرنے کے بعد جائیداد دیگر ورثا میں تقسیم ہو جائے گی۔

عقیقہ کا بیان

سوال : عقیقہ کسے کہتے ہیں؟

جواب : بچہ کی پیدائش کے ساتویں دن اگر لڑکا ہو تو دو بکرے اور اگر لڑکی ہو تو ایک بکرا ذبح کرنا، اس کو ”عقیقہ“ کہتے ہیں۔ عقیقہ ایک قسم کا صدقہ ہے، عقیقہ دینے سے بلاؤں اور دکھ تکلیف سے بچہ کی حفاظت ہو جاتی ہے۔

سوال : عقیقہ کس دن مستحب ہے؟

جواب : مستحب یہ ہے کہ ساتویں روز (یعنی جس دن بچہ پیدا ہوا ہے اگلے ہفتے اُسی دن) عقیقہ کیا جائے۔ اسی روز بال مونڈے جائیں۔ اسی روز بکرا ذبح کیا جائے، اسی روز بچے کا نام رکھا جائے۔ اگر ساتویں دن نہ ہو سکے تو چودہویں یا اکیسویں دن عقیقہ کرے۔ اس کے بعد بالغ ہونے سے پہلے پہلے کیا جا سکتا ہے۔ بالغ ہونے کے بعد عقیقہ کا حکم ساقط ہو جاتا ہے۔ کوئی دوسرا اس کا عقیقہ نہیں کر سکتا۔

نوٹ: ہاں؛ اگر خود اپنی طرف سے اپنا عقیقہ کرنا چاہے تو اس کی گنجائش ہے۔

سوال : بعض لوگ لڑکے کے عقیقہ کے لیے دو بکریاں ضروری سمجھتے ہیں۔ یہ کیسا ہے؟

جواب : لڑکا ہو یا لڑکی بہر حال ایک ہی بکری کافی ہے البتہ لڑکے کے لیے دو جانور بہتر ہیں۔

سوال : عقیقہ کا گوشت ماں، باپ، دادا، دادی، نانا، نانی کھا سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب : عقیقہ کے گوشت کا حکم قربانی کے گوشت کی طرح ہے۔ جیسے قربانی کا گوشت سب گھر والے، رشتہ دار کھا سکتے ہیں اسی طرح عقیقہ کا گوشت بھی سب رشتہ دار کھا سکتے ہیں۔ ماں، باپ، دادا، دادی وغیرہ سب کھا سکتے ہیں۔

سوال : عقیقے کے جانور کا گوشت بناتے وقت ہڈیاں توڑنا کیسا ہے؟

جواب : جائز ہے۔ عوام نے جو یہ مشہور کر دیا ہے کہ اس کی ہڈیاں توڑنا گناہ اور ناجائز ہے یہ بات درست نہیں ہے۔

سوال : یہ جو مشہور ہے کہ عقیقہ کے جانور کا سر بال مونڈنے والے کو اور ایک ران دائی کو دیتے ہیں۔ یہ کیسا ہے؟

جواب : یہ عوام کی گھڑی ہوئی رسم ہے۔ شریعت سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔

سوال : بچپن میں یا زندگی میں عقیقہ نہیں ہو سکا تو کیا بالغ ہونے یا انتقال کے بعد عقیقہ کرنا درست ہے یا نہیں؟

جواب : بالغ ہونے کے بعد درست ہے۔ انتقال کے بعد عقیقہ کرنا درست نہیں ہے۔ کیونکہ عقیقہ بلائیں، مصیبتیں دور کرنے کے لیے ہوتا ہے۔

سوال : قربانی کے بڑے جانور میں عقیقہ کا ایک حصہ رکھ سکتے ہیں؟

جواب : جی ہاں! قربانی کے بڑے جانور میں عقیقہ کا حصہ رکھ سکتے ہیں۔ شریعت میں اس کی اجازت ہے۔

ضبط ولادت کا بیان

سوال: ضبط ولادت میں کونسی صورتیں جائز ہیں؟

جواب: کوئی ایسی صورت اختیار کرنا جس کی وجہ سے مرد یا عورت کی قوت تولید (اولاد پیدا کرنے کی صلاحیت) ہمیشہ کے لیے ختم ہو جائے اور نسل انسانی منقطع ہو جائے ناجائز اور حرام ہے جیسے نس بندی کروانا وغیرہ البتہ عورتوں کے لیے ایک صورت میں حمل کو روکنے کے لیے مستقل تدابیر کرنے کی گنجائش ہے۔ اور وہ یہ کہ ماہر اور قابل اعتماد اطباء و ڈاکٹر کی رائے ہو کہ اگلا بچہ ہونے کی صورت میں عورت کی جان جانے یا کسی عضو کے تلف ہونے کا گمان غالب ہو تو اس صورت میں عورت کا اپریشن کرا دینا کہ حمل نہ ٹھہر سکے جائز ہے۔

سوال: مانع حمل ادویات کھانا یا کنڈوم استعمال کرنا کن صورتوں میں جائز ہے؟

جواب: چند صورتیں درج ذیل ہیں۔

(۱) ایسی صورت اختیار کرنا کہ قوت تولید باقی رہتے ہوئے حمل قرار نہ پائے جیسے مانع حمل ادویات یا کنڈوم وغیرہ کا استعمال بلا کراہت جائز ہے۔

(۲) عورت اتنی کمزور ہے، ماہر اطباء کی رائے میں وہ حمل کی متحمل نہیں ہو سکتی اور حمل ہونے سے شدید ضرر لاحق ہونے کا قوی اندیشہ ہو۔

(۳) میاں بیوی کے تعلقات ہموار نہ ہونے کی وجہ سے علیحدگی کا ارادہ ہو۔

(۴) پہلے سے موجود بچوں کی پرورش دودھ پلانے، اور نشوونما میں ماں کے حاملہ ہونے کی وجہ سے شدید نقصان کا خطرہ ہو۔

سوال: اگر کوئی غیر اسلامی اصولوں کے خلاف اور عارضی حمل روکے تو جائز ہے کہ ناجائز؟

جواب: بطور فیشن اپنے خاندان کو مختصر رکھنے یا تجارت و ملازمت کی مشغولیتوں کے متاثر ہونے یا سماجی دلچسپیوں میں رکاوٹ پیدا ہونے کہ وجہ سے اولاد کی ذمہ داری سے انکار و گریز کو شرع اسلامی کسی حال میں بھی قبول نہیں کرتی۔

جو خواتین بلند معیار زندگی کے حصول یا زیادہ سے زیادہ دولت جمع کرنے کی خاطر نوکریاں کرنا چاہتی ہیں۔ اور اپنے مقصد تخلیق اور اس مقدس فریضے کو بھول جاتی ہیں۔ جو قدرت نے نسل انسانی کی حیثیت سے ان پر عائد کیا۔ ان مقاصد کی خاطر خاندان محدود کرنے کا تصور قطعاً غیر اسلامی ہے۔

سوال: بعض لوگ کثرت اولاد کی وجہ سے یا تنگدستی کی وجہ سے ضبط ولادت کروا دیتے ہیں۔ شریعت میں ان کے لیے کیا حکم ہے؟

جواب: کثرت اولاد سے تنگی کا خیال ہو، حالانکہ اللہ تعالیٰ نے رزق کو خالص اپنی ذمہ داری قرار دیا ہے اور کسی کی مداخلت کو اس میں جائز نہیں رکھا۔ عرب کے جاہل جو فقر و افلاس کے خوف سے اپنی اولاد کو قتل کر دیتے تھے۔ ان کے اس خیال کی تردید کرتے ہوئے قرآن الکریم نے جو ارشاد فرمایا ہے اس کا حاصل یہی ہے کہ تمہارا یہ فعل نظام ربوبیت میں مداخلت کے مترادف ہے۔ تمام مخلوق کے رزق کی ذمہ داری رب اللعالمین نے نہایت واضح الفاظ میں اپنے ذمہ لی ہے۔

وَمَا مِنْ دَابَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا وَيَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا

ترجمہ: زمین پر چلنے والی کوئی مخلوق ایسی نہیں جس کے رزق کی ذمہ داری اللہ پر نہ ہو وہ ان سب کے ٹھکانے کو جانتا ہے۔

اور دوسری آیت میں ارشاد باری ہے کہ

اِنْ مِنْ شَیْءٍ اِلَّا عِنْدَنَا خَزَائِنُهٗ وَمَا نُنَزِّلُهٗ اِلَّا بِقَدَرٍ مَعْلُوْمٍ

ترجمہ: کوئی چیز ایسی نہیں جس کے خزانے ہمارے پاس موجود نہ ہوں اور ہم اس کو مخصوص مقدار نازل کرتے ہیں۔

ان آیات الٰہیہ پر ایمان رکھنے والے کو یہ ماننا پڑے گا۔ خداوند قدوس نے مخلوق کو معاذ اللہ بے سوچے سمجھے پیدا کر کے نہیں ڈال دیا کہ دوسروں کو ان کے رزق کا انتظام کرنا پڑے۔ یا یہ وہم ہو کہ لڑکی پیدا ہو گی حالانکہ لڑکی کی پیدائش بڑی مبارک ہے۔

اسقاط حمل کا بیان

سوال : اسقاط حمل کسے کہتے ہیں؟

جواب : ضبط ولادت کی زیادہ معروف اور پیچیدہ شکل اسقاط حمل ہے۔ اور اسے عام بول چال میں،، صفائی کرانا،، کہتے ہیں۔ عورت کے حمل ٹھہرنے کے بعد اس کو گرانے کی دو صورتیں ہو سکتی ہیں۔

(۱) حمل ٹھہرنے کے بعد چار ماہ پورے ہونے سے پہلے کسی ذریعہ سے اس کو ساقط کرنا۔

(۲) چار ماہ گزر جانے کے بعد حمل گرانا۔

سوال : ان میں کون سی صورت جائز ہے اور کون سی ناجائز؟

جواب : پہلی صورت عام حالات میں جائز نہیں۔ البتہ کسی عذر سے جائز ہے جیسے کوئی دیندار اور ماہر طبیب عورت کا معائنہ کر کے یہ کہہ دے کہ اگر حمل باقی رہا تو عورت کی جان یا کوئی عضو ضائع ہونے کا شدید خطرہ ہو۔

دوسری صورت مطلقاً حرام ہے کسی بھی عذر سے اس کی کوئی بھی گنجائش نہیں ہے۔

نوٹ: اگر کسی عورت کو معاذ اللہ زنا سے حمل ٹھر جائے تو اس کو ضائع کرنا بھی جائز نہیں ہے۔

کیونکہ اس میں بچے کا کوئی قصور نہیں ہے۔ اسی طرح اگر حاملہ کو طلاق ہو اور وہ اپنا حمل ضائع کروالے تو یہ بھی جائز نہیں ہے۔

ٹیسٹ ٹیوب بے بی کا بیان

سوال : وہ عورت جو اپنے بچے کی پیدائش کے عمل سے محفوظ رہنا چاہتی ہے تو ایسی عورت اور اُس کے شوہر کے جرثومے کسی دوسری خواہش مند عورت کے رحم میں داخل کیے جاتے ہیں۔ اس کے عوض وہ خواہش مند عورت خطیر رقم بطور معاوضہ لیتی ہے۔ اور نو ماہ بعد وہ بچہ ان کے حوالے کر دیتی ہے۔ جن کے جرثومے ہوتے ہیں؟

جواب : ٹیسٹ ٹیوب بے بی کی پیدائش یہ غیر فطری طریقہ ہے جس میں مرد کے مادہ منویہ اور اس کے جرثومے حاصل کر کے دوسری غیر منکوحہ عورت کے رحم میں غیر فطری طریقے سے ڈالے جاتے ہیں اور یہ جرثومے مدت حمل تک اس اجنبی عورت کے رحم میں پرورش پاتے ہیں۔ اور مدت حمل پوری ہو جانے کے بعد بچہ پیدا ہو جاتا ہے۔ تو عورت کو مدت حمل کی بار برداری اور تکلیف اُٹھانے کی معقول اُجرت دے کر بچہ لے لیتا ہے اس طرح مذکورہ طریقہ سے اجنبی عورت کے رحم میں کسی اجنبی مرد کا مادہ منویہ اور جرثومے داخل کرنا اور اولاد حاصل کرنے کی سعی کرنا قرآن اور حدیث کی رو سے ناجائز اور حرام ہے اس سے قرآن اور حدیث کی بے شمار نصوص کی خلاف ورزیاں اور شریعت کے بے شمار اصولوں سے انحراف اور خدا و رسول کے قانون سے بغاوت لازم آتی ہے اس کے علاوہ بے شمار معاشرتی خرابیاں پیدا ہوتی ہیں پھر

جب اولاد پیدا ہوگی۔ اس کی نسل اور نسب قرآن وحدیث کے لحاظ سے اس مرد سے ثابت نہیں ہوگی۔ جس کا مادہ منویہ عورت کے رحم میں ڈالا گیا ہے۔ کیوں کہ شریعت کے اصول میں ثبوت نسب کے لیے عورت کا منکوحہ یا مملوکہ ہونا ضروری ہے اور یہ اجنبی عورت اولاد خواہش مند مرد کی منکوحہ یا مملوکہ نہیں ہے بلکہ اجنبی ہے عورت اگر مرد کی منکوحہ ہے تو بچے کا نسب اس عورت کے مرد سے ثابت ہو جائے گا۔

کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اَلوَلَدُ لِلفِرَاشِ وَلِلعَاهِرِ الحَجَرُ" (صحیح بخاری ج ا ص ۳۸۳)

جس کا مطلب یہ ہوا جس کا فراش (بیوی) ہے بچہ اس کا ہوگا اور جس اجنبی مرد نے اجنبی عورت کے رحم میں اپنے مادہ منویہ کا داخل کیا اگر فطری طریقہ سے داخل کیا تو یہ عین زنا ہے اور اگر غیر فطری طریقے سے داخل کیا تو یہ اگر چہ زنا تو نہیں لیکن حکم زنا میں ہے اور اس طریقہ ولادت سے یہ بھی نقصان ہوگا کہ مرد نے ایک صحیح النسب بچہ کی جگہ ایک ولدالزنا کو جنم دیا ہے یعنی اس نے اپنی منی کے جرثومے کو ضائع کیا ہے جن سے ولدالزنا پیدا ہوا ہے جب کہ ان جرثوموں کو اگر وہ منکوحہ عورت کے رحم میں داخل کرتا تو صحیح النسب بچہ پیدا ہوتا۔ اس سے صالح معاشرہ پیدا ہوتا۔

دنیاء میں بھی عزت وشرافت والد نسب نصیب ہوتا۔ آخرت میں سرخروئی حاصل ہوتی جب کہ ولدالزنا سے دنیاء میں رسوائی ہوئی ہے اور آخرت میں بھی، کہ اُسے باپ کی ولدیت کی جگہ ماں کے نام سے پکارا جائے گا، زانی کی رسوائی تو ہے ہی اس جرثومے سے پیدا ہونے والے بچے کی نسبت ماں کی طرف سے ہوگی اس لیے جملہ اخراجات نان ونفقہ وغیرہ بھی ماں کے ذمہ واجب ہوں گے نہ کہ اس مرد پر جس

کے جرثومے تھے یہ دوسری بات ہے کہ مرد اُسے قبول کرے اور اس کی ذمہ داری اُٹھائے۔

سوال: جو عورت بانجھ ہوتی ہے اس سے جرثومے اور شوہر کے جرثومے حاصل کیے جاتے ہیں اور پھر دوبارہ بارہ ہفتے بعد معمولی اپریشن کے ذریعے حاصل کیے جاتے ہیں۔ جب مرد کے یہ جرثومے بھی غیر فطری طریقے یعنی جلق کے ذریعے حاصل کیے جاتے ہیں یا پھر عزل سے، کیا یہ طریقہ کار صحیح ہے؟

کیا یہ جدید تحقیق فطری عمل کے مطابق ہے یا فطرت سے بغاوت ہے؟

اس طریقے سے پیدا ہونے والی نسل کی قانونی حیثیت کیا ہوگی اور نسب کس کا ہوگا؟

جواب: یہ ٹیسٹ ٹیوب کے ذریعے اولاد پیدا کرنے کا دوسرا طریقہ ہے۔ جس میں مرد اور عورت دونوں میاں بیوی ہوں مگر فطری طریقہ سے ہٹ کر غیر فطری طریقہ سے مرد کے جرثومے اور عورت کے جرثومے کو نکالنے کے بعد خاص ترکیب سے بیوی کے رحم میں داخل کرتے ہیں۔ اس کا حکم پہلے سے مختلف ہوگا پہلی بات تو یہ ہے کہ شوہر کا مادہ منویہ عورت کے رحم میں داخل کیا گیا جو کہ ناجائز نہیں ہے، اس طرح سے اس کے حمل ٹھہرا تو بچہ ثابت النسب ہوگا اور اس میں کوئی تغیری حکم نہیں ہوگا اس وجہ سے کہ یہ زنا کے حکم میں نہیں ہے، اور اس میں گناہ بھی نہیں ہوگا۔ جب کہ دونوں کے جرثومے نکالنے اور داخل کرنے میں کسی اجنبی مرد اور عورت کا عمل دخل نہ ہو بلکہ سارا عمل میاں اور بیوی خود ہی سرانجام دیں، لیکن شوہر اور بیوی کے جرثومے کو غیر فطری طریقہ سے نکالنے اور عورت کے رحم میں داخل کرنے میں اگر تیسرے مرد یا عورت کا عمل دخل ہوتا

ہے اور اجنبی مرد یا عورت کے سامنے شرم گاہ دیکھنے یا دکھانے اور مس کرنے یا کرانے کی ضرورت پڑتی ہے۔ تو اس طرح بے حیائی اور بے پردگی کے ساتھ بچہ پیدا کرنے کی خواہش پوری کرنے کی اجازت شرعاً نہ ہوگی کیونکہ بچہ پیدا کرنا کوئی فرض یا واجب امر نہیں ہے۔ اور نہ ہی بچہ پیدا ہونے سے انسان کی جان یا عضو ضائع ہونے کا خطرہ ہوتا ہے تو گویا کوئی شرعی ضرورت واضطراری کیفیت نہیں پائی جاتی جس سے بدن کے مستور حصے کو خصوصاً شرم گاہ کو اجنبی مرد یا عورت ڈاکٹر کے سامنے کھولنے کی اجازت ہو، لہٰذا ٹیسٹ ٹیوب بے بی کے دوسرے طریقہ کو اگر کسی اجنبی مرد یا عورت ڈاکٹر کے ذریعہ انجام دیا جاتا ہے تو جائز نہیں ہے یعنی گناہ کبیرہ کا ارتکاب ہوگا تاہم بچے کا نسب شوہر سے ثابت ہوگا۔ اُس کو باپ کی وراثت ملے گی صحیح اولاد کے احکام اُس پر جاری ہوں گے۔ (فقط واللہ اعلم)

ایصالِ ثواب کا بیان

قرآن الکریم میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ:

"تَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰی"

ترجمہ: نیکی اور پرہیزگاری میں آپس میں ایک دوسرے کی مدد کرو۔

اور احادیث مبارکہ میں بکثرت لکھا ہوا ہے کہ مسلمان بھائی بھائی ہیں، انہیں ایک دوسرے کے دکھ درد میں شریک رہنا چاہیے۔ اور ایک دوسرے کے کام آنا چاہیے۔ ایک دوسرے کے ساتھ نیک سلوک کرنا چاہیے۔ ایک دوسرے کی حاجت روائی میں شریک کار بننا چاہیے یہاں تک کہ رسول پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ دین خیر خواہی کا نام ہے اس کو تین مرتبہ ارشاد فرمایا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ کہ کس کی خیر خواہی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول اور اُس کی کتاب یعنی قرآن الکریم کی اور آئمہ اہل اسلام اور عام مسلمانوں کی۔

صحیح مسلم شریف کی ایک روایت میں ہے کہ حضور پُر نور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم میں جس سے ہو سکے کہ اپنے مسلمان بھائی کو فائدہ پہنچائے تو ضرور پہنچائے۔

سوال: جب جسم و جان کا تعلق ختم ہو جائے۔ مرنے والوں کا زندوں سے رابطہ ختم

ہو جائے تو موت کے بعد زندہ اور مردوں میں آہنی دیوار حائل ہو جائے اور اُن میں حسی و مادی تعاون اور نفع رسانی اور خیر خواہی بظاہر ختم نظر آئے تو زندوں کے نیک اعمال سے مردوں کو فائدہ پہنچ سکتا ہے یا نہیں۔

جواب : ہمارے نزدیک شریعت اسلامیہ اس کا جواب اثبات میں دیتی ہے یعنی ہاں زندوں کے اعمال سے مردوں کو فائدہ پہنچتا ہے اور زندوں کے ایصال ثواب سے مردے فیض پاتے ہیں اور فائدہ اُٹھاتے ہیں۔

سوال : کیا مرنے والے کے ورثہ اور عزیز و احباب بلکہ عامتہ المسلمین کے نیک اعمال سے مردے فیض پاتے ہیں کہ نہیں؟

جواب : احادیث مبارکہ میں آیا کہ کہ جو گیارہ مرتبہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ شریف پڑھ کر اس کا ثواب مردوں کو پہنچائے تو مردوں کے برابر کی گنتی اُسے ثواب ملے گا۔ (درالمختار)

سوال : عبادت بدنی کے ثواب پہنچانے کا قرآن حکیم اور احادیث مبارکہ میں کیا حکم آیا ہے؟

جواب : قرآن الکریم میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد باری ہے کہ

وَالَّذِيْنَ جَآؤُمِنْ بَعْدِ هِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا وَلِاِ خْوَ انِنَاالَّذِيْنَ

سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ (سپارہ نمبر: ۲۸ آیت نمبر: ۱۰)

ترجمہ: اور وہ لوگ جو ان کے بعد آئے کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب مغفرت فرما ہماری اور ہمارے اُن بھائیوں کی جو ہم سے پہلے بحالت ایمان گزر چکے۔

اور حدیث مبارکہ میں حضور پاک حضرت محمد مصطفی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:

مردہ کی حالت قبر میں ڈوبتے ہوئے فریاد کرنے والے کی طرح ہوتی ہے وہ انتظار کرتا ہے کہ اُس کے ماں باپ یا بہن بھائی یا دوست احباب کی طرف سے اُس کو کوئی دعا پہنچے۔ اور جب اُس کو کوئی دعا پہنچتی ہے تو وہ دعا کا پہنچنا اُس کو دنیا و مافیہا سے محبوب تر ہوتا ہے اور بے شک اللہ تعالیٰ اہل زمین کی دعا سے اہل قبور کو پہاڑوں کی مثل اجر و رحمت عطا کرتا ہے اور بے شک زندوں کا تحفہ مردوں کی طرف یہی ہے کہ اُن کے لیے بخشش کی دعا مانگی جائے۔ (مشکوۃ شریف صفحہ نمبر: ۲۰۶)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: اللہ تعالیٰ نے جنت میں اپنے ایک نیک بندے کا درجہ بلند فرمایا: تو وہ عرض کرتا ہے کہ اے میرے رب میرا درجہ کیونکر بلند ہوا؟

تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ تیرا بیٹا جو تیرے لیے دعائے بخشش مانگتا ہے۔ اس کے سبب تمہارا مرتبہ بلند ہوا۔ (مشکوۃ صفحہ نمبر: ۲۵۶)

اس حدیث مبارکہ سے ثابت ہو کہ کہ اگر کسی نیک بندے یا کسی نیک بزرگ کے لیے دعائے بخشش کی جائے تو اُس کے درجے بلند ہوتے ہیں۔ اور گنہگار کے لیے کی جائے تو اُس سے سختی اور عذاب دور ہو جاتے ہیں جیسا کہ پہلے بیان ہوا ہے۔

سوال: کیا جو ہم قرآن شریف کی آیات مردوں کو بھیجتے ہیں اُن کا ثواب ہم کو بھی ملے گا یا کہ نہیں؟

جواب: جی ہاں! ملے گا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور پاک محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: جو شخص قبروں پر گزرا اور اُس نے سورۃ اخلاص کو گیارہ بار

پڑھا اور اُس کا ثواب مردوں کو بخش دیا تو اُس کو مردوں کی تعداد کے برابر اجر و ثواب ملے گا۔ (دار قطنی، در المختار شرح الصدور)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص قبرستان جائے۔ اور پھر ایک مرتبہ سورۃ فاتحہ اور سورۃ اخلاص اور سورۃ التکاثر پڑھ کر کہے: کہ اے اللہ جو کچھ میں نے تیرے کلام سے پڑھا ہے اس کا ثواب میں نے ان قبروں والے مومنین اور مومنات کو بخشا تو وہ تمام مردے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس کے لیے سفارش کریں گے۔ (شرح الصدور صفحہ نمبر: ۱۳۰)

سوال: جنت کا مقام منیف کس کو ملے گا اور کیا عمل کرنے سے ملے گا؟

جواب: حضرت مالک بن دینارؒ اولیا کرام سے ہیں فرماتے ہیں کہ میں جمعہ کی رات کو قبرستان گیا میں نے دیکھا کہ وہاں نور چمک رہا ہے میں نے خیال کیا کہ اللہ تعالیٰ نے قبرستان والوں کو بخش دیا ہے غیب سے آواز آئی: اے مالک بن دینار یہ مسلمانوں کا تحفہ ہے جو اُنہوں نے قبر والوں کو بھیجا ہے میں نے کہا تمہیں خُدا کی قسم ہے مجھے بتاؤ مسلمانوں نے کیا بھیجا ہے۔

اُس نے کہا کہ ایک مومن مرد نے اس رات اس قبرستان میں قیام کیا تو اُس نے وضو کر کے دو رکعتیں پڑھیں اور اُن دو رکعتوں میں سورۃ فاتحہ کے بعد پہلی رکعت میں قُلْ يَاۤ اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ اور دوسری رکعت میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھا: اور کہا کہ اے اللہ ان دو رکعتوں کا ثواب میں نے ان تمام قبروں والے مومنین کو بخشا: پس اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے یہ روشنی اور نور بھیجا ہے۔ اور ہماری قبروں میں کشادگی اور فرحت پیدا فرمادی ہے۔

حضرت مالک بن دینار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد میں ہمیشہ دو رکعتیں پڑھ کر ہر جمعرات میں مومنین کو بخشتا ایک رات میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور فرمایا: کہ اے مالک بن دینار: بے شک اللہ تعالیٰ نے تجھ کو بخش دیا جتنی مرتبہ تو نے میری اُمت کو نور کا ہدیہ بھیجا ہے اور اُتنا ہی اللہ تعالیٰ نے تیرے لیے ثواب کیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے تیرے لیے جنت میں ایک مکان بنایا ہے جس کا نام منیف ہے عرض کیا منیف کیا ہے فرمایا کہ جس پر اہل جنت بھی جھانکیں گے۔

سوال: کیا میت کے لیے تسبیح وکلمہ پڑھنا سنت ہے؟

جواب: جی ہاں سنت ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہیں کہ جب حضرت سعد ابن معاذ رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی تو ہم نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز جنازہ پڑھی اور پھر اُن کو قبر میں اُتار کر اُن پر مٹی ڈال دی گئی۔ بعد ازاں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر و تسبیح پڑھنا شروع کر دی، ہم نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھنا شروع کر دیا اور دیر تک پڑھتے رہے۔

مشکوۃ شریف میں ہے کہ کسی نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے تسبیح وتکبیر کیوں پڑھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ اس نیک بندہ پر اس کی قبر تنگ ہوگئی تھی۔ ہماری تسبیح وتکبیر کے سبب سے اللہ تعالیٰ نے اس کی قبر کو فراخ کر دیا یعنی کشادہ کر دیا۔

سوال: تیجہ، ساتہ، گیارہویں، چہلم، عرس یا برسی کرنا کیسا ہے اور کیا ہے؟

جواب: میت میں خاص کر تین دن سوگ کیا جاتا ہے بزرگوں نے فرمایا کہ تین دن سوگ کیا ہے۔ اب اُٹھنے سے پہلے چند افراد مل کر کچھ صدقہ کرو۔ کچھ پڑھو اور اس کا

ثواب میت کی روح کو پہنچا کر اٹھو اس کا نام سوئم یا تیجہ مشہور ہوگیا ہے اور شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ کا بھی تیجہ ہوا۔

چنانچہ حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی فرماتے ہیں۔ کہ تیسرے دن لوگوں کا ہجوم اس قدر تھا کہ شمار سے باہر تھا۔ اکیاسی کلام اللہ ختم ہوئے بلکہ اس سے بھی زیادہ ہوں گے اور کلمہ طیبہ کا اندازہ ہی نہیں کہ کتنا پڑھا گیا ہے۔

جب آپ نے مسئلہ ایصال ثواب کو اچھی طرح سمجھ لیا تو یہ بھی مان لیں کہ گیارہویں، کونڈے، سبیل، تیجہ، ساتہ، چہلم اور برسی وغیرہ سب ایصال ثواب کے نام ہیں اور ایصال ثواب قرآن وحدیث سے ثابت ہے۔ جیسا کہ اُوپر بیان ہوا ہے تو اب اُن کے جائز ہونے میں کیا شبہ رہا۔

سوال: چہلم پر کئی رسمیں کی جاتی ہیں مثلاً: رشتہ داروں کو کپڑے دینا، بہو کو زیور پہنانا وغیرہ یہ سب کیسا ہے؟

جواب: یہ سب ہندوآنہ رسمیں ہیں اور ناجائز ہیں۔

سوال: فاتحہ کے آداب کیا کیا ہیں اور کون سی چیزیں بہتر ہیں؟

جواب: آداب فاتحہ کا لحاظ رکھنا ضروری ہے، حلال اور پاک چیزوں پر فاتحہ دینا چاہیے فاتحہ لوگوں کو دکھانے اور اپنی ناموری کی وجہ سے نہ ہو، بلکہ خاص اللہ تعالیٰ کے واسطے ہو، بہتر یہ ہے کہ آپنے گھر میں فاتحہ کی چیزیں پکائی جائیں کیوں کہ گھر کی چیزوں میں احتیاط بہت زیادہ ہوتی ہے اور اگر گھر میں نہ پکا سکیں تو بدرجہ مجبوری کسی پرہیزگار مسلمان کی دکان سے خرید کر فاتحہ دلائیں اور ایسی چیزوں پر فاتحہ دلائیں جو خود پسند کرتیں ہوں یا عام طور پر ہر شخص پسند کرتا ہو مثلاً حلوا، مٹھائی کھیر اور وہ چیز جس میں شکر

پڑتی ہو کیونکہ آنحضرت پُر نور ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ مومن میٹھے ہیں اور میٹھی چیزوں کو پسند کرتے ہیں اور قرآن الکریم میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ: ہر گز بھلائی کو نہیں پہنچ سکتے کہ جب تک خدا کے راستے میں محبوب چیزوں کو صرف نہ کرو۔ اور اُس سے زیادہ کون سی چیز محبوب ہوگی جس کو خود اللہ کے محبوب ہمارے مطلوب ﷺ نے پسند فرمایا ہے۔

اسی طرح گوشت پر فاتحہ دینا ہے کیونکہ حضور ﷺ نے گوشت کو بھی پسند فرمایا اور میٹھے نئے پھل، شہد، شربت، دودھ، پلاؤ، زردہ اور حلیم وغیرہ ان میں سے کوئی ایک چیز ہو یا سب ہوں بلکہ اُس چیز کو مقدم کیا ہے جو اُس کو پسند ہو جس کی فاتحہ یا نذر کرنا مقصود ہے۔ جس جگہ فاتحہ دی جائے وہاں لوبان یا اگر بتی بھی سُلگائیں تو بہتر ہے۔

سوال: فاتحہ پڑھنے کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: باوضو ہو کر قبلہ رُخ دوزانو بیٹھیں، سامنے شیرینی حلال اور پاک کمائی اور صفائی سے تیار کی ہوئی کُل یا جز ساتھ ہی پانی بھی سامنے رکھیں۔

سب سے پہلے تین بار درود غوثیہ پڑھیں ایک بار،، اَعُوذُ بِاللہ،، اور ایک بار،، بِسْمِ اللہ،، پڑھ کر قرآن پاک کا ایک رکوع جہاں سے یاد ہو پڑھیں۔ پھر ایک بار مع،، بسم اللہ سورۃ اَلْکٰفِرُوْنَ،، پڑھیں، پھر تین بار مع،، بِسْمِ اللہ سورۃ اِخْلَاص،، پڑھیں، پھر ایک بار مع،، بِسْمِ اللہ سورۃ اَلْفَلَق،، پڑھیں، پھر ایک بار مع،، بِسْمِ اللہ سورۃ اَلنَّاس،، پڑھیں، پھر ایک مع،، بِسْمِ اللہ سورۃ فَاتِحَہ،، پڑھیں، پھر ایک بار مع،،

بسم اللہ سورۃ البقرۃ ا،، پہلا رکوع پڑھیں، اور اگر وقت ہو اور مناسب سمجھیں تو ایک بار درود تاج ورنہ تین بار درود غوثیہ پڑھیں، بعد شجرہ منظوم ایک بار پڑھیں۔

پھر دونوں ہاتھ اُٹھا کر درود پاک پڑھ کر بارگاہ الٰہی میں عرض کریں کہ نعت خوانی، ذکر واذکار، قصیدہ غوثیہ درود سلام (نفل نماز) تلاوت قرآن مجید، ختم شریف، تبرکات طعام، شیرینی پھل فروٹ، غرضیکہ اے اللہ: جو کلمات طیبات پہلے یا اس محفل میں پڑھے یا سُنے گئے ہیں اُن میں جو بھول کر یا جان کر غلطیاں، خامیاں رہ گئیں ہوں اُن کو معاف فرما اور اُس کی اصلاح کی توفیق عنایت کر، اے میرے رب اپنے محبوب مکرم کے صدقے اس کو قبولیت کا درجہ عطا فرما، اور اپنے فضل وکرم سے ثواب عنایت فرما۔

بخدمت اقدس حضور پرنور سیّد المرسلین شفیع المذنبین، رحمۃ للعالمین ﷺ کی بارگاہ عالی میں آپ کے صدقے وطفیل تمام انبیاء کرام، خلفاء راشدین، اہل بیت کرام وجملہ صحابہ رضی اللہ عنہم، تابعین، تبع تابعین، آئمہ مجتہدین وآئمہ طریقت (جملہ مشائخ طریقت سلسلہ) خصوصاً حضور غوث پاک شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ وغریب نواز خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رضی اللہ عنہ جملہ سادات وجمیع بزرگان سلسلہ عالیہ قادریہ، چشتیہ، سہروردیہ، نقشبندیہ، اویسیہ وغیرہ اور جمیع ارواح صدیقین، شہدا وصالحین، اولیا کرام، صوفیا عظام متقدمین سے لے کر متاخرین تک جملہ مومنین ومومنات، مسلمین ومسلمات اگر پیرومرشد یا والدین میں سے کوئی زندہ ہی ہوں اُن کو بھی ثواب بخشیں خصوصاً جس کو بخشنا ہو اُس کا نام لے کر ان کی خدمت میں ثواب پیش

کریں۔

پھر مندرجہ بالا تمام بزرگوں کے طفیل رب العزت سے اپنے واسطے نیک دُعائیں قبول کرنے کی گزارش کریں خصوصاً ایمان پر خاتمہ کی دعا ضرور کیا کریں۔

کیوں کہ آئے روز نئے نئے فتنے اور نئے نئے مذاہب نمودار ہو رہے ہیں گمراہ ہونے میں کچھ دیر نہیں لگتی۔ اللہ تعالیٰ اپنے پیارے محبوب کے صدقے رہبر نما ایمان کے رہزنوں اور لٹیروں سے بچائے۔ آمین۔ پھر درود شریف پر دُعا کو ختم کریں۔

سوال: کیا سامان کا سامنے ہونا ضروری ہے؟

جواب: جی نہیں اگر سامان کو سامنے نہ رکھو تو بھی ختم شریف ہو جائے گا۔ یہ ضروری نہیں ہے۔ اسی طرح اگر کچھ بھی نہ ہو تو صرف پانی پر ختم دے دیا تو بھی ثواب ملے گا۔ صرف نیت درست ہونا شرط ہے۔ حضرت شاہ ولی اللہؒ کے والد نے ایک مرتبہ تنگ دستی میں چنوں پر ختم دیا تو خواب میں دیکھا کہ سرکار دو عالم ﷺ کے سامنے وہی چنے پڑے ہیں۔ صرف نیت ٹھیک ہونا لازمی ہے۔

سوال: کیا عورت یا نابالغ بچہ فاتحہ پڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: عورت اور نابالغ بچہ بھی فاتحہ پڑھ سکتے ہیں شرط تلفظ صحیح ادا کرنا ہے ورنہ بالغ مرد بھی خود نہ پڑھے کسی خاص سُنی قاری یا قاریہ سے پڑھوائیں اور صحیح پڑھنے کی کوشش کرتے رہیں۔

سوال: دوران ختم پیسے لوٹانے کا کیا حکم ہے؟

جواب: جب اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں حکم دیا ہے کہ قرآن پڑھا جائے تو خاموشی

اختیار کرو اور غور سے سنو۔ تو اب اس دوران چلنا پھرنا، بولنا، پیسے لوٹانا سب ناجائز ہیں۔ ہاں اگر ختم پڑھنے والی کی خدمت کرنی ہو تو بعد میں کر دیں۔

سوال : کیا ایصال ثواب صرف کھانے پر ہوتا ہے؟

جواب : ضروری نہیں کہ ایصال ثواب صرف کھانے پر ہو بلکہ اگر کسی نے مسجد کا کوئی کام کروادیا۔ یا مدرسہ وغیرہ کو رقم عطیہ کر دی کسی طالب علم کو کتابیں خرید کر دے دیں۔ یا پھر مدرسہ کے کتب خانے کے لیے چندہ دے دیا تو بھی ختم ہو جائے گا۔ دیکھنا چاہیے کہ ضرورت کس چیز کی ہے۔ اگر کوئی عورت خود غریب ہے تو سب سے پہلے وہ اپنے اُوپر خرچ کرے۔ اور اولاد پر خرچ کرے۔ کیونکہ بھلائی اور نیکی گھر سے شروع ہوتی ہے۔

ایصالِ ثواب کے غلط طریقے

سوال: کیا کان کی چھت سے روٹیاں، چاول کے لفافے، گولیاں، ٹافیاں وغیرہ نیچے پھینکنا درست ہے۔ کیا اس سے ایصالِ ثواب مل جائے گا یا نہیں؟

جواب: ایصالِ ثواب کے نام پر آج کل لوگ اس قسم کی خیرات کرتے ہیں کہ مکانوں اور دکانوں کی چھتوں اور روٹیاں، بسکٹ، گولیاں، جوس وغیرہ پھینکتے ہیں اور اُسے بچے یا بڑے لوٹتے ہیں ایک کے اُوپر ایک گرتا ہے۔ بعض کے چوٹ لگ جاتی ہے۔ روٹیاں بسکٹ وغیرہ پاؤں کے نیچے کچلے جاتے ہیں بلکہ بعض اوقات روٹیوں کے ٹکرے غلیظ نالیوں میں بھی گر پڑتے ہیں اور رزق کی بہت سخت بے ادبی اور بے حرمتی ہوتی ہے۔ اور بہت سا کھانا برباد بھی ہو جاتا ہے۔ یہ نہ خیر خیرات ہے اور نہ ہی ایصالِ ثواب نہ اس سے اللہ راضی اور نہ اُس کا رسول راضی اور اس میں کسی ثواب کی اُمید۔ یہ سب ناموری اور دکاوے کی صورتیں ہیں جو حرام، اور رزق کی بے ادبی اور بربادی کا گناہ الگ ہے۔

کوئی بھی چیز ایصالِ ثواب کریں یا خیرات کریں تو بہتر طریقہ یہ ہے کہ اُس کی بے ادبی نہ ہو اور ضائع نہ ہو اور ہر بچے یا آدمی یا عورت کے ہاتھ میں آسانی سے پہنچے اور وہ اُس چیز سے فائدہ اُٹھائے اور ایصالِ ثواب کرنے والے کو ثواب بھی ملے۔

مسنون دعائیں

(۱)......صبح اور شام کی ایک خاص دعا:

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ جو بندہ ہر صبح و شام تین مرتبہ یہ کلمات پڑھ لیا کرے تو اُسے کوئی چیز نقصان نہیں پہنچائے گی۔ دوسری روایت میں ہے کہ اسے کوئی ناگہانی بلا نہ پہنچے گی وہ کلمات یہ ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اِسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ ، وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمِ

ترجمہ: اللہ کے نام سے ہم نے صبح کی یا شام کی وہ ذات جس کے نام کے ساتھ یا زمین می کوئی چیز نقصان نہیں دے سکتی اور وہ سننے والا جاننے والا ہے۔

(۲)......سوتے وقت پڑھنے کی دعائیں:

جب سونے کا ارادہ کرے تو وضو کرلے اور اپنا بستر جھاڑ لے، پھر داہنی کروٹ پر لیٹ کر سر کے نیچے داہنا ہاتھ رکھ کر تین بار یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ قِنِیْ عَذَابَكَ یَوْمَ تَجْمَعُ عِبَادَكَ

ترجمہ: اے اللہ: مجھے اُس روز اپنے عذاب سے بچا جس روز تو اپنے بندوں کو جمع فرمائے گا۔

یا پھر یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ بِاِسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْیٰی

ترجمہ: اے اللہ: میں تیرا ہی نام لے کر مرتا اور جیتا ہوں۔

(۳)......اور سوتے وقت یہ دعا بھی پڑھے:

سُبْحَانَ اللّٰهِ ۳۳ بار اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ، ۳۳ بار، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، ۳۴ بار

اس کو تسبیح فاطمہ بھی کہتے ہیں۔

(۴)......جب سو کر اُٹھے تو یہ دعا پڑھے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ اَحْيَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا ، وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ

ترجمہ: سب تعریفیں اللہ کے لیے ہی ہیں جس نے ہمیں موت دے کر زندگی بخشی اور ہم کو اس کی طرف اُٹھ کر جانا ہے۔

(۵)......بیت الخلا جانے کی دعا:

جب بیت الخلا میں جائے تو داخل ہونے سے پہلے بِسْمِ اللّٰهِ کہے اور یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ

ترجمہ: اے اللہ: میں تیری پناہ چاہتا ہوں خبیث جنوں سے مرد ہوں یا عورت:

(۶)......جب بیت الخلا سے باہر نکلے تو یہ دعا پڑھے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ اَذْهَبَ عَنِّىَ الْاَذٰى وَعَافَانِىْ

ترجمہ: سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جس نے مجھ سے تکلیف دینے والی چیز دور کی اور مجھے چین دیا:

(۷)......جب وضو کرنا شروع کرے تو یہ دعا پڑھے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

ترجمہ: شروع کرتا ہوں میں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے۔

(۸)......جب وضو کر چکے تو یہ دعا پڑھے:

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْكَ لَہٗ ، وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ

ترجمہ: میں گواہی دیتا ہوں یا دیتی ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ تنہا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، میں گواہی دیتی ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور رسول ہیں:

یا یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ ، وَجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَھِّرِیْنَ

ترجمہ: اے اللہ: مجھے بہت توبہ کرنے والوں میں اور خوب پاک رہنے والوں میں شامل فرمادے۔

(۹)......جب اذان کی آواز سنے تو یہ دعا پڑھے:

تو جو مؤذن کہتا جائے وہی کہے اور: حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کے جواب میں لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کہے۔

(۱۰)......فرض نماز کے بعد تین بار استغفر اللہ کہے اور یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ ، تَبَارَكْتَ یَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ

ترجمہ: اے اللہ: تو سلامت رہنے والا ہے اور تجھ ہی سے سلامتی مل سکتی ہے۔ تو برکت والا ہے۔ اے بزرگی اور عظمت والے:

(۱۱)......نماز فجر اور نماز مغرب کے بعد کی دعا:

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ نماز فجر اور نماز مغرب کے بعد کسی سے

بات کرنے سے پہلے اگر سات مرتبہ:

اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ

ترجمہ: اے اللہ مجھے دوزخ سے محفوظ فرمادے:

تم نے پڑھ لیا تو اگر اس دن یا اس رات میں مر بھی جاؤ گے تو تمہاری دوزخ سے ضرور خلاصی ہوگی۔

(۱۲)......جب کھانا کھا چکے تو یہ دعا پڑھے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِی اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا ، وَجَعَلَنَا مُسْلِمِیْنَ

ترجمہ: سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں کھلایا اور پلایا اور مسلمان بنایا۔

(۱۳)......دودھ پی کر یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْهِ وَزِدْنَا مِنْهُ

ترجمہ: اے اللہ: تو اس میں ہمیں برکت دے اور یہ ہم کو اور زیادہ نصیب فرما۔

(۱۴)......جب کسی کے یہاں دعوت کھائے تو یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اَطْعِمْ مَّنْ اَطْعَمَنِیْ ، وَاسْقِ مَنْ سَقَانِیْ

ترجمہ: اے اللہ: جس نے مجھے کھلایا تو اُسے کھلا اور جس نے مجھے پلایا تو اُسے پلا۔

(۱۵)......نیز کھانا کھلانے والے کو مخاطب کر کے یہ دعا پڑھے:

اَفْطَرَ عِنْدَكُمُ الصَّائِمُوْنَ ، وَاَكَلَ طَعَامَكُمُ الْاَبْرَارُ ، وَصَلَّتْ عَلَیْكُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ

ترجمہ: تمہارے پاس روزہ دار افطار کریں اور نیک بندے تمہارا کھانا کھائیں اور فرشتے تم پر رحمت بھیجیں۔

(۱۶)......جب میزبان کے گھر سے چلنے لگے تو یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَھُمْ فِیْمَا رَزَقْتَھُمْ، وَاغْفِرْلَھُمْ، وَارْحَمْھُمْ

ترجمہ: اے اللہ ان کے رزق میں برکت دے اور ان کو بخش دے اور ان پر رحم فرما۔

(۱۷)......جب روزہ افطار کرے تو یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ لَكَ صُمْتُ، وَعَلٰی رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ

ترجمہ: اے اللہ: میں نے تیرے ہی لیے روزہ رکھا اور تیرے ہی دیے ہوئے رزق پر روزہ کھولا۔

(۱۸)......جب کپڑا پہنے تو یہ دعا پڑھے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِی کَسَانِیْ ھٰذَا، وَرَزَقَنِیْهِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّی وَلَا قُوَّةٍ

ترجمہ: سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جس نے مجھے یہ کپڑا پہنایا اور نصیب کیا بغیر میری قوت اور کوشش کے۔

(۱۹)......جب نیا کپڑا پہنے تو یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ لَكَ الْحَمْدُ کَمَا کَسَوْتَنِیْهِ، اَسْئَلُكَ خَیْرَہٗ وَخَیْرَ مَاصُنِعَ لَهٗ، وَاَعُوْذُبِكَ شَرِّہٖ وَشَرِّ مَاصُنِعَ لَهٗ

ترجمہ: اے اللہ: تیرے ہی لیے سب تعریف ہے جیسا کہ تو نے مجھے یہ کپڑا پہنایا۔ میں تجھ سے اس کی بھلائی کا اور اس چیز کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں جس کے لیے یہ بنایا گیا ہے اور تجھ سے اس کی برائی اور اس چیز کی برائی سے پناہ چاہتا ہوں جس کے لیے یہ بنایا گیا ہے۔

(۲۰)......جب آئینہ میں اپنا چہرہ دیکھے تو یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ حَسَّنْتَ خَلْقِيْ ، فَحَسِّنْ خُلُقِيْ

ترجمہ: اے اللہ جیسے تو نے میری صورت اچھی بنائی ہے میرے اخلاق بھی اچھے کر دے۔

دلہا دلہن کو یوں مبارک باد دے:

بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ ، وَبَارَكَ عَلَيْكُمَا ، وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِيْ خَيْرٍ

ترجمہ: اے اللہ تجھے برکت دے۔ اور تم دونوں پر برکت نازل کرے۔ اور تم دونوں کا خوب نباہ ہو۔

(۲۱)......شب قدر میں یوں دعا مانگیں:

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ ، فَاعْفُ عَنَّا

ترجمہ: اے اللہ تو معاف فرمانے والا ہے۔ معافی کو پسند کرتا ہے۔ لہٰذا ہمیں معاف فرما دے۔

(۲۲)......جب نیا چاند دیکھے تو یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اَهِلَّهٗ عَلَيْنَا بِالْيُمْنِ وَالْاِيْمَانِ ، وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ ، وَالتَّوْفِيْقِ لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى ، رَبِّيْ وَرَبُّكَ اللّٰهُ

ترجمہ: اے اللہ: اسے تو ہمارے اُوپر برکت اور ایمان اور سلامت اور اسلام کے ساتھ اور ان اعمال کے ساتھ جن سے تو راضی ہے طلوع فرما۔ اے چاند میرا اور تیرا رب اللہ ہی ہے۔

(۲۳)......کسی مسلمان کو ہنستا ہوا دیکھے تو یہ دعا پڑھے:

اَضْحَكَ اللّٰهُ سِنَّكَ

ترجمہ: اللہ تجھے ہنستا ہی رکھے۔

(۲۴)......جب کسی مریض مسلمان کی عیادت کو جائے تو یہ دعا پڑھے:

لَا بَاسَ ؛ طَهُورٌ اِنْشَاءَ اللّٰه

ترجمہ: کوئی پرواہ نہیں: انشاء اللہ یہ بیماری گناہوں سے پاک کرنے والی ہے۔

(۲۵)......جب سواری پر بیٹھ جائے تو یہ دعا پڑھے!

سُبْحَانَ الَّذِی سَخَّرَلَنَا هٰذَاوَمَا كُنَّالَه' مُقْرِنِيْنَ ، وَاِنَّا اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ

ترجمہ: اللہ پاک ہے جس نے اس کو ہمارے قبضے میں دے دیا اور ہم اس کی قدرت کے بغیر اسے قبضہ میں کرنے والے نہیں تھے اور بلاشبہ ہم کو اپنے پروردگار کی طرف لوٹ کے ضرور جانا ہے۔

(۲۶)......جب کسی منزل (بس اسٹاپ، ریلوے اسٹیشن یا ایرپورٹ) پر اُترے تو یہ دعا پڑھے:

اَعُوْذُبِكَلِمَتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّمَاخَلَقَ

ترجمہ: اللہ کے پورے کلمات کے واسطے اللہ کی پناہ مانتا ہوں اس کی مخلوق کے شر سے،

(۲۷)......جب کسی کو رخصت کرے تو یہ دعا پڑھے:

اَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِيْنَكَ ، وَاَمَانَتَكَ ، وَخَوَا تِيْمَ اَعْمَالِكَ

ترجمہ: میں تمہارے دین، اور تمہاری امانت اور تمہارے اخری اعمال کو اللہ کے پاس امانت رکھتا ہوں۔

(۲۸)......سوتے میں ڈر جائے تو یہ دعا پڑھے:

اَعُوْذُبِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ غَضَبِهٖ وَعِقَابِهٖ ، وَشَرِّ عِبَادِهٖ ، وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ ، وَاَنْ يَّحْضُرُوْنَ

ترجمہ: میں اللہ تعالیٰ کے کلمات تامہ کی پناہ لیتا ہوں اس کے غضب اور غصے سے، اور اس کے عذاب سے اور اس کے بندوں کے شر سے اور شیاطین کے وسوسوں سے اور اس بات سے کہ وہ میرے پاس آئیں۔

(۲۹)......بیوی شوہر کو پہلی دفعہ دیکھ کر یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِهٖ وَخَيْرِ مَاجَبَلْتَهٗ عَلَيْهِ ، وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهٖ وَشَرِّ مَاجَبَلْتَهٗ عَلَيْهِ

ترجمہ: اے اللہ میں آپ سے اس کی برکت مانگتی ہوں اور آپ نے ان کو جن خصلتوں کے ساتھ پیدا کیا ہے ان کی بھلائی کی طلب گار ہوں اور ان کے شر سے اور جن خصلتوں کے ساتھ آپ نے ان کو پیدا کیا ہے ان کے شر سے آپ کی پناہ مانگتی ہوں۔

(۳۰)......بیٹی کی رخصت کے وقت یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُعِیْذُهَابِكَ وَذُرِّيَّتَهَامِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ

ترجمہ: اے اللہ: میں اس لڑکی اس کی (ہونے والی) اولاد کو شیطان مردود سے تیری پناہ میں دیتا ہوں۔

(۳۱)......جب لڑکے کی شادی کرے تو یہ دعا پڑھے:

لَاجَعَلَكَ اللّٰهُ عَلَیَّ فِتْنَةً فِی الدُّنْيَاوَالْاٰخِرَةِ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ تمہیں میرے لیے دنیا و آخرت میں فتنہ نہ بنائے۔

(۳۲)......نیا ملازم رکھنے پر یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِیْ فِیْ ، وَاجْعَلْهُ طَوِيْلَ الْعُمُرِ كَثِيْرَ الرِّزْقِ

ترجمہ: یا اللہ: اس میں میرے لیے برکت عطا فرما اور اس کی عمر دراز اور رزق زیادہ فرما۔

(۳۳)......توفیقِ شکر کے لیے یہ دعا پڑھے:

رَبِّ اَوْزِعْنِیْٓ اَنْ اَشْکُرَ نِعْمَتَکَ الَّتِیْٓ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَعَلٰی وَالِدَیَّ ، وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰهُ ، وَاَدْخِلْنِیْ بِرَحْمَتِکَ فِیْ عِبَادِکَ الصّٰلِحِیْنَ

ترجمہ: اے میرے رب مجھے توفیق دے کہ تیرے اس احسان کا شکر ادا کروں جو تو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر کیا اور مجھے نیک کام کرنے کی توفیق دے اور مجھے اپنی رحمت سے اپنے نیک بندوں میں شامل کر۔

(۳۴)......اعمال اور توبہ کی قبولیت کے لیے یہ دعا پڑھے:

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّآ ، اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ، وَتُبْ عَلَیْنَآ ، اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ

ترجمہ: اے ہمارے رب: ہمارے اعمال قبول کر، بے شک تو سننے والا اور جاننے والا ہے اور ہمیں معاف کر بے شک تو معاف کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

(۳۵)......توفیقِ نماز کے لیے یہ دعا پڑھے:

رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوةِ ، وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ ، رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ

ترجمہ: اے میرے رب مجھے اور میری اولاد کو نماز کا قائم کرنے والا بنا دے اور اے ہمارے پروردگار ہماری دعا قبول کر۔

(۳۶)......اپنے والدین اور تمام مسلمانوں کی مغفرت کے لیے یہ دعا پڑھے:

رَبَّنَا اغْفِرْ لِیْ ، وَلِوَالِدَیَّ ، وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ

ترجمہ: اے ہمارے پروردگار: حساب قیامت کے دن میری میرے والدین کی اور تمام

ایمان والوں کی بخشش فرما۔

(۳۷)......صحت کے لیے یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْئَلُكَ الصِّحَّةَ ، وَالعِفَّةَ ، وَالاَمَانَةَ ، وَحُسْنَ الْخُلُقِ ، وَالرِّضَابِالْقَدْرِ

ترجمہ: اے میرے اللہ: میں آپ سے سلامتی، پاکدامنی، امانت داری، اچھے اخلاق اور اور تقدیر پر رضامندی مانگتا ہوں۔

(۳۸)......چھینکتے وقت یہ دعا پڑھے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ

ترجمہ: سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں۔

(۳۹)......ایک جامع دعا:

اَللّٰھُمَّ اِنَّانَسْئَلُكَ مِنْ خَیْرِ مَاسَأَلَكَ مِنْهُ نَبِیُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمُ ، وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّمَا اسْتَعَاذَمِنْهُ نَبِیُّكَ مُحَمَّدصَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم ، وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَیْكَ الْبَلَاغُ ، وَلَاحَوْلَاوَلَاقُوَّةَ اِلَّابِاللّٰهِ

ترجمہ: اے اللہ ہم تجھ سے تمام بھلائیاں مانگتے ہیں۔ جو تیرے نبی حضرت محمد ﷺ آپ سے مانگیں اور ان تمام برائیوں سے پناہ مانگتے ہیں۔ جن سے تیرے نبی حضرت محمد ﷺ نے پناہ چاہی اور تجھ ہی سے مدد چاہی جاتی ہے۔ اور تجھ ہی کی طرف ہر چیز پہنچتی ہے۔ اور برائی سے بچنے کی طاقت یا نیکی کی توفیق صرف تیری طرف سے ہی ہوتی ہے۔

(۴۰)......دعائے حاجت:

لَآاِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ ، سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ، أَسْأَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ ، وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ ، وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ ، وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ، لَا تَدَعْ لِيْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ ، وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ ، وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًى اِلَّا قَضَيْتَهَا يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

ترجمہ: نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ تعالیٰ کے جو چشم پوشی اور بخشش کرنے والے ہیں۔ پاک ہے وہ اللہ جو عرش عظیم کا مالک ہے اور اللہ کے لیے ہی سب تعریفیں ہیں جو سارے جہان کا پروردگار ہے۔ اے اللہ: میں تجھ سے اُن چیزوں کو مانگتا ہوں جن کی وجہ سے تیری رحمت نازل ہوتی ہے۔ اور جو تیری بخشش کا سبب ہوتی ہیں اور اپنے لیے ہر نیکی کی توفیق مانگتا ہوں اور ہر گناہ سے حفاظت چاہتا ہوں۔ اے اللہ: میرا کوئی گناہ ایسا نہ چھوڑ جسے تو بخش نہ دے اور نہ کوئی ایسا غم جسے تو زائل کر دے۔ اور نہ کوئی ایسی ضرورت پورا کیے بغیر چھوڑ جسے پورا کرنے میں تیری رضا ہو۔ اے سب دلوں سے زیادہ رحم کرنے والے۔

(۴۱)......برے پڑوسی سے پناہ کے لیے یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ جَارِ السُّوْءِ فِيْ دَارِ الْمُقَامَةِ فَاِنَّ جَارَ الْبَادِيَةِ يَتَحَوَّلُ ۔

ترجمہ: یا اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں برے پڑوسی کے قیام کی جگہ میں کیونکہ جنگل کا ہمسایہ بدل جاتا ہے۔

(۴۲)......جب آنکھ درد کرے تو یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِي بِبَصَرِي وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنِّي وَاَرِنِي فِي الْعَدُوِّ ثَارِي وَانْصُرْنِي عَلٰى مَنْ ظَلَمَنِي ،

ترجمہ: یا اللہ میری آنکھ کار آمد رکھے اور اس کو وارث بنائے میری طرف سے اور دکھلا دے میرے دشمن میں میرا بدلہ اور فتح دے مجھے اس پر جو مجھ پر ظلم کرے۔

(۴۳)......آنکھ کے نور کے لیے یہ دعا پڑھے:

فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَآءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيْدٌ

ترجمہ: ہم نے تمہارے اُوپر سے غفلت کا پردہ ہٹا دیا ہے اس لیے تمہاری آنکھوں کی روشنی تیز ہے۔

(۴۴)......دانت یا کان درد کرے تو یہ دعا پڑھے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ عَلٰى كُلِّ حَالٍ

ترجمہ: تمام تعریفیں ہر حال میں اللہ ہی کے لیے ہیں۔

نوٹ: اگر کسی کو دعائیں یاد نہیں ہیں تو اُس کو چاہیے کہ صرف صحیح تلفظ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتی ہے۔ اور درود پاک پڑھتی رہے۔ اور ان دعاؤں کو یاد (سیکھنے کی) کرنے کی کوشش کرتی رہے۔ اللہ رب العزت تمام مرادیں پوری فرمائے گا۔ (انشاء اللہ تعالیٰ)

حافظہ میں زیادتی کے لیے مجرب عمل

جسے قرآن پاک حفظ میں مشکل پیش آتی ہو یا حافظہ کی کمزوری کی وجہ سے یاد کرنے میں دشواری ہوتی ہو اس مرض کے ازالہ کے لیے چند عمل حسب ذیل ہیں۔

سات اتوار تک مندرجہ ذیل عمل کرے۔ بہتر صورت یہ ہے کہ چاند کے مہینے کے پہلے اتوار سے یہ عمل شروع کرے۔ صرف سات اتوار کا عمل ہے۔ ہر اتوار کو ایک آیت کاغذ پر لکھ کر نہار منہ نگل لے۔

پہلے اتوار کو: اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ (پوری آیۃ الکرسی)

دوسرے اتوار کو: اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَیْثُ یَجْعَلُ رِسٰلَتَهٗ ط (پارہ ۸، رکوع ۲)

تیسرے اتوار کو: اَللّٰهُ لَطِیْفٌ بِعِبَادِهٖ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ (پوری آیت پارہ ۲۵ رکوع ۳)

چوتھے اتوار کو: الٓمّٓصٓ ، کٓھٰیٰعٓصٓ ، طٰهٰ ،

پانچویں اتوار کو: یٰسٓ ، حٰمٓ ، عٓسٓقٓ ، حٰمٓ ،

چھٹے اتوار کو: طٰسٓمٓ ، طٰسٓ ، الٓمّٓرٰ ،

ساتویں اتوار کو: قٓ ، نٓ ، اِنَّمَآ اَمْرُهٗٓ اِذَآ اَرَادَ شَیْئًا اَنْ یَّقُوْلَ لَهٗ کُنْ فَیَکُوْنُ ،

(۱) جس کو قرآن پاک حفظ کرنا ہو تو سوتے وقت عشاء کی نماز کے بعد روزانہ

سومرتبہ سورۃ الفاتحہ پڑھا کرے انشاءاللہ قرآن پاک یاد ہونے لگے گا۔

(۲) ہر روز بعد نماز فجر اکیس مرتبہ پڑھنے سے حافظہ قوی ہونے لگتا ہے۔

رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ ، وَ یَسِّرْلِیْٓ اَمْرِیْ ، وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِیْ ، یَفْقَهُوْاقَوْلِیْ ،

(۳) جو بچہ کند ذہن ہو اُس کو یہ آیت لکھ کر پانی میں گھول کر پلائے روزانہ یہ عمل نہ ہو سکے تو چاند کی پہلی تاریخ سے سات تاریخ تک ضرور پلائے:

وَعَلَّمَكَ مَالَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ط كَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا

(۴) سورۃ اَلَمْ نَشْرَحْ لکھ کر پانی میں گھول کر پلانے سے خدا کے حکم سے قرآن حفظ کرنے میں آسانی ہوگی۔

(۵) رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا ، ہر فرض نماز کے بعد جس قدر ہو سکے پڑھنے سے حافظہ قوی ہونے لگتا ہے۔

(۶) بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ، دس مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے طلوع آفتاب کے وقت پینے سے ذہن کھل جاتا ہے۔

(۷) جو قرآن پاک پڑھ کر بھول گیا ہو وہ قرآن پاک یاد ہونے تک ہر روز ایک ہزار مرتبہ وَاِنَّكَ لَتُلَقَّى الْقُرْاٰنَ مِنْ لَّدُنْ حَكِيْمٍ عَلِيْمٍ ، پڑھتا رہے اوّل آخر درود شریف گیارہ مرتبہ بھی پڑھے۔

گزارش

اس دُعا کو پڑھنے کے بعد حضور اکرم ﷺ تمام انبیاء تمام ازواج مطہراتؓ، اصحابؓ، اولیاء کرام شہداء اور تمام مسلمان مومنین ومومنات کی ارواح کو ایصالِ ثواب پہنچایئے۔ اس دُعا کو شائع کرنے والے اور اس کے والدین کو اللہ تعالیٰ دین ودُنیا کی بھلائیاں عطا فرمائے۔

آمین ثم آمین۔

یہ دُعا ہر وقت مانگیں، خاص کر افطار کے وقت اس وقت خدا کوئی دُعا رد نہیں کرتا۔

دُعائیں قبول کیوں نہیں ہوتیں؟

لوگوں نے ایک دفعہ حضرت ابراہیم ادھم ملخی رحمۃ اللہ سے سوال کیا۔

کیا وجہ ہے اللہ تعالیٰ ہماری دُعائیں قبول کیوں نہیں فرماتا؟ آپ نے فرمایا۔

(۱) تم خدا کو جانتے ہو مگر اس کی اطاعت نہیں کرتے۔

(۲) رسُول اکو پہچانتے ہو مگر ان کی پیروی نہیں کرتے۔

(۳) قرآن کریم پڑھتے ہو مگر اس پر عمل نہیں کرتے۔

(۴) اللہ تعالی کی نعمت کھاتے ہو مگر شکر ادا نہیں کرتے۔

(۵) جانتے ہو کہ جنت اطاعت کرنیوالوں کیلئے ہے مگر اس کی طلب نہیں کرتے۔

(۶) جانتے ہو کہ دوزخ گنہگاروں کے لئے ہے مگر اس سے نہیں ڈرتے۔

(۷) شیطان کو دُشمن جانتے ہو مگر اس سے دوستی کرتے ہو دُور نہیں بھاگتے۔

(۸) موت کو برحق جانتے ہو مگر عاقبت کا کوئی سامان نہیں کرتے۔

(۹) دوسروں کی عیب جوئی کرتے ہو مگر اپنی برائیوں کو ترک نہیں کرتے بھلا ایسے شخص کی دُعائیں کیسے قبول ہوں۔

دعا

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۝

اے اللہ! ہم عاجز بندے تیری پاکی بیان کرتے ہیں اور تیرے آگے ہاتھ پھیلاتے ہیں۔

اے اللہ! ہمارے صغیرہ کبیرہ چھوٹے بڑے۔ ظاہر باطن۔ اگلے پچھلے سب گناہوں کو اپنے فضل و کرم سے معاف فرما دے ہماری خطاؤں کو درگزر فرما۔

اے اللہ! ہمارے گناہوں کو معاف فرما۔

اے اللہ! ہم اپنے گناہوں سے شرمندہ ہیں ہم سچے دل سے توبہ کرتے ہیں ہماری خطاؤں کو معاف فرما۔

اے اللہ! جو گناہ جان کر کیے ہیں اور جو انجانے میں ہوئے ہیں سب کو اپنے حبیب پاک ﷺ اور قرآن پاک کے صدقے میں معاف فرما۔

اے اللہ! ہمیں دکھوں اور مصیبتوں سے نجات عطا فرما۔

اے اللہ! ہمیں رحمت کے دامن میں چھپا لے۔

اے اللہ! ہم کو سچی توبہ کی توفیق عطا فرما اے معبود برحق تیری عبادت میں جو ہم نے بہت قصور کیے ہیں سب کو معاف فرما۔

اے اللہ! ہم گنہگار ہیں، خطا کار ہیں مگر پھر بھی تجھ سے معافی کے طلبگار ہیں۔

اے اللہ! اگر تو نے معاف نہ کیا تو ہم کس کے در پر جائیں گے

اے اللہ! تیرا در اس وقت تک نہ چھوڑیں گے جب تک ہمیں معافی نہ مل جائے۔

اے اللہ! اگر تو نے معاف نہ کیا تو ہم تباہ و برباد ہو جائیں گے۔ ہم کو صرف اور صرف نجات چاہیے۔

اے اللہ! اپنے پاکیزہ ابرِ رحمت سے ہمارے گناہوں کے داغ دھبوں کو دھو دے۔

اے اللہ! ہمارے دلوں کو اخلاص کیساتھ دین کی طرف پھیر دے ہم کو پکا اور سچا مُسلمان بنا دے۔

اے اللہ! ہم کو اسلامی استقامت عطا فرما۔ ہمارے قدموں کو صراطِ مستقیم پر قائم رہنے والا بنا دے۔ اپنی رضا پر راضی رہنے کی توفیق بخش دے جب تک ہم زندہ ہیں اس پاک اور عالی دین پر قائم رہیں۔

اے اللہ! ہم سے راضی ہو جا ہم کو شیطان اور نفس کے شر سے بچا آئندہ ان کے فریب سے بچا۔

اے اللہ! اپنی خاص رحمتیں نازل فرما۔

اے اللہ! ہمیں رات اور دن کے فتنوں سے بچا۔

اے اللہ! جن وانس کے فتنوں سے بچا اور ہمیں زندگی اور موت کے فتنوں سے بچا۔

اے اللہ! ہمیں ایمان کی دولت سے مالا مال کر دے۔

اے اللہ! گمراہوں کو راہ پر لے آ۔

اے اللہ! ہمارے متعلقین کو نیک بنا دے اور دین اسلام پر چلنے کی ہمت اور بھلے کاموں کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہمیں ایمان کے ساتھ اور کلمے کے ساتھ اُٹھائیو۔

اے اللہ! ہمیں پاکیزگی کی حالت میں موت دیجیو۔

اے اللہ! ہمیں شہادت والی موت عطا فرمائیو۔

اے اللہ! ہمیں نماز کی حالت، روزہ کی حالت میں ایمان کی حالت میں موت عطا فرما

اے اللہ! ہماری موت کو تحفہ بنا کر بھیجنا۔

اے اللہ! ہماری موت کو رحمت بنانا زحمت نہ بنانا۔

اے اللہ! ہماری موت کی منزلیں آسان فرمائیو۔ ہماری قبر کو منور فرما۔ ہماری قبر کو جنت کے باغوں میں سے ایک باغ بنانا۔

اے اللہ! ہماری قبر کو جہنم کے گڑھوں سے گڑھا نہ بنانا۔

اے اللہ! قبر کے کیڑے مکوڑوں سے بچانا قبر کی تنگی سے بچانا

اے اللہ! منکر نکیر کے سوالوں کے وقت ثابت قدمی عطا فرمانا۔

اے اللہ! بیماروں کو شفا دے اور کمزوروں کو قوت عطا فرما۔

اے اللہ! ہمیں جسمانی اور رُوحانی صحت عطا فرما۔

اے اللہ! ہر قسم کی بیماریوں سے بچا۔

اے اللہ! اخلاص نصیب فرما۔ ہمارے دلوں سے حسد اور بغض وکینہ دُور فرما۔

اے اللہ! ہم کو دجال کے فتنے، موت کی سختی قبر کے عذاب قیامت کی گرمی اور جہنم کی آگ سے محفوظ فرما۔

اے اللہ! تنگدستی، خوف، گھبراہٹ، اور قرض کے بوجھ کو دُور فرما۔

اے اللہ! حلال روزی نصیب فرما ہمارے کاروبار میں اپنی رحمت سے برکت اور ترقی عطا فرما۔

اے اللہ! بیوپاری۔ تجارت اور رزقِ حلال میں برکت عطا کر، خسارے اور نقصان سے بچا۔

اے اللہ! حلال، پاکیزہ اور کشادہ روزی عطا فرما۔

اے اللہ! تھوڑے سے رزق پر قناعت کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! بے روزگار کو روزگار عطا فرما۔

اے اللہ! ہمارے نگہبان! ہمارے جان و مال، عزت و آبرو، مکان دوکان سب چھوٹے بڑوں کی پوری حفاظت فرما۔

اے اللہ! اے احکم الحاکمین ظالموں کے ظلم سے بچا مظلوموں کی مدد فرما۔

اے قدرت والے! جو جو ہمارا دشمن ہے اسکے شر سے بچا دشمنوں کو انکی ناپاک نیتوں میں ناکام کردے۔ غیب سے ہماری نصرت کا سامان فرما۔

اے اللہ! ہمیں ہر قسم کی بلاؤں سے ناگہانی آفتوں سے بچا۔ اچانک موت سے بچا۔ ہمارے ساتھ رحم و کرم کا معاملہ فرما۔

اے اللہ! ہماری گھریلو مشکلات کو حل فرما ہمارے گھروں میں خیر و برکت عطا۔

اے اللہ! ہمارے سب گھر والوں میں سچی محبت اور پیار عطا فرما۔ ماں، باپ اور اولاد میں، بہن، بھائیوں میں، خاوندوں، بیویوں میں سچی محبت دے۔

اے اللہ! بچھڑوں کو ملادے رُوٹھے ہوئے کو منادے۔

اے اللہ! ہماری دلی تمنائیں پوری فرما۔

اے اللہ! ہمارے لڑکے، لڑکیوں کو پاک دامنی نصیب فرما نیک ازواج نصیب فرما۔

اے اللہ! قسمت بنانے والے نصیب اچھا کردے۔

اے اللہ! ہماری ساری اُلجھنوں کو دُور کردے ہماری تمام نیک مرادیں پوری کردے۔

اے اللہ! مسلمانوں کو ہر جگہ میں امن و سلامتی عطا کر۔

اے اللہ! تنگ دستوں کی تنگ دستی دور فرما۔

اے اللہ! بے اولاد کو نیک اور صالح اولاد عطا فرما۔

اے اللہ! جو سفر میں ہیں انہیں خیریت سے رکھیو۔

اے اللہ! حضرت آدم علیہ السلام جیسی توبہ نصیب فرما۔

اے اللہ! ہمیں حضرت یعقوب علیہ السلام جیسی گریہ وزاری عطا فرما۔

اے اللہ! حسن یوسف علیہ السلام عطا فرما۔

اے اللہ! حضرت ابراہیم علیہ السلام جیسی دوستی نصیب فرما۔

اے اللہ! ہمیں حضرت ایوب علیہ السلام جیسا صبر عطا کر۔

اے اللہ! حضرت داؤد علیہ السلام جیسا سجدۂ شکر نصیب فرما۔

اے اللہ! حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جیسا سچا بنا۔

اے اللہ! حضرت عمر رضی اللہ عنہ جیسی خدمت السلام رُعب و دبدبہ اور شان و شوکت عطا فرما۔

اے اللہ! حضرت عثمان رضی اللہ عنہ جیسی شرم و حیا اور خزانہ عطا کر۔

اے اللہ! حضرت علی رضی اللہ عنہ جیسی شجاعت و بہادری و سخاوت عطا فرما۔

اے اللہ! ہمیں حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم جیسے تمام عمل نصیب فرما

اے اللہ! پیغمبری زندگی اور پیغمبری موت عطا فرما۔

اے اللہ! ترازو کا پلڑا نیکیوں سے وزنی بنانا۔

اے اللہ! ہمارے چہرے قیامت کے دن روشن رکھنا۔

اے اللہ! قبر کے اندھیرے اور عذاب سے بچانا۔

اے اللہ! ہمارے نامۂ اعمال داہنے ہاتھ میں عنایت فرمانا۔

اے اللہ! موت کی سختی سے بچانا۔ قیامت کی گرمی اور جہنم کی آگ سے محفوظ فرما۔

اے اللہ! پل صراط کا راستہ آسان فرما اور جنت الفردوس میں جگہ دے

اے اللہ! ہمیں حضور ﷺ کی شفاعت سے بہرا مند فرما۔

اے اللہ! میدانِ محشر میں ذلت و رسوائی سے ہماری حفاظت کرنا وہاں کی بھوک اور پیاس کی شدت سے ہماری حفاظت کرنا ہمارا حشر اپنے جھنڈے کے نیچے فرما۔ حضور اکرم ﷺ کے دست مبارک سے جامِ کوثر عنایت فرما۔

اے اللہ! پُل صراط سے بجلی کی طرح گذار دینا موت کے بعد بھی تمام گھاٹیوں کو آسان فرمانا۔

اے اللہ! اس پیارے دین کو سرسبز فرما۔ اور اپنے حبیب ﷺ کے صدقے میں ہماری دُعائیں قبول فرما۔

اے اللہ! جس نے یہ دُعا شائع کرائی ہے اُن اور اُن کے والدین کے گناہ معاف فرما۔ دُنیا اور آخرت میں اپنی رحمتوں سے نواز اور جنت الفردوس میں بلند درجے عطا فرما۔ آمین

اے اللہ! تو ہمیں آزمائش میں مت ڈال ہم بہت کمزور ہیں ہمارے ساتھ رحم وکرم کا معاملہ فرما۔

اے مالک الملک! مسلمانوں پر جتنی مشکلات آپڑی ہیں سب کو دُور فرما۔ امن وچین واطمینان نصیب فرما۔

اے اللہ! شکر کرنے والا دل ذکر کرنے والی زبان اور تیری یاد میں رونے والی آنکھیں عطا فرما۔

اے اللہ! پریشان حال کی پریشانی دُور فرما اور جن کی جائز ضرورتیں ہیں ان کو پورا کر۔

اے اللہ! تمام مسلمانوں کو اور ہم کو بھی پانچ وقت کا نمازی بنا ہماری نمازوں میں خشوع وخضوع عطا فرما۔ سیدھے راستے پر ہمارے قدموں کو جمادے کامل درجہ کا ایمان اور پکا یقین نصیب فرما۔ مقبول اور کار آمد اور نفع بخش عمل نصیب فرما۔ ضائع اور برباد ہونے والے اعمال سے ہم کو محفوظ فرما۔ تھوڑے سے عمل پر زیادہ سے زیادہ اجر عظیم عطا فرما۔ ہمارے اعمال میں صحابی اور صحابیات اور ازواج مطہرات کے اعمال کی جھلک پیدا کردے ان کا جیسا جذبہ دین عطا فرما۔

اے اللہ! ہمیں مانگنا نہیں آتا ہمیں عطا سے عطا فرما۔ جو ہمارے لئے بہتر ہو وہی عطا فرما اپنے نیک بندوں اور پیغمبروں کو جو کچھ عطا فرمایا ہے وہی ہمیں بھی عطا فرما اور جس سے انہوں نے پناہ مانگی اس سے ہماری حفاظت فرما ہمیں دنیا اور آخرت کی بھلائیاں عطا فرما۔

اے اللہ! اپنی محبت کا پاکیزہ شیریں شربت پلا۔

اے اللہ! دُنیا اور آخرت کی خواہشوں پر اپنی محبت غالب فرما

اے اللہ! ہمارے عقائد کو دُرست فرما ہماری نیتوں کو خالص فرما۔ ہمارے دلوں کے اندھے پن کو دور فرما سینوں کو منور فرما

اے اللہ! بدکردار کے کردار کو دُرست فرما۔ بداخلاق کو مکارم الاخلاق عطا فرما۔

اے اللہ! ہمارے آباؤ اجداد جو اس جہاں سے رُخصت ہو گئے ہیں اُنکی مغفرت فرما۔ ان کی قبروں پر رحمتیں نازل فرما۔ ان کی روحوں کو ٹھنڈی رکھ۔ ان کو بلند درجات عطا فرما۔ ان کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرما۔

اے اللہ! ہمیں زیادہ سے زیادہ نیکی کرنے کی توفیق عطا فرما

اے اللہ! ہماری قسمت میں حج وعمرہ عطا فرما۔ ہماری لبیک کو قبول فرما۔

اے مالک ومہربان! ہماری ٹوٹی پھوٹی عبادتوں کو اپنے فضل سے قبول کر۔

اے اللہ! رمضان المبارک کے روزوں میں تراویح میں تلاوت میں اور ہر قسم کی نیکیوں میں جو قصور ہم سے ہوئے ہیں سب کو معاف فرما اور تمام نیکیوں کو بڑھا چڑھا کر قبول فرما۔

اے اللہ! دُنیا ودین کی تباہی سے بچا اور دُنیا دین کی کامیابی عطا فرما۔

اے اللہ! جو ہاتھ تیرے آگے پھیلے ہیں انہیں بندوں کے آگے پھیلنے سے بچا۔

اے اللہ! جو دُنیا میں تیرے آگے سر جھکتا ہے اسے دُنیا والوں کے سامنے جھکنے سے بچا اور جب تک تو زندہ رکھے چلتے ہاتھ پیروں کے ساتھ ایمان پر رکھ۔

اے اللہ! سعادت کی زندگی اور شہادت کی موت عطا فرما۔

اے اللہ! ہمیں نیکیوں کی خاطر عمر عطا فرما۔

اے اللہ! جادُو اور سفلی سے بچا۔ حاسدوں کے حسد سے بچا۔ جن بھوت اور نظر بد سے بچا۔

اے اللہ! مسجدوں کو آباد فرما۔

اے اللہ! دین کے خدمت گاروں میں ہمیں قبول فرما۔

اے اللہ! جو بات ہم کسی سے نہیں کہہ سکتے ہماری ساری پریشانیاں تیری نگاہ میں ہیں ہمارے جائز مقاصد کو قبول فرما اور ہماری پریشانی کو دُور فرما۔

اے اللہ! جو والدین اپنے بچوں میں نااتفاقی سے پریشان ہیں ان میں اتفاق اور محبت عطا فرما۔

اے اللہ! جو اپنے بچوں کے رشتوں کے لئے پریشان ہیں ان کو نیک اور اچھے رشتے جلدی عطا فرما۔

اے اللہ! ان کی خصوصی مدد فرما۔

اے اللہ! حج و بیت اللہ اور عمرہ کیلئے ہماری لبیک قبول فرما۔ حاضری کی توفیق، وسائل اور صحت عطا فرما۔

اے اللہ! جو کچھ نبی کریم ﷺ نے تجھ سے مانگا وہ تمام نعمتیں ہمیں بھی عطا فرما۔

اے اللہ! سب والدین کو بچوں کے دل کی ٹھنڈک اور آنکھوں کی تسکین بنا۔ ان کی طرف سے غم اور آزمائش سے بچا۔

اے اللہ! آخرت کا سفر آسان فرما اور اسکی تیاری کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! حضور کریم ﷺ نے جو زمینی آسمانی پریشانی، آفتوں سے پناہ مانگی ان سے ہمیں بھی پناہ عطا فرما۔

اے اللہ! ہمارے مقدر کے دکھوں کو غموں کو مصیبتوں کو مٹا کر خوشیاں اور راحتیں اور چین لکھ دے۔

اے اللہ! اولاد کی طرف سے آزمائش سے بچا۔

اے اللہ! ہم کو مرتے وقت ڈاکٹروں، ہسپتالوں اور نامحرموں سے محفوظ رکھ۔

اے اللہ! ہمیں دین اور دنیا کی بھلائیاں عطاء فرما اور ہماری جائز نیک دعا قبول فرما۔

اے اللہ! ہمارے رزق اضافہ فرما اور ہمارے رزق میں آسانیاں فرما۔

اے اللہ! ہماری ایسی مدد فرما کہ اسی سال ہم اور ہمارے والدین تمہارے گھر کی زیارت کریں اور تمہارے محبوب یعنی محمد مصطفےٰ ﷺ کی مسجد نبوی کی اور قبر مبارک کی زیارت کریں۔

آمین ثم آمین

یَا ربُّ العَالِمیْن

درود شریف

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ
عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ط
اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ
عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

مصنف کی تصانیف:

خطبات النساء یعنی بہشتی دروازہ (اوّل)
خطبات النساء یعنی بہشتی دروازہ (دوئم)
فقہ النساء المعروف بہشتی باغ (سوالاً جواباً)
بچوں کے مستند اسلامی نام (اردو، معانی، انگلش)
خطبات سعید جلد اوّل ۔ خطبات سعید جلد دوئم

دائمی نقشہ اوقات

نماز سحر وافطار برائے فیصل آباد ومضافات

ضروری ہدایت:

وقت زوال سے پانچ منٹ پہلے اور پانچ منٹ بعد نماز ممنوع ہے۔

ظہر کا وقت زوال سے پانچ منٹ بعد شروع ہوتا ہے۔

وقت سے پہلے نہ اذان ہوتی ہے اور نہ نماز۔

اشراق کا وقت طلوع آفتاب سے کم سے کم دس منٹ بعد شروع ہوتا ہے۔

اطراف کی بستیوں کے رہنے والوں کو مزید پانچ منٹ کی احتیاط لازمی ہے

ضروری مسائل:

ممنوع اوقات:

طلوع آفتاب کا وقت::غروب آفتاب کا وقت:: عین زوال کا وقت:

ان اوقات میں کسی قسم کی کوئی نماز خواہ فرض ہو یا واجب، سنت ہو یا نفل، نماز جنازہ ہو یا سجدہ تلاوت کچھ جائز نہیں۔ البتہ اُس دن کی عصر کی نماز عین غروب آفتاب کے وقت پڑھنا درست ہے۔ اسی طرح اگر ان اوقات میں نماز جنازہ آجائے یا آیت سجدہ تلاوت کی جائے تو ان اوقات میں نماز جنازہ پڑھنا اور سجدہ تلاوت کرنا بھی جائز ہے۔ (یعنی اگر پہلے سے جنازہ موجود نہیں تھا انہی اوقات میں آیا، یا آیت سجدہ انہی اوقات میں پڑھی گئی تو پھر نماز جنازہ اور سجدہ تلاوت کرنا جائز

ہے اور اگر پہلے سے جنازہ موجود ہو آیت سجدہ پہلے تلاوت کی ہو تو اب ان میں یہ دونوں ادا کرنا منع ہے) نیز ان اوقات میں دعا اور ذکر و تسبیح تلاوت قرآن سے افضل ہے اور تلاوت کرنا بھی جائز ہے۔ مگر خلاف اولیٰ ہے۔ (درمختار)

نوٹ: طلوع آفتاب کے وقت سے تقریباً دس منٹ تک اور غروب آفتاب سے پہلے جب سورج کی روشنی سرخ ہو جائے جس کا اندازہ غروب سے پہلے تقریباً پندرہ بیس منٹ ہے اور نقشہ میں دیے گئے وقت زوال سے پانچ منٹ پہلے اور احتیاطاً پانچ منٹ بعد تک یہ تینوں اوقات ممنوع ہیں۔

مکروہ اوقات:

صبح صادق طلوع آفتاب تک۔

عصر کے فرضوں کے بعد آفتاب کی روشنی سرخ ہونے تک۔

ان اوقات میں سجدہ تلاوت نماز جنازہ اور قضاء نمازیں پڑھنا درست ہے۔ لیکن کوئی نفل نماز پڑھنا درست نہیں بلکہ مکروہ ہے۔ (درمختار)

اگر فجر کی جماعت میں تاخیر سے شامل ہونے کی بنا پر فجر کی سنتیں رہ جائیں تو فجر کے فرضوں کے بعد طلوع آفتاب سے پہلے انہیں ادا کرنا مکروہ ہے۔ (درمختار)

بعض لوگ اس میں بڑی غفلت کرتے ہیں البتہ فجر کی رہی ہوئی سنتیں زوال سے پہلے پہلے ادا کر سکتے ہیں۔

نفل نمازوں کے اوقات:

تہجد: عشاء کے بعد سے لے کر صبح صادق سے پہلے تک تہجد کا وقت ہے۔ لیکن

رات کو آخری تہائی میں پڑھنا مستحب ہے۔ تہجد کی کم از کم دو رکعت اور زیادہ سے زیادہ آٹھ رکعتیں ہیں۔ (شامیہ)

اشراق: سورج نکلنے کے کم از کم دس منٹ بعد سے زوال سے پہلے تک اشراق کا وقت ہے۔ لبتہ اوّل وقت میں پڑھنا افضل ہے۔ اشراق کی کم از کم دو اور زیادہ سے زیاوٰہ چار رکعات ہیں۔ (اعلاء السنن)

چاشت: ابتدائی چوتھائی دن گزرنے کے بعد یعنی موسم گرما میں تقریباً ساڑھے آٹھ بجے اور موسم سرما میں نو بجے سے سورج ڈھلنے سے پہلے تک مستحب ہے۔ نیز اشراق کے ساتھ پڑھ لینا بھی جائز ہے۔ چاشت کی کم از کم دو رکعات اور زیادہ سے زیادہ بارہ رکعات ہیں۔ (درمختار)

اوابین: مغرب کی نماز کے بعد عشاء سے پہلے تک اوابین کا وقت ہے۔ اوابین کی کم از کم چھ رکعات اور زیادہ سے زیادہ بیس رکعات ہوتی ہیں۔ (کبیری)

چند اہم ہدایت:

(۱)...... صبح صادق کا وقت نقشہ میں دیا گیا ہے سحری کھانا تو اس پر ختم کر دیں البتہ اذان فجر اس کے دس منٹ بعد دینے میں احتیاط ہے۔

(۲)...... شوافع کے نزدیک عصر کا وقت، وقت عصر پر شروع ہوتا ہے لیکن احناف کے یہاں راجح قول کے مطابق عصر کا وقت عصر حنفی پر شروع ہوتا ہے۔ البتہ حنفی مریض اور مسافر کو مثل اول ہونے پر نماز عصر ادا کرنے کی گنجائش ہے۔

(۳)...... ابر کی حالت میں اقامت نماز چند منٹ کی احتیاط مناسب ہے۔

(۴)......مسافر اگر ظہر، عصر اور عشاء اکیلا پڑھے تو دو رکعت ادا کرے۔ اگر مقیم امام کے پیچھے پڑھے تو امام کی اتباع میں نماز مکمل ادا کرے۔ فجر، مغرب اور وتر میں کوئی کمی نہیں ہے۔ اور مکمل ادا کرے۔ مسافر کے لیے سنتوں کا یہ حکم ہے کہ اگر جلدی ہو تو فجر کی سنتوں کے سوا دوسری سنتیں چھوڑ دینا درست ہے۔ اگر جلدی نہ ہو اور ساتھیوں سے رہ جانے کا ڈر نہ ہو تو نہ چھوڑے اور سنتیں سفر میں پوری پوری پڑھے۔ ان میں کمی نہیں ہے۔ عشاء کا وقت صبح صادق تک ہے جیسا کہ نقشہ میں لکھا گیا ہے۔ بلا عذر آدھی رات کے بعد عشاء کی نماز ادا کرنے سے مکروہ ہو جاتی ہے۔ اور ثواب کم ملتا ہے۔ گو کہ نماز ادا ہو جاتی ہے۔

☆سورج کی مدد سے صحیح سمت قبلہ معلوم کرنے کا طریقہ:☆

سورج کی مدد سے صحیح سمت قبلہ معلوم کرنے بے حد آسان ہے۔ اس لیے سال میں دو دن یعنی ۲۸ مئی اور ۱۶ جولائی ایسے آتے ہیں۔ جب کہ مکہ مکرمہ میں نصف النہار کے وقت سورج عین بیت اللہ کے اُوپر عمودی زاویے پر ہوتا ہے اور ہر مقام ہر ملک ہر جگہ سے (جہاں پر بھی اُس وقت دن ہو) ہر چیز کا سایہ مکہ مکرمہ کی جانب ہوتا ہے۔ خواہ وہ مقام مکہ مکرمہ کے مشرق میں ہو یا مغرب میں، شمال میں ہو یا جنوب میں اگر آپ ان مذکورہ تاریخوں میں کسی جگہ سمت قبلہ معلوم کرنا چاہیں تو مکہ مکرمہ کے نصف النہار کے وقت (خواہ اس وقت آپ کے ملک میں کچھ بھی وقت ہو) کسی کھلی جگہ دھوپ میں ایک بانس سیدھا کھڑا کر دیں اس بانس کے سایہ کی سیدھ میں جتنی لمبی

لائین یا خط آپ مناسب سمجھیں کھینچ لیں یہی خط قبلہ کا رُخ ہے اس لائین یا خط کے مطابق مسجد کی وہ دیوار بنے گی جو ہمارے ملک کی مساجد میں مشرق سے مغرب کی جانب ہوتی ہیں۔اور اس لائین یا خط سے زاویہ قائمہ پر مسجد کے سامنے کی (دیوار محراب مسجد) اور صفیں بنائی جائیں گی۔یہ عمل پاکستان میں ۲۸ مئی کو دو بج کر اٹھارہ منٹ پر کرنا چاہیے۔اور سولہ جولائی کو دو بج کر چھبیس منٹ پر کرنا چاہئے۔یہ عمل ان تاریخوں سے ایک دن پہلے یا بعد میں کیا جائے تو کچھ مضائقہ نہیں ہے کیونکہ اس تقویم یا تاخیر سے زیم پر قائم کردہ خط پر نہایے معمولی فرق پڑتا ہے۔مگر مناسب یہی ہے کہ تاریخ اور وقت کا اہتمام کیا جائے۔

نوٹ: اگر پاکستان میں موسم گرما میں ایک گھنٹے کا اضافہ کیا جائے تو ان اوقات میں بھی ایک گھنٹہ اضافہ کر دیا جائے۔

یہ نظام اوقات فیصل آباد شہر کے لیے تحقیقی ہے۔البتہ اس شہر کے مضافات والے درج شدہ فرق کے ساتھ تقریباً درست اوقات حاصل کر سکتے ہیں۔

غربی علاقے (زیادہ کریں)		شرقی علاقے (کم کریں)		شرقی علاقے (کم کریں)	
ڈجکوٹ	۲۰ سیکنڈ	چک جھمرہ	۲۰ سیکنڈ	سیدوالہ	ایک منٹ ۴۰ سیکنڈ
چنیوٹ	۲۰ سیکنڈ	ستیانہ	۲۰ سیکنڈ	بچیکی	۲ منٹ ۲۰ سیکنڈ
میانی	۲۰ سیکنڈ	کھرڑیانوالہ	۴۸ سیکنڈ	ننکانہ	۲ منٹ ۳۲ سیکنڈ
دھرور	۲۸ سیکنڈ	سالاروالا	۵۲ سیکنڈ	موڑ کھنڈا	۲ منٹ ۵۲ سیکنڈ
پینسرا	ایک منٹ	جڑانوالہ	ایک منٹ ۲۰ سیکنڈ		

جنوری تاریخ	فجر	طلوع آفتاب	ضحوہ کبریٰ	ظہر	عصر	مغرب	عشاء
	سیکنڈ منٹ گھنٹہ	سیکنڈ منٹ گھنٹہ	سیکنڈ منٹ گھنٹہ	سیکنڈ منٹ گھنٹہ	سیکنڈ منٹ گھنٹہ	سیکنڈ منٹ گھنٹہ	سیکنڈ منٹ گھنٹہ
1	05:39:49	07:05:24	11:27:27	12:11:34	03:40:29	05:17:07	06:43:39
2	05:40:07	07:05:38	11:27:58	12:12:02	03:41:12	05:17:54	06:43:19
3	05:40:23	05:05:50	11:28:28	12:12:30	03:41:17	05:18:36	06:44:00
4	05:40:37	07:06:00	11:28:59	12:12:57	03:42:53	05:19:22	06:44:41
5	05:40:51	07:06:09	11:29:29	12:13:24	03:43:30	05:20:08	06:45:23
6	05:41:03	07:06:17	11:29:58	12:13:50	03:44:17	05:20:56	06:46:06
7	05:41:13	07:06:22	11:30:28	12:14:16	03:45:05	05:21:44	06:46:49
8	05:41:22	07:06:25	11:30:57	12:14:42	03:45:54	05:22:33	06:47:33
9	05:41:30	07:06:27	11:31:25	12:15:07	03:46:44	05:23:23	06:48:17
10	05:41:36	07:06:26	11:31:53	12:15:31	03:47:34	05:24:13	06:49:01
11	05:41:40	07:06:24	11:32:21	12:15:55	03:48:25	05:25:04	06:49:46
12	05:41:42	07:06:20	11:32:48	12:16:18	03:49:16	05:25:55	06:50:31
13	05:41:43	07:06:14	11:33:14	12:16:41	03:50:07	05:26:47	06:51:16
14	05:41:42	07:06:06	11:33:39	12:17:03	03:50:59	05:27:39	06:52:02
15	05:41:40	07:05:56	11:34:05	12:17:24	03:51:52	05:28:32	06:52:48
16	05:41:36	07:05:45	11:34:29	12:18:45	03:52:45	05:29:25	06:53:34
17	05:41:29	07:05:31	11:34:53	12:18:05	03:53:38	05:30:18	06:54:20
18	05:41:22	07:05:17	11:35:16	12:18:24	03:54:31	05:31:12	06:55:07
19	05:41:13	07:05:00	11:35:38	12:19:43	03:55:25	05:32:06	06:55:54
20	05:41:02	07:04:42	11:36:00	12:19:00	03:56:18	05:33:00	06:56:40
21	05:40:49	07:04:22	11:36:21	12:19:17	03:57:12	05:33:34	06:57:27
22	05:40:35	07:04:00	11:36:41	12:19:34	03:58:05	05:34:49	06:58:14
23	05:40:20	07:03:37	11:37:01	12:19:49	03:58:59	05:35:43	06:59:01
24	05:40:03	07:03:12	11:37:19	12:20:04	03:59:53	05:36:38	06:59:48
25	05:39:44	07:02:46	11:37:37	12:20:18	04:00:46	05:37:32	07:00:35
26	05:39:24	07:02:18	11:37:54	12:20:31	04:01:40	05:38:27	07:01:22
27	05:39:02	07:01:48	11:38:11	12:20:41	04:02:33	05:39:21	07:02:08
28	05:38:38	07:01:17	11:38:26	12:20:54	04:03:26	05:40:16	07:02:55
29	05:38:13	07:00:44	11:38:41	12:21:05	04:04:19	05:41:10	07:03:42
30	05:37:47	07:00:10	11:38:55	12:21:15	04:05:11	05:42:05	07:04:19
31	05:37:19	06:59:34	11:40:08	12:21:24	04:06:04	05:42:59	07:05:15

فروری	فجر	طلوع آفتاب	ضحوہ کبریٰ	ظہر	عصر	مغرب	عشاء
تاریخ	سیکنڈ منٹ گھنٹہ	سیکنڈ منٹ گھنٹہ	سیکنڈ منٹ گھنٹہ	سیکنڈ منٹ گھنٹہ	سیکنڈ منٹ گھنٹہ	سیکنڈ منٹ گھنٹہ	سیکنڈ منٹ گھنٹہ
1	05:36:49	06:58:24	11:39:20	12:21:32	04:06:56	05:43:53	07:06:02
2	05:36:18	06:58:38	11:39:32	12:21:40	04:07:48	05:44:47	07:06:48
3	05:35:46	06:57:50	11:39:42	12:21:47	04:08:40	05:45:41	07:07:35
4	05:35:11	06:56:00	11:39:52	12:21:52	04:09:31	05:46:35	07:08:21
5	05:34:36	06:56:09	11:40:01	12:21:57	04:10:21	05:47:28	07:09:07
6	05:33:59	06:55:17	11:40:09	12:22:02	04:11:12	05:48:21	07:09:51
7	05:33:20	06:54:22	11:40:16	12:22:05	04:12:01	05:49:13	07:10:39
8	05:32:40	06:53:25	11:40:22	12:22:07	04:12:50	05:50:06	07:11:24
9	05:31:59	06:53:27	11:40:27	12:22:09	04:13:39	05:50:58	07:12:10
10	05:31:16	06:52:26	11:40:32	12:22:11	04:14:27	05:51:50	07:12:55
11	05:30:31	06:51:24	11:40:35	12:22:11	04:15:15	05:52:41	07:13:40
12	05:29:46	06:50:20	11:40:38	12:22:11	04:16:02	05:53:32	07:14:25
13	05:28:59	06:49:14	11:40:40	12:22:10	04:16:49	05:54:23	07:15:10
14	05:28:10	06:48:06	11:40:41	12:22:09	04:17:34	05:55:13	07:15:54
15	05:27:20	06:4756	11:40:41	12:22:07	04:18:20	05:56:03	07:16:39
16	05:26:30	06:46:45	11:40:40	12:22:04	04:19:05	05:56:53	07:17:23
17	05:25:37	06:45:31	11:40:39	12:21:00	04:19:49	05:57:42	07:18:07
18	05:24:44	06:45:17	11:40:36	12:21:56	04:20:32	05:58:31	07:18:51
19	05:23:49	06:44:00	11:40:33	12:21:51	04:21:15	05:59:20	07:19:35
20	05:22:53	06:43:42	11:40:30	12:21:45	04:21:58	06:00:08	07:20:19
21	05:21:56	06:41:22	11:40:25	12:21:39	04:22:40	06:00:56	07:21:02
22	05:20:58	06:40:00	11:40:20	12:21:32	04:23:21	06:01:43	07:21:46
23	05:19:59	06:39:37	11:40:13	12:21:24	04:24:01	06:02:30	07:22:29
24	05:18:58	06:38:12	11:40:07	12:21:16	04:24:41	06:03:17	07:23:12
25	05:17:57	06:37:46	11:39:59	12:21:07	04:25:20	06:04:04	07:23:56
26	05:16:54	06:36:18	11:39:51	12:20:58	04:25:59	06:04:50	07:24:39
27	05:15:51	06:35:48	11:39:42	12:20:48	04:26:37	06:05:36	07:25:22
28	05:14:46	06:34:17	11:39:33	12:20:38	04:27:14	06:06:21	07:26:05
29	05:14:46	06:34:44	11:39:33	12:20:38	04:27:14	06:06:21	07:26:05

عشاء	مغرب	عصر	ظہر	ضحوہ کبریٰ	طلوع آفتاب	فجر	مارچ
سیکنڈ منٹ گھنٹہ	سیکنڈ منٹ گھنٹہ	سیکنڈ منٹ گھنٹہ	سیکنڈ منٹ گھنٹہ	سیکنڈ منٹ گھنٹہ	سیکنڈ منٹ گھنٹہ	سیکنڈ منٹ گھنٹہ	تاریخ
07:27:00	06:07:18	04:28:01	12:20:23	11:39:21	06:33:02	05:13:25	1
07:27:43	06:08:02	04:28:36	12:20:12	11:29:09	06:31:53	05:12:18	2
07:28:25	06:09:47	04:29:12	12:20:00	11:38:58	06:30:44	05:11:11	3
07:29:08	06:10:31	04:29:46	12:19:47	11:38:45	06:29:34	05:10:02	4
07:29:51	06:10:14	04:30:20	12:19:34	11:38:32	06:28:23	05:08:52	5
07:30:34	06:10:58	04:30:54	12:19:20	11:38:19	06:27:12	05:07:42	6
07:31:17	06:11:41	04:31:26	12:19:07	11:38:05	06:26:01	05:06:31	7
07:32:00	06:12:23	04:31:59	12:18:52	11:37:50	06:24:49	05:05:19	8
07:32:43	06:13:06	04:32:30	12:18:38	11:37:35	06:23:36	05:04:06	9
07:33:26	06:13:48	04:33:02	12:18:23	11:37:20	06:22:24	05:02:53	10
07:34:10	06:14:30	04:33:32	12:18:07	11:37:03	06:21:10	05:01:38	11
07:34:53	06:15:12	04:34:02	12:17:51	11:36:47	06:19:57	05:00:24	12
07:35:36	06:15:54	04:34:32	12:17:35	11:36:30	06:18:43	04:59:08	13
07:36:20	06:16:35	04:35:01	12:17:19	11:36:13	06:17:29	04:57:52	14
07:37:04	06:17:16	04:35:29	12:17:02	11:35:55	06:16:14	04:56:35	15
07:37:47	06:17:57	04:35:57	12:16:45	11:35:36	06:14:59	04:55:18	16
07:38:31	06:18:38	04:36:24	12:16:28	11:35:18	06:13:44	04:54:00	17
07:39:15	06:19:19	04:36:51	12:16:11	11:34:59	06:12:29	04:52:41	18
07:40:00	06:19:59	04:37:17	12:15:53	11:34:39	06:11:14	04:51:22	19
07:40:44	06:20:39	04:37:43	12:15:36	11:34:20	06:09:55	04:50:03	20
07:41:29	06:21:19	04:38:09	12:15:18	11:34:00	06:08:43	04:48:43	21
07:42:14	06:21:59	04:38:34	12:15:00	11:33:40	06:07:27	04:47:22	22
07:42:59	06:22:39	04:38:58	12:14:42	11:33:19	06:06:11	04:46:01	23
07:43:44	06:23:18	04:39:22	12:14:24	11:32:58	06:04:55	04:44:40	24
07:44:29	06:23:58	04:39:46	12:14:06	11:32:37	06:03:40	04:43:18	25
07:45:15	06:24:37	04:40:09	12:13:48	11:32:16	06:02:24	04:41:57	26
07:46:01	06:25:17	04:40:32	12:13:29	11:31:55	06:56:08	04:40:34	27
07:46:48	06:25:56	04:40:54	12:13:11	11:31:37	05:59:52	04:39:12	28
07:47:34	06:26:36	04:41:17	12:12:53	11:31:11	05:58:37	04:37:49	29
07:48:21	06:27:15	04:41:39	12:12:35	11:30:50	05:57:22	04:36:26	30
07:49:09	06:27:54	04:42:00	12:12:17	11:30:28	05:56:06	04:35:03	31

اپریل تاریخ	فجر گھنٹہ منٹ سیکنڈ	طلوع آفتاب گھنٹہ منٹ سیکنڈ	ضحوہ کبریٰ گھنٹہ منٹ سیکنڈ	ظہر گھنٹہ منٹ سیکنڈ	عصر گھنٹہ منٹ سیکنڈ	مغرب گھنٹہ منٹ سیکنڈ	عشاء گھنٹہ منٹ سیکنڈ
1	04:33:40	05:54:51	11:30:06	12:11:59	04:42:21	06:28:34	07:49:57
2	04:32:17	05:53:37	11:29:44	12:11:42	04:42:42	06:29:13	07:50:45
3	04:30:54	05:52:22	11:29:22	12:11:24	04:43:03	06:29:52	07:51:33
4	04:29:30	05:51:08	11:29:00	12:11:07	04:43:24	06:30:32	07:52:22
5	04:28:07	05:49:54	11:29:38	12:10:49	04:43:44	06:31:11	07:53:11
6	04:26:44	05:48:41	11:28:16	12:10:32	04:44:04	06:31:51	07:54:01
7.	04:25:20	05:47:28	11:28:54	12:10:15	04:44:24	06:32:30	07:54:51
8	04:23:57	05:46:15	11:27:33	12:09:59	04:44:42	06:33:10	07:55:41
9	04:22:34	05:45:03	11:27:11	12:09:42	04:45:03	06:33:50	07:56:32
10	04:21:11	05:43:51	11:26:49	12:09:26	04:45:22	06:34:30	07:57:24
11	04:19:48	05:42:40	11:26:28	12:09:10	04:45:42	06:35:09	07:58:15
12	04:18:26	05:41:29	11:26:07	12:08:54	04:46:01	06:35:49	07:59:07
13	04:17:04	05:40:19	11:25:45	12:08:39	04:46:20	06:36:29	07:59:59
14	04:15:41	05:39:09	11:25:24	12:08:23	04:46:38	06:37:10	08:00:52
15	04:14:20	05:38:00	11:25:04	12:08:08	04:46:57	06:37:50	08:01:45
16	04:12:58	05:36:52	11:24:43	12:07:54	04:47:15	06:38:30	08:02:39
17	04:11:37	05:35:44	11:24:23	12:07:40	04:47:34	06:39:10	08:03:33
18	04:10:16	05:34:37	11:24:02	12:07:26	04:47:52	06:39:51	08:04:27
19	04:08:56	05:33:30	11:23:43	12:07:13	04:48:10	06:40:31	08:05:21
20	04:07:36	05:32:24	11:23:23	12:07:00	04:48:28	06:41:12	08:06:16
21	04:06:16	05:31:19	11:23:03	12:06:47	04:48:46	06:41:53	08:07:12
22	04:04:57	05:30:15	11:22:44	12:06:35	04:49:04	06:42:33	08:08:07
23	04:03:39	05:29:12	11:22:26	12:06:23	04:49:22	06:43:14	08:09:03
24	04:02:21	05:28:09	11:22:07	12:06:12	04:49:40	06:43:55	08:09:59
25	04:01:04	05:27:07	11:21:49	12:06:01	04:49:58	06:44:36	08:10:56
26	03:59:48	05:26:06	11:21:31	12:05:51	04:50:16	06:45:17	08:11:53
27	03:58:32	05:25:06	11:21:14	12:05:41	04:50:34	06:45:58	08:12:50
28	03:57:17	05:24:07	11:20:57	12:05:32	04:50:52	06:46:39	08:13:47
29	03:56:03	05:23:09	11:20:41	12:05:24	04:51:10	06:47:21	08:14:45
30	03:54:49	05:22:12	11:20:25	12:05:16	04:51:28	06:48:02	08:15:42

عشاء	مغرب	عصر	ظہر	ضحوہ کبریٰ	طلوع آفتاب	فجر	مئی
سیکنڈ منٹ گھنٹہ	سیکنڈ منٹ گھنٹہ	سیکنڈ منٹ گھنٹہ	سیکنڈ منٹ گھنٹہ	سیکنڈ منٹ گھنٹہ	سیکنڈ منٹ گھنٹہ	سیکنڈ منٹ گھنٹہ	تاریخ
08:16:40	06:48:44	04:51:46	12:05:08	11:20:09	05:21:16	03:53:37	1
08:17:39	06:49:25	04:52:04	12:05:01	11:19:54	05:20:21	03:52:25	2
08:18:37	06:50:07	04:52:23	12:04:54	11:19:39	05:19:27	03:51:14	3
08:19:36	06:50:48	04:52:41	12:04:49	11:19:25	05:18:34	03:50:04	4
08:20:34	06:51:30	04:52:59	12:04:43	11:19:12	05:17:42	03:48:56	5
08:21:33	06:52:12	04:53:18	12:04:39	11:18:59	05:16:52	03:47:48	6
08:22:32	06:52:53	04:53:37	12:04:34	11:18:46	05:16:02	03:46:41	7
08:23:31	06:53:35	04:53:55	12:04:31	11:18:34	05:15:14	03:45:36	8
08:24:29	06:54:16	04:54:14	12:04:28	11:18:23	05:14:27	03:44:32	9
08:25:28	06:54:58	04:54:33	12:04:25	11:18:12	05:13:41	03:43:28	10
08:26:27	06:55:39	04:54:51	12:04:24	11:18:02	05:12:56	03:42:26	11
08:27:25	06:56:20	04:55:10	12:04:22	11:18:52	05:12:13	03:41:26	12
08:28:23	06:57:01	04:55:29	12:04:22	11:17:43	05:11:30	03:40:26	13
08:29:21	06:57:42	04:55:48	12:04:21	11:17:34	05:10:50	03:39:28	14
08:30:19	06:58:23	04:56:07	12:04:22	11:17:26	05:10:10	03:38:31	15
08:31:16	06:59:03	04:56:26	12:04:23	11:17:18	05:09:32	03:37:36	16
08:32:13	06:59:43	04:56:46	12:04:25	11:17:11	05:08:55	03:36:42	17
08:33:10	07:00:23	04:57:05	12:04:27	11:17:05	05:08:19	03:35:49	18
08:34:06	07:01:02	04:57:24	12:04:30	11:16:59	05:07:45	03:34:58	19
08:35:01	07:01:42	04:57:43	12:04:33	11:16:54	05:07:12	03:34:09	20
08:35:56	07:02:21	04:58:02	12:04:37	11:16:50	05:06:41	03:33:21	21
08:36:50	07:02:59	04:58:22	12:04:42	11:16:46	05:06:11	03:32:35	22
08:37:44	07:03:37	04:58:41	12:04:47	11:16:43	05:05:42	03:31:51	23
08:38:37	07:04:15	04:59:00	12:04:52	11:16:40	05:05:15	03:31:08	24
08:39:29	07:04:52	04:59:19	12:04:58	11:16:39	05:04:50	03:30:27	25
08:40:20	07:05:28	04:59:38	12:05:05	11:16:37	05:04:26	03:29:48	26
08:41:11	07:06:04	04:59:58	12:05:12	11:16:37	05:04:03	03:29:11	27
08:42:00	07:06:40	05:00:17	12:05:19	11:16:37	05:03:42	03:28:35	28
08:42:49	07:07:15	05:00:36	12:05:27	11:16:37	05:03:22	03:28:02	29
08:43:37	07:07:49	05:00:55	12:05:35	11:16:38	05:03:03	03:27:30	30
08:44:23	07:08:23	05:01:14	12:05:44	11:16:40	05:02:46	03:26:59	31

جون	فجر	طلوع آفتاب	ضحوہ کبریٰ	ظہر	عصر	مغرب	عشاء
تاریخ	سیکنڈ منٹ گھنٹہ	سیکنڈ منٹ گھنٹہ	سیکنڈ منٹ گھنٹہ	سیکنڈ منٹ گھنٹہ	سیکنڈ منٹ گھنٹہ	سیکنڈ منٹ گھنٹہ	سیکنڈ منٹ گھنٹہ
1	03:52:31	05:02:16	11:16:43	12:05:53	05:01:01	07:08:56	08:45:08
2	03:52:05	05:02:21	11:16:46	12:06:03	05:01:36	07:09:29	08:45:52
3	03:51:41	05:02:27	11:16:50	12:06:13	05:02:12	07:10:00	08:46:35
4	03:50:19	05:01:34	11:16:54	12:06:23	05:02:46	07:10:31	08:47:17
5	03:26:58	05:01:42	11:17:59	12:06:34	05:02:20	07:11:01	08:47:57
6	03:26:40	05:01:52	11:17:04	12:06:45	05:03:54	07:11:31	08:48:36
7	03:25:24	05:01:02	11:17:11	12:06:56	05:03:26	07:11:59	08:49:14
8	03:25:10	05:01:14	11:17:17	12:07:08	05:03:59	07:12:26	08:49:49
9	03:24:58	05:01:27	11:17:24	12:07:20	05:03:30	07:12:53	08:50:24
10	03:24:47	05:01:41	11:17:32	12:07:32	05:04:02	07:13:18	08:50:56
11	03:24:39	05:01:56	11:17:40	12:07:44	05:04:32	07:13:43	08:51:27
12	03:24:33	05:01:13	11:17:49	12:07:57	05:04:02	07:14:06	08:51:57
13	03:23:29	05:01:30	11:17:58	12:08:09	05:05:32	07:14:29	08:52:24
14	03:23:27	05:01:50	11:18:07	12:08:22	05:05:01	07:14:50	08:52:50
15	03:23:27	05:01:10	11:18:17	12:08:35	05:05:29	07:15:10	08:53:14
16	03:23:28	05:01:32	11:18:27	12:08:48	05:05:57	07:15:29	08:53:36
17	03:23:31	05:01:55	11:18:38	12:09:01	05:06:24	07:15:46	08:53:56
18	03:23:35	05:01:19	11:18:48	12:09:14	05:06:51	07:16:03	08:54:15
19	03:23:41	05:01:45	11:18:59	12:09:27	05:06:17	07:16:18	08:54:31
20	03:23:50	05:02:12	11:19:10	12:09:40	05:06:43	07:16:32	08:54:45
21	03:24:00	05:02:41	11:19:21	12:09:53	05:07:09	07:16:45	08:54:57
22	03:24:13	05:02:11	11:19:33	12:10:06	05:07:34	07:16:56	08:55:07
23	03:24:27	05:02:42	11:19:45	12:10:18	05:07:58	07:17:06	08:55:16
24	03:24:44	05:02:15	11:19:58	12:10:31	05:07:22	07:17:14	08:55:22
25	03:25:02	05:03:50	11:20:11	12:10:44	05:07:46	07:17:21	08:55:26
26	03:25:22	05:03:26	11:20:24	12:10:56	05:07:09	07:17:27	08:55:28
27	03:25:44	05:03:03	11:20:37	12:11:09	05:08:32	07:17:32	08:55:30
28	03:26:08	05:04:42	11:20:50	12:11:21	05:08:54	07:17:35	08:55:29
29	03:26:33	05:04:22	11:21:04	12:11:33	05:08:17	07:17:37	08:55:27
30	03:27:00	05:04:03	11:21:18	12:11:45	05:08:39	07:17:38	08:55:22

جولائی	فجر	طلوع آفتاب	ضحوہ کبری	ظہر	عصر	مغرب	عشاء
تاریخ	سیکنڈ منٹ گھنٹہ	سیکنڈ منٹ گھنٹہ	سیکنڈ منٹ گھنٹہ	سیکنڈ منٹ گھنٹہ	سیکنڈ منٹ گھنٹہ	سیکنڈ منٹ گھنٹہ	سیکنڈ منٹ گھنٹہ
1	03:27:29	05:05:14	11:21:33	12:11:56	05:08:39	07:17:38	08:55:15
2	03:28:00	05:05:38	11:21:47	12:12:08	05:08:45	07:17:36	08:55:06
3	03:28:32	05:06:03	11:22:01	12:12:19	05:08:50	07:17:33	08:54:55
4	03:29:06	05:06:28	11:22:16	12:12:29	05:08:54	07:17:28	08:54:42
5	03:29:41	05:06:55	11:22:30	12:12:40	05:08:58	07:17:22	08:54:27
6	03:30:17	05:07:22	11:22:45	12:12:50	05:09:01	07:17:14	08:54:10
7	03:30:55	05:07:50	11:22:59	12:13:00	05:09:03	07:17:05	08:53:51
8	03:31:34	05:08:19	11:23:13	12:13:09	05:09:04	07:16:55	08:53:30
9	03:32:14	05:08:49	11:23:28	12:13:18	05:09:05	07:16:43	08:53:07
10	03:32:56	05:09:19	11:23:42	12:13:26	05:09:05	07:16:29	08:52:41
11	03:33:39	05:09:51	11:23:56	12:13:34	05:09:03	07:16:14	08:52:14
12	03:34:23	05:10:23	11:24:09	12:13:42	05:09:01	07:15:57	08:51:45
13	03:35:08	05:10:55	11:24:23	12:13:49	05:08:58	07:15:39	08:51:14
14	03:35:54	05:11:28	11:24:36	12:13:55	05:08:54	07:15:20	08:50:41
15	03:36:41	05:12:01	11:24:49	12:14:02	05:08:49	07:14:59	08:50:06
16	03:37:28	05:12:35	11:25:01	12:14:07	05:08:43	07:14:36	08:49:29
17	03:38:17	05:13:10	11:25:13	12:14:12	05:08:36	07:14:12	08:48:50
18	03:39:06	05:13:45	11:25:25	12:14:16	05:08:27	07:13:46	08:48:09
19	03:39:57	05:14:20	11:25:37	12:14:20	05:08:18	07:13:19	08:47:27
20	03:40:48	05:14:56	11:25:48	12:14:24	05:08:08	07:12:50	08:46:43
21	03:41:39	05:15:32	11:25:59	12:14:27	05:07:57	07:12:20	08:45:57
22	03:42:31	05:16:08	11:26:09	12:14:29	05:07:45	07:11:49	08:45:10
23	03:43:24	05:16:45	11:26:19	12:14:31	05:07:32	07:11:16	08:44:21
24	03:44:17	05:17:22	11:26:29	12:14:32	05:07:18	07:10:42	08:43:30
25	03:45:11	05:17:59	11:26:38	12:14:33	05:07:02	07:10:06	08:42:38
26	03:46:05	05:18:37	11:26:46	12:14:33	05:06:46	07:09:29	08:41:44
27	03:47:00	05:19:15	11:26:54	12:14:33	05:06:28	07:08:50	08:40:49
28	03:47:55	05:19:53	11:27:02	12:14:32	05:06:09	07:08:11	08:39:52
29	03:48:50	05:20:31	11:27:09	12:14:30	05:05:50	07:07:30	08:38:54
30	03:49:45	05:21:09	11:27:15	12:14:28	05:05:29	07:06:47	08:37:54
31	03:50:40	05:21:48	11:27:21	12:14:25	05:05:07	07:06:03	08:36:53

عشاء	مغرب	عصر	ظہر	ضحوہ کبریٰ	طلوع آفتاب	فجر	اگست
گھنٹہ منٹ سیکنڈ	گھنٹہ منٹ سیکنڈ	گھنٹہ منٹ سیکنڈ	گھنٹہ منٹ سیکنڈ	گھنٹہ منٹ سیکنڈ	گھنٹہ منٹ سیکنڈ	گھنٹہ منٹ سیکنڈ	تاریخ
08:35:51	07:05:18	05:04:44	12:14:22	11:27:26	05:22:26	03:51:36	1
08:34:48	07:04:32	05:04:20	12:14:18	11:27:31	05:23:05	03:52:32	2
08:33:43	07:03:44	05:03:55	12:14:14	11:27:35	05:23:44	03:53:28	3
08:32:37	07:02:55	05:03:29	12:14:09	11:27:38	05:24:22	03:54:23	4
08:31:30	07:02:05	05:03:01	12:14:03	11:27:41	05:25:01	03:55:19	5
08:30:22	07:01:14	05:02:33	12:13:57	11:27:43	05:25:39	03:56:15	6
08:29:12	07:00:22	05:02:04	12:13:50	11:27:45	05:26:18	03:57:10	7
08:28:02	06:59:28	05:01:33	12:13:43	11:27:46	05:26:56	03:58:06	8
08:26:50	06:58:33	05:01:01	12:13:34	11:27:46	05:27:35	03:59:01	9
08:25:38	06:57:37	05:00:29	12:13:26	11:27:46	05:28:13	03:59:56	10
08:24:24	06:56:41	04:59:55	12:13:16	11:27:45	05:28:52	04:00:51	11
08:23:10	06:55:43	04:59:20	12:13:07	11:27:43	05:29:30	04:01:45	12
08:21:55	06:54:44	04:58:44	12:12:56	11:27:41	05:30:08	04:02:40	13
08:20:39	06:53:44	04:58:07	12:12:45	11:27:38	05:30:46	04:03:34	14
08:19:22	06:52:43	04:57:29	12:12:34	11:27:34	05:31:24	04:04:28	15
08:18:04	06:51:41	04:56:50	12:12:22	11:27:30	05:32:02	04:05:21	16
08:17:46	06:50:38	04:56:10	12:12:09	11:27:25	05:32:39	04:06:14	17
08:16:27	06:49:34	04:55:29	12:11:56	11:27:20	05:33:17	04:07:07	18
08:15:08	06:48:30	04:54:47	12:11:43	11:27:14	05:33:54	04:08:00	19
08:14:47	06:47:24	04:54:04	12:11:29	11:27:07	05:34:32	04:08:52	20
08:12:27	06:46:18	04:53:21	12:11:14	11:27:00	05:35:09	04:09:44	21
08:11:05	06:45:11	04:52:36	12:11:00	11:26:52	05:35:46	04:10:36	22
08:10:44	06:44:03	04:51:50	12:10:44	11:26:44	05:36:23	04:11:27	23
08:08:21	06:42:55	04:51:04	12:10:28	11:26:35	05:37:00	04:12:18	24
08:07:59	06:41:45	04:50:17	12:10:12	11:26:26	05:37:27	04:13:08	25
08:05:35	06:40:36	04:49:29	12:09:55	11:26:16	05:38:13	04:13:59	26
08:04:12	06:39:25	04:48:40	12:09:38	11:26:06	05:38:50	04:14:48	27
08:03:48	06:38:14	04:47:50	12:09:21	11:25:55	05:39:27	04:15:38	28
08:01:24	06:37:02	04:46:59	12:09:03	11:25:43	05:40:03	04:16:27	29
07:59:00	06:35:50	04:46:08	12:08:45	11:25:32	05:40:39	04:17:15	30
07:57:35	06:34:37	04:45:15	12:08:27	11:25:19	05:41:15	04:18:03	31

تمبر	فجر	طلوع آفتاب	ضحوہ کبریٰ	ظہر	عصر	مغرب	عشاء
تاریخ	سیکنڈ منٹ گھنٹہ	سیکنڈ منٹ گھنٹہ	سیکنڈ منٹ گھنٹہ	سیکنڈ منٹ گھنٹہ	سیکنڈ منٹ گھنٹہ	سیکنڈ منٹ گھنٹہ	سیکنڈ منٹ گھنٹہ
1	04:18:51	05:41:51	11:25:06	12:08:08	04:44:22	06:33:24	07:56:10
2	04:19:38	05:42:27	11:24:53	12:07:49	04:43:29	06:32:10	07:54:45
3	04:20:25	05:43:03	11:24:39	12:07:30	04:42:34	06:30:55	07:53:20
4	04:21:12	05:43:38	11:24:25	12:07:10	04:41:39	06:29:40	07:51:54
5	04:21:58	05:44:14	11:24:10	12:06:50	04:40:43	06:28:25	07:50:29
6	04:22:43	05:44:49	11:23:55	12:06:30	04:39:47	06:27:09	07:49:03
7	04:23:28	05:45:25	11:23:40	12:06:10	04:38:50	06:25:53	07:47:37
8	04:24:13	05:46:00	11:23:24	12:05:49	04:37:52	06:24:37	07:46:12
9	04:24:57	05:46:35	11:23:08	12:05:28	04:36:54	06:23:20	07:44:46
10	04:25:41	05:47:10	11:22:51	12:05:08	04:35:55	06:22:03	07:43:20
11	04:26:25	05:47:46	11:22:35	12:04:46	04:34:55	06:20:46	07:41:55
12	04:27:08	05:48:21	11:22:17	12:04:25	04:33:55	06:19:29	07:40:29
13	04:27:51	05:48:56	11:22:00	12:04:04	04:32:55	06:18:11	07:39:04
14	04:28:34	05:49:31	11:21:43	12:03:43	04:31:54	06:16:53	07:37:39
15	04:29:16	05:50:06	11:21:25	12:03:21	04:30:53	06:15:35	07:36:14
16	04:29:58	05:50:41	11:21:07	12:03:00	04:29:51	06:14:17	07:34:49
17	04:30:40	05:51:17	11:20:48	12:02:38	04:28:49	06:12:59	07:33:25
18	04:31:22	05:51:52	11:20:30	12:02:17	04:27:46	06:11:40	07:32:01
19	04:32:03	05:52:27	11:20:12	12:01:56	04:26:44	06:10:22	07:30:37
20	04:32:44	05:53:03	11:19:53	12:01:34	04:25:41	06:09:04	07:29:13
21	04:33:25	05:53:39	11:19:34	12:01:13	04:24:37	06:07:46	07:27:50
22	04:34:05	05:54:14	11:19:15	12:00:52	04:23:34	06:06:28	07:26:28
23	04:34:46	05:54:50	11:18:57	12:00:31	04:22:30	06:05:10	07:25:05
24	04:35:26	05:55:26	11:18:38	12:00:10	04:21:26	06:03:52	07:23:43
25	04:36:06	05:56:03	11:18:19	11:59:49	04:20:22	06:02:34	07:22:22
26	04:36:46	05:56:39	11:18:00	11:59:28	04:19:17	06:01:16	07:21:01
27	04:37:25	05:57:16	11:17:41	11:59:07	04:18:13	06:59:59	07:19:41
28	04:38:05	05:57:52	11:17:22	11:58:47	04:17:08	06:58:42	07:18:21
29	04:38:44	05:58:29	11:17:04	11:58:27	04:16:04	06:57:25	07:17:02
30	04:39:24	05:59:06	11:16:45	11:58:07	04:14:59	06:56:08	07:15:53

عشاء	مغرب	عصر	ظہر	ضحوہ کبریٰ	طلوع آفتاب	فجر	اکتوبر
سیکنڈ منٹ گھنٹہ	سیکنڈ منٹ گھنٹہ	سیکنڈ منٹ گھنٹہ	سیکنڈ منٹ گھنٹہ	سیکنڈ منٹ گھنٹہ	سیکنڈ منٹ گھنٹہ	سیکنڈ منٹ گھنٹہ	تاریخ
07:14:25	05:54:52	04:13:55	11:57:48	11:16:26	05:59:44	04:40:03	1
07:13:08	05:53:63	04:12:50	11:57:29	11:16:08	06:00:21	04:40:42	2
07:11:51	05:52:20	04:11:45	11:56:10	11:15:49	06:00:59	04:41:21	3
07:10:35	05:51:05	04:10:41	11:56:51	11:15:31	06:01:37	04:42:00	4
07:09:20	05:49:50	04:09:37	11:56:32	11:15:13	06:02:16	04:42:39	5
07:08:06	05:48:35	04:08:32	11:56:14	11:14:55	06:02:54	04:43:17	6
07:06:52	05:47:21	04:07:28	11:55:57	11:14:38	06:03:33	04:43:56	7
07:05:39	05:46:08	04:06:24	11:55:40	11:14:20	06:04:12	04:44:35	8
07:04:27	05:44:55	04:05:21	11:55:23	11:14:03	06:04:51	04:45:13	9
07:03:16	05:43:42	04:04:17	11:55:06	11:13:46	06:05:31	04:45:52	10
07:02:05	05:42:30	04:03:14	11:54:50	11:13:20	06:06:11	04:46:31	11
07:00:56	05:41:19	04:02:12	11:54:35	11:13:13	06:06:52	04:47:10	12
06:59:47	05:40:08	04:01:09	11:54:20	11:12:57	06:07:32	04:47:48	13
06:58:40	05:38:59	04:00:07	11:54:05	11:12:42	06:08:13	04:48:27	14
06:57:33	05:37:49	03:59:06	11:53:52	11:12:27	06:08:55	04:49:06	15
06:56:28	05:36:41	03:58:05	11:53:38	11:12:12	06:09:37	04:49:45	16
06:55:23	05:35:33	03:57:04	11:53:26	11:11:58	06:10:19	04:50:25	17
06:54:20	05:34:26	03:56:04	11:53:14	11:11:44	06:11:02	04:51:04	18
06:53:18	05:33:20	03:55:05	11:53:02	11:11:31	06:11:45	04:51:44	19
06:52:16	05:32:15	03:54:06	11:52:51	11:11:18	06:12:28	04:52:23	20
06:51:16	05:31:11	03:53:07	11:52:41	11:11:06	06:13:12	04:53:03	21
06:50:18	05:30:08	03:52:10	11:52:31	11:10:54	06:13:56	04:53:43	22
06:49:20	05:29:05	03:51:13	11:52:22	11:10:43	06:14:41	04:54:23	23
06:48:24	05:28:04	03:50:17	11:52:14	11:10:33	06:15:26	04:55:04	24
06:47:28	05:27:04	03:49:22	11:52:06	11:10:23	06:16:12	04:55:44	25
06:46:34	05:26:05	03:48:27	11:52:00	11:10:14	06:16:58	04:56:25	26
06:45:42	05:25:06	03:47:34	11:51:53	11:10:05	06:17:44	04:57:06	27
06:44:50	05:24:09	03:46:41	11:51:48	11:09:57	06:18:31	04:57:47	28
06:44:00	05:23:13	03:45:49	11:51:43	11:09:50	06:19:18	04:58:28	29
06:43:12	05:22:18	03:44:58	11:51:40	11:09:43	06:20:05	04:59:10	30
06:42:24	05:21:25	03:44:08	11:51:36	11:09:37	06:20:53	04:59:51	31

عشاء	مغرب	عصر	ظہر	ضحوہ کبریٰ	طلوع آفتاب	فجر	نومبر
سیکنڈ منٹ گھنٹہ	سیکنڈ منٹ گھنٹہ	سیکنڈ منٹ گھنٹہ	سیکنڈ منٹ گھنٹہ	سیکنڈ منٹ گھنٹہ	سیکنڈ منٹ گھنٹہ	سیکنڈ منٹ گھنٹہ	تاریخ
06:41:38	05:20:32	03:43:19	11:51:34	11:09:32	06:21:41	05:00:33	1
06:40:54	05:19:41	03:42:31	11:51:33	11:09:27	06:22:30	05:01:15	2
06:40:10	05:18:51	03:41:45	11:51:32	11:09:23	06:23:19	05:01:57	3
06:39:28	05:18:02	03:40:59	11:51:33	11:09:20	06:24:08	05:02:40	4
06:38:48	05:17:15	03:40:14	11:51:34	11:09:18	06:24:57	05:03:22	5
06:38:09	05:16:29	03:39:31	11:51:36	11:09:16	06:25:47	05:04:05	6
06:37:32	05:15:44	03:38:48	11:51:40	11:09:15	06:26:37	05:04:48	7
06:36:56	05:15:01	03:38:07	11:51:44	11:09:15	06:27:27	05:05:31	8
06:36:21	05:14:19	03:37:27	11:51:49	11:09:16	06:28:18	05:06:14	9
06:35:48	05:13:38	03:36:49	11:51:54	11:09:17	06:29:09	05:06:58	10
06:35:17	05:12:59	03:36:11	11:52:01	11:09:19	06:30:00	05:07:41	11
06:34:47	05:12:22	03:35:35	11:52:09	11:09:22	06:30:41	05:08:25	12
06:34:19	05:11:46	03:35:01	11:52:17	11:09:26	06:31:43	05:09:09	13
06:33:52	05:11:11	03:34:28	11:52:26	11:09:31	06:32:34	05:09:53	14
06:33:27	05:10:39	03:33:57	11:52:36	11:09:37	06:33:26	05:10:27	15
06:33:04	05:10:08	03:33:27	11:52:47	11:09:44	06:34:18	05:11:22	16
06:32:42	05:09:38	03:32:58	11:52:59	11:09:51	06:35:10	05:12:06	17
06:32:21	05:09:10	03:32:31	11:53:12	11:09:59	06:36:02	05:12:50	18
06:32:03	05:08:44	03:32:05	11:53:26	11:10:08	06:36:54	05:13:35	19
06:31:46	05:08:19	03:31:41	11:53:40	11:10:18	06:37:46	05:14:20	20
06:31:30	05:07:56	03:31:19	11:53:55	11:10:29	06:38:38	05:15:04	21
06:31:16	05:07:35	03:30:58	11:54:11	11:10:41	06:39:31	05:15:49	22
06:31:04	05:07:15	03:30:39	11:54:27	11:10:53	06:40:23	05:16:34	23
06:30:54	05:06:57	03:30:22	11:54:45	11:11:07	06:41:14	05:17:18	24
06:30:44	05:06:41	03:30:06	11:55:03	11:11:21	06:42:06	05:18:03	25
06:30:37	05:06:27	03:29:51	11:55:22	11:11:36	06:42:57	05:18:47	26
06:30:31	05:06:14	03:29:39	11:55:41	11:11:52	06:44:49	05:19:32	27
06:30:27	05:06:03	03:29:28	11:56:02	11:12:09	06:43:40	05:20:16	28
06:30:25	05:05:54	03:29:19	11:56:23	11:12:26	06:45:30	05:21:00	29
06:30:25	05:05:47	03:29:12	11:56:44	11:12:44	06:46:20	05:21:44	30

دسمبر	فجر	طلوع آفتاب	ضحوہ کبریٰ	ظہر	عصر	مغرب	عشاء
تاریخ	سیکنڈ منٹ گھنٹہ	سیکنڈ منٹ گھنٹہ	سیکنڈ منٹ گھنٹہ	سیکنڈ منٹ گھنٹہ	سیکنڈ منٹ گھنٹہ	سیکنڈ منٹ گھنٹہ	سیکنڈ منٹ گھنٹہ
1	05:22:27	06:47:10	11:13:03	11:57:07	03:29:06	05:05:42	06:30:26
2	05:23:10	06:47:59	11:13:23	11:57:29	03:29:03	05:05:38	06:30:30
3	05:23:53	06:48:48	11:13:44	11:57:53	03:29:01	05:05:36	06:30:35
4	05:24:36	06:49:36	11:14:05	11:58:17	03:29:01	05:05:37	06:30:41
5	05:25:18	06:50:23	11:14:28	11:58:42	03:29:04	05:05:40	06:30:50
6	05:26:00	06:51:10	11:14:51	11:59:07	03:29:09	05:05:45	06:30:59
7	05:26:41	06:51:56	11:15:15	11:59:33	03:29:15	05:05:51	06:31:10
8	05:27:22	06:52:42	11:15:40	11:59:59	03:29:23	05:05:59	06:31:23
9	05:28:02	06:53:26	11:16:05	12:00:26	03:29:33	05:06:09	06:31:37
10	05:28:42	06:54:10	11:16:30	12:00:53	03:29:44	05:06:21	06:31:52
11	05:29:21	06:54:53	11:16:57	12:01:21	03:29:57	05:06:34	06:32:09
12	05:30:00	06:55:35	11:17:23	12:01:49	03:30:12	05:06:49	06:32:28
13	05:30:38	06:56:16	11:17:51	12:02:17	03:30:29	05:07:06	06:32:48
14	05:31:15	06:56:56	11:18:19	12:02:46	03:30:47	05:07:25	06:33:09
15	05:31:51	06:57:35	11:18:47	12:03:15	03:31:07	05:07:45	06:33:31
16	05:32:27	06:58:13	11:19:16	12:03:44	03:31:29	05:08:07	06:33:55
17	05:33:02	06:58:50	11:19:45	12:04:13	03:31:52	05:08:30	06:34:20
18	05:33:37	06:59:26	11:20:15	12:04:43	03:32:17	05:08:55	06:34:46
19	05:34:10	07:00:01	11:20:45	12:05:12	03:33:43	05:09:22	06:35:13
20	05:34:42	07:00:34	11:21:15	12:05:42	03:33:11	05:09:50	06:35:42
21	05:35:14	07:01:06	11:21:46	12:06:12	03:34:41	05:10:19	06:36:11
22	05:35:45	07:01:37	11:22:16	12:06:42	03:34:11	05:10:50	06:36:42
23	05:36:14	07:02:06	11:22:47	12:07:11	03:35:43	05:11:22	06:37:14
24	05:36:43	07:02:34	11:23:18	12:07:41	03:35:17	05:11:56	06:37:46
25	05:37:10	07:03:01	11:23:49	12:08:11	03:36:52	05:12:31	06:38:20
26	05:37:37	07:03:25	11:24:21	12:08:41	03:37:28	05:13:07	06:38:55
27	05:38:02	07:03:49	11:24:52	12:09:10	03:37:05	05:13:44	06:39:30
28	05:38:25	07:04:11	11:25:23	12:09:40	03:38:43	05:14:22	06:40:06
29	05:38:48	07:04:31	11:25:54	12:10:09	03:38:23	05:15:02	06:40:43
30	05:39:09	07:04:50	11:26:25	12:10:38	03:39:04	05:15:43	06:41:21
31	05:39:30	07:05:07	11:26:56	12:11:06	03:39:46	05:16:25	06:42:00

جن کتب سے استفادہ کیا گیا

کنزالایمان	صحیح بخاری	فتاویٰ رضویہ
تفسیر خزائن العرفان	صحیح مسلم	فتاویٰ شامی
تفسیر نعیمی	سنن ابوداؤد	فقہ اہل سنت
آسان تجوید	سنن نسائی	ہمارا اسلام
مسائل وضو	سنن جامع ترمذی	سنی بہشتی زیور
آسان حج وعمرہ	سنن ابن ماجہ	فتاوی عالمگیری
ترغیب الترہیب	مسند امام احمد بن حنبل	فتح القدیر
طبرانی	عمدۃ القاری شرح بخاری	حصن حصین
عامہ کتب	مرقات شرح مشکوٰۃ	عینی شرح ہدایہ
نورالایضاح	مسنون دعائیں	بزرگان دین کے وظائف
شرح الصدور	فتاویٰ بزازیہ	
بارہ ماہ کی نفلی عبادت	قرآنی مستجاب دعائیں	مجموعہ اوراد ووظائف
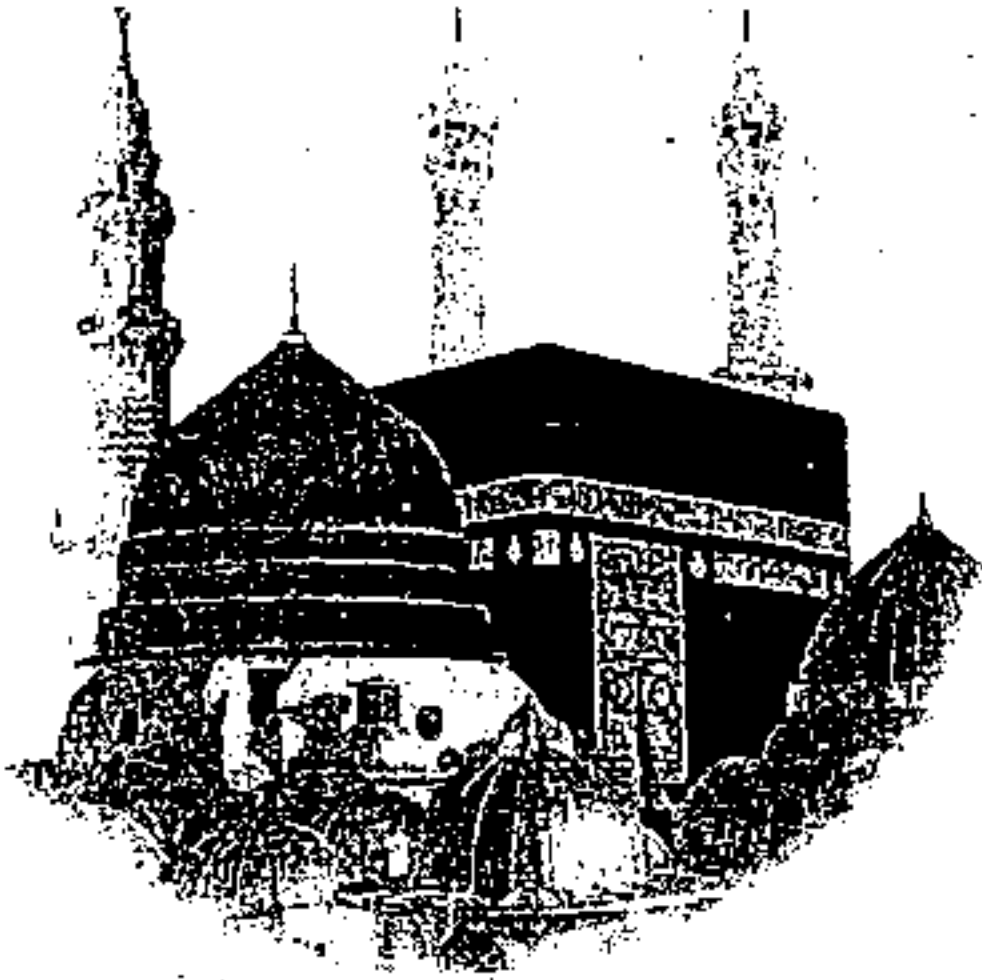
بچوں کے مستند اسلامی نام

جن میں

انبیاء کرام صحابہ کرام رضی اللہ عنہ اور صحابیات رضی اللہ عنہما اولیاء کرام رحمۃ اللہ علیہ
کے نام درج کیے گئے ہیں۔

حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ باپ کا اپنے بچے کو پہلا تحفہ اچھا نام ہے۔

اس کے علاوہ انگلش الفاظ بھی دیے گئے ہیں تاکہ لکھنے میں یا بولنے میں غلطی نہ ہو
نام انسان کی زندگی پر اثر انداز ہوتے ہیں لہٰذا بچوں کے اچھے اور مستند نام ہی رکھیں۔

مصنف
حضرت مولانا محمد سعید القادری

ناشر

نالج ڈیپارٹمنٹ

790 کلیم شہید روڈ غلام محمد آباد نمبر 1 فیصل آباد
0300.0312.0321.721.1.978

مصنف کی دیگر تصانیف
خطبات النساء
بہشتی دروازہ
جلد اول
محمد سعید القادری
خطبات النساء
بہشتی دروازہ
جلد دوم
محمد سعید القادری
بچوں کے مستند اسلامی نام
خطبات سعید
ڈسٹری بیوٹر